

پایہ کی رازنامہ

بالتصویر

سلیس اردو ترجمہ

مصحف

کوی راج ہندی جے گوپال

ناشر

دہلی نیشنل پبلشرز پرائیویٹ لمیٹڈ بازار دہلی

۱۹۶۴ء

۱۹۶۴ء

बैव
01
ash
त व
करन
ग; व
(हुं)
नि
ing
dow
opi
n o

بالمسکی رامائن

باتصویر

سلیس اردو ترجمہ

مُصنّف

کوی راج شری جے گوپال

ناشر

2003ء

دیہاتی پبلیکیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ
بھنڈار چاؤڑی بازار دہلی

قیمت 12/-

قیمت 12/- روپے

ناشر
دیہاتی پستک بھندار

چاڈری بازار، دلی نمبر ۶۔

فون نمبر 20030

جسٹلر حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

پہلا ایڈیشن

پرنٹر

کھنہ لیتھو پریس..... دلی۔

مہارشی بالمشکی کا جیون چرتر

دیوں کے دیوبہرہا جی کا وزن نام ایک پتر تیریا گیا میں پیدا ہوا، اسی دن کے دس پتر تھے دسویں پتر کا نام رتنا کر تھا۔ رتنا کر اسی بالک ہی تھا کہ سپر یاگ کے پاس کسی بن میں نو اس کرنے والی ایک بھیلی اُسے چڑا کر لے گئی۔ اُس بھیلی کے گھر میں سنتاں نہیں تھیں، وہ اپنی کنیا میں لے جا کر بڑے پیر پریم سے رتنا کر کا پالن کرنے لگی۔ وہ بھیلی بڑے کروڑ کرمی تھے۔ بھولے بھولے یا تریوں کو ٹوٹا مارنا ہی اُن کا کام تھا، اور اسی دشت کرم سے اپنے پیٹیا بھرتے تھے۔ رتنا کر بھی بڑا ہو کر یہی کام کرنے لگا۔ وہ بڑا بلوان، پرکرجی، دھنش دھاری اور نروٹی تھا۔ انسانوں کے مارنے لوٹنے میں اسکو تنگ بھی دیا نہ آتی تھی۔ دن بھر وہ بن کے جنتوں کو مارنا تھکا رکھتا اور لوٹا کھوٹ میں لگن رہتا تھا۔ اب اُس کا وادہ ایک بھیل کنیا سے ہوا۔ اُس استری سے کئی پتر اور کنیا میں ہوئیں۔ سارے پر یوار کے پالن پوٹن کا جارا ہی کے کندھوں پر تھا، اس کا رن وہ پہلے سے کہیں زیادہ لوٹا مار کرنے لگا۔ یہاں آکس کا ب وہ ایک ایک پیسے کیلے، پٹے پرانے کپڑوں کیلے اور لوٹے تقالی کیلے بھی مسافروں کو مار ڈالتا تھا اور ان پر ذرا بھی رحم نہیں کرتا تھا۔

کہتے ہیں کہ جب انسان کے اچھے دن آتے ہیں تو پر اتم کی طرف سے کوئی نہ کوئی وجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ رتنا کر کی دشا پلٹنے والی تھی، دیو لوگ سو ایک دن سچے سادھو اُس بن میں آ گئے جہاں وہ یا تریوں کو مارنے کیلے گھات لگاتے بیٹھا رہا کرتا تھا۔ اُس وقت وہ بھوک سے بیا کل ہو رہا تھا۔ کئی دنوں سے اُسے کوئی شکار نہ ملا تھا، گھر میں بال بچے بھوک سے تڑپ رہے تھے۔ سادھوؤں کو دیکھتے ہی اُس نے دھنن کو چڑھایا اور اُن کے پاس جا کر بولا۔ ”جو کچھ تمہارے پاس ہو دیدو نہیں تو ابھی سب کے پرانے لوں گا۔“

رتنا کر کے ایسا کہنے پر وہ سادھو ذرا بھی بیا کل نہ ہوئے، بلکہ مسکراتے ہوئے بولے۔ ”ہے بھائی! جو کچھ تمہارے پاس ہو وہ تم ہم سے لیلو، پر نہ تو تمہاری ایک ساتا کا جو اب دو کہ تم یہ کروڑ کرم کس لئے کرتے ہو؟“ تب رتنا کر بولا۔ ”ہے سادھو لوگوں! میرے استری ہی پتر ہے، کنیا میں ہیں۔ انہیں کے پیٹ کیلے میں یہ نہ سبتیا کرتا ہوں۔ آج کئی دنوں سے مجھے کوئی شکار ہاتھ نہیں لگا۔ سو جو کچھ تمہارے پاس ہے دیدو۔ تب سادھو لو لے، ہے بھائی! بھلا یہ تو بتا کہ اس دشت کرم کو تو اکیلا ہی بھوکے گا یا تیرے پر یوار کے لوگ بھی ساتھ میں بھوگیں گے؟ تو اُن سے پوچھ کر آ۔ اگر وہ کہیں کہ ہاں ہم بھی تیرے ساتھ اس پاپ کے بھاگی ہیں اور اس کے پھل کو بھوگیں گے تو تو تمہارے کپڑے اور لوٹے لے لینا اور اگر وہ پھل کے بھاگی نہ ہیں تو اس کرم کو تیاگ دینا۔

یہ سن کر رتنا کر نے نہیں کر کہا، ہے سادھو! کیا میں اتنا سوار کہ ہوں جو تمہیں چھوڑ کر گھر میں پوچھنے چلا جاؤں؟

واہ بھاگنے کا ڈمٹنگ تم نے اچھا سوچا ہے، چھوڑو ان باتوں کو، جلدی اپنے کپڑے وغیرہ مجھے دو اور اپنے پران لیکر چلے جاؤ
رتنا کر کے اس پر کار کھنے پر وہ سادھو پوئے ہے بھائی! ہماری بھاگنے کی اچھا نہیں جو۔ اگر تو ہمارے اوپر دوشواس نہیں
کرتا تو درخت کے ساتھ ہمیں باندھ دے، اور پھر گھر جا کر پوچھ۔ دیکھ ہم سادھو ہیں جموٹ نہیں ہوتے۔ ان سادھوؤں کے دھنوں
نے رتنا کر کے ہر دیہ میں بڑا پر بھاؤ کیا، اور وہ انہیں ایک درخت کے ساتھ باندھ کھڑا کیا۔

گھر جا کر سب پہلے اُس نے اپنی استری سے پوچھا کہ ہے پر یہ اہلیا یہ تو بتا کہ تمہارے لئے میں جواتے کروں کرم کرتا ہوں،
یا تریوں کو لٹا اور پران لیتا ہوں، اس پاپ کرم کا جو ڈنڈے کا اُس کو تو بھی بھوگے گی؟

پتی کے کلمہ سے یہ دھن من کر استری نے کہا کہ بھلا بھی ایک کے کرم کا پھل دوسرا بھی بھوگتا ہے؟ تم جو پاپ کرتے ہو
اُس کا پھل بھی تم ہی بھوگو گے دیکھو! میں تجھے کب کہتی ہوں کہ تم ہمارے لئے ایسا کرم کرو۔ اگر تو اُس کرم کو بڑا سمجھتا ہے
تو چھوڑ دے۔ اور محنت مزدوری سے ہمارا اور اپنا پیٹا پال۔ یہ جو اب شکر رتنا کر گہبت دکھ ہوا، اور پھر یہی سوال باری
باری تیروں اور کنیاؤں سے پوچھا گیا، ہر تو سب نے یہی جواب دیا کہ ہم تیرے ڈنڈے کے بھاگی نہیں ہیں تو اکیلا ہی پاپوں کے
پھل بھگتے گا۔ اب تو رتنا کر کی آنکھیں کھل گئیں۔ اُس کا ہر دیہ پشیمان پاپ کے ساگر میں ڈوب گیا، اور وہ روتا ہوا گھر سے لوٹا۔
بن میں جا کر اس نے سادھوؤں کو کھول دیا اور آنکھوں سے آنسو بہاتا ہوا ان کے پاؤں میں گر پڑا، اب وہ رتنا کر
پہلا رتنا کر تھا۔ اسی ایک واقعے نے اُسے کچھ کا کچھ بتا دیا تھا۔ وہ گر گر کر پراختیا کرنے لگا کہ ہے ہمارا ڈا! اب میری رکشا
کرو میں بہت بھولا ہوا تھا۔ اب میں اس بھوسا گھر سے کس پر کار پار اتروں آپ نے مجھ سے یہ کرم کچھ دوائے ہیں، پرنتو
اب پاپوں سے چھوٹنے کا اُپلئے بھی بتاؤ۔

رتنا کر کی یہ دشا دیکھ کر سادھوؤں نے کہا کہ ہے بھائی! "رام رام" اس منتر کا پاپ کر۔ تیرے سب پاپ دور ہو جائیں
گے۔ اتنا کہہ کر وہ سادھو چلے گئے اور رتنا کر تساندی کے کنارے بن میں جا کر اُسی منتر کا پاپ کرنے لگا۔ کئی برس تک وہ
اُسی ہتھان پر سادھی لکھائے بیٹھا رہا۔ اُس کی انتر آتما میں پرکاش ہو گیا، اور اس کا ہر دیہ برہما ند میں مگن ہو کر سنسار کو اور اپنے
آپ کو بھی بھول گیا۔ اتنے طویل عرصے میں اُس کے چاروں طرف مٹی کا بڑا بھاری ڈھیر لگ گیا اور کپڑوں نے اُسکے اندر
بانیاں بنالیں کئی برس کے بعد رتنا کر یا نئی بانیکی سے باہر نکلا اور اسی سے اُس کا نام رشی بالیکی مشہور ہو گیا۔ ہمارا رشی
بالیکی اب آشرم میں رہ کر بنگلوان کی بھگتی کرنے لگے اور ان کے ہر دیہ میں دیا کچھ پتہ نہ گیا۔ ایک دن وہ اپنے شاگردوں
کے ساتھ تساندی کے تپا پر نشان کرنے گئے۔ وہاں پر سارس پکھلیوں کا جوڑا درخت پر کھیل رہا تھا۔ ہمارا رشی بالیکی جی پرکرتی
کی سندرتا کو اور سارس کے کھیل کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے کہ اتنے میں ایک شکاری نے بان سے نرسارس کو مار ڈالا۔
اب سارس کی مادہ جو بڑے پریم سے سارس کے ساتھ کھیل رہی تھی اچانک نر کے گر جانے پر حنجرتی ہوئی اُس پاس
گھومنے لگی۔ اُس سے بالیکی کے من میں بڑا دکھ ہوا اور وہ شاپا دیتے ہوئے کہنے لگے۔ ہے فی شادا انت سال تک
تجھے سکھ نہ ملے، کیونکہ تم نے نام سے موہت ہوئے سارس... کو مار ڈالا ہے۔

یہ شاپا دیکر وہ اپنے آشرم میں گئے، انھوں نے اُس دکھ کو بھلانے کا جتن کیا، پرنتو وہ نہ بھولا، اور بار بار رتنا کر کا

الفاظ کو دوہرانے لگے، لہٰذا میں پر جاتی بہرہ ان کے پاس آئے اور بولے، ہے مہمانی! یہ شہد جو تو کہہ رہا ہے یہ اپنے آپ
 ہی ایک شلوک بن گئے ہیں۔ سو تو شری رام چندر جی کا جیون چرترا اس پر سار کے شلوکوں میں مکمل کر اس سے تیرے
 من کا ڈر دور ہو جائے گا اور میں تجھے یہ وردیتا ہوں کہ جتنا کہ سو یہ چندر مار ہیں گے، تب تک یہ کو تیا بھی اٹل رہے گی۔
 مہمانی! ارد تجھے رام چندر جی کا جیون چرترا دیں گے۔ اُن سے سن کر تو کو تیا میں رام ان کی رچنا کر ہے مہارشی! میں یہ
 وردیتا ہوں کہ تیری رچنا امر رہے گی، تیرا لیش سلسار میں اٹل رہے گا اور رام چندر کی کیرتی کے گائے سے تجھے
 سوگ کا لافانی آند لے گا۔ ہے مہمانی! تیری رچی ہوئی رام ان کو جو کوئی بھی سنے گا، سنائے گا، پڑھے گا۔ یا
 پڑھائے گا، وہ دھوان اور سنار کے تمام سکھوں کو پراپت کر کے انت میں بکیتھ کو پراپت کرے گا۔

دیباجہ!

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کے دن بھارت پر قیامت ٹوٹی۔ ہمارا پیش دو حصوں میں تقسیم ہو گیا بھگوان رام کے پتر لو کا بسایا ہوا لاہور اور کش کا مقصورہ ماتحت سے نکل گیا۔ اس بھیانک سنگٹ کال میں جن و دھن کی کشتی بانی ہوئی۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ ہم ۱۵ اگست کو لاہور سے نکلے، ہزاروں روپوں کی جائیداد چھوڑ کر یہ سب کچھ ہوا اور ہم نے سہن کیا۔ اس لئے کہ سیکڑوں برسوں کی غلامی کے بعد ہم آزاد ہوئے تھے تاکہ پھر سے رام راجیہ کی جھانگی دیکھیں۔ آزادی کی جھنکار نے ہمیں سب کچھ بھلا دیا، اور ہاں ایک بات میں نہ بھول سکا، وہ تھے میرے دو گرنتھ "بالمیکی رامائن" اور "ہما بھارت"۔ یہ دونوں گرنتھ مجھے پرانوں سے بھی پیارے تھے۔ میں صرف ایک بات ہی سنا رہی تھی کہ ادب کے (ساتھ لے کے) ان دونوں گرنتھوں کا جس طرح دوبارہ کلیان ہو۔ ان کی ایک کاپی بھی تو پاس نہ تھی، پر ماتنگ کی کرپا سے دیہاتی پنک بھنڈا روہی کے الگ شری مول چند جی سے بھینٹ ہوئی اور انہوں نے ان دونوں گرنتھوں کے دوبارہ کلیان کا بیڑا اٹھایا۔ ہم ان کی اس خدمت کے لئے مشکور ہیں۔ پہلے ہم نے یہ گرنتھ لاہور میں اپنے ودھاوا پر تنگ پریس میں چھاپا تھا۔ بالمیکی رامائن کے تین ایڈیشن (ہندی میں ہی) شائع کئے گئے ہیں۔ اب پہلی بار آپ کی خدمت میں اردو کا ایڈیشن پیش کیا جا رہا ہے جو ہندو ہندی ایڈیشن دیہاتی پنک بھنڈا روہی مرہون منت ہے۔ ہم نے اس کے چھاپنے اور بیچنے کے جملہ حقوق ہمیشہ کے لئے بھارت کی ہر ایک زبان میں ان کو دیئے ہیں۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ دونوں گرنتھ جلد ہی ہی ختم ہو گئے اور اس کا پانچواں ایڈیشن بھی اردو کے پہلے ایڈیشن کے ساتھ نکلنے جا رہا ہے۔ امید ہے کہ اس افادی ادب کی آپ رکشا کریں گے، کیونکہ یہی دونوں گرنتھ ہندو جاتی کے وصال گرنتھ ہیں۔ جن پر ہماری جاتی کھڑی ہے۔ رامائن میں رام چندر جی کو مریدا پر شوم کہا گیا ہے۔۔۔ ان کا جیون بھٹکے ہوئے انسانوں کو صحیح راستہ دکھاتا ہے۔ اور بتلاتا ہے کہ انسان کو اس مریدا کے اندر رہنا چاہیے۔ اس گھوٹل یک میں تو رامائن ہی ایک ایسا جہاز ہے جو انسان کو اس بھومسگر سے اتار سکتا ہے۔ اس میں دھرم نیتی، راج نیتی، بھائی بھائی کا پریم، پتی پتی کی محبت، ماتا پتا کے متعلق اولاد کا فرض، ناری دھرم، متروں کا آپس میں سلوک، وغیرہ موضوعات پر لکھا ہے پر تنگ سے سنجیدگی سے غور کیا گیا ہے، رامائن کو پڑھ کر اگر اس کی سکھتاؤں پر ہم چلیں اور اپنے جیون کو اس کے مطابق بنالیں، تو بلاشبہ عبادت آج سورگ بن جائے۔ یہاں کا ایک ایک آدمی دیوتا بن جائے آپ رامائن کے واقعات پر غور کریں، تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم کسی تہذیبی اور تمدنی معیار کے مالک تھے۔

رام بن باس

فراتری رام چند راجی کے بن باس کو ہی لے لیجئے۔ کیلئی مہاراج دشرتہ سے وہ دو در مانگتی ہے جو اس نے دیوانہ سنگرام میں اس سے پراپت کئے تھے۔ اب ایک طرف پتر کا پریم ہے اور دوسری طرف سچائی ہے۔ ان کا ہر دیہ اس سے یا کل ہو جاتا ہے۔ پتر پریم سے بے ہوش ہو جاتے ہیں، مگر سچائی کا پلڑا بھاری رہتا ہے۔ انھوں نے پتر کو چودہ برس کے لئے گھوڑ بن میں بھیج دیا۔ خود بھی اس کے دو لگ میں سال و ش ہو گئے۔ مگر سچائی کو ہاتھ سے نہ جانے دیا، اور اپنے پر ن کو پورا کیا۔ اب بھرت پتا کی آگیا سے راجہ بن چکا ہے۔ پرنتو جیوں ہی اس نے یہ خبر سنی، بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہے، اور ننگے پاؤں و ننگے سر بن میں جا کر بھاٹی کے پاؤں میں پڑتا ہے۔ اور دین ہو کر پراپت کر تا ہے کہ آپ واپس چلئے اور ایو دھیا کا راجہ سنبھالئے، پرنتو وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ پتا کی آگیا کو مال کر اگر سورگ کا راجہ بھی لے تو قبول نہ کروں گا۔ اس سے بھرت بار بار انہیں راجہ لینے کے لئے پراپت کر تا ہے، اور وہ اسے بار بار ٹھکراتے ہیں۔ یہ ہے آتش، یہ ہے بھائی بھائی کا پریم اور یہ ہے سچائی کا قصور۔ مغربی فلاسفر رمان کو ایک بناوٹی کہانی کہتے ہیں، مگر حقیقت تو یہ ہے کہ دھن اور راجہ کی خواہش سے ایک دوسرے کا کھانا کھانے پر تیار رہنے والے لوگ، اتنے اوسنے آدرش کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ ان کے خیال میں انسان کا دل اور عمل اتنا مقدس ہو ہی نہیں سکتا۔

پتی ورت دھرم!

مہارانی سیتا کا پتی ورت دھرم بھی دیکھئے۔ پتی کو بن باس ملتا ہے، مگر وہ راج محلوں کے شکھوں کو چھوڑ کر بن کے دکھوں کی چٹنا کئے بنا ان کے ساتھ جاتی ہے۔ رام کہتے ہیں کہ ہے سیتا! تو گھر میں رہ، بن کی تیز دھوپ، سخت سردی اور بھوک پیاس تمھان کو نہیں برداشت کر سکے گی۔ بن کی سخت بارشیں، کٹیے مارگ تھہ کو اس نہ آئیں گے، مگر وہ جواب دیتی ہے کہ ہے ناتھ! آپ کے ساتھ رہ کر مجھے یہ دکھ سورگ کے سان معلوم ہوں گے۔ میں اپنے کیشوں سے مارگ کے کانٹے صاف کروں گی، اور آپ کے چرنوں میں رہوں گی۔ آہا! کیسا سورگ کا درشیہ ہے! اسے پڑھتے پڑھتے کھنور سے کھنور ہر دیہ والے انسان کے دل میں اکادھ شر دھا پیدا ہو جاتی ہے۔ سستی سادھوی کام سے اندھے ہوئے راون کے بس میں پڑ جاتی ہے۔ وہ اسو انیک پرکار سے دکھ دیتا ہے۔ تاوار لے کر اس کو مارنے دوڑتا ہے۔ پرنتو وہ رام کی مورتی کو ہر دیہ میں دھارن کرتی ہے، اور اس کی طرف دیکھتی تک نہیں۔ رمان ہیں پتی ورت دھرم کی اچھ سکھا دیتی ہے۔

بھائی بھائی میں پریم !

کلمن کا رام کے پرتی اکادھ پریم پڑھ کر کس نیتروں سے آند کے آنو نہیں نکل پڑتے۔ بڑے بھائی کو بن پاس ملتا ہے۔ پرنتو چھوٹا بھائی ساتھ جاتا ہے۔ چودہ برس تک سپاہیوں کا سا جیون بسر کرتا ہے، اور اتنا لبا سے بھائی کی سیوا میں بن میں لگا دیتا ہے چودہ برس میں ایک دن بھی سوتا نہیں، اور بھائی کی اپنے پرانوں سے بڑھ کر سیوا کرتا ہے۔

اسی پر کار سنگریو اور رام کی دوستی کی بات ہے، وہ بانر جاتی کا راجہ بے شمار سیکوں کے ساتھ لٹکا پر جاتا ہے اور اپنے منتر کی خاطر لاکھوں جیوں کو کٹا رہتا ہے۔

سیتا بن پاس

سب سے اونچا آورش جو رامان دکھاتی ہے، وہ راجہ کا پر جاکے ساتھ پریم ہے۔ رام کی پر جایی نہ کوئی چور تھا، نہ گنو گھاتی تھا، اور نہ کوئی زندک تھا۔ نہ جوار ی، نہ شرابی، نہ عیاش، نہ جھوٹا بولنے والا، اور نہ کوئی ناستک تھا۔ انکی ہوت کر کے دھوئیں سے ہمیشہ ایو دھیا پر بادل چھائے رہتے تھے۔ وید منتروں کی آواز گونجتی تھی، لوگ سدا چاری اور دھرماتا تھے۔ پرنتو یہ سب کچھ کیوں تھا؟ کیونکہ رام کے اچار دھرم اور وید کے انوکول تھے۔ کوئی بھی اسی حرکت وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے جس سے پر جاکا اخلاق بگڑے۔ اس کی مثال سیتا بن پاس ہے، راون پر وجے پا کر وجے پا کر وہ سیتا کو لاتے ہیں، سیتا سستی ہے، پتی ورتا ہے اور شدھ چرتا ہے، یہ ان کا وشواس ہے۔ اب یہ خیال پھیلتا ہے کہ پرائے گھر میں جو استری رہ کر آئے گی، سو انی کو اسے رکھنا ہوگا، یہ مات رام کے کان تک پہنچتی ہے، اس پر وہ دچار کرتے ہیں کہ اگرچہ یہ خیال جھوٹا ہے مگر اس سے پر جایی بڑا فی سچلے کا امکان ہے، وہ سیتا کو — نروش سیتا کو پر جاکے اخلاق کی رکشا کے لئے بلیدان کر دیتے ہیں۔ اسے بن پاس دیتے ہیں۔ یہ ہے راجہ کا پر جاکے پریم جو رامان پیش کرتی ہے۔ راجہ جیتی بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ دھرم جیتی ہی راتن کا بنیادی خیال ہے، اور ساج جیتی کا یہ گرنتہ ثبوت ہے۔ دھنہ ہی رشی بالیکسی جنہوں نے اس قابل قدر گرنتہ کی رچنا کی — اور بھارتی سجنوں کی رکشا کرتے ہوئے ہندو جاتی کو زندہ رکھا ہے۔ اس کتاب میں کئی ایک باتیں ایسی ہیں جنہیں پڑھ کر انسان ناممکن خیال کرنے لگتا ہے۔ مثال کے طور پر پونچھ سے لٹکا جانا، پونچھ دھاری بانروں کا پیدہ میں جانا اور جھلانگ مار کر ساگر پار کرنا۔ یہ باتیں حقیقت میں سنی نے لٹکا ر کی شکل میں کہی ہیں۔ انسانوں میں بانر نام کی ایک جاتی تھی، جو رامان کے سکھیوں سے صاف بھی جاتی ہے۔ جیسے ہنومان کا رام کے ساتھ بیٹھ کرنا۔ وہاں رام اس کے شبدوں کی پر شنا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بنا پڑھے ایسا بولنا کٹھن ہے وغیرہ۔ انیک امتحانوں پر بانروں کا

بولتا۔ نا اپر کار کی کلوں سے پتھر اٹھا کر لٹا اور ساگر پر پئی اندھنا، ویدستروں سے پالی کا دواہ سنکار کرنا، اور
سگر یو کی استری تارا کے کیش، بستر اور بھوشنوں کا ذکر کرنا، اس کا رونا وغیرہ باتوں سے ظاہر ہے کہ بانر نہیں،
بلکہ انسان تھے، مگر ان کی جاتی کا نام بانر تھا۔ ہنومان کا لٹکا کو جلا نا بھی حقیقت میں ان ہی ناممکن باتوں میں سے
ہے۔ صداقت میں نہ کوئی پونچھ تھی اور نہ وہ بندر تھا۔ راون نے کوئی بانس وغیرہ کی پونچھ بنا کر اس کی کمر میں
باندھی ہوگی اور بانر کا بندر بنا کر ان کی ہنسی اور ان کا اچانک کرنے کی کوششیں کی ہوں گی، اور اسی وجہ سے
اس نے لٹکا کو جلا ڈالا ہوگا۔

یہ گرنتھ ہندو جاتی کے لئے امرت کے سمان ہے اور میری تو یہ سچتہ رائے ہے کہ جب تک امرت کا پان
ہماری جاتی کرتی رہے گی زندہ جاوید اور مسرت انگیز رہے گی۔ مجھے اس پتک کے لکھنے میں مختلف اقسام کی
رُکاوٹوں سے دوچار ہونا پڑا ہے اگر کچھ خامیاں رہ گئی ہوں تو معاف فرمائیں گے، ایسا میں خیال کرتا ہوں۔
آخر میں پرماتما سے یہی املتا ہوں کہ ہندو جاتی کے لوگ اس کو پڑھ کر اس کے مطابق چلیں۔ اس سے ان کا
آپس میں بھائی بھائی، پتا پتر اور استری پتی کا پریم بڑھے اور ان کے گھر میں ایشور بھگتی اور لکشمی کا نور ہو۔

مخلص

جے گوپال

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۵	راج ملک کی تیاری	۱	بال کا نڈ
۴۷	منقراد اسی کا نامی پر چڑھ کر نگہ کی شو بھا دیکھنا	۳	گھٹا آرمیجہ
۴۹	لیکھی کو پامیوں میں	۴	رام لکھن، بھرت اور شتر گھن کا جنم
۵۰	دشترہ کی دیتا	۶	وشواستر مئی کا آنا اور بہاراج سے راجا لوں کا آگنا
۵۲	سومتر کا رام کے محل میں جانا	۸	تام دیو سا آشرم
۵۴	بن باس	۹	تاڑ کا دودھ
۵۹	کوشلیا کا رام کو وداعی دینا	۱۱	وشواستر کا رام چند رجبی کو استر دینا
۶۲	رام چند رجبی کا سب کچھ دان کرنا	۱۲	مئی و شواستر کا آشرم
۶۵	پتا کے انتم درشن	۱۳	بارتھ اور سو باہو کا دودھ
۷۰	کوشلیا کا ستیا کو اپدیش	۱۴	دھنیش گیہ
۷۳	رام کا ایو دھیا تو سیوں کو اپدیش	۱۵	گنگا کی اتتی
۷۴	ستانی پر رام چند رجبی کا پڑاؤ کرنا	۱۶	انشوان کا گھوڑے کی کھوج کے لئے جانا
۷۵	بن کی یاد تارا	۱۷	گنگا کا اترنا
۷۶	بھیل راج گوہ سے بھینٹ	۱۸	جنگ پوری
۷۷	گنگا پار کرنا	۱۹	وشواستر کا اپا کھیان
۸۰	چتر کوٹا تارا	۲۱	وشواستر اور وشٹھ کا پڑھ
۸۲	سومتر کا ایو دھیا پیو پنچا	۲۲	وشواستر کا براہمن پدی کیلئے گھوڑ تپ کرنا
۸۶	راجہ دشترہ کی مریتو	۲۶	وشواستر کا گیہ کرنا اور ترشکو کا سد پوڑگ کو جانا
۸۸	منتر یوں کو مشورہ	۲۷	وشواستر کا براہمن پدی پر اپت کرنا
۸۹	بھرت اور شتر گھن کو بلانے کیلئے دوت بھیجا	۲۹	پیناک دھنیش کی کھٹا
۹۰	بھرت کا خرابا دیکھنا	۳۰	رام چند رجبی کا دھنیش کو توڑنا
۹۲	بھرت کا کرودھ سے تارا کو دھتارنا	۳۲	راجہ جنگ کا ایو دھیا کو دوت بھیجا
۹۶	بھرت کا رام کو لوٹنے کیلئے بن کو جانا	۳۶	مشادی
۹۹	شری رام چند رجبی کا جانکی کو بن کی شو بھا دکھانا	۳۹	پریشورام کو جیتنا
۱۰۲	بھرت اور رام کی گفتگو	۴۲	ایو دھیا کا نڈ
۱۰۷	رام چند رجبی کی پھر آؤں لے کر بھرت کا لوٹنا	۴۳	راج بھا کی منظوری

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۴۹	رام چندر کا سگریو کے ساتھ ستر تار کرنا	۱۰۸	اتری رشی کا آشرم
۱۵۱	سگریو کا رام چندر جی کو دھیرج دینا	۱۱۱	ارنیہ کا نڈ
۱۵۲	بالی سگریو پیدھ	۱۱۱	ورادھ کو مارنا
۱۵۴	بالی وده	۱۱۲	مہرشی شریک کا آشرم
۱۵۶	تار اولاپا	۱۱۵	شری رام چندر جی کا آگست سنی کے آشرم میں جانا
۱۵۸	رام چندر جی کا سگریو کو ابھی شیک دینا	۱۱۸	رام چندر جی کی جٹا یو سے بھینٹ
۱۵۹	پرسرین پر تو اس	۱۱۸	رام چندر جی کا آشرم بنانا
۱۶۰	درشار تو کا تذکرہ	۱۲۰	شوروپ نکھانا کا سان کاٹنا
۱۶۳	شرت کمال کا ورثہ	۱۲۶	اکنن رکشش کا لٹکا میں جانا
۱۶۴	لکشمی کا رشی کندھا میں جانا	۱۲۷	شوروپ نکھانا کا راون کے پاس جانا
۱۶۶	سگریو کا رام چندر جی کے پاس آنا	۱۳۰	سونے کے مرگ کا شکار
۱۶۸	بازوں کا سیتا کو تلاش کرنا	۱۳۲	سیتا ہرن
۱۶۹	جانبوان کا ہنومان کو سمندر پار کرنے کو کہنا	۱۳۳	جٹا یو وده
۱۷۱	سمندر کا نڈ	۱۳۴	سیتا اولاپا
۱۷۱	ہنومان کا سمندر کو پار کرنا	۱۳۵	رکشی کندھا پر بیت پر جانگی کا بازوں کو دیکھنا
۱۷۲	ہنومان کا اشوک بائیکا میں جانا	۱۳۶	سیتا کا راون کو دھکا کرنا
۱۷۷	جانگی درشن	۱۳۷	رام چندر جی کا آشرم کو لوٹنا
۱۷۹	راون کا اشوک بائیکا میں آنا	۱۳۸	شری رام چندر جی کا آشرم میں سیتا کو
۱۸۱	سیتا کا راون کو جواب	۱۳۸	نہ دیکھ کر ولاپا کرنا
۱۸۳	راکششیوں کا سیتا کو ڈرانا	۱۴۱	جٹا یو کا دھندلہ
۱۸۵	سیتا سے ملنے کے لئے ہنومان کا	۱۴۲	کتدھ رکشش کو مارنا
۱۹۰	اپائے سوچنا	۱۴۳	شبری کا آشرم
۱۹۲	جانگی کا شری رام چندر جی کو سندیش دینا	۱۴۵	رکشی کندھا کا نڈ
۱۹۳	ہنومان اور راکششیوں میں پیدھ	۱۴۵	پیمپا کی شوبھا دیکھ کر رام چندر جی کا
۱۹۴	جسوا لی اور رکششے کا راون وده	۱۴۵	ولاپا کرنا۔
۱۹۶	میگھ ناد کا ہنومان کو لاندھنا	۱۴۷	ہنومان کا رام چندر جی کے پاس آنا
۱۹۷	لڑکا کو بلانا۔	۱۴۸	ہنومان کی بھینٹ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۱	لکھنؤ میں جا کر سیگہ ناد سے یڈہ کرنا	۱۹۸	مہوان کا ساگر کے اُس پار جانا
۲۳۳	راون کا دلاپ کرنا اور یڈہ کے لئے چلنا	۲۰۱	لکھنؤ کا ٹڈ
۲۳۷	لکھنؤ میں جا کر بھی لکھنے سے بیہوش ہونا	۲۰۳	راون کا منتر یوں کے ساتھ دہار کرنا۔
۲۳۹	رام راون یڈہ	۲۰۴	دھیشن کا راون کو نیک ملاح دینا
۲۵۱	لکھنؤ میں راون کا ودھ	۲۰۷	راون کا دربار لکھنا اور یڈہ پر دہار کرنا۔
۲۵۲	راون کا دواہ سنسکار	۲۰۹	دھیشن کا شری رام کے ساتھ ملنا
۲۵۳	دھیشن کو راجیہ دینا اور سبتا کو { لکھنؤ سے باہر لکھنا	۲۱۱	سندر پر پل کا مضافا
۲۵۴	پٹیک ومان میں چڑھ کر سب کا ایو دھیا ٹوٹنا	۲۱۳	شک اور سدان کا رام کی سیما میں آنا
۲۵۵	بیرت ملاپ	۲۱۳	راون کا سبتا کے پاس رام لکھنؤ کے { نقلی کئے ہوئے سر کو لیجنا۔
۲۵۷	رام چندر جی کا سنگھاسن پر بیٹھنا	۲۱۴	شکراشی کا سبتا کو دھیرج دینا
۲۵۸	اشکر کا ٹڈ	۲۱۷	انگہ کا دوست بن کر راون کے دربار میں جانا
۲۵۸	راون کی جہنم کتھا	۲۱۸	یڈہ کی ابتدا
۲۶۰	سبتا بن باس	۲۱۹	سیگہ ناد کا ناگ پاش سے رام لکھنؤ کو یاد دہنا
۲۶۲	جانی کا مہاسنی بالیسی کے آشرم میں جانا۔	۲۲۱	سبتا کو شک ومان پر چڑھا کر پر ہتھی پر گرے { ہوئے رام لکھنؤ دونوں بھائیوں کو دکھانا۔
۲۶۵	راجہ نرگ کی کتھا	۲۲۲	گرودھما آنا اور ناگ پھانس کو کاٹنا
۲۶۶	اشومیدھ لگیہ کے لئے دہار	۲۲۳	وجرہ شتر لکھنؤ کا راجا جانا
۲۶۷	مہاسنی بالیسی کا لگیہ آنا	۲۲۵	سبتا پتی اکپن کا ودھ
۲۶۸	سبتا کا جانا اور رات کا کرنا	۲۲۷	پرہیت کا راجا جانا
۲۶۹	سبتا کا لگیہ بند پائیں آنا اور پر ہتھی میں سما جانا	۲۲۹	راون کا کنبہ کرن کو جگانا
۲۷۰	شری رام چندر جی کا بیاہل ہونا	۲۳۱	کنبہ کرن کا راجا جانا
۲۷۱	یم راج کا نا اور لکھنؤ کا تیاگ	۲۳۲	تری شتر، اتی کائے آدی راکھشوں کا راجا جانا۔
۲۷۲	شری رام چندر جی کا مہا پرستخان	۲۳۹	سیگہ ناد کا میدان جنگ میں آیا کی سبتا کو مارنا۔





منگلا چرن

منگلا چرن منگل کرو، کھتا آرمہ ہوئے -
شری رام چرت پورن کرو، گھنا نہ لاگے کوئے -

دوبہ -

چھند

- ۱۔ ایک تریا گمہ تھی رام نوی، جہیں جانے جاگ ترہ لوکی سنے۔
- ۲۔ بھئے پرگٹ پورن پرش رام، سوہ اچھا بدھی بل سنے۔
- ۳۔ کر بال لیللا شکہ دیو، ور پائے تھے بھگتی کر می۔
- ۴۔ کر دشا مہتر کا لگیہ پورن، دھنش توڑ کر سیتا وری۔
- ۵۔ بھيو پر شو رام کو مان گھنڈن، ور کیلئی سن بن گئے۔
- ۶۔ کر سیتو پار مرور راون، پھر اودھ ہی دش کہتا بھئے۔

سورٹھا

پڑھے جو ہمت چت لائے، رام کہتا سب گن مئی۔
تیکے رام سہائے، لوک سکھی پر لوک لیشی۔

بال کاند

ایک دن شری بالیکل مئی اپنے آشرم میں بیٹھے پار برہم پر میشور کے دھیان میں مگن اور کٹھن پتیا میں لین تھے، کہ بہار سنی ناردجی ان کے آشرم میں پہونچے۔ رشیوں میں سرشیٹھ ناردجی کو دیکھ کر بالیکل مئی نے آسن پادھیہ اور اودھ سے ان کی پوجا کر کے پوچھا۔ ہے مئیوں میں سرشیٹھ ناردجی! آپ تین لوک، چودہ بھون، نوکھنڈ اور سات دیویوں میں گھومنے والے اور سارے سنسار کا ساچار جانتے ہیں، سو کر اکیکے بتائیے کہ اس وقت سنسار میں کونسا ایسا پدش ہے جو گنوں میں اتھم دروہرت، سدا چاری اور اپانی ناز کاہت

چنتن کرتے والا ہے۔ جو وڈوان، گیانی اور اپنی پرہ جا کو خوش رکھتا ہے۔ جبکہ من و کاروں سے خالی ہے اور جو سب کا پیارا ہے۔ جس نے اپنے من کو قابو میں کیا ہے۔ کرو دھ پر دے پر اپت کی ہے، اور یدھ میں جس کے کرو دھ سے دیوتا بھی بھئے کھاتے ہیں۔ ہے نار دجی! ایسے مہا پرش کا حال میں آپ کے منہ سے سننا چاہتا ہوں۔ سو کر پا کر کے کہئے۔

بالیکی منی کے اس سوال کو سن کر نار دجی بہت پر سن ہو کر بولے۔ ہے پرہم تپ بالیکی! میں آپ کو ایسے مہا پرش کی کھتا سنا تا ہوں جس کے سننے سے پرانیوں کا کلیان ہو، سنسار میں سکھ، سدا چار اور دھرم بڑھے، اور جو کوئی اس مہا پرش کی کھتا سنے گا، وہ امر پردی کو پر اپت ہو گا۔ اس لئے تم من لگا کر سنو۔ ہے منی راج بالیکی! مہا راج اکش واکو کے کل ساتن، سب گنوں سے بھر مہا تارام اس سے سارے سنسار میں پر سدھ ہے۔ اس تریا گیاں میں اس کے سمان دھیر، وید وکرمی، اندریہ جنتا، منسوی، سدا چاری، سچا، پر یہ وچن بولنے والا، دیالو، شتر دوں کا ناش کرنے والا، شیر کے سمان اُونچے کندھے اور وصال ہر دیہ والا، جس کا مستک سدا ہنستا ہوتا ہے، جس کے سندر نیتر کا نون تک چلے گئے ہیں، بلوان، دھنش دھاری لمبی باہوں والا، سندر گردن والا، دھرماتما، درڈ بہت، سدا پتی پر جا کے ہنسا میں لگا رہنے والا۔ وڈوان، نرمل شرمیر اور نرمل ہر دیہ والا، بوڑھوں کو آور دینے والا، پر چا پتی کے سمان شکھ بھوگی، پرانی ہار کا ہمدرد، کھتری دھرم میں پورا، وید، ویدانگ کو اچھی طرح جاننے والا، جس کی اسرن شکتی تیکھی ہے، جس پر کار ساری دنیا سمندر کا سہارا لیتی ہے اسی طرح سارے سد گنوں کا آدھار روپ، سب پر سمان درشی رکھنے والا، کوشیا نرنک، سندر کے سمان اُدار اور ہمالیہ کے سمان استھر سو بھاؤ والا ہے شکتی میں رام، وشنو کے اور سندر تا میں چندرما کے سمان ہے۔ کرو دھ میں اس کا مکھ منڈل اگنی کے سمان سنسار کو ڈرا دیتا ہے، اور کھتا میں وہ پر بھوئی کے سمان ہے۔ دان میں وہ کیر کے سمان ہے اور سچ بولنے میں وہ سا کھتا دھرم ہے۔ ایسے شری رام چندر کی کھتا جو کوئی آدمی سنے وہ پرہم پد کو پر اپت ہو۔ اتنا کہہ کر بالیکی منی کے پر فی نار دجی نے شکشپ میں شروع سے آخر تک یعنی راج چندر جی کے اوتار سے لے کر اوان و دھ تک سمپورن کھتا سنا فی۔ جس کو سن کر بالیکی منی جی پرہم پر سن ہوئے اور بڑے آدستکار اور نو جا کر کے نار دجی کو دلا کر کیا۔ 18-5-70

مہا منی نار دجی کے چلے جانے پر بالیکی جی اپنے نشیوں کے ساتھ پرہم پترہ متسانی دی کے کنارے پر گئے۔ اس دیون دی کی سندر تا کو دیکھ بہت خوش ہوئے۔ بالیکی جی اپنے ششیہ بھار دواج منی سے بولے ہے مہا راج! دیکھو اس ندی کا جل تپسوں کے سمان کیسا صاف، نرمل اور شفاف ہے۔ سو کش کو یہیں رکھ دو اور پھرنے کے لئے وکل دو ہم اٹھان کریں گے۔ بھار دواج سے وکل لے کر مہا منی بالیکی پر کرتی کی سندر تا اور بن کی شو بھا دیکھنے لگے۔ جہاں ہلس سارس کوٹج رہے تھے۔ اور بہنت کی ہوا سے جھومتی ہوئی شاخوں پر بکھشتی مدھر گل رب سے گارہے تھے۔

نرمل جل میں سونے کے سے پکھوں والی مچھلیاں کھیل رہی تھیں، اور تیر کے پاس ہی کرونچ پکھشیوں کا ایک جوڑا ٹنگ رہا تھا۔ جنہیں دیکھ کر مہاسنی بالیسی اُس پر ماتا کی لیلک کے درشیا کا آئندہ لینے لگے۔ اتنے میں ہی ایک یاد دہ نے اُس جوڑے میں سے نر کرونچ کو ایسا تیر مارا کہ وہ بیچارہ پھڑپھڑا کر بھومی پر لوٹنے لگا اور دیکھتے دیکھتے ٹھنڈا ہو گیا۔ اپنے پی کرونچ کو لہو سے بھرا دیکھ اُس کی استری بیاگل ہوئی تیتروں سے جل کے بند و گراتی اُس کے اُس پاس گھومتے لگی۔ اُس کرونا جنک ہتیا کو دیکھ کر بالیسی نے کمرودھ سے بیا دھ کو شراب دیا کہ۔ ”جے بیا دھ! کام پیرت اس نزدوش پکھشی کو تو نے ارڈالا، جا تو بھی کھئی مین نہ پاوے گا، اور انیک برشوں تک بیاگل رہے گا۔“

اس پر کار بیا دھ کو شراب دے کر مہاسنی اُشان کر کے اپنے آشرم میں لوٹے۔ لیکن کرونچ کے مرنے اور کرونچی کے رونے نے اُن کے ہر دیہ پر ایسا اثر کیا کہ اُن کا ہر دیہ ایک چھن کے لئے بھی شانت نہ ہوتا۔ اُٹھتے بیٹھتے وہی درشیا اُن کے ہر دیہ کو بیاگل کرنے لگا۔ بھگوان کا دھیان، سادھی اور دید ویدانگ کی کتھا اور شیشوں کے ساتھ گیان چرچا کوئی بھی بات ان کے من کو شانت نہ کر سکی۔ تب بہت ہی شوک آثر ہو کر وہ اُس پر وچار نے لگے کہ یہ کیا ہو گیا۔ چرکال تک وہ اسی وچار میں مگن بیٹھے نہ کہ ہر پے تھے کہ نیوں کے ایش برہان کے آشرم میں پدھارے۔ برہما کو دیکھ کر بالیسی منی نے اُن کی پوجا اور چنا کی اور اُس دیا۔ لیکن دھیان اُن کا اُسی کرونچ کے جوڑے کی طرف لگا رہا، اور برہما کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے وہ بار بار ٹھنڈی سانس لینے لگے۔ اُن کی یہ دشا دیکھ کر برہما جی پوچھنے لگے۔ جے مہاسنی! پر م تپسوی اور شانت بھاؤ ہوتے ہوئے بھی آج میں آپ کے چت کو ستھر نہیں دیکھتا۔ ہے منی سر نیٹھ! اس کا کیا کارن ہے؟ تب بالیسی جی نے برہما کو کرونچ پکھشی کی ہتیا کی کہانی سنا کر کہا۔ ہے منیشی! جس سے میں نے اُس کرونچ کو مرتے اور برہ سے بیاگل اُس کی استری کو دیکھا ہے، میرا ہر دیہ اُشانیتا ہوا تھا ہے۔ اس کو استھر رکھنے کا میں نے بہت جتن کیا ہے۔ لیکن یہ استھر نہیں ہوتا۔ اس کا کارن ہے پر بھو! آپ گھٹ گھٹ کے جانے ولے ہیں۔ مجھے کوئی ایسا اپائے تباداں جس سے من استھر ہووے۔ تب برہما بولے۔ ہے بالیسی! بھگوان رام کی کیرتی اور شسٹاؤن کرنے سے تمہارا بیاگل من شانتی کو پر اپتا کرے گا۔ اس میں ذرا بھی سند یہ نہیں ہے۔ سو جس پر کار مہارستی نار دے تم کو رام چندر کا جیون چر تر سنایا ہے اُسے تم آدی سے انت تک دستار پورکے چو اسد سے سارے ہگت سا کلیا ہوگا، اور ہے بالیسی جی! میں وردیتا ہوں کہ اسی رام چر تر کے لکھنے سے تمہاری کیرتی امر ہوگی۔ تمہارا شسٹا میں اٹل ہوگا۔ اور تمہارا نام جب تک سور یہ اور چندر ماہی اکھی نہ پڑے گا۔

شری برہما جی کے چلے جانے پر مہاسنی بالیسی جی نے بھگوان رام چندر کے چر تر کو اس پر کار رچا :



گفتا آرمیہ

سر یونڈی کے تپ پر گوشل نام کا ایک بڑا نڈر دیش ہے۔ اُن اور دھن سے پری پورن اس دیش کی ایو دھیا نام کی پہر سدا راج دھانی ہے جس کو ہمارا راج منو نے بسایا تھا۔

اندر پوری کے سمان اس دشاں اور سندرنگری میں سور یہ کل کے اتہس ہمارا راج دشر تہ راج کرتے تھے۔ ہمارا راج دشر تہ چاروں ویڈوں کو جاننے والے، شور ویر، پریشور کے بھگتا اور سدا پر جا کو پر سن رکھتے تھے۔ ان کے راج میں کوئی چور، شرابی، جواری، جھوٹ بولنے والا اور ناستک نہیں تھا، ایک دن ہمارا راج دشر تہ لے سندھیا، ہشتان اور بھوجی سے نیٹ کر درین میں اپنا ستھ دیکھا تو اُن کو اپنے بھونرے کے سان کالے بالوں میں ایک سفید بال دکھائی دیا۔ یہ دیکھ اٹھوں نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور بولے۔ ہا! یون اسبتھا میرا ستھ چھوڑ گئی اب میں بوڑھا ہوا اور یہ سفید بال مانو کال بھگوان نے مجھے مرتیو کا سندیش بھیج دیا ہے۔ ہا! یو! کیا سور یہ کل کائنات اس سنا د سے مٹ جائے گا؟ میرے مرنے کے بعد کون اسے بڑے راج کو سنبھالے گا؟ ہمارا راج منو، اکھشی واکو، ولیپا اور راج کا نام میری مرتیو کے ساتھ ہی مٹ جائے گا؟ ہا! پتر کے بنایہ راجیہ، عیش، شکھ اور سبتی بچھو کے سمان میرے ہر دیہ کو ڈنک مارتی ہے۔ وہ آدمی جو نردھن ہیں، لیکن جی کے آٹکنوں میں سنتان کھلتی ہیں، جن کے کپڑے مٹی میں کھیلے ہوئے پتروں کو گود میں اٹھانے سے میلے ہو گئے ہیں۔ مجھ سے ہزار گنے اچھے ہیں۔ اب مجھے اس راجیہ سے کیا کام؟ ان دچاروں میں مکن ہوئے ہمارا راج دشر تہ گھور چٹا میں ڈوب گئے۔ تب یکا یک اُن کے من میں سنکاپ اٹھا کہ پتر کے لئے کیوں نہ اشو میدہ لگیہ کروں۔ مکن ہے پر اتا مجھ پر پتر سن ہوں۔

تب اُس وعرا تمانے گورو دسٹھ کو بلا کر کہا ہے گورو! پتر کے نہ ہونے سے میرا ہر دیہ بہت دکھی ہے۔ اسلئے اشو میدہ لگیہ کر کے من چاہی سنتان پانا چاہتا ہوں۔ آپ گورو ہیں، بھوسا گر کے تارنے والے ہیں۔ آپ مجھے رائے دیں۔ تب دسٹھ جی پر سن ہو کر بولے۔ ہے راجن! تمہاری منو کا منا پوری ہوگی۔ تم لگیہ کی ساگر ی جوڑو۔ سر یونڈی کے اتر ی کنارے پر لگیہ بھومی بناؤ اور جلد ہی شیا م کرن گھوڑا چھوڑ دو۔ گورو دسٹھ کے ٹکھ سے یہ دچن سن کر پریم پر سن ہو کر ہمارا راج دشر تہ نے سب منتر یوں کو لگیہ ساگر ی تیار کرنے کی آگیا دی، اور سوئم محل میں جا کر اپنی پریم پر یہ رانیوں سے بولے کہ تم لگیہ کی دیکھا لو۔ میں پتر کے لئے لگیہ کروں گا، ہمارا راج کے دچن سن کر رانیوں کے اُداس ہوئے ٹکھ ایسے پر سن ہو گئے جیسے سور یہ کے اُدے ہونے پر مڑ جھائے ہوئے کمل کھل اُٹھتے ہیں۔

رام، لکشمین، بھرت اور شتر گھن کا جنم

ہمارا راج کی آگیا سے مقور ہے ہی دنوں میں لگیہ کی ساری ساگر ی تیار ہو گئی۔ بہو مولیہ رتنوں اور انیک

پر کار کی مینوں سے لگیہ شالہ سجائی گئی، دیش دیشا تر سے بڑے بڑے پنڈت، ودان۔ رشی اور مئی لگیہ کروانے کے لئے آگئے۔ جب سب تیاری ہو چکی تو دسٹھ آدی راج گورو اور سارے ستر یوں کے ساتھ مہاراج دشرتہ اپنے پریم بسترانگ دیش کے راجہ لوم پاد کے جوانی رشیہ شرنگ کو آگے کر کے لگیہ شالہ میں پرہ دشرٹ ہوئے اور وید آدی شاستروں کے انوسار بدھی پوروک لگیہ کرنے لگے۔

لگیہ سماپتا ہونے پر پتر کی اچھا والے مہاراج دشرتہ نے رشیوں سے کہا، ہے رشی گن! آپ تے بڑے پری شرم اور بدھی سے اس مہان لگیہ کو پورن کیا ہے۔ اس لئے جتنی مجموعی چاہویں دان میں دیتا ہوں۔ تب رشی بولے۔ ہے راجن! آپ اس ساری پریقوی کے راجہ ہیں اور آپ ہی اس کی رکشا کر سکتے ہیں۔ ہمیں اس کے پالن کرنے کا سہرہ نہیں۔ کیونکہ ہم سدا وید آدی شاستروں کے پڑھنے میں لگے رہتے ہیں۔ یہ سُن مہاراج نے ان کی اچھا انوسار سُون، چاندی اور بہت سادھن اور گویں دان دیں، اور پھر لگیہ لگنی کے پرہ سادچرو کو اپنی رانیوں میں مانٹ دیا۔ جسے کھا کر وے نتا کال گرہہ وتی ہوئیں۔

لگیہ سماپتی کے بعد باری باری سے چھ موسم بدل گئے۔ بارہواں چیترا س آنے پر نومی تھی کے دن پُتر و سونکشتہ میں سورپہ، شگل، شنی، برہسپتی اور شکر جب اپنے اپنے اچھ استھانوں میں آگئے تب کرک لگن کے اُدئے ہونے پر شری مہکوان رام چند راجی کا جنم ہوا۔ اُس سے بڑے تیجوی اور روپ دان پتر کو پا کر انا کو شلیا کی ایسی شوہا ہوئی جیسے بال سورپہ کے اُدئے ہونے پر پورب دشا شوہا ئے مان ہوتی ہے۔ اُس کے بعد لکی کے گرہہ سے شہہ لکھنوں ولے بھرت کا جنم ہوا، اور پھر ستر نے بڑے تیجوی لکھشن اور شتر وگھن کو جنم دیا۔

چاروں پتروں کے جنم کا سماچار پاتے ہی مہاراج دشرتہ گدگد پر سن ہوئے۔ گندھرو لوگ مدھر سُرور سے گانے لگے۔ اپسرائیں ناچنے لگیں۔ ساری ایودھیا میں شگل چار ہونے لگے، اور دیوتا لوگ ومانوں میں بیٹھ کر آکاش سے پشپا برہما نے لگے۔ مہاراجہ دشرتہ کا دوار بھاٹا، ڈاڑھی اور دان لینے ولے برہمنوں سے بھر گیا۔ جن کو ہیرے، موتی، سونا، چاندی اور گویں دے کر مہاراج نے سنٹشٹ کیا۔ ان چاروں پتروں کا نام وید ودھی سے گورو ویشٹھ نے رام، لکھشن، بھرت اور شتر وگھن رکھا۔

ان میں رام چند جیسے گنوں میں بڑے تھے ویسے ہی آیو میں بھی بڑے تھے۔ چند رام کے مان یا اپنی پرچیا کے پیارے تھے۔ ہاتھی، گھوڑے اور دھتھ کے چلانے میں بڑے پر دین، اور سدا اپنے پتا کی سیوا میں لگے رہتے تھے۔ چاروں پتروں میں ان کے ساتھ مہاراجہ کاوشیش لگاؤ تھا۔ جب یہ چاروں راج کمار مہاراجہ کے پاس بیٹھے تو دشرتہ ایسے شوہا ئے مان ہوتے جیسے چاروں دک پالوں سے برہما شوہا پاتے ہیں۔



وشوا متر مٹی کا آنا اور مہاراج سے کماروں کا مانگنا۔

ایک دن دربار میں بیٹھے ہوئے مہاراج دشرتھ نے مہامتری دیشٹھ سے کہا، ہے گورو! میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں، اور راج کمار بھی کشوراوستھا کو پر اپت ہو گئے ہیں۔ منشیہ کا جیون جل میں بلبلے کے سان چھیں بھگ ہے، اس کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اس لئے میری اچھا ہے کہ میں کماروں کا دواہ اپنی آنکھوں دیکھوں۔ اس لئے ہے گورو! کماروں کے یوگیہ کنیاؤں سے ان کے دواہ کا پر بندھ کرو۔ تب مہاراج اور دیشٹھ اس وشے پر دھار کرنے لگے۔ اسی سے مہامتی وشوا متر مہاراج سے ملنے آئے، اور دواہ پال سے کہا کہ جلدی اندر جا کر راجہ سے میرے آنے کا سا چارہ کہو۔ دواہ پال سے سوچنا پاکر مہاراج دشرتھ بڑے آدر کے ساتھ مٹی کو اندر لے گئے اور آسن پادھیہ اردھیہ سے اُن کی پوجا کی۔ تب بہت پرست ہو کر مٹی نے مہاراج دشرتھ، گورو دیشٹھ دم اور دوسرے منتر یوں سے نکل پوچھا۔ اس پر کارجب تھادی آدر ستکار کی باتیں ہو گئیں تو مہاراج سنگھاسن پر بیٹھ کر بولے۔ ہے مہامتی وشوا متر! آپ کے دشمنوں سے میں کرتا رتھ ہوا۔ آپ کے چروں کی راج سے آج میرا گھر، دربار اور نگری پوتر ہوئی۔ ہے مہارشی! آج میں ایسا پرست ہوا جیسا پتر جنم کے دن ہوا تھا۔ ہر جگہ ان کہئے آپ کا آنا کیسے ہوا؟ میں آپ کی کیا سیوا کر سکتا ہوں۔ یہ سن کر وشوا متر بولے۔ ہے راجن! سور یہ نکل کے راجاؤں کی رشی مٹی اور دیروں میں سدا سے ہی اٹل بھکتی رہی ہے۔ اس لئے آپ نے میرے وشے میں جو دھن کہے ہیں وہ آپ کے ہی یوگیہ ہیں۔ ہے نہ دشرتھ! میں آپ کے پاس کچھ مانگنے آیا ہوں۔ پرنتو اگر آپ میرے دھن کو سوکیا کرنے کی پرنگیا کریں تو میں کہوں۔ تب دشرتھ بولے ہے برہم رشی! آپ کے لئے میں اپنے پران بھی دے سکتا ہوں۔ مہاراج راج پاٹھ کو کیا؟ آپ فی تنک ہو کر کہئے۔ میں آپ کے دھنوں پر پھول چڑھاؤں گا۔ مہاراج کے اس اتر سے پرست ہو کر وشوا متر نے کہا۔ راجن! میں نے یگیہ کرنا آرمجہ کیا ہے۔ پرنتو جس سے وہ سماپت ہونے پر آتا ہے، اسی سے مار پیچ اور سوا ہونا مک دور رکھش دہاں آکر یگیہ کی ویدی میں ہو، ہڑی اور انس پینک دیتے ہیں۔ اور اس پر کار اُس بڑے یگیہ کو جس کے لئے میں کئی ماس سے جتن کر رہا ہوں، نشٹ بھرتھ کر دیتے ہیں۔ اگر میں چاہوں تو اُن دونوں کو چھن ماتر میں مار ڈالوں، پرنتو یگیہ میں کرودھ کرنے سے یگیہ نشٹ ہو جائے گا۔ اس دھار سے میں اُن پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا۔ بارمبار کہئے گئے اُن کے اپدر دوس سے دکھی ہو کر میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ آپ راجہ ہیں۔ کھتر یہ ہیں۔ رشی منی برہمن اور ساری پر جاکر رکھنا کرنا آپ کا دھرم ہے سو ہے نہ شاردول! اس اپدر کو نیوا رن کرنے کے لئے آپ مجھے اپنے بڑے پتر کو دیویں۔ یہی مانگنے کے لئے میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ ان کے ہاتھ سے اُن کی مر تیو ہوگی۔ یہ شیخے جائے۔ ہے راجن! وہ تینوں رکھش رام کے سامنے کھڑے بھی نہیں ہو سکتے۔ لڑنا تو کہاں؟ آپ رام کو بالکا نہ بھجیں۔ بال سور یہ بھی اندھکار کا ناش کر ڈالتا ہے۔

گیہ کی دس راتریاں کل نین رام کی ضرورت ہے۔ اس لئے ایسا کیجئے جس سے گیہ کال بیتا نہ جائے۔ اتنا کہہ کر سورہ کے سان تیجہوی ہمانی وشواہتر چپا ہو گئے۔

ہمانی وشواہتر کے چین سن راجہ دشرتھ کچھ کال کے لئے بے سُدھ سے ہو گئے۔ بجلی کڑکنے سے جیسے منشیہ کا ہر دیہ ڈول جاتا ہے، اسی پرکار ہمارا راجہ دشرتھ تلے کے سہارے لیٹا گئے۔ اُن کا دماغ خالی سا ہو گیا۔ پرنو پھر ہوش میں آکر بولے۔ ہے وشواہتر! میں سوئم تہارے گیہ کی رکشا کروں گا۔ میری ساری سینا جوتینوں لوگوں کو جیتنے میں سمرتھ ہے، تہارے گیہ کو نہ لوگن ساپتا کرنے میں سہا اُتادے گی۔ رام ابھی بالک ہے۔ راکششوں کی مایا کو نہیں جانتا۔ اُس نے کبھی بیدہ نہیں دیکھا۔ وہ کیا لڑے گا، اور ہے منی شریٹھ! رام کے دیوگ میں میں ایک چھین بھی نہیں جی سکتا، سو آپ اس کو نہ لے جائیں، اور اگر آپ اس کو ضرور لے جانا چاہتے ہیں تو میری چترنگی سینا اور میں سوئم رام کے ساتھ جاؤں گا، آپ اکیلے رام کو نہ لے جائیں۔

وشواہتر نے دیکھا کہ تیر موہ سے راجہ اپنی پر تل گیا ہے پھل رہا ہے۔ اُس نے کرودھ سے تیوری بد لکر کہا، ہے راجن! پہلے چین دے کر اب پر تل گیا بھنگ کرتے ہو، یہ رگھو کل کی ریتا نہیں ہے۔ اگر آپ اپنی بات سے پھرتے ہیں تو میں رام کو نہیں مانگتا اور جیسے آیا ہوں ویسے ہی لوٹا جاؤں گا۔ اگر پہلے پتہ ہوتا کہ سورہ کی کل کے ونش دھرا پتی پر تل گیا پر قائم نہیں رہتے تو میں یہاں نہ آتا۔

اتنا کہتے کہتے اُس سے وشواہتر کے تیر کرودھ سے انگادوں کے سان چلنے لگے۔ روش سے منہ لال ہو گیا، اور سارا شریہ کا پنے لگا۔

تب ہمارا شری کو ایسی کرودھ دستھا میں دیکھ کر پرتھوی کانپ اٹھی۔ دیوتا گن بھتے بمعیت ہو گئے راج سہا میں بیٹھے ہوئے منتریوں کا ہر دیہ ڈولنے لگا۔ یہ حالت دیکھ کر گورو ویشٹھ ہمارا راج دشرتھ سے بولے۔ ہر راجن! رگھو کا کل دھرماتا ہے۔ دھیر ہے، سیتہ بولنے والا ہے اور چین کا پالن کرنے والا ہے۔ یہ بات سارے جگتا میں پر سُدھ ہے۔ آپ اپنے دھرم کو متا چھوڑیں۔ ہے نہ رشار ڈول! "میں انکا کام کروں گا" ایسا کہہ کر جو نہیں کرتا، اُس کے گیہ ہون تپا اور سارے شجہ کو م نشٹ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے رام کو منی کے ساتھ بیچ دیں رام چاہے بالک ہے، استر و دیا میں پروین نہیں ہے، پرنو وشواہتر کی رکشا کے لئے جانے پر راکشش اس کو باقی نہیں پہنچا سکتے۔ ہمانی وشواہتر دھرم کی مورقی سا گھٹا شکتی روپا اور سہا پرکار کی وڈیاؤں کو جاننے والے ہیں۔ ان کے ساتھ رہنے سے رام شستر وڈیا میں پروین ہوں گے۔ ہے راجن! میں لوک چودہ بھون میں ان کے سان شستر وڈیا کا جاننے والا کوئی نہیں ہے۔ دھرم کے جاننے والا اور تے تے استروں کا آؤشکار کرنے والا یہ سنا میں ایک ہی ہے۔ یہ گنگا کا پتر سوئم راکششوں کا ناش کر سکتا ہے۔ رام کے کلیان کے لئے وودھی نے اسے تیرے پاس بھیجا ہے۔ اسلئے راکشش ہو کر تیر کو اس کے ساتھ بھیج۔

وسیتھ کے یہ وجہ سن کر راجہ کو دھیرج ہوا اور اس نے پرست ہو کر رام اور لکشمی کو بلایا۔ ماما پتا گورو
وسیتھ نے منگلا چا رکھا، اس کے بعد خوش ہو کر پتانے پتروں کا مستک منگھا، اور دونوں کی بھجائیں دشو امتر
کے ہاتھ میں سو نپا دیں۔ جب رام اور لکشمی کو سنگ لے کر مٹی چلے تو سنگھ بچنے لگے۔ اور شیل، مندرگندھستا
والو پہنے لگی۔ راستہ میں آگے آگے دشو امتر اور پیچھے کندھوں پر دھنش رکھے رام اور لکشمی دونوں بھائی
چلے جاتے تھے۔ مٹی کے پیچھے چلتے ہوئے یہ دونوں چھوٹے چھوٹے دھنش دھاری ایسی شو بھا دیتے تھے جیسے
برہما کے پیچھے اشونی کمار چلتے ہوں۔ اُس وقت دونوں بھراتا بھائیوں میں دھنش لئے بڑی کانتی والے گورو
کے چہرے کے دستانے پہنے ہوئے، کمر میں چھوٹی چھوٹی تلواریں لٹکائے، مٹی کے پیچھے چلتے ہوئے ادوتیت
شو بھا دے رہے تھے۔

جب وہ تینوں چھ کوس تک چلتے چلتے سریو ندی کے کھن تیر پر پہنچے تو مدھربانی سے دشو امتر بولے۔ رام!
جل لے آجین کرو اور ندی میں اشان کر کے من کی تھکاوٹ دور کرو۔ یہ سسے دیر تھ گوانے کا نہیں ہے۔ آج
میں تجھے بلاتا ہوں کہ وہاں کی دیا میں سکھاتا ہوں۔ ہے وٹس! ان دونوں دویاؤں کا جاننے والا پرش سنار میں
سب سے سریشٹھ ہوتا ہے۔ یہ دویا میں سب دویاؤں کی ماما ہیں۔ ہے رگھونندن! ان دویاؤں کے جاننے سے
تجھے بھوک اور پیاس کبھی دکھ نہ دے گی۔ اور سارے سنار میں تیرا پیش پھیلے گا۔ برہما کی پیدا کی ہوئی یہ دونوں
دویا میں بڑی میچ والی ہیں۔ ہے سور یہ کل مٹی! سر دگن سمپن ہونے سے تو ہی ان دویاؤں کے گرہن کرنے کے
یوگیہ ہے۔ تیرے لئے یہ بہت بھل دیں گی۔ تب سریو میں اشان کر کے شدھ من ہو کر دشو امتر سے رام چندرجی
نے بلاتا اور اسی بلا دونوں دویاؤں کو گرہن کیا۔ دویا گرہن کرتے ہی رام چندرجی کا مکھ ایسا کانتی مان ہو گیا، جیسے
شرور تو میں سور یہ چمکتا ہے۔ اس کے بعد ان تینوں نے اُس رات سریو کے تپا پر ہی تو اس کیا، اور دونوں
بھائیوں نے گورو کے سامان دشو امتر کی سیوا کرتے ہوئے گھاس کے بھونے پر رات ادیتیت کی۔

کام دیو کا آشرم!

پرا تہ کال برہم مہورت میں گھاس کے بھونے پر سوتے ہوئے دونوں بھائیوں سے دشو امتر بولے۔
ہے راکھو! راتری بیت گئی۔ اور سویرا ہو گیا۔ ہزاروں راکھسوں کا ناش کر کے سور یہ بھگوان اُدے ہوئے والے
ہیں۔ یہ سسے دیوتاؤں کو بہت پیا رہا ہے۔ ہے پترو! اٹھو، شوج اشان اور داق آدی سے نبٹ کر سندھیا پانا
کرو۔ اگنی ہوتر سے بھگوان کو پرست کرو۔ یہ سسے سونے کے یوگیہ نہیں ہے۔ تب مٹی کے کہنے پر دونوں بھائی گھاس
کے بھونے سے اٹھے اور اشان سندھیا آدی کرم سے نورتا ہو کر مٹی کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔ تب اُن کو سنگ لیکر

مٹی لٹکا کی طرف چلتے چلتے وہاں پہونچے جہاں گونگا اور سر یو کا سنگم ہوتا تھا۔ وہاں کنابے کے پاس ہی بن میں گھوڑ بن میں۔ پیسویوں کے سندر آشرم تھے۔ جنہیں دیکھ کر رام چند راجی بولے ہے مٹی در ایہ پریم رنیکہ آشرم کس کا ہے؟ اور اس میں کون رہتا ہے؟ تب دشواہتر نے کہا کہ ہے راگھو! ایک سے یہاں کیلاش پی ہاؤ نے گھوڑ تیتیا کی تھی۔ ان کے تپ سے بھٹے بھیت ہو کر اندر نے کام دیو کو تپ بھنگ کرنے کے لئے بھیجا کام دیو نے شیوجی کو اپنے بانوں سے بہت ڈکھ دیا۔ تب کروڑھ ہو کر بہا دیو نے اپنے تیسرے تیر سے بھسم کر دیا۔ تب سے وہ انگ رہت ہوا اور اس کا نام انگ پڑا، اور اس دیش کا نام انگ دیش ہوا۔ سو یہ آشرم شیو کا ہے اور اس کے بھکت یہاں تو اس کرتے ہیں۔ ہے رام آج کی راتری یہاں پر ٹھہرو۔ تب گورو کی آگیا پاکر پریم پر سن ہو دونوں بھائیوں نے وہاں اثنان اور سندھیا اُپاسنا کی، اس کے بعد رات ہوئے پر دشواہتر نے انیک پرکار کی کھائیں کہہ کر دونوں بھائیوں کے ہر دئے کو پر سن کیا، اور پھر کائتری کا چپ کر کے گھاس کے بچھونے پر سو گئے۔

تاثر کا ودھ۔

پھر پرا تہ سال اٹھ کر مٹی دشواہتر رام اور لکشمین کو ساتھ لے کر ندی کے تٹ پر آئے۔ ہمارشی اور راجاؤں کو دیکھ کر بن باسی مٹی ایک سندر نوکا لاکر بولے۔ ہے ہما مٹی! راج کماروں کے ساتھ ناؤ پر سوار ہو کر آپ نر دگھن پار ہوں۔ تب دشواہتر ان نیوں کا پوچھ کر کے راج پتروں سمیت نوکا پر سوار ہوئے۔ اور حقوڑے ہی سے میں اس دیگ بتی ندی کے پار ہوئے جو سمندر کو ملنے کے لئے بھاگی جا رہی تھی۔ ندی کے اس پار ایک بھیا نک بن تھا۔ جسے دیکھ کر رام بولے ہے گورو! یہ بن بڑا درگم ہے۔ جس میں جھیلوں کا شور کانوں کو بھاٹے ڈالتا ہے، اور جنتوؤں کی بھیا نکسا آواز چھین چھین میں اُٹھتی ہے۔ اس کے اندر جہاں تہاں بھالو، شوکر، بھینے اور پاقیوں کے جھنڈ پھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ دھاوے، اشو کرن، گلو بھ، بل، تذوک اور کپکے بیروں کے ورکشوں سے یہ ایسا سٹا گیا ہے کہ چاروں اور پرکاش ہونے پر بھی اس کے اندر اندھکار ہے۔ ہے ہمارشی! یہ کونسا بن ہے اور اس کا کیا نام ہے؟ رام چند راجی کے ایسا پوچھ پر دشواہتر بولے۔ ہے شتروؤں کے ناش کرنے والے! پورپ کال میں یہاں ملدا اور کریوس نامک دو بڑے سردھ دھنیش تھے۔ دھن دولت، آدی اور پشو اور سندر بھونوں والے ان دیشوں کے ساتھ سارے بھارت کا پورا تھا۔ پر متو کچھ سے سے تاثر کا نام کی ایک کیفیت کنیا یہاں سے دو کوس تک یاتریوں کا مارگ روک رہی ہے۔ یہ کیشنی سندر کش کی استری اور مار تیج رکشمس کی ماما بڑے پاکر م والی ہزار ہاتھیوں کا بل رکھنے والی ہے۔ اس نے اپنے مہا تیجوی بڑے شریرو والے پتر مار تیج کے ساتھ مل کر ان دونوں دیشوں کا ناش کر ڈالا۔ انیک آدمیوں کو مار مار کر انھوں نے کھالیا ہے۔ جس سے بھٹے بھیت ہو کر لوگ بھاگ گئے ہیں، اور جہاں کسی سے نکشتی کا تو اس تھا آج وہ شیر، باگھ اور جنگلی جنتوؤں کا گھر

بنا ہوا ہے۔ ہے راگھو! اس بن میں چل کر اُس رکشی کا پدہ کرو۔ کیونکہ اس کے پیٹھ سے کوئی آدمی اُدھر نہیں آتا۔ اگر کوئی بھولا بھسکا ابھی جاتا ہے تو ان رکشوں کے ہاتھوں مارا جاتا ہے۔ سو ہے رپو دس! میری آگیا سے مارو، نہیں اس میں کوئی پاپ نہیں ہوگا۔

یہ سن کر رام چندر جی بولے۔ ہے ہمانی! اس رکش کیا میں ہزار ہاتھیوں کا بل کیے آیا۔ استریاں تو سو بھاؤ سو ہی نہریں اور بھیرو ہوتی ہیں۔ اس کا ریتہ میں آپ سے جاننا چاہتا ہوں؟ دشوا متر بولے، ہے راگھو! سو کیتو نام کا ایک بڑا بلوان رکش تھا۔ اُس کے کوئی ستان نہ تھی۔ ستان کے لئے اُس نے اگر تپ کیا۔ تب برہما کی کہ پاپ سے اُس کے گھڑاڑ کا نام کی ایک کنیا کا جنم ہوا۔ برہما جی نے اُس کنیا کو ایک ہزار ہاتھیوں کا بل دیا۔ جب یہ کنیا یو داوا ستھا کو پر اپتا ہوئی، تب سو کیتو نے سند نام کے رکش کے ساتھ وواہ کر دیا۔ تاڑ کا کے گرہ سے راتج نامک اتی بلوان پتر کا جنم ہوا۔ ہے راگھو! ایک دن راتج کے اُپدرووں سے دکھی ہو کر اگتیتھ منی نے شاپ دیا کہ "تو رکش ہووے؟ اپنے پتر کی یہ گتی دیکھ کر سند کو غصہ آیا، اور وہ اگتیتھ کو مارنے دوڑا۔ تب مہارشی اگتیتھ نے اُس کو بھی شاپ دے کر بھسم کر دیا۔ اس پر کرو دھ سے آگ بولا ہوئی تاڑ کا رشی پر قہی۔ تب رشی نے اُس کو بھی شاپ دیا کہ ہے تاڑ کے! تیرا سند رشی پر اتی کر دیا ہووے۔ تب سے وہ کر دیا ہوئی رکشی اس اگتیتھ منی کے استھان کو ناش کئے ڈالتی ہے۔ سو رگھو نر! اس کو مار کر یہ حقوی کا بھار ہلکا کرو۔ تیرے سوا سنا رہی میں کوئی منوشیہ اسے مارنے میں سہرتہ نہیں ہے۔

یہ سن کر رام چندر جی بولے، ہے برہم وادی! آپ کی آگیا میرے سر اتھے پردھارن کرنے یو گئے ہے۔ سو منشیہ ماتر کی رکشا کے لئے میں اُس کا پدہ کروں گا۔ اتنا کہہ کر شر دوں کو دہانے والے رام نے دھنش کے پنج میں معنی باندھ کر چلے کو سان تک کھینچ کر زور کی ٹینکار کی۔ میگھ کی گرج کے سمان اُس دھنٹو ٹکار کو سن کر بن کے سب جیو جنتو جھے بھیت ہوئے چاروں طرف بھاگنے لگے۔ اُس شب کو سن کر کرو دھ سے متوالی ہوئی وہ رکشی اُسی طرف دوڑی جدر دھنش مانے رام کھڑے اس کی راہ دیکھ رہے تھے۔ اُس وکراں کھ والی اور تاڑ و رکش کے سمان لمبی ڈیل والی رکشی کو صفہ کھولے اپنی اور دیکھ کر رام لکھمن سے بولے۔ ہے ستر اندن! دیکھ اس برہکشی رکشی کا شر یہ کیا بھیا نکا ہے، جسے دیکھتے ہی سادھارن منوشیہ کا دل دہل جاتا ہے۔ سو تو ہوشیار ہو کر کھرا رہ۔ میں اسے ماروں گا۔ اتنے میں وہ وکراں لپ رکشی بھجاؤں کو پیارے آندھی کے سمان دھول اڑاتی اور بجلی کی طرح گر جتی ہوئی رام لکھمن پر ٹوٹا پڑی۔ تب رام نے بجلی کی سی تیزی سے دھنش چڑھایا اور تیز بانوں سے اُس کی چھاتی کو بندھ دیا۔ جس کی پیڑا سے چختی ہوئی وہ چکر کھا کر بھوئی پر گر پڑی اور مر گئی۔ تاڑ کا کے مرنے پر ہمانی دشوا متر نے خوش ہو کر رام کا ماتھا چوما اور ہر دیہ سے نکا کر بولے۔ ہے راگھو! آج کی رات ہی یہاں دشوا متر کریں، کل سویرے میرے آشرم کی طرف چلنا۔

منی کی آگیا سے رام چندر جی رات کو اُسی جگہ پر رہے۔ تاڑ کا کے مرنے سے، شاپ سے رہتا ہوا بن ایسا سند ہو گیا جیسے کبیر کا چتر رتھ نام کا بن۔ اس پر کار اُس برہکشی وکراں کنیا کا پدہ کر کے پر بھات ہوتے ہی دیوتاؤں سے پوجت

ہوئے ہوئے اور لکھن دشتو امتر کے ساتھ وہاں سے چلے ۛ

دشتو امتر کا رام چندر جی کو ستر دینا۔

تاڑ کا بن سے آگے چلتے ہوئے دشتو امتر پیار بھرے دچوں سے بولے ہے دشر تہ پتر! تاڑ کا کے مارنے سے میں تم پرانی پرستن ہوا ہوں، اور ان استروں کو تجھے دیتا ہوں، جن کے گرہن کرنے سے تو دیوتا، اشتر، دیتیہ، رکشس، نکیش اور ناگ آدی شتر دوں کو آسانی سے جیت سکے گا۔ ہے راگھو! ڈنڈ چکر، دھرم چکر اور کال چکر، اور رکشسوں کا ناش کرنے والا اندر چکر تجھے دیتا ہوں جن کو دھارن کر کے دیوتاؤں میں تو سب سے بڑا ہو گا اور ہے رام! بجلی کا بنا ہوا بجر استر اور ہما دیو کا شول، ہر ہشر، اہ شیک اور سب استروں سے بڑا بڑہم استر تجھے دیتا ہوں۔ جن کے پراپتا کرنے سے تین لوک چودہ بھون تیرے آگے نمسکار کریں گے۔ ان کے علاوہ ہے سور یہ کل ویپ! بڑی پرچند دو گدائیں مدد کی اور شکھری تجھے دیتا ہوں۔ ہے رام استروں میں اتم شتر دھرم پاش، کمال پاش اور پرہون پاش یہ تینوں تہیں دیتا ہوں۔ ہے آجا انو بھوج۔ سوکھی اور گیلی دو پرکار کی بجلی پناک استر، نارائن استر اور آگنیہ استر وائے بیا استر، ہے شرا استر اور کروچ استر تجھے دیتا ہوں، اور ہے کوشلیا نندن! کنگال، مٹل، گھوڑ، کپال اور لکھنی جن کو اسر چلاتے ہیں، یہ سب تجھے دیتا ہوں، اور نندن نامک وڈیا دھروں کا استر، کھڑک، موہن، پرستاون، پرشمن، سوسہ، دوان، سنپن، پیلین، مان استر، گندھرو استر، مانو استر، پشیچ استر، تاس اور ادھب تابل رکھنے والا سون استر یہ سب تیرے ہیں۔ ان کو گرہن کر اور بہا پا ہو! مول استر، ستیہ استر اور رکشسوں کا مایا سے استر اور سورہ دیو کا تیز یہ بھ استر جس کو دکھانے اتر سے شتر دیشج ہو کر شتر وکاناش ہو جاتا ہے میں تجھے دیتا ہوں۔ اس کے اتی رکت سوم اور توشٹہ کے شتر و سوداژن نامک دو بھیا نک استر تجھے دیتا ہوں جسے چھوڑنے سے شتر و دل سردی سے اکڑ جائیں، یا گرمی کے مارے بے ہوش ہو جائیں۔ سو ہے نہ نہ نار دول! ان بڑی شکتی والے اور سب کامناؤں کو پورن کرنے والے سارے استروں کو گرہن کر۔

اتنا کہہ کر مہامنی دشتو امتر نے پورب کی طرف مکھ کر کے وہ سب استر رام چندر کو دے دیئے جو دیوتاؤں کے لئے بھی درگجہ ہیں۔ استروں کو پا کر رام چندر بہت پرست ہو کر مٹنی کے پیچھے چل پڑے۔ کچھ دُور چل کر رام چندر بولے ہے مہامنی! آپ کے دیئے ہوئے استروں کو پا کر میں اتنی پرست ہوا ہوں۔ اب دیوتا بھی مجھ سے نہیں جیت سکتے۔ منشیوں اور رکشسوں کی تو بات ہی کیا ہے؟ پر نہ تو کہہ پا کر کے ایسے استر بھی بتلائیں جو ان استروں کی روک تمام کر سکیں اور ان استروں کو چلا کر واپس لانے کی ودھی بھی بتلائیں۔ تب پرست ہو کر مٹنی بولے۔ ہے کا کتہہ! تیرے کہنے کے اوسار اپ میں سچے وہ بھیا نک استر دیتا ہوں سو تو گرہن کر، یہ کہہ کر مٹنی نے ستیہ دان، ستیہ کیرتی، پرتی بار، پراہ مکھ، اب انکھ سکھتہ، آدی انیک پرکار کے استر رام کو دیئے اور انکے واپس لوٹانے کی ودھی سکھائی۔

اس پرکار سب استروں کو پا کر رام لکھن منی کے پیچھے چلے۔ بہت دُور چلتے چلتے منی سے رام نے پوچھا۔
 ہے ہا منی! اب ہم بن کے اندھکار میں سے نکل آئے ہیں، اور سامنے پریت کی چوٹی پر درکشوں کی سند رنگتی
 دیکھنے لگی ہے۔ ہے برہم رشی! وہ کونسا استھان ہے جو دُور سے آشرم سا معلوم ہوتا ہے اور جہاں درکشوں کے شگر
 پر کپتھیوں کے جھنڈا اڑتے دکھائی دیتے ہیں۔

منی و شواہتر کا آشرم

و شواہتر بولے ہے رام! اسی بن کو سدھ آشرم کہتے ہیں۔ اس بن کی طرف پورسا کال میں ایک بار ملی
 نامک رکھشی نے سب دیوتاؤں کو پرست کر کے ایک بڑا گیارہ شروع کیا تھا۔ ملی کی بڑھتی شکتی کو دیکھ کر گھبرا کر
 سب دیوتاؤں کے پاس پہنچے۔ تب اندر نے سب دیوتاؤں کو ساتھ لے بھگوان وشنو کے پاس جا ہاتھ جوڑ کر
 پرارٹھنا کی کہ ہے دیوتاؤں کے سوانی! راجہ ملی سب دیوتاؤں کو جیت کر سدھ آشرم میں گیا ہے۔ جو کوئی
 اُس کے پاس جا کر مانگتا ہے، وہ منکوج ہو کر اُسے دیتا ہے۔ اُس کے تپاچ اور دان اور یگیہ آدی کرموں سے
 سارا دیو لوک ڈول گیا ہے۔ ہے ناتھ! آپ دیوتاؤں کے رکھشک ہیں سو جس پرکار ہو سکے اُس کے گیارہ کو جلدی
 اُدھورار کھنے کی چلیا کریں۔ اتنا کہہ کر دیوتاؤں نے انیک وشنو سے وشنو کی استی کی۔ جس سے پرست ہو کر
 وشنو بولے۔ ہے دیو گن! ایسا ہی ہو گا تم سکھ پوروک جائے۔

اس پرکار دیوتاؤں کو دھیرج دے کر بھگوان وشنو وامن اور نحات بالک برہمن کا روپ دھارن کر کے
 سدھ آشرم میں راجہ ملی کے پاس آئے۔ راجہ ملی نے سورہ کے سامان دیکھنے میں چھوٹے گمریج میں ہماپتھی اس
 براہمن کو دیکھ کر کہا، ہے وہ! کہو میں تمہاری کیا سیوا کر سکتا ہوں؟ تب اُس دامن روپ وشنو نے کہا ہے
 راجن! میں اڑھائی چرن پر حقوی دان مانگتا ہوں۔ جہاں بیٹھ کر میں ایشور کا بھجن کروں گا۔ وچن کے پورے راجہ
 ملی نے اُسے سو کیا کیا۔ پر نتوانا پنے کے سے وشنو نے دو چرنوں میں آشکاش پاتال سے اپنے وراث روپ کو تپایا۔
 اور آدھے چرن میں راجہ ملی کو ماندھ لیا۔ ہے رام اس سدھ آشرم میں انیک رشی منی اور ہاتھ تپا کرتے ہیں اور
 میرا آشرم بھی جیسے میرا ہے، ویسے تیرا بھی ہے۔ اسی استھان پر ہے۔ یہیں پر میں نے گیارہ کا آدھ کرنا ہے۔ جہاں
 رکھشوں کے اُپر روؤں سے دکھی ہو کر میں انیک بار اسپل رہا ہوں۔ ہے نکھو ناتھ یہاں پر ہی تم نے رکھشوں
 سے میرے گیارہ کی رکھنا کرنی ہے۔ اتنا کہہ کر اُنی پرست ہوئے و شواہتر رام لکھن بہت سدھ آشرم میں پہنچے۔
 اُن کو دیکھ کر آشرم تو اسی سارے رشیوں میںوں نے و شواہتر اور راج گماروں کی پوجا دینا کی۔ آشرم میں
 پہنچ کر رام چندر نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے منی! آج ہی گیارہ کی دیکھنا لو۔ آپ کے کہنے کے انوسا گیارہ کی رکھنا کرتا

ہو امیں اس بن کو راکشسوں سے ملکت کروں گا۔ تب پرین ہو کر وشوا مہر مہنی نے دیکھتالی اور دونوں راجکار
راتری بھر اسی استھان پر ٹھک سے سوئے پڑے۔

مارتھ اور سوہا ہو کا ودھ !

پرانہ کال ہوتے ہی اشنان آدی سے تپٹ کر شتر ووں کا ناش کرنے والے بڑے یشوی رام اور
لکشمی مہنی سے بولے۔ ہے پرنتپا ! وہ وگھن کرنے والے راکشس کس سے اپدہ کرتے ہیں ؟ کس سے ہیں۔
یگیہ کی رکشا کرنی ہوگی ؟ ہے برہم رشی ! سے نہ ٹل جائے اس لئے ہم آپ سے پوچھتے ہیں۔
جب سور یہ ونشی راج کاروں نے بڑی ہمت سے ایسے وچن کہے تو گدگد ہو کر سمت رشیوں نے کہا۔
ہے کھشہ یہ کل کے انکارو ! آج سے چھ راتریوں تک تم رکشا کرو۔ مہنی وشوا مہر چھ راتریوں تک مہن رہینگے
نہیوں کے یہ وچن سن کر رام اور لکشمی دونوں بھائی سب پر کار کے شستروں سے لیس ہو کر یگیہ کی رکشا
کے لئے کھڑے ہو گئے۔

پانچ دن اور پانچ راتری بنا سوئے کشل سے بیت گئے۔ جب چھاد دن آیا تو شری رام لکشمی سے بولے۔
ہے ستر اندن ! سا ودھان ہو کر کھڑے رہنا۔ یگیہ کا انتم دن ہونے کے کارن آج بڑے اتپات کی آشا ہے۔
اس پر کار کہتے ہی رشی اور پر وہت آدی یگیہ کرنے والوں کے دیکھتے ہی دیکھتے یگیہ ساگر مہی اور ستر چس
وغیرہ اپنے آپ اچانک بھیک کر چلنے لگے اور عقوڑے ہی سے کے بعد لگن منڈل میں سے ایسے بھیا نکا شبد سنائی
دینے لگے مانو درشا کے اوسر پر سجلی کر ڈکی ہو۔ اس کے بعد یگیوں کو نشٹ کرنے والے مایا وی مارتھ سوہا ہو اور
ان کی رکشسی سینا مانس رُودھ اور ہڈیوں کی برشا کرنے لگی۔ جس سے چھین مارتھ میں ہی یگیہ کی دیدی ہو سے
بھر گئی۔ دیدی پر دھار پر پات رکھت گرتے دیکھ کر رام چندر دوتر کر و رکشوں کے جھنڈ سے باہر آئے اور لکشمی
سے بولے۔ ہے لکشمی ! تم دھنش تان کر کھڑے رہو۔ میں ان رُودھ پر مینے والے مہا پانی، آکاش میں وچرنے
والے راکشسوں کو مانو استر سے چھین مارتھ میں اڑائے دیتا ہوں۔ اتنا کہہ کر رام نے آندھی سا تیز گتی والا استر سینا
پر چھوڑا، جو راکشسی سنیا کے ناک مارتھ کی چھاتی پر لگا، اور وہ اس کے دھکے سے ایک سو یو جن دُور سمندر
میں جا گرا۔ اس کے بعد آگنیہ استر کو آکاش میں پھینکا۔ جس کے اندر سے نکلتی ہوئی جوالا میں سارے لگن منڈل
میں دوڑتی ہوئی سوہا ہو کے شریہ چٹا گئیں۔ جس سے وہ نہ پانی جل کر نہ مین پر گر پڑا۔ اس کے گرنے سے پرتوی
پر بڑے زور کا دھماکہ ہوا۔ انیک ورکش ٹوٹا کر بھوئی پر گر گئے۔ اور سارے بن کی بھومی تقرقر نے لگی۔ اس
پر کار مارتھ اور سوہا ہو کا ناش کر کے رام چندر نے باقی راکشسوں کو مارنے کے لئے والیویہ نام کا استر چھوڑا۔

جس سے راکھشی سینا کے ٹوکھٹا مہر کر ایلوں کے سمان بھونی پر گرے لگے، اور ٹوڑے ہی سے میں راکھشوں کی بھاناک سینا اپنے ناکوں ماتچ اور سوبا ہوسیت ناش کو پراپتا ہوئی۔ تب دیوتا لوگ آکاش سے پیشوں کی ہرشا کرنے لگے، اور رشی مٹی جے جے کار کرتے ہوئے سنگھوں کی آواز سے سارے بن کو گونجانے لگے۔ اور کشل پور وک گیہ سماپتا ہوا اور دشوامتر ویدی سے اٹھے۔ سب راکھشوں کو مرا ہوا دیکھ کر ہامنی دشوامتر بولے۔ ہے سور یہ کل پر دیپا! تمہارے بچ بل سے میرا گیہ نہ دیکھن سماپتا ہوا۔ تم نے گوروکا وچن پورا کیا اور اپتانی راکھشوں کو نہ جیبا کر کے سدھ آشرم کو کر تار تھ کیا :-

دھنش گیہ!

دوسرے دن پر بھات ہوتے ہی نہ کر یا سے نہٹ کر رام، لکھشن دشوامتر سے ہاتھ جوڑ کر بولے۔ ہے ہامنی! ہم آپ کے داس! پیقتا ہیں۔ آپ کی مہیں جو آگیا ہو سو کریں۔ یہ سن کر آشرم داسی تیسوی، مٹی دشوامتر کو آگے کر کے بولے۔ ہے راگھو! متغلا پوری میں راجہ جنگ نے دھنش گیہ رچا ہے۔ پور وکال میں دیورات نامی جنگ کے گیہ میں دیوتاؤں نے پرست ہو کر وہ دھنش اُسے دیا تھا۔ پناک ناک یہ دھنش دیکھنے لائق ہے۔ یہ دھنش بہت بھاری اور اپور و شکتی رکھتا ہے۔ بڑے بڑے بلوان پر کرنی، پجسوی راجے اور راج کمار بہت بل لگانے پر بھی اُسے نہیں اٹھا سکتے۔ ہے رام! ساری پر بھوی کے راجے اُس گیہ میں شامل ہوئے ہیں جو کوئی اُس دھنش کو توڑے گا جنگ کی پر م روپا دتی لکھا جائیگی کو پراپتا کرے گا۔ سو ہم سب متغلا جائیں گے۔ تم بھی ہمارے ساتھ چلو۔

تب دشوامتر کے ساتھ دونوں بھائی متغلا پوری کو چلے۔ اتر کی طرف چلتے چلتے شام کو شون ندی کے پوترت پیر پہونچے۔ وہاں پہونچ کر دونوں بھائیوں نے سب تیسویوں کے ساتھ اٹھان کیا اور پھر سندھیا دھون کر کے راتری پھر سکھ سے وہیں وشرام کیا۔ دوسرے دن پرا تہال ہونے پر مٹی دشوامتر راج کماروں سمیت آشرم واپس تیسویوں کو لے کر وہاں سے آگے بڑھے، اور دوپہر کو گنگا کے تپ پر پہونچے۔ ہنس، سارس اور انیک جل جنتوں سے شو بھیت، دک، مالاؤں سے گھری ہوئی، نرل جل والی گنگا کو دیکھ کر رام چند راتی پرست ہو مٹی سے بولے۔ ہے بھگوان! گنگا کے درشن ماتر سے ہی میرے ہر دیہ کو پریم شانی پراپتا ہوئی۔ اس ندی کی اُتی کیسے ہوئی، سو میں آپ کے مکھ سے سنا چاہتا ہوں۔ یہ سن کر کو شک مٹی دشوامتر جی بولے۔ ہے راگھو! تری بدھی تا پا باری گنگا کا جنم بر تانت بڑا متور نک ہے۔ سو میں تجھے سنا تا ہوں تو من گنگا کر سن :-

گنگا کی اُتتی !

دشواستر بولے، ہے رگنندن ! اے دھیا کے سگر ناک بڑے دھرماتما راہب تھے۔ ان کی دو استریاں تھیں۔ پرنتوستان کے بنا بڑے دکھی تھے۔ ستان کی کامنا سے راہب سگر اپنی دونوں استریوں کے ساتھ ہمراہ پرنتوستان پہنچنے پتیا کرنے لگے۔ سو برس گھوڑ پتیا کرنے کے بعد راہب کو بھرگو مٹی نے ور دیا کہ ہے راجن ! تم اپنے دیش میں جاؤ۔ تمہارے ہاں ستان ہوگی۔ تب راہب پرنتوستان ہو کر اپنے گھر میں آیا۔ سے پاکر راہب کی بڑی استری کیشوی کے گریہ سے ... ایک پتر ہوا۔ جس کا نام جیوتشا چاریوں نے اسنخس رکھا۔ اور چھوٹی استری مٹی کے سو گریہ سے ایک تو مٹا نکلا، جس کے پھنے سے ساٹھ ہزار بالک پیدا ہوئے۔ ان بالکوں کو گھرت کے کنڈوں میں رکھ کر دایوں نے پالن پون کیا۔ وہ بالک کشوراوتھا کو پراپتا ہو کر بیٹے سندروپا دان اور بلوان ہوئے۔ ہے رام چندر ! سگر کا جیشٹھ پتر مٹھا نام تھا گنگ کے اوسار ہوا دند اور اتیا چاری تھا۔ پر جا کے چھوٹے چھوٹے بالکوں کو ندی پر لے جا کر ڈبو دیتا۔ انیک بالکوں کو ٹوکاؤں میں بٹھا کر منجھدار میں لے جا کر ڈبو دیا۔ اسنخس کے ان اتیا چاروں سے ساری پریا میں ہا ہا کا رنج گیا، تب راہب نے کروڑہ ہو کر اُسے دیش سے نکال دیا۔

کچھ سال کے بعد راہب سگر نے اشو میگھ گیگیہ کرنے کا دیا کر لیا۔ ہے یدونندن ! اس گیگیہ کی پورتی کے لئے ساری پرتھوی کا وجے چٹھ شیا م کرن گھوڑا چھوڑ دیا، اور اس کی رکشا کا بھار اسنخس کے پترانشومان کے ہاتھوں میں سونپا۔ جب وہ گھوڑا سارے بھوتنڈل پر گھوم چکا تو گیگیہ میں دگھن کرنے کے لئے امر نے اُس گھوڑے کو چڑایا۔ تب بہت ڈھونڈھنے پر بھی گھوڑے کے نہ ملنے سے انشومان نے سب سا چار راہب سگر کو کہہ سنایا۔ اپنے گیگیہ میں اس پر کار و گھن پڑنے سے سگر نے اپنے ساٹھ ہزار پتروں کو گھوڑے کی تلاش میں بھیجا اور ان کو آگیا دی کہ ہے ویر کمار ! تم دیروں کی ستان ہو۔ دیوتا، راکشس، یچیش یا منشیہ جس نے یہ گھوڑا چڑایا ہے اُس کو مار کر گھوڑا لے آؤ۔ جس سے گیگیہ نہ دگھن سمپتا ہو جائے۔

پتا کی آگیا پاکر وہ بڑے ڈیل والے ساٹھ ہزار راج کمار پرتھوی کو کپکپاتے ہوئے دسوں دشاؤں میں گھوڑے کی کھوج کرنے لگے۔ پرنتو جیب سارا بھوتل چھان مارنے پر بھی گھوڑا کہیں نہ ملا تو غصے سے ان راج کماروں نے پرتھوی کو کھودنا شروع کر دیا۔ پرتھوی کے کھودنے سے لاکھوں جیوتھنوتا مارے گئے۔ پرنتو گھوڑے کو کہیں نہ پا کر سب راج کمار سگریہ کے پاس آکر ماتھ جوڑ کر بولے۔ ہے پتا جی ! ہم نے بہت دُور تک بھومی کھود ڈالی، اور سارا پرہانڈ دیکھ لیا۔ پرنتو گھوڑے کا کہیں پتر نہیں ملا۔ اب آپا جیسی آگیا کریں سو کیا جائے۔ یہ سن کر سگر کروڑہ ہو کر بولے ہے کمار ! پرتھوی کی دسوں دشاؤں کھود ڈالو اور گھوڑے کو ڈھونڈھ کر سیاں لاؤ۔ پتا کی آگیا پاکر وہ سب پورب دشاؤں میں بھومی کو کھودنے لگے۔ تب رسائل میں پہنچ کر انھوں نے پرنت کے سامان ڈیل والے دگج کو دیکھا۔ جو پرتھوی کو تھا م کر کھڑا ہوا تھا اُسکو

دیکھ راج کماروں نے یہ نام کیا، اور وہاں سے چل کر کھنڈ دشت کو کھودنے لگے۔ رساں میں پہونچ کر انھوں نے وہاں بھی اسی پرکار درگج کو دیکھا۔ اس پرکار سب دشاؤں کو کھودتے کھودتے جب انہوں نے ایشان کون کو کھودا تو وہاں ہمارے کپل کو آنکھیں موندھے گھورتے تیا میں لین دیکھ جن کے پاس ہی وہ گیہ کا گھوڑا بندھا تھا۔ جسے امداس استھان پر باندھ گیا تھا۔ یہ دیکھ راج پتر کرودھ سے دروچن کہتے ہوئے انیک پرکار سے ہمارے کپل کا اپمان کرنے لگے۔ پرتو برہما میں لگن ہوئے بھگوان کپل پوروت سادھی میں لین بیٹھے رہے۔ تب راج پتر پتر اور ڈھیلے مار کر بولے۔ ہر دشت! گیہ کا گھوڑا چڑا کر لنگے کے سامان یہاں آنکھیں موندھے بیٹھے۔ بھرو، ابھی تیرے پرانے لیتے ہیں۔ پتھروں کی مار سے بھگوان کپل کی سادھی ٹوٹ گئی۔ کرودھ سے ان کے نیر پر لگے سال کی اگنی برسانے لگے۔ جن کے تیز کو نہ ہن کہتے ہوئے وہ سب راج کمار وہیں رکھ کا ڈھیر ہو گئے۔

انشومان کا گھوڑے کی کھوج کیلئے جانا۔

دشو امتر بولے — ہے رام چندر! جب بہت کال بیت جانے پر بھی راج کمار لوٹا کر نہ آئے تو راجہ سگر نے سمجھ کے پتر انشومان کو آگیا دی کہ ہے راج کمار! تمہارے چاچاؤں اور گیہ کے گھوڑے کا کوئی سماچار نہیں ملا۔ سو تم شتر باندھ کر ان کی تلاش کو جاؤ۔ مجھے بہت چلتا ہو رہی ہے۔

دادا کی آگیا پا کر انشومان اپنے چاچاؤں کے مارگ پر چلتا ہوا انت میں بھگوان کپل کے آشرم میں پہونچ گیا۔ وہاں بھسم کے ڈھیروں اور گیہ کے گھوڑے کو دیکھ روتا ہوا بھگوان کپل کے پاؤں سے لپٹ گیا۔ تب کپل نے پیار سے اٹھ کر اس سے کہا۔ ہے اسمجھ کے پتر! یہ تیرے چاچا اپنے کرموں کے افسار مرتیو کو پراپت ہوئے۔ اب آپا رووست اور گھوڑے کو لے جا کر اشومید گیہ کو سامیا ب بناؤ۔ تب بہت دلاپ کرتا ہوا انشومان بولائے بھگوان! میرے چاچا آپ کے کرودھ سے بھسم ہوئے اکال مرتیو کو پراپت ہوئے ہیں۔ ان کی سدگتی کے لئے آپائے کرو۔ تب کپل بولے ہے انشومان! بھگوان دشنو کے چرنوں سے بھلی ہوئی پوتر ندی دیو گنگا اگر ان کی استھیوں (ہڈیوں) کو بہا لے جاوے تو تیرے چاچا سورگ لوک کو پراپت کریں گے۔ سو تو اس کے لئے جتن کر جس سے سناہ کے سب پرائیوں کا بھلا ہووے، اور تو بھی امر کیرتی کو پراپت ہووے گا۔

تب گھوڑا لے کر انشومان ہمارا راجہ سگر کے پاس آئے اور اپنے چاچاؤں کا سب حال سنا کر رونے لگے۔ راجہ سگریہ سماچار سن کر بید دکھی ہوا، اور گیہ کو سامپت کر کے گنگا کو لانے کا آپائے سوچے نکلا۔ پرتو انیک برسوں تک وچار کرتے ہوئے بھی اسے کوئی آپائے نہ ملا جس سے اس کے پتروں کی سدگتی ہوتی، اور اسی وچار کو ہر دیہ میں رکھ کر مرتیو کو پراپت ہوا۔

انشومان گنگا کے لیے جتن!

راجہ سگریہ کے مرنے پر راج منتریوں نے انشومان کو راج سنگھاسن پر بٹھایا۔ کچھ سال بعد انشومان کے گھر پترہاجنم ہوا جس کا نام برہمنوں نے دلیپ رکھا۔ دلیپ جدیہا جوان ہوا تو اُس کو راجیہ دے کر انشومان گنگا کے لانے کے لئے ہمالیہ پر گھوڑہ پتیا کرنے لگا۔ بیس ہزار برس کٹھن پتیا کرنے کے بعد اُس کا پرلوک واس ہوا۔ پرنسواس کا بھی لانے کا جتن کامیاب نہ ہوا۔ ہے رام چندر! انشومان کے بعد دلیپ کے من میں یہ اچھا پیدا ہوئی کہ کس پرکار گنگا کو مرتیو لوک میں لاؤں، اور اپنے پورو جو کی سدگتی کروں۔ انہیں دو چاروں میں پڑا ہوا وہ سدا دکھی رہنے لگا۔ بھگوان کی کرپا سے دلیپ کے گھر بھاگیرتھ نام کا ایک پتر پیدا ہوا۔ راجہ دلیپ نے سینکڑوں یگیہ کئے، اور انت میں تیس ہزار برس کی آلو بھوک کروہ بھی سال بش ہوئے۔

دلیپ کی مرتیو ہونے پر اُن کے استھان پر بھاگیرتھ سنگھاسن پر بٹھا۔ اس کے کوئی اولاد نہ تھی۔ پورو جو کو سورگ میں پہنچانے کے لئے اس کے من میں بھی گنگا لانے کی اچھا ہوئی۔ تب منتریوں کو راجیہ کا بھار دے کر بھاگیرتھ کو کرن تیرتھ پر چلے گئے۔ اور وہاں کٹھن پتیا کرنے لگے۔ وہ برہمچاری بھلاہاری رہ کر پنج اگنی پتے ہوئے گھوڑے پر کو تپنے لگے۔ ہے رام چندر! ایک ہزار برسوں کے بعد یہ ہما پرنس ہو کر اُس کے پاس آئے، اور بولے، ہے راجن! تمہاری پتیا سے میں خوش ہوا۔ جو کچھ تمہاری اچھا ہو سو کہو۔ میں تمہاری کامنا پورن کروں گا۔ تب بھاگیرتھ نے پر جاپتی کی بہت استی کی اور کہا ہے سر شئی کے رچنے والے۔ اگر آپ مجھ پر خوش ہیں تو بھگوان ویشنوکا چرن اودک شری گنگا جی اس مرتیو لوک میں آویں، اور میرے پتا پتامہ اُس جل کو پر اپت کر کے سورگ میں جاویں۔ اور دوسرے اور میں یہ مانگتا ہوں کہ دھرماتما اکش واکو کا خاندان برباد نہ ہووے۔ تب برہمانے کہا۔ ہے راجن! ایسا ہی ہوگا۔ پرنسواس کا ش سے گرتی ہوئی مہاندی گنگا کو کوئی شیو کے بنا دھارن نہیں کر سکتا، تو پتیا کر کے مہادیو کو خوش کر۔ اس پرکار بھاگیرتھ کو درد سے کر پے جاپتی برہما انتر دھیان ہو گئے :-

گنگا کا اترنا۔

انشومان تر بولے — ہے راگھو! پر جاپتی سے دریا کر بھاگیرتھ ہمالیہ پر بت پر ایک انگوٹھے کے بل کھڑے ہو کر کیلاش تپ مہادیو کی ارادھنا کرنے لگے۔ جب ایک برس بھاگیرتھ کو تپ کر تے گذر گیا تو خوش ہو کر شیو نے کہا۔ ہے راجن! تمہاری پتیا پھل ہوئی۔ میں گنگا کو اپنے متک پر دھارن کروں گا۔ تب ایک ایک بڑے واک سے آکاش سے گنگا کا اترن ہوا۔ پرنسواس کے بادلوں کے سامن گر جتی ہوئی وہ کیلاش تپ کے متک پہ گرنے لگی۔

ہے رام چندر! اکاش سے اترتے سے گنگا کے ہر دیہ میں ابھیان ہوا کہ میں اپنے ایک دیہاؤں کی تلاش
تی سمیت سب کچھ بہا کر لے جاؤں گی۔ اس گرو کی بھادونا کو سمجھ کر مہادیو نے اپنی جٹاؤں کا اتنا دستار کیا کہ گنگا
انیک برشوں تک انھیں کے اندر گھومتی رہی۔ اور کسی پر سارا ان کی الجھن سے باہر نہ نکل سکی۔

یہ دیکھ کر بھاگیرتھ نے مہادیو کی بہت استغنی کی جس سے پرست ہو مہادیو نے سات دھاراؤں میں گنگا کو باہر
نکالا۔ جن میں سے چھ دھارا پتھم اور پور کی طرف بہنے لگیں اور ایک دھارا بھاگیرتھ کے رتھ کے پیچھے چلی۔
ہے رام چندر! گنگا کے اس انوکھے اور دل چسپ منظر کو دیکھنے کے لئے اکاش میں دمانوں پر بیٹھے دیوتاؤں کے
منی جٹ مکٹوں کی کانتی سے اکاش جگمگانے لگا۔ گنگا کی دھارا کے دونوں طرف انیک رشی مئی اور ہاتما تپسوی
راہے اور ہمارا جے اس انوکھے منظر کو دیکھ گنگا کی استغنی اور بھاگیرتھ کی جے جے سار کرنے لگے۔ بے شمار جل جنتو
اُس کی دھارا میں گر گر کر تر رہے۔ ہنس، سارس اور کارنڈواں کے تٹوں پر اڑتے ہوئے دیکھنے والوں کے
من کو موہنے لگے۔

ہے رام چندر! بڑے دیگ سے بہتی ہوئی، صاف نہرل اور برف کے سان ٹغڈی جل والی گنگا بھاگیرتھ
کے پیچھے پیچھے سیدھی تر تھی، اونچی نیچی جڑوں کو اڑاتی ہوئی اور پتھروں کو دھکیلتی ہوئی بھولوک سے بھی ہوئی
ہوئی رساتل میں اُس جگہ پہنچی، جہاں سگر کے ساتھ ہزار پتر پھمی بھوت ہوئے پڑے تھے۔ ان سب کو بہا کر
گنگا سا دیگ ساگر کی طرف چلا۔

ہے رام چندر! کچل آشرم میں جا کر سگر کے پتروں کی سدگتی کرتی ہوئی گنگا جب ساگر کی طرف چلی
تو برہما خوش ہو کر بولے۔ ہے بھاگیرتھ! تم نے اپنے پتوبل سے وہ کام کیا جو تیرے پور پرشوں سے نہ
ہو سکا تھا۔ اب تیرے پتر سورگ میں گئے اور میں وردیتا ہوں کہ جو کوئی بھی اس گنگا میں اٹھان کرے گا وہ
سب دھکوں سے مکنت ہو کر سورگ لوک کو پر اپت کرے گا، آج سے گنگا کا نام "بھاگیرتھ" ہوگا، اور جب
تک یہ دیوندی بھولوک میں بہتی رہے گی تب تک تیرا نام اوریش رہے گا۔ اتنا کہہ کر یہ ہا اپنے لوگ میں چلے
گئے اور اصر بھاگیرتھ نے گنگا جل سے اپنے پتروں کو جل انجل دی جس سے وہ سب کے سب سورگ میں چلے گئے۔

جنگ پوری۔

رام اور لکشمن کو گنگا کے اترنے کی کٹھا سنا کر اُس رات مئی نے وہیں وشرام کیا اور دوسرے دن پراہمال

یہ کٹھا حقیقت میں انکار و پسے کی گئی۔ کیلاش تی سے مطلب یہاں کیلاش پر بت سے ہے اور جٹاؤں سے مہوم ہوا اور دھوئی
کا ہے۔ یوں میں ایک سال تک گنگا گھومتی رہی۔

ہر دریا سے فارغ ہو کر چلتے چلتے شمال نگر سے ہو کر جنگ پوری پہونچے۔ وہاں گیارہ سالہ میں جا کر انہوں نے تارا دیشوں سے آئے ہزاروں برہمنوں کو وید پامٹھ کرتے دیکھا، اُس گیارہ سالہ کی شوبھا کو دیکھ کر راجندر بولے۔ ہے ہما مٹی جی! دیکھئے یہ گیارہ سالہ کیسی شوبھا دے رہی ہے۔ چتر دچتر پشوپل سے منڈت اور ایک شیل میںوں کے ہاتھ سے کی گئی پوتر ویدی کو دیکھ کر میرا من بید خوش ہوا ہے۔ سو ہے بھگوان! اپنے رہنے کو اُتم استھان مقرر کر لیجئے۔ اُدھر راجہ جنگ کو وشوا مہتر کے آنے کا سماچار ملا تو وہ راج پر دہت شتاند کو آگے کر کے مٹی کے درشنوں کے لئے آیا اور پادھویہ، اردھ وغیرہ سے پوجن کر کے ہاتھ جوڑ کر بولا، ہے بھگوان! آپ کے آنے سے میری نگاہی پوتر ہوئی۔ اور میرا ہر دیہ ایسے کھل گیا ہے جیسے سور یہ کے درشنوں سے کھل جاتا ہے۔ برہم رشی! یہ دونوں دیوتاؤں کے سمان پر اکرمی، سور یہ کے سمان تیجوی، سنگھ کے سمان کندھو دلے، راج کمار کون ہیں اور کس کے پتر ہیں؟ ہے ہما مٹی! برہم رشی کے سمان بلوان، اشوئی کمار کے سمان خوبصورت، ان راج پتروں سے میری گیارہ سالہ ایسی شوبھا ملے گی ہوری ہے، جیسے سور یہ اور چندرما سے نیلا آکاش چمکے لگتا ہے۔ ہے وشوا مہتر! قد، روپا رنگ اور آنکھوں میں ایک سمان سُندر کیشوں ولے ان دیر پتروں کے حال کو میں آپ کے منہ سے سُنا چاہتا ہوں۔

راجہ جنگ کے منہ سے یہ وحین سُن کر وشوا مہتر بولے۔ ہے متھیلا! اندیش! یہ دونوں ایدھیا تپ ہمارا راج وشو کے پتر ہیں۔ مارچ، سوبا ہو، تاڑ کا اور دوسرے بہت سے راکشسوں کو مار کر اب دھنش گیارہ دیکھنے کی اچھا سے میرے ساتھ آئے ہیں۔

وشوا مہتر کا اُپاکھیاں!

دونوں راجکماروں کو دیکھ کر اقی پر سن ہو گو تم کے پتر شتاند پر دہت بولے۔ ہے راکھو! آپ جو برہم رشی کے ساتھ آئے ہیں، سو آپ کے آہو بھاگیہ ہیں۔ وشوا مہتر بڑے پر تاپی اور تیجوی ہیں۔ ان سے سنگھ پراپتا کر کے تم بڑے ریش کے بھاگی ہو گے۔ ہے رگھونندن ان کی کتھا بڑی وچتر اور آند دینے والی ہے۔ تم دھیان دے کر سنو۔

ہے رام چندر! وشوا مہتر پہلے ایکسا بڑے بلوان تیجوی راجہ تھے اپنے شتر دُن کا ناش کر کے چرکال تک یہ پر جا پر شاسن کرتے رہے۔ ہے سور یہ کل سور یہ! پر جاتی کا ایک پتر کش نام کا ایک بڑا دھرم راجہ تھا۔ کش کا پتر کش ناچہ چرکال تک بڑے پر اکرم اور نیلے سے راجیہ کرتا رہا۔ پھر کش ناچہ کے گھر کا دھی ناگ پتر کا جنم ہوا۔ گکا دھی بڑا دھرم پرائن اور ایشور بھگت اور سجن تھا۔ اُس کے پتر وشوا مہتر ہیں جنہوں نے ساری پر تھوی

پر راجہ کیا ہے۔ ہے کوشلیا نندن! ایک دن وشوا متر اکشوفی سینا لے بنوں، بہرتوں، ندیوں کو دیکھتے ہوئے
برہم رشی دیشٹھ کے آشرم میں پہنچے۔ اس آشرم میں بسنتا تو میں نا پرکار کے شو بھا دینے والے رنگ
برنگے پھولوں والے پودے شو بھا دے رہے تھے۔ پھولوں کے بھار سے جھکے ہوئے برکش ایک دوسرے
پر چھائے ہوئے جھوم رہے تھے۔ اور جن پر شک بنیا اور انیک پر کار کے پکھشی مدھر کل رب کر رہے تھے آشرم کے
پاس مرگ وغیرہ جنتو کھلتے ہوئے پر کرتی کی شو بھا کو دونا کر رہے تھے۔ ہے راجن! سدا، چارن، گندرو، اور
کنروں سے شو شو بھست اس آشرم میں بیٹھے ہوئے دیشٹھ، بھگوان کی بھکتی میں لین ہوم کر رہے تھے۔ جس سما
خوشبودار دھواں آسماش میں لہراتا ہوا سارے بن کو سوندا صتا کر رہا تھا۔

راجہ وشوا متر اس اکل تیج والے دیشٹھ مٹی کو دیکھ اور ان کو پر نام کر کے آسن پر بیٹھ گئے۔ تب اتی
پرست ہو کر دیشٹھ نے خاطر کرتے ہوئے راجہ سے کہا۔ ہے راجن! تمہارے درشنوں سے میں پرست ہوا۔
کہو کشل تو ہو؟ تمہارے سیدوک اور پرہ جاجن بکھی ہیں؟ تب وشوا متر نے اپنا سا کشل چھیم کہتے ہوئے دیشٹھ
کی کشل پوچھی۔ اس پر کار کچھ دیر تک دونوں پریم وارتالاپ کرتے رہے۔ ہے رگھو نندن! باتا چیت سے
تمہا پریت ہو کر دیشٹھ نے پھل پھول دودھ وغیرہ اور انیک پرکار کے رسوں سے راجہ کا سدا کر کیا، جسے کھا
پی کر وشوا متر اتی پرست ہوئے۔ راجہ کو خوش دیکھ کر دیشٹھ نے کہا کہ آپ بہت دنوں سے بنوں اور بہرتوں
میں گھوم رہے ہیں، اس لئے کچھ دن تک اپنی سینا کے ساتھ میرے پاس ٹھہر کر سیرانی قبول کریں۔ پرنتو وشوا تر
نے من میں یہ وچار کر کے کہ اس بن وادی کو جس کے پاس کھان پان کی یہی مقوڑی سی ساگری ہے، میرے یہاں
ٹھہرنے سے بہت کشت ہوگا۔ جواب دیا کہ بھگوان! آپ کی اگرہ پا کا میں انوگرہ ہتا ہوں۔ اب مجھے جانے کی آگیا
دی۔ برہم رشی انہیں اپنے یہاں ٹھہرنے کے لئے ہار مبارکھ کر کے گئے۔ تب گادھی پتر وشوا متر نے کہا، بہت اچھا
بھگوان! آپ کی آگیا انوسا میں یہاں کچھ دن ٹھہروں گا۔ وشوا متر کے اس پرکار کہنے پر دیشٹھ نے کام
دھینو گائے کو بلا کر کہا، ہے شبلا! میں اس راج رشی کا سینا کے ساتھ آتھتہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے ہے
سورگ نواسنی مانا! اچھ پرکار کے رسوں سے بنے مند رکھانے اور جس دستو کی انہیں ضرورت ہو میں تم سے
مانگتا ہوں۔

ہے رام چندر! دیشٹھ کے یہ وچن سنتے ہی کام دھینو گائے نے کھڑاں دودھ، دہی، کھن، شہد، ایلے
ہوئے چاول انیک پرکار کے نفیس کھانے، لذیذ اور رس بھرے کھانے پیدا کئے جن کو کھا کر وشوا متر اور ان کی
سینا کے بلوان سینک ترہ پیتا ہو گئے۔



وشوامتر کا وسٹھ سے کام دھینو مانگنا۔

شنا ند بولے، ہے رام! اس انوکھی نگائے کو دیکھ کر وشوامتر خوشی ہو کر وسٹھ سے بولے۔ ہے مہاتمن! تمہارے اتھتی ستکار سے میں خوش ہوا۔ اب میں ایک دستو تم سے مانگتا ہوں اور وہ یہ کام دھینو گائے ہیں۔ جس کے گن پر میں سوہتا ہو گیا ہوں۔ ہے مٹنی شریٹھ! یہ گائے تم مجھے دے دو۔ اس کے بدلے میں تمہیں ہزاروں سورن درائیں دیتا ہوں۔ بلاشبہ یہ گائے ایک رتن ہے اور رتنوں پر لجاؤ گا ہی ادھیکار ہوتا ہے۔ تب مٹنی شریٹھ وسٹھ نے جواب دیا، ہے راجن! ہزاروں کیا اگر کروڑوں درائیں اور چاندی کا پریت بھی تم مجھے دو تو بھی اس نگائے کو نہیں دوں گا۔ ہے شتر دؤں کے دمن کرنے والے! جب تک میں جیتا ہوں یہ گونج سے جدا نہیں ہو سکتی۔ میرے لکیر، ہون، دیو، کرم، پتری کرم سب کچھ اس گونج کے ساتھ ہے۔ اس لئے میں اسے نہیں دوں گا۔ یہ سن کر وشوامتر بولے۔ ہے وسٹھ! اس گونج کے بدلے میں میں تجھے سورن کی زنجیریں، سورن کی ہنیکلوں اور سورن کے ہودوں سے سجے ہوئے چودہ ہزار ہاتھی دیتا ہوں۔ آٹھ ہزار اور آٹھ سو سونے کی نگاریاں جو گھنٹیوں سے سجی ہوئی اور چار سفید گھوڑوں سے جختی ہوں گی دیتا ہوں۔ ہے برہم رشی! ایک ہزار آٹھ اتم نسل کے گھوڑے، ایک کروڑ سونے کی مہریں، بے شمار پیرے موتی اور چنانچا ہودھن دیتا ہوں۔ تم یہ گائے مجھے دے دو۔

وشوامتر کے بار بار ایسا کہنے پر وسٹھ جی جواب دیا۔ ہے گا ہی شت! میں اس گونج کو کسی قیمت پر بھی نہیں دے سکتا۔ یہ میرا رتن ہے۔ یہ میری پستی ہے۔ یہی میرا سب کچھ ہے۔ یہی میرا پیش ہے، یہی میرا پورن اس ہے، یہی میرا لکیر ہے۔ ہے راجن! میں زیادہ کیا کہوں؟ اس کے بنائیں ایک چھن بھی نہیں رہ سکتا۔ اس لئے میں اس کو نہیں دوں گا۔



وشوامتر اور وسٹھ کا یدھ۔

شنا ند بولے۔ ہے رام چندر! بار بار مانگنے پر بھی جب وسٹھ نے گونج دینا سو لیکار نہ کہا تو وشوامتر نے گونج کو بل سے پکڑ لیا، اور باندھ کر لے چلا۔ تب ہر دیہ سے نہ جاہتی ہوئی پرنتو ڈنڈے کی مار سے دھکیلی ہوئی وہ شبلا گونج روئے لگی۔ پرنتو وشوامتر کے سینکوں نے جب پھر بھی اس کو نہ چھوڑا تو وہ کروڑھ سے بھیکار قی اور سینکوں سے انیک آدمیوں کے پیٹ پھاڑتی رستے کو چھڑا کر آندھی کے سامان دوڑتی ہوئی وسٹھ کے پاس آئی، اور رشی کے چرنوں میں گر کر روئی ہوئی بولی۔ ہے برہم شت! کس کارن تم مجھے اپنے چرنوں سے جدا کرتے ہو؟ ہر برہم رشی!

آپ کی آنکھوں کے سامنے یہ کھتری راجہ بل سے مجھ باندھ کر لئے جاتا ہے، شبلا کے یہ کرونا جنگ شہر نگر و سٹھہ آنکھوں میں آنسو بھر کر بولے۔ میں تجھے نہیں چھوڑتا اور نہ ہی تم نے کوئی اپرا دھ کیا ہے۔ پر تو ہے شبلا! یہ شکتی شالی راجہ جسے اپنے بل کا بڑا اہمیان ہے تجھے بل سے لئے جاتا ہے۔ بلاشبہ شکتی میں ہیں اس کے توفیق نہیں ہوں، اور کج میں اسے مار بھی نہیں سکتا، کیونکہ ایک تو وہ میرا مہمان ہے اور دوسرے ہانتی، گھوڑے، رتھ اور پداقی سمیت اکھتری سینا سا سوامی ہے۔ جسے پراحت کرنے کی مجھ میں شکتی نہیں ہے۔ و سٹھہ کے ایسا کہنے پر گوبولی۔ کھتری کابل اتنا بڑا نہیں ہوتا جتنا ایک برہمن کا۔ ہے برہمن! تم میں انت بل ہے اور مجھے دشواہتر ہے کہ تمہارے سامنے دشواہتر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ پر تم شکتی دان ویر! تم مجھے آگیا دو میں ابھی اس کھتری کی سینا اور بل کا ناش کر ڈالوں گی۔ یہ سن کر و سٹھہ نے اسے آگیا دے دی۔ ہے رام چندر! آگیا پاتے ہی اس کام دھینو نے میگھ کے سمان ہنکار کیا اور جین ماتر میں ہی ہزاروں پلہو جاتی کے لیچہ شستر ہاتھ میں لئے پیدا ہو گئے۔ وہ دشواہتر کی سینا کا ناش کرنے لگے۔ یہ دیکھ کر دشواہتر کے نیر کرودھ سے لال ہو گئے اور وہ اگنی کے سمان تیز بانوں سے اُن کو تباہ کرنے لگے۔ پلہو کے مرنے پر شبلا نے شک، ہون، سوں، برہ اور کامبوجوں کو ہزاروں کی تعداد میں پیدا کیا، جو ایک پرکار کے شستر ہاتھوں میں دشواہتر کی سینا کو کاٹنے لگے۔ اپنی سینا کا ناش ہوتے دیکھ اُن کو بھی اگنی کے سمان تیز بانوں سے دکھی کر کے مار ڈالا۔

دشواہتر کے بانوں سے ساری سینا کو کٹا دیکھا تو و سٹھہ بولے۔ ہے کام دھینو! اپنے یوگ بل سے ہی سینا پیدا کر جس سے اس ابھیانی راجہ کا جلدی ناش ہو۔ و سٹھہ کی آگیا پا کر کام دھینو نے میگھ کے سمان ہنکار کیا اور اس کی دیہہ کے انیک استھانوں سے انیک جاتیوں کے سو بھٹا پیدا ہوئے جن کے منگھ منڈل سورپ کے سمان چمک رہے تھے۔ وہ سب جو جاتی کے شک، ہون، ہاریت، کرات، برہ اور کامبوج تھے۔ انیک پرکار کے استھانوں کا پرہار کرتے ہوئے دشواہتر کی سینا کو ایسے کاٹنے لگے جیسے کسان کھیتی کو۔ ہے رام چندر! انہوں نے گھوڑے ہی سے میں شتر کے ہانتی، گھوڑے، رتھ اور پیدل سینا کا ناش کر ڈالا۔ تب دشواہتر کے سو پتر کرودھ کو دانت پیتے ہوئے شستر ہاتھوں میں و سٹھہ پر ٹوٹا پڑے انہیں آتے دیکھ اس برہمن ریشی نے زور سے ہنکار کا شہ کیا کہ وہ وہیں پر بھسم ہو گئے۔ اُن میں سے کیوں ایک پتر بچ گیا اور باقی تمام سینا کے ساتھ میدان جنگ میں مارے گئے۔ تب دشواہتر بچا سے سر جھکائے کھڑا کھڑا گھرے و چاروں میں ڈوب گیا۔ مکی مالت اس سے ایسی بگٹی مانوں بڑے طوفان کے بعد سند شانت ہو گیا ہو۔ یا اس سانپ کے سمان جس کے دانت توڑ دیئے گئے ہوں یا سورپ کے سمان جس کو راہو نے گرس لیا ہو۔ یا اس کپشی کے سمان جس کے پنکھ نوح لئے ہوں۔ ہے راجن! سینا اور پتروں کے مارے جانے سے اس کا ہر دیہ ٹوٹ گیا۔ تب اس نے اپنے ایک بچے ہوئے پتر کے سر پر کٹ لکھ کر کہا ہے پتر! کھشتریہ دھرم کو پورا کرتے ہوئے تو راجیہ کر اور آپ بن کو چلا گیا۔

ہے رام چندر! ہمالیہ پر بت کے ایک دیش میں جہاں کتر اور سرپا لوگوں کا نواس تھا، اس شکتی شالی دشوا مہتر نے مہادیو کی کٹھن تپتیا شروع کی۔ تب تپتیا سے پرست ہو کر مہادیو جی نے درشن دیے اور بولے۔ ہے راجن! میں ش ہو، اکیس کارن تم نے اتنا کٹٹ اٹھایا ہے۔ میں تمہارا منورقہ سہدہ کروں گا۔ تب دشوا مہتر نے مہادیو کے چروں میں جھک کر پرتھنا کی۔ ہے دیوادیو! اگر آپ مجھ پر پرست ہیں تو آپ مجھے دھنور و دیاکا پورا گیان دیجئے۔ اور ہے ناٹھ! دیو، دانو، بکھش کتر، وکھش اور منشیوں کے سب ستر اور ان کے چلانے کی بدھی منتروں سمیت مجھے دیجئے۔ یہی میری کامنا ہے۔ تب مہادیو نے کہا ہے گا دھی ستا! ایسا ہی ہوگا اور وہ انتر دھیان ہو گئے۔ ہے راگھو! مہادیو سے سب استر ستر پر اپتا کر کے دشوا مہتر جو سو بھاگ سے ہی اگنی کے سامنے ایسا سمجھنے لگے بانوں و سٹھ مارا ہی گیا ہو۔ پورن ماسی کی راتری میں..... سمندر جس پر کارا ساش کی طرف اچھلتا ہے اسی پر کاروہ اپنی چھاتی کو اچھا سے ہوئے وہ پھر و سٹھ کے آشرم کی طرف چلا پ:

و سٹھ. دشوا مہتر بدھ

شناند بولے۔ ہے راگھو! و سٹھ کے آشرم کے نزدیک پہنچ کر اہنکار سے و سٹھ کو لکھاتے ہوئے دشوا مہتر نے اگنی کے سامن بانوں کو چھوڑنا شروع کیا۔ ان بانوں سے آشرم میں آگ لگ گئی، اور سینکڑوں رشی مہنی باہار کرتے ہوئے بھاگ نکلے۔ ان کے پیچھے و سٹھ کے شاگرد اور پالتو جیو جنتو بھی خوف زدہ ہو کر چاروں طرف بھاگنے لگے۔ اس تجمیوی رشی کا آشرم جو منشیوں، پشوؤں اور کپشیوں سے بھرا ہوا تھا۔ چھین بھریں نہرجن بن کے سامن ہو گیا۔ ان بھاگتے ہوؤں کو و سٹھ نے پکار پکار کر کہا کہ مت ڈرو! میں ابھی اس کا ناش کرتا ہوں۔ پرنتو کسی نے کچھ نہ سنا۔ اور پیچھے مٹھ کئے رہا وہ بھاگ گئے۔ یہ دیکھ کر و سٹھ نے دھنش کو اٹھاتے ہوئے گرج کر کہا۔ آج میں گا دھی ستا! اس پر کارا ساش کروں گا، جس پر کارا سور یہ اندھکار کا کرتا ہے۔ یہ کہہ کر و سٹھ دشوا مہتر کو لکھار کر بولے۔ بے مورد کھ تم نے بہت دیر سے بنائے میرے آشرم کا ناش کر ڈالا۔ اب تو زندہ نہیں رہ سکتا۔ اتنا کہتے کہتے کرودھ سے اس کے نیتروں میں سے آگ برسنے لگی۔ اور یکم کے سامن اس نے دھنش کو تان لیا۔

و سٹھ کے ایسا کہنے پر دشوا مہتر آگنیہ استر کو تان کر بولے۔ مٹھ مٹھ!!

مہاتما و سٹھ بھی سال کے سامن برہم استر کو سنبھالتے ہوئے بولے۔ رے کھشتری کل کلنک! یہ میں کٹر ہوں تو اپنے استر کا دار کر۔ ہے گا دھی پتر! آج میں تیرے ابعیان کو چور چور کروں گا، اور تو دیکھے گا کہ چھاتر بل اور برہم بل میں کیا اور کتنا بعید ہے؟ اور تب اپنے استر سے آگنیہ استر کو ایسے شانتا کر دیا، جیسے اگنی جل میں ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ تب کرودھ سے جلتے ہوئے دشوا مہتر نے دارون استر، دھرا استر، ایندرا استر اور پاشوپات استر و سٹھ نے مانو، موہن،

گندھرو، جرمین، دارون، وجر، برہم پاش، پیناک، ڈنڈ، چے شاج، کروچ چکر، کمال چکر، دیشنو چکر، ولے بے، اور متقن، کنکال، مثل، ویدا دھرا اور بھیناک کمال استر اور بھینکر ترشول وغیرہ استروں کو دسٹھ پر چھوڑا، پرنتو ہے راگھو! دسٹھ نے ان کو جمن بھر میں کاٹ دیا۔ اور برہم استر کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوئے۔ ہے رام چندر! جس سے برہم استر کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوئے۔ دیوتا، دیدرشی، گندھرو اور شکتی شالی سرپا خوف کے مارے بہت ڈکھی ہوئے، اور جب اس برہم استر کو دسٹھ نے چھوڑا تو تینوں لوگوں کے اندر ایک بھیناک شبد ہوا۔ اس وقت دسٹھ ہانکھ منڈل بڑا بھیناک ہو گیا، اور معلوم ہوا ناویہ سارے برہمان کو بھسم کر ڈالے گا۔ اس کے شریک کے روم کو پلوں سے بڑے دیگ سے دھواں بکھنے لگا۔ جب وہ برہم استر دسٹھ کے ہاتھوں سے نکلا تو دھوئیں کے بنا جلتے ہوئے اگنی کے سامان سارے لگن منڈل کو جیوترے کرتا دیوتا، یگیہ، نشیہ اور سنسار کے جیوؤں کو تر پانے لگا۔ تب بیاکل ہو کر تمام رشی مہی ہاتھ جوڑ کر دسٹھ سے پراعتنا کرنے لگے۔ ہے ناٹھ! آپ کے سامان بلوان تینوں لوگوں میں کوئی نہیں ہے۔ رکشا کرو، رکشا کرو۔ دشوا متر سب پر کار سے ہار گیا ہے۔ ہے برہم رشی! جلتے ہوئے سنسار کو شانت کرو۔ برہم رشیوں کے اس پر کار پر ارتنا کرنے پر مہاتما دسٹھ نے اپنے چھوڑے ہوئے اگر برہم استر کو واپس بلایا اور منتروں سے اسے شانت کیا۔

دشوا متر اس سے پورن روپا سے اتنا ہن ہو کر پرہم پوری پر بیٹھ گئے اور ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے بولے۔ ”دھکا ہے چھاتر بل کو، برہم تیج کابل ہی سب سے بڑا بل ہے۔ آج میرے سب کے سب استر اس مہی نے ایک ہی برہم استر سے نشا کر دیئے۔ اب میں جتے اندر رہ کر ہم نیموں کا پالن کرتے ہوئے گھورتپ کے ذریعہ براہمن پدوی کو پراپتا کروں گا۔ اتنا کہتے کہتے بچا سے سر جھکائے وہاں سے چلے گئے۔“

دشوا متر کا براہمن پدوی کیلئے گھورتپ کرنا۔

شانت نہ ہوئے۔ ہے راگھو! اپنی شکست کو یاد کر کے بار بار ٹھنڈی سانس بھرتا، جلتے ہوئے ہر دیہ والا دشوا متر دسٹھ آشرم سے چل کر اپنی استری کے ساتھ دکشن و شمال میں جا گیا۔ جہاں وہ گھورتپیا میں لگن ہو گیا۔ اُن کو تیاگ کر پھل پھول پر گزارہ کرتے ہوئے اس جتے اندر نے کھن تپیا شروع کی۔ اس استر میں اس کے یہاں ہوشہ د، نشیہ د، درڈنتر اور مہو در نام کے چار پتر پیدا ہوئے۔ اور ایک ہزار برس تپیا کرتے گذر گئے تو برہما پار سے بھری ہوئی بانی میں آکر رہ گئے۔ ہے ٹھک کے پتر! تمہاری تپیا اور بھکتی نے راج رشیوں کی پدوی پر فتح حاصل کر لی ہے۔ اس لئے میں تمہیں راج رشی کی پدوی دیتا ہوں۔ اتنا کہہ کر سب دیوتاؤں کے ساتھ پرہما پتی اپنے لوگ کو چلے گئے۔ برہما کے یہ وچن سنکر دشوا متر نے بچا سے اپنا سر جھکا لیا۔ اور دکھی ہو کر رہ گئے۔ میں نے اتنا کہن تپ کیا،

پر نہ تو پر جاتی تھی مجھے کیوں راج رشی کی پدوی پر دان کی۔ بلاشبہ میری پتی کا سیلاب نہیں ہوئی۔ اپنے من میں اس پر کار و چار کرتے ہوئے وہ پھر تپا کرنے لگے۔

ہے راگھو! اس درمیان میں دیو لوگ سے اکٹھا داکو خاندان کے پرستہ ستہ وردی ترشکو نام کے راجہ نے یہ دچا کر کیا کہ میں ایک ایسا لگیہ کروں جس کے محل سے اس شریک کے ساتھ سورگ میں جا پہنچوں۔ اس دچا کو پورا کرنے کے لئے ترشکو نے مہاتما وسشٹھ کے پاس جا کر پراعتنا کی۔ پر نہ تو وسشٹھ نے جواب دیا کہ کسی آدمی کو شریک کے ساتھ بھیجنے کی طاقت مجھ میں نہیں ہے۔ تب نراش ہو کر راجہ دگیشن دشا میں وسشٹھ کے سو پتروں کے پاس گیا۔ جو گہور تپتیا میں لگے ہوئے تھے۔ وہاں جا کر وہ ان کے چرنوں میں سر جھکا کر بولا۔ ہے گورو پتر! میں تمہاری شرمن میں آیا ہوں۔ آپ کے پتلے میرا لگیہ کرنا سوچا رہا نہیں کیا۔ اس لئے آپ ایسا مہین کریں جس سے میں دیہ کے سمیت سورگ کو جاؤں۔ وسشٹھ کے تیاگے جانے پر اب مجھے آپ کے علاوہ کوئی دیکھائی نہیں دیتا۔ کیونکہ اکٹھا داکو خاندان کے آپا ہی پر دہستا ہیں۔

ہے راگھو! ترشکو کے ان وچنوں کو شنکر وسشٹھ کے سو پتر کرودھ سے لال ہو کر بولے۔ بے مودک! ہمارے ستہ دادی پتا سے تیاگا ہوا تو دوسرے کی سہا یتنا چاہتا ہے۔ یہ کام ناممکن ہے۔ اس لئے انہوں نے سوچا کہ نہیں کیا ناممکن کام کو ہم کیسے کر سکتے ہیں؟ ہے راجن! تیری بدھی بھرشت ہو گئی۔ تو ہمارے پتا کا پھان کرنے آیا ہے، یہاں سے چلا جا۔

رشی پتروں کے ایسا کہنے پر ترشکو بولا۔ گورو نے مجھے چھوڑ دیا، اور گورو پتروں نے بھی میرا کٹنا سوچا رہا نہیں کیا۔ اب میں مجبور ہو کر کسی دوسرے پریش کے پاس جاؤں اور اپنے دچا کو پورا کروں گا۔ یہ سنکر وسشٹھ پتروں نے کہا۔ تو نے گورو کے وچنوں پر دشا اس نہیں کیا، اور ناممکن کو ممکن بنانے کی کامنات ہمارا اس ستہ دادی پر دشاروپن کرتا ہے، اس لئے ہم تجھے شاپ دیتے ہیں کہ تو چاندال ہو جا۔ اتنا کہہ کر وہ سب اپنے اپنے استھانوں کے اندر چلے گئے۔

ہے راگھو! راتری گزر جانے پر پراتہ سال اٹھتے ہی ترشکو نے دیکھا کہ اس کا شریک کالا ہو گیا ہے۔ ستر کے بال چھوٹے چھوٹے اور تیز ہو گئے ہیں۔ گلے میں ہڈیوں کا ہار اور لوہے کے آجھوشن ہاتھوں اور پاؤں میں ٹٹے ہیں اور چاندال روپ ہو گیا ہے۔ ایسے بھیاناک اور باجھی روپ کو دیکھ کر اس کے منتری اور لوکر فاکر سے چھوڑ کر چلے گئے۔ ہے راگھو! بہت دنوں تک راجہ ترشکو اکیلا بیٹھا اپنے ہر دیہ میں جلتا رہا۔ اور امنت میں دشوہر منی کے پاس آیا۔ اس کی اس ڈرگتی کو من کر منی کو بڑی دیا آئی۔ اس نے راجہ کو دھیرے دھیرے ہوتے ہوئے کہا۔ ہے اکٹھا داکو گل پر دیہ! ڈر و مست۔ میں تجھے شری دیتا ہوں۔ میں سب رشیوں کو لہو کر تیرے لئے لگیہ کر رہا ہوں جس سے تو اپنے مورخہ کو پر اپستا کرے گا۔ یعنی اس منٹھ دیہ کے ساتھ ہی سورگ کو جائے گا۔ اتنا کہہ کر

راج رشی وشوا مہتر نے اپنے بیٹوں کو یگیہ کی ساگر ی اکھی کرنے کے لئے آگیا دی اور اپنے شاگرد منڈل کو بلا کر کہا کہ بن میں رہنے والے چتے رشی مہتا اور تپسوی ہیں ان کو اور دستھ کے پتروں کو میری طرف سے یگیہ میں آنے کا منتر دے دو۔ گورو کی آگیا پاکر وہ سب شاگرد چاروں طرف منتر دینے چلے گئے۔

ہے راگھو! کچھ دن بعد وہ سب لوٹ کر آگئے اور وشوا مہتر سے بولے۔ ہے گورو! ہم سب بنوں، اور گاؤں میں ہر ایک برہم وادی مہنی کو منتر دے آئے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو یہاں آگئے ہیں اور کچھ نے آنے کا وچن دیا ہے۔ لیکن دستھ کے پتروں نے یہ کہہ کر منتر اسو لیکار کر دیا ہے کہ دیوتا لوگ اس یگیہ کا بھاگ کیسے سو لیکار کر سکتے ہیں جس میں یجان چانڈال اور سپرہست کھتری ہو، اور برہمن کس پر کار چانڈال کے یگیہ کا بھاگ سو لیکار کر سکتے ہیں۔ ہے گورو! دستھ کے پتروں نے یہ شبد بڑی نفرت اور کروہ سے کہے ہیں۔

شاگردوں کے منہ سے یہ وچن سن کر وشوا مہتر کے نیت کرودھ سے لال ہو گئے، اور اس نے ہما کش کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔

”میں نے ان کا کوئی اپرا دہ نہیں کیا۔ پرنتو پھر بھی انہوں نے میرا پان کیا ہے۔ ان کو اپنی پتیا کا اتنا ابھیمان ہے۔ اس لئے میں شاپا دیتا ہوں کہ ان سب سکاناش ہو دے اور آج ہی کال پاش سے بندھ کر یم پوری کو جائیں، اور سات سو جنموں کا چانڈال یونی کو پراپتا ہو دیں۔ ان کو کھانے کے لئے کیول کتے سکاناش لے اور بڑے کر وپا ہو کر سنسار میں وچرن کریں۔“

اتنا کہہ کر وشوا مہتر چپ ہو گئے اور یگیہ کی تیاری کرنے لگے۔

وشوا مہتر کا یگیہ کرنا، اور ترشکو کا سد یہ سورگ کو جانا

شانند بولے۔ ہے رام چندر! سب رشی مہنی کے پتروں سکاناش ہو گیا ہے اور وہ سب یم پوری میں چلے گئے ہیں۔ تب پرنتو ہو کر اس راج رشی نے کہا۔ ہے مہنی جن! اکش واکو نا ندان کے مہتا مہتر وادی راجہ ترشکو یگیہ کی اچھا سے یہاں آئے ہیں۔ اس لئے آپ سب اس پوتر کرم میں سہا متا کریں۔

تب سب تپسویوں نے جو دستھ کے پتروں کی دشادیکھ چکے تھے ڈر سے یگیہ کرنا سو لیکار کر لیا۔ اور بھمی پور وکس یگیہ کرم میں لگ گئے۔ جب یگیہ سہا متا ہوا تو وشوا مہتر نے سب دیوتاؤں کے نام آہوتیاں دے کر ان کو بلایا۔ پرنتو کوئی بھی دیوتا اس یگیہ میں اپنا بھاگ لینے نہ آیا۔ یہ دیکھ کر وشوا مہتر نے کروہ سے جل کر ارودھ ہاتھ میں لے کر کہا۔ ہے ترشکو! میں اپنے تپسوی بل سے تجھے شریہ سہیتا سورگ بھیجتا ہوں۔ اتنا کہہ کر منتر پڑھتے

ہوئے دشواہتر نے آکاش میں جل چڑھا اور اسی سے راجہ ترشنکو دیہہ سمیت لگن پر چڑھتا ہوا سورگ جانیچھا۔
 ہے راگھو! ترشنکو کو سورگ میں آتے دیکھ سب دیوتاؤں سمیت اندر نے کہا۔ ہے مورا کہ اترے
 گورونے تجھے شاپا دیا ہے۔ تو سورگ میں رہنے کے قابل نہیں ہے۔ اس سارن سر کے بل تیرا مرنیو لوک میں
 پتن ہووے۔ اندر کے ایسا کہتے ہی ترشنکو سر کے بل بھونی پر گرنے لگا، اور ڈر کے مارے ”دشواہتر رکشا
 کرو، رکشا کرو“ اس پر کار دو ہائی دینے لگا۔ تب دشواہتر اس کے ڈکھ کی پکار سن کر ودھ سے کھڑا ہو کر بولا۔
 ”وہیں ٹھہرو“ وہیں ٹھہرو“ رشی کے چوں سے ترشنکو بھونی اور سورگ کے دھمیانی مقام پر آکاش میں سر
 کے بل لٹکنے لگا۔ اس کو وہیں لٹکتے دیکھ دشواہتر نے اپنے تیوں سے وہیں سورگ کی رچا کر دی۔ اور دکشن
 دشا میں نیا سپت رشی منڈل رچا دیا، اور نئے تارے بنا دیئے۔ جب سورگ کے سان سب تارا منڈل رچا
 گیا تو رشی نے نئے اندر کی رچا کرنے کا دھار کیا۔ ہے رام چندر! رشی کے اس دھار کو جان کر اندر وغیرہ دیوتا
 بیاکل ہو کر رشی کے پاس آئے اور انک پر کار سے اٹنی کر کے بولے۔ ہے ہہا تمن! ترشنکو کو گور وکشا شاپا
 ہے اور وہ سورگ میں رہنے کے یوگیہ نہیں ہے۔

تب دشواہتر بولے۔ ہے دیوتا لگن میں نے اس شریہ میں سورگ بھیجے کہا وچن دیا، میں اپنے وچن
 کو بھنگ نہیں کر سکتا۔ اس لئے میرا یہ رچا سورگ منڈل سدا بنا رہے گا، اور یہ راجہ سدا امرتا اس نکھتر منڈل
 میں راجیہ کرے گا۔ تب سب دیوتا لوگ ”تمقا استو“ کہہ کر دیو لوک کو چلے گئے۔ ہے رام چندر! اس پر کار
 یگیہ ساپت ہوا، اور سب رشی مہا تما اپنے اپنے استھانوں کو چلے گئے۔



دشواہتر کا براہمن پد پر اپت کرنا۔

شاند بولے۔ ہے رام چندر! یگیہ ساپت کر کے جب سب رشی اپنے اپنے استھانوں کو چلے گئے تو
 دشواہتر بھی وہاں سے چل کر پور و دشا میں آکر کھن تپ کرنے لگے۔ بنا ان جل کے ایک ہزار برس تک تپ
 کرتے کرتے ان کی دیہہ سوکھ کر لکڑی کے سان ہو گئی۔ اس دشا میں ان کی تپیا میں بہت سے وچن آئے،
 پر نتوان سب وچنوں کو ہا کر ودھ کئے شانتا رہ کر انہوں نے دور کر دیا۔ جب تپیا کی سیعاد پوری ہو گئی تو انہوں
 نے ان گریہن کر کے کا دھار کیا۔ جس سے بھوجن بن کر تیار ہوا اور وہ کھانے کے لئے آسن پر بیٹھ گئے، اسی سے
 دیو راج اندر برہمن کا روپ دھارن کر کے وہاں آئے۔ اور مہنی سے بھوجن کی یا چنا کی۔ تب دشواہتر نے
 سب کا سب بھوجن اسے دے دیا اور خود نرا ہار بیٹھے رہے۔ اس گھٹنا سے مہنی کے ہر دیہ میں دھار ہوا کہ
 دکشا ساپت ہو گئی ہے، یہ جان کر میں نے ان کھانے کا دھار کیا تھا، پر نتو اس براہمن کے آنے سے اور پکے

پکائے بھون کے لے جانے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی کھانے کا سہ نہیں آیا اور میری تپتیا پوری نہیں ہوئی۔ اس دچار سے انہوں نے ایک ہزار برس تک مون رہ کر پھر تپ کرنے کے لئے دکشالی۔ اب کی بار انہوں نے تمام اندریوں کے سرو توں کو بند کر کے سانس روک لیا اور مہا دارون تپ کرنے میں لگ گئے۔

چہ رام چندر! سانسوں کو روکنے سے مٹی کے متک میں سے دھواں نکل کر چاروں طرف پھیلنے لگا۔ جس سے تینوں لوگوں میں جیو جنتو بیاہل ہوا اٹھے۔ رشی، مہنی، دیوتا، گندھرو، کیش اور کیت سب اس دھوئیں سے بیہوش ہوئے ہوئے ترہی مان، ترہی مان کرتے ہوئے برہما کے پاس جا کر بولے۔ ہے پر جاپتی! مہا مٹی وشوا متری کی تپتیا پر اہاشٹما کو بیہوش کئی ہے۔ ایک پرکار سے بھلے جانے پر بھی وہ لوہو اور موہ میں نہیں پڑے۔ اب یہ پتے ہوئے سورن کی طرف گندن ہیں۔ ہے سنسار کو اتین کرنے والے! ان کے جیج سے دشوں دشائیں چمک رہی ہیں۔ سور یہ اور چندر! سمیت سارا کچھتر منڈل پھیکا پڑ گیا ہے۔ ان کی اچھا شیکر پوری کرو۔ نہیں تو نفوڑے ہی سے میں سارا جگتا بھی بھوت ہو جائے گا۔ دیکھئے ان کے متک سے بھلے ہوئے دھوئیں کے پر سار سے سندر چھوید میں آگئے ہیں تارے ٹوٹنے لگے ہیں۔ پرتوں سمیت پر تقویٰ بار بار ڈالتی ہے۔ اس لئے ہے دیوتاؤں کے سوامی! ان کی اچھا شیکر پورن کیجئے۔

اس پرکار دیوتاؤں کی پرارتھنا سن کر برہما سب دیوتاؤں سمیت مٹی وشوا متری کے پاس آکر بولے۔ ہے محادھی سست! تمہاری کٹھن تپتیا سے ہم پر سن ہوئے۔ اور ہم نے سب سے سریشٹھ براہمن پدوی ہمیں پروان کی۔ تم سنسار میں بڑے بڑے شکر کے ساتھ چرکال تک سکھ بھوگو گے۔ اب تم اپنے دیش میں جاؤ۔ تب مہا مٹی وشوا متری بولے۔ ہے دیو اگر آپ نے مجھے براہمن پد دیا ہے تو اولکار وشٹکار اور چاروں وید بھی پڑان کیجئے، اور اس کے ساتھ ہی برہما رشی وشٹھ بھی مجھے برہمن کہہ کر پکاسے تب مجھے سکھ لے اور میری کامنا پوری ہو۔ تب میں اپنی تپتیا کو چرتارہ سمجھوں گا۔

ہے راگھو! وشوا متری کا یہ وجہ سنکر سب دیوتاؤں سمیت پر جاپتی برہما کے ساتھ چل کر وشٹھ کے پاس جا کر سب باتیں کہیں۔ تب برہم رشی وشٹھ نے وشوا متری کو کنٹھ سے لگا کر کہا۔ ہے کو شک! تمہیں میں برہمن سو کیا کرتا ہوں اتب برہمن پد کو پراپت کر کے وشوا متری نے بڑے آدر سے وشٹھ کی پوجا ارچنا کی۔ اور سب دیوتا اپنے اپنے لوگ کو چلے گئے۔

ہے رگھو نندن! اس پرکار بڑے دارون تپ کے ذریعہ اس مٹی نے براہمن پد کو سو کیا کر کیا۔ یہ بڑے دھرماتما تپسوی تجسوی سر و شاستروں کے جاننے والے اور سب دیوتاؤں میں ماہر ہیں۔

جب اس پرکار رام اور کھٹشن کو شتاند سنا چکے تو راجہ جنگا بولے۔

ہے مہا مٹی وشوا متری! آپ کے امداد کماروں کے درشن سے میں کرتارہ ہوا۔ ہے مہاتن! میرے آہو

بھاگیہ جو آپ کے چہرہ میری نگری میں پڑے ہیں۔ ہے برہم رشی! اب اسور یہ استنا ہونے والا ہے اور سندھیا اُپاسنا کا سہ ہو گیا ہے۔ سو مجھے چھٹی دیجئے۔ پراتہ کال پھر آپ کے درشنوں سے اپنے نیتروں کو کرتار ترقہ کروں گا۔ تب مٹی نے اُن سب کو جانے کی آگیا دی اور راجہ جنگ اپنے منتر یوں سمیت مٹی کی پرہیکہ یا کر کے وہاں سے وداع ہوئے اور دشوا برہم رشی راجہ کاروں سمیت اپنے مقرہ استھان پر چلے گئے۔

پیناک دھنش کی کتھا۔

دوسرے دن پراتہ کال اثنان وغیرہ سے فارغ ہو کر مہارشی دشوا برہم رشی آسن پر دراجان ہوئے۔ تب مہاراج جنگ اپنے منتر یوں سمیت آکر بولے۔ ہے برہم رشی! میرے یوگیہ کوئی سیوا بتائیے جنگ کے اس پرکار کہنے پر دشوا برہم رشی بولے۔ ہے تپا پا! یہ دونوں راج کمار چھتر یہ کل کے رتن تینوں لوگوں میں مشہور مہاراجہ دشر ترقہ کے پتر ہیں۔ آپ کے یگیہ اور پیناک دھنش کو دیکھنے یہاں آئے ہیں۔ ہے مہا بھاگ! اس دھنش کو انہیں دکھا کر پر سن لیجئے۔ برہم رشی کی ایسی آگیا پا کر راجہ جنگ بولے۔ ہے دشوا برہم رشی! کس پرکار یہ دھنش سیر پاس آیا، اس کا حال میں آپ کو سنا ہوں۔ راجہ ہی کا بڑا بھائی دیو راج تھا۔ دکش یگیہ میں پتی کا بھاگ نہ پا کر سستی کے یوگ انہی سے بھسم ہو جانے پر مہا کال ریشو کو بڑا کوپا ہوا۔ انہوں نے سارے یگیہ کو ناش کر کے اسی پیناک ناک دھنش کو چڑھا کر دیوتاؤں سے کہا — ہے دیو گن! یگیہ میں سیرے بھاگ کے ہونے پر بھی تم نے میرا بھاگ نہیں دیا۔ اس لئے میں تمہارے سر کاٹتا ہوں، تب خوف زدہ ہو کر سب دیوتا بڑی دینچا سے مہا دیو کی استی کرنے لگے۔ اس سے پر سن ہو مہا دیو نے یہ دھنش دیوتاؤں کو دے دیا۔

دیوتاؤں نے اس دھنش کو دیو راج کے پاس رکھ دیا۔ ہے مٹی و راتب سے یہ دھنش بس پر میرا سے ہمارے پاس پڑا ہے۔ ایک بار میرے دیش میں بارش نہ ہونے سے گھوڑا اکال پڑ گیا۔ اُن کے لئے ساری پرہیا باکار کرنے لگی۔ تب میں نے ایک بڑا یگیہ کیا اور اپنے ہاتھ سے کھیتوں میں ہل چلانے لگا۔ ہل سو بھومی کھودتے کھودتے دیو راج سے ایک کنیا بھومی میں سے نکلی۔ اس پر م سندر ی کنیا سستا کو میں اپنے ائمہ پور میں لے آیا۔ اور پتری کے سان پالن کرنے لگا۔ سیتا جب کثور بھتھا کو پر اپت ہوئی تو اُس کو پ اور گن کی چرچا سارے سنسار میں ہونے لگی، اور مختلف دیشوں کے راج کمار آکر مجھ سے اس کی یا چنا کرنے لگے۔ پر نتو میں نے سب کو اپنی پر تگیا سنا دی کہ جو کوئی اس دھنش کو چڑھائے گا وہی سیتا کا پتی ہو گا۔ اس پر ہزاروں راج کمار اور راجے مہاراجے باری باری یہاں آئے پر نتو دھنش کا چڑھانا تو کیا تل بھر بھی بھومی سے نہ ہٹا سکے، وہ سب دھنش آتا مثر مندہ ہو کر میرے دیش میں اُتیات کرنے لگے۔ اپنی سیناؤں سے سجت ہو کر چاروں طرف سے

گھیرا ڈال کر میرے دیش کی سیاؤں پر جھگڑا کرنے اور لوٹنے لگے۔ ایک برس تک میں ان سے یدھ کرتا رہا۔ انت میں بہت سی شکتی کے نشٹا ہو جانے پر میں نے دیوتاؤں کو پرست کر کے گھورتپ کیا، میری پتی سے خوش ہو کر دیوتاؤں نے مجھے چتورنگی سینا پر دان کی جس کے ذریعہ گھوریدھ کر کے میں نے ان سب اچھاتی راجاؤں کو مار بھگایا۔ ہے ہما مٹی! اب سینا سیانی ہو گئی ہے، اس کے بیاہ کے لئے میں نے یہ یگیہ رچا یا ہے۔ سو جو کوئی ہمارا ج کے پنیاک نامی دھنش کو جو کہ دھرم کے سان ہما گھور ہے، چڑھائے گا وہی سینا کو پراپتا کرے گا۔ ہے ہمارا تھی! وہ دھنش ابھی گیکھ ستھلی میں آئے گا، اگر ان میں کوئی بھی دشمن تھا کما اس کو چڑھا کر میری پرتگیا کو پورا کر دے تو جا بھی بلاشبہ اسی کو پراپتا ہوگی۔

رام چند راجی کا دھنش کو توڑنا۔

راجہ جنگ کے مکھ سے دھنش کی کھانسن کر ہما مٹی دشوار متر دونوں راج کماروں کو لے کر گیکھ منڈپ میں پہنچے، جو دیو راج اندر کے دربار کے سان شو بھا پار ہاتھا۔ منڈپ کے اوپر مندر مغل کا دت ان ہزاروں مٹیوں اور ستھری جھالروں سے جگمگاتا ہوا ایسے شو بھا دے رہا تھا، مانوں شرور تری میں پورنیا کی چاندنی میں سونیل اکاش میں تالہ منڈل جگمگا رہا ہے۔ ہزاروں پرچم (دھوجا میں) آکاش میں لہراتی ہوئی جنگ کی کیرتی کو پھیلا رہی تھیں۔ مٹی جڑت ہزاروں مٹیوں والا وہ منڈپ درشکوں کے ہر دیہ کو گمہ کر رہا تھا۔ دیش دیشا نتروں کے نریش اور راج کمار سون اور چاندی کے صاف و صاف آسنوں پر اور وہ چندرا کا راستھتی میں بیٹھے ہوئے ایسے شو بھا دیتے تھے، مانوں سارے سنہار کا ایشوریہ اور یوین ایسی مقام پر اکٹھا ہو گیا تھا چاروں طرف کھڑکیوں میں بیٹھی جنگ پوری کی استریاں ترشیت نتروں سے منڈپ کی چھٹی کو دونا کر رہی تھیں۔ وہ ایسی لگ رہی تھیں، مانو سچا وٹ کے لئے اسپراؤں کی سورتیاں کھڑی کی گئی ہوں۔ ایک طرف ویر لوگ اور مپوی لوگ اپنے شاننا اور اچول تیج سے شانتی کی برشا کر رہے تھے اور دوسری طرف بیٹھے اور سورا پیلے باجوں کی آواز نے گھور سماں بانڈھا ہوا تھا۔ اتنے میں ہما دیو کا پنیاک دھنش بڑی گر جیا کرتا ہوا منڈپ میں لایا گیا جسے پانچ ہزار آدمی ہزاروں پیسوں والے پھیلے پر رکھ کر لائے۔ اس دھنش کا چڑھانا تو کیا دیکھ کر ہی بڑے بڑے بلواؤں کے ساہس ٹوٹا گئے دھنش کے آجانے پر جنگ کے بڑے بیٹے نے اپنی دوسری بیہوں کے ساتھ سینا کو آگے کر کے دھنش کے پاس آیا، اور بھیا کو اٹھا کر اونچے سر میں بولا۔

”ہے بھو منڈل کے راجاؤں اور راج کماروں! ہما دیو کے اس دھنش کو جو کوئی چڑھائے گا، وہی جا بھی کو بیاہ کر لے جائے گا۔“

اس کے بعد سیتا جے مالا ہاتھ میں لئے ایک سندر تھلی پر اپنی سکمیوں کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔ راجہ جنگ کی پرتگیا سن کر باری باری سے اپنے آسنوں سے اٹھ کر راجہ جنگ کو چڑھانے کا جتن کرنے لگے۔ پرتنو کوئی بھی اس کو نہ ہلا سکا۔ تباہی بخت ہو کر اپنے اپنے ہتھانوں پر بیٹھ گئے۔ جب سب راجے اور ہمارا راجہ نیز راجہ بل نکا کر مار گئے تو راجہ نراشا سے بھر کر اُونچے آستان پر کھڑے ہو کر بولے۔ سارے بھومندل کے دیو پودھا یہاں آئے ہوئے ہیں۔ پرتنو کوئی بھی دھنش کو نہ ہٹا سکا۔ آج پرتقوی چھتریوں سے خالی ہو گئی ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے، اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں ایسی پرتگیا نہ کرتا، پرتنوا ب اپنی پرتگیا کو جھنگ بھی نہیں کر سکتا۔ سیتا آؤ پھر کنواری رہے گی، ایشور کی اچھا ایسی ہی معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے تم اپنے اپنے گھر جاؤ۔

راجہ جنگ کے ان وجنوں سے سارا نرپتی منڈل بخت ہو گیا۔ پرتنو سور یہ کل کے اتیش لکشمین کو جنگ کے یہ وجن پسند نہ آئے۔ وہ غصے سے اٹھا اور تیوری چڑھا کر بولا۔ ہے ستھلا نریش! تمہارے یہ وجن سور یہ کل کا ایمان کرنے والے ہیں۔ جہاں سور یہ کل کا معمولی سا آدمی بیٹھا ہو وہاں ایسے وجن کہنے کا کسی کو بھی سہا نہیں ہو سکتا۔ ادھر یہاں تو ساکشت رام چندر جی سوئم وراجاں ہیں۔ یہ ہما دیو کا دھنش کیلے اگر میں ہا ہوں تو بیچ بل سے ہما دیو سمیت سوئم و پریت کو ہلا دوں۔ اور پرتقوی کو رسا تل میں لے جاؤ۔ اتنا کہتے کہتے لکشمین کا شریر کردہ سے کانپنے لگا۔ نیر گنی کے انگارے برسائے گئے۔

لکشمین کی اسی دشا دیکھ کر رام چندر نے شکیت سے اُسے بیٹھ جانے کی آگیا کی، اور وشوامتر کی آگیا پا کر خود اپنے آسن سے اٹھ دھرتی سے دھنش کی طرف چلے۔ اُسے سنگھ کے سامان چلتے ہوئے دیکھ کر رام کو، جا بگی اور سکیاں پہلے تو اتی پر سن ہوئے پھران کی چھوٹی عمر دیکھ اور سوکار پن کو لکھ کر یا کل ہوئیں، من ہی من میں پساتا سے پرارتھنا کرنے لگیں کہ ہے دین دیاو دین بندھو! میری نجاتیرے ہاتھ ہے۔ ہے سر و شکتی مان پر بھو! اپنی دیا سے میرے دُکھ دور کرو اور دھنش کو اتنا ہلکا کر دو کہ اس کمار کے چھوٹے ماتر سے دھنش اپنے آپا اوپر اٹھ آوے۔ ادھر رام چندر نے دھنش کے پاس جا کر پہلے میٹھی مسکان سے سیتا کو دیکھا پھر دھنش کو سہج ہی میں پکڑ کر ایسے اٹھالیا مانو گروڈ سرپا کو اٹھالیتا ہے۔ اور چن ماتر میں اپنی لمبی بھجاول سے اس کی ڈوری کو اتنے بل سے کھینچا کہ وہ گولا کار ہو کر درمیان میں سے دو ٹکڑے ہو گیا۔ اُس سے ایسا بھیانک اور ترسکا شہ ہوا کہ مانو ایک ساتھ سینکڑوں بجلیاں گری ہوں، بھونچال ہونے کے وقت پر تو کے ٹکرانے کو جس پر کار پرتقوی ڈالتی ہے، اسی پر کار دھرتی زور سے تھر تھرنے لگی، جس سے خوف زدہ ہو کر راجے اور ہمارا راجے، تپسوی لوگ اور استریاں جھپتی ہوئی ادھر ادھر بھاگنے لگیں۔ کیول رام، لکشمین، وشوامتر اور جنگ نیز سیتا اچل اپنے اپنے ہتھانوں پر کھڑے رہ سکے۔ جب پرتقوی کا ڈولنا بند ہوا تو سب پرکار سے شانتی ہوئی۔ تب نگینہ منڈپا میں سب کے سامنے کھڑے ہو کر راجہ جنگ بولے۔ ہے ہما شنی وشوامتر! میں رگموکل کے

سور یہ راج کمار کے بل کو مان گیا ہوں۔ ان کے بل اور پراکرم کو دیکھ کر میں حیران رہ گیا ہوں۔ انہوں نے آج وہ کام کیا ہے، جو سنا میں ناممکن تھا۔ اور ہے مہامنی! میری پتری سیتا آج رام چندر کی پتی ہوئی۔ کیونکہ میں نے پرتگیا کی تھی کہ جو کوئی دھنش کو چڑھائے گا سیتا اُسی کی ہوگی، سو اُس نے پرتگیا کو پورا کر دیا ہے۔ ہے دشوا بہتر! سیتا مجھے پرانوں سے بھی ادھک پیاری ہے اور اُس کو راج کمار رام کیلئے دیتا ہوں اس پر کار جنگ کے کہہ چکے پر وینکے سان مڈر کنٹھ سے منگل گیت گاتی ہوئی سکھیاں سیتا کو لئے ہوئے وہاں آئیں جہاں دھنش کو توڑ کر رام کھڑے تھے، اور تاجا سنگو ج اور ہرش کے بھابیوں سے بھرے ہوئے ہر دیہ سے سیتا نے رام کے کنٹھ میں وجے والا ڈال دی۔



راجہ جنگ کا ایو دھیا کو دوت بھیجا!

جب سیتا رام چندر کے گلے میں جئے والا ڈال چکی تو جنگ نے اپنے دوتوں کو ایو دھیا میں سندیش دے کر بھیجا۔ جو رتھ پر سوار ہو کر ایو ویک سے اڑتے ہوئے تین راتوں کو راستہ میں بہا کر چوتھے روز ایو دھیا میں پہنچے۔ راستے کے پرشرم سے تھکے ہوئے وہ کچھ سے وشرام کر کے راج مندر میں داخل ہوئے، وہاں انہوں نے بہاراجہ دشرتھ کے درشن کئے جو ساکھنات دیوتا کے سان سنگھاسن پر صا جان تھے۔ راجہ کو دیکھ کر وہ بڑی غمزدگی سے راجہ کو دیکھ کر بولے۔ ہے راجن! بہاراج جنگ نے بڑے آدور سمیت آپا کی، آپا کے پر یوار کی اور منتری منڈل کی کٹل پوچھ کر دشوا بہتر کی آگیا سے یہ سندیش دیا ہے کہ میری کنیا سیتا میں امولہ پر اکرم ہے، یہ بات سارا سنا رہا جاتا ہے۔ سو ہے راجن! بہارشی دشوا بہتر کے ساتھ آئے تھما سے بڑے پتر نے اپنے پر اکرم سے اُسے بتایا ہے۔ بہا دیو کے اُس وجر سان دھنش کو جہ سے بار کرانیک راجے گروک کوٹ گئے تھے، اُس نے اپنے بیج بل سے سب کے سامنے درمیان میں سے توڑ کر دو کھنڈ کر دیا ہے اس لئے سیتا پر تگیا کے انو سارا اُس کی ہو چکی ہے۔ اس لئے راجن! پر یہ جوں، اور منتریوں اور گورو دھنش کے ساتھ جلدی متھلا پوری میں آئے جس سے وید بدھی سے وواہ کر کے آپا سنا سوا لے ہوں! اور میں اپنے قرض سے نکلتا ہوا ہوں۔

دوت کے کہ سے راجہ جنگ کا سندیش سن کر دشرتھ اتی پر سن ہو کر منتریوں سے بولے۔ کل متھلا پوری کو یا تہا ہوگی۔ اس کارن بہت سا دھن اور اونٹ ہاتھی، گھوڑے اور پیدل سینکوں سے شو بھت ایک بڑی چورنگی سینا کو پراتہ کال یا تہا کے لئے آگیا دیجئے۔ دیر نہ ہو، کیونکہ سمہ دھی نے جلدی پہنچنے کو کہلا بھیجا ہے۔ کل بڑی بیو دھی ویشٹھ، وام دیو، جابال، کاشپ، مار کھنڈے اور بہارشی کا تیا این بچہ

سے پہلے چلیں۔

دوسرے دن بھور ہوتے ہی مہاراج دشرتھ ایودھیا سے سینا سمیت مگھلا کی طرف چلے اور چار دن کے بعد جنگ کی نگری میں بڑی دھوم دھام کے ساتھ پہنچے۔

رشیوں اور مینوں سمیت راجہ دشرتھ کے آنے کا سماچار پا کر راجہ جنگ نے دروازے پر بڑے ساروہ کے ساتھ ان سب کا آدراستکار کیا، اور پھر ہاتھ جوڑ کر دشرتھ سے بولا۔ ہے راجن! آپ کے آنے سے میرا دیش پوتر ہوا۔ آج میرے بھائیہ اُدے ہوئے جو بڑے محبوبی برہم رشی و سٹھ کے درشنوں سے میں کرتا رہتا ہوں، اور بھائیہ ہی سے آپ نے میرے کل کامان بڑھایا ہے۔ آج میں اپنے بھائیہ کی سرانہا کئے بنا نہیں رہ سکتا جو آپ جیسے پرکرمی شکتی شالی اُچ کل کے راجہ سے میرا سمندھ ہوا ہے۔ اس پر رسم ہو جانے کے بعد راجہ دشرتھ اپنی ساری سینا اور منتری منڈل کو لے کر جن دا سے میں گئے اور رام لکشمین کے ساتھ بڑے آرام کے ساتھ رات گذاری، اور راجہ جنگ بھی وواہ کی تمام سائگری بھی پوروں رکھوا کر سونے کے کمرے کو چلے گئے۔ دوسرے دن پراتہ کال جنگ کا چھوٹا بھائی کُشن دھوج بھی سال کا لے پوری سے آیا، اور اپنے دھرماتا بھائی جنگ کو ملا اور شتاند کو دراجہ کو پرنام کر کے دویہ آسن پر بیٹھا۔ تب راجہ جنگ نے شتاند نامک اپنے منتری کو کہا۔ ہے مہا پرکرمی! جنکے آنے کی باٹ دیکھ رہا تھا۔ وہ بھائی کُشن دھوج آگئے ہیں۔ اب آپ جلدی جا کر اکش وا کو کل سورہ بہاراجہ دشرتھ کو دونوں کماروں سمیت یہاں لے آئیے۔ راجہ کی آگیا پا کر منتری نے ہاتھ جوڑ کر دشرتھ کو کہا۔ ہے مہاراج ادھی راج! مگھلا نریش مہاراج جنگ ان کے پایا دیئے اور پرہوت آپ کے درشنوں کی راجھا سے آپ کی پرستیکشا کر رہے ہیں۔

اس سنڈیش کو پا کر راجہ گورو و سٹھ اور منتریوں سمیت وہاں پہنچے جہاں جنگ ان کی راہ دیکھ رہے تھے۔ انہیں دیکھ جنگ نے منتریوں سمیت آگے کر دشرتھ کا سواگت کیا۔ جب سب اپنے مقررہ آسنوں پر بیٹھ گئے تو اکش وا کوئس کے دیوتا مہا رشی و سٹھ رام اور لکشمین کا گو تر پڑھتے ہوئے اس پر کارنس کا ورنن کرنے لگے۔ ہے مٹھی لاتی جنگ! اس منش میں سب سے پہلا راجہ مندسا منو کا پتر اکش وا کو ہوا، جو ایودھیا کا سب سے پہلا راجہ تھا۔ اکش وا کو کا پتر راج دا لا تھا۔ وہ تھا لکشمی۔ وہ ایک پتر رکھتا تھا۔ جس کا نام وی لکشمی تھا۔ وی لکشمی کا پتر بڑے پر تاپ والا دان ہوا وان کا پتر بڑے نیش والا انترتہ ہوا۔ انترتہ کا پتر راجہ پرکھو ہوا۔ جس نے سب پریتوں کو اور ساری پریتوں کو رینک اور بڑی شو بھا والی بنا کر اپنی گیری کو امر کر دیا۔ پرکھو کا پتر ترشکو ہوا۔ ترشکو کا پتر دھوندھوم مار ہوا۔ دھوندھوم مار کا پتر یو ونا شب ہوا۔ جس کے بیچ سے سارا برہماند کا نپتا تھا۔ یو ونا شب کا پتر مان

ہوا۔ مان دھاتا کا پتر بڑے لیش والا سُندھی ہوا۔ سُندھی کے دو پتر ہوئے۔ دھرو سندھی اور پرین جیتا
 ان میں سے دھرو سندھی کا پتر بھرتا نامک بڑا تجبوی ہوا۔ بھرتا کا پتر است ہوا۔ ہے دی دیہہ است کا
 ہے بہہ، تال جنگہ اور شش بندھونا مک تین راجاؤں سے گھوڑیدہ ہوا۔ میدہ میں اُن سے پرست ہو کر راجہ است
 اپنی دو پتینوں کے ساتھ ہالیہ میں چلا گیا اور وہیں مریو کو پراپتا ہوا۔ اُس سے اس کی دونوں استریاں گریہ
 وئی تھیں۔ اُن میں سے ایک نے اِی رشا سے دوسری کو زہر دے دیا۔ زہر سے دکھی ہوئی وہ کاندی نام کی
 راج پتی ہمارشی چیون کے پاس آئی، جو اُن کے پاس ہی ایک سندرا شرم میں رہتا تھا۔ کاندی نے اپنی کتھا
 ... بڑی دینا کے ساتھ اُسے سنائی تپا کر ونا سے بھرے ہوئے ہر دیہ والے چیون نے اُسے اوشدھی دی
 اور کہا۔ ہے سو بھگے ماتیرے گریہ سے بڑا پرتانی تینوں لوگوں کو جیتنے والا پتر پیدا ہو گا۔ تیری سوتن نے تجھے
 گرل یعنی زہر دیا ہے اس کارن اُس پتر کا نام ساگر ہو گا۔ ہمارشی چیون کے اس وجہ سے خوش ہو کر کاندی
 نے اُسے پرنام کیا اور کچھ دن بعد ساگر نام کے پتر کو جنم دیا۔ ساگر کا پتر اسمجنس ہوا۔ اسمجنس کا پتر دلیپ ہوا جس
 کے لیش سے آج تک کل دُنیا واقف ہے۔ دلیپ کا بھائی تھ نام کا پتر ہوا جس کے گنوں کا آج تک یہ بھاگیر مٹی
 گنگا اپنے نرمل پتلاپ سے دشوں و شاؤں میں نشان کر رہی ہے۔ بھائی تھ کا پتر لگو تھ ہوا۔ لگو تھ کا پتر رگھو
 ہوا جو پتر کی اچھا سے چہرہ کا لگو کی سیو اکرتا رہا۔ رگھو کا پتر بڑے تیج والا پروردھی ہوا جس کو پشادک
 اور کلماش پادھی کہتے ہیں۔ پروردھی کا شکمن نام کا پتر پیدا ہوا۔ شکمن کا سو دشمن اور سو دشمن کا گنی برن ہوا
 گنی برن کا پتر شگیرگ ہوا اور شگیرگ کا مرو نام کا پتر ہوا۔ مرو کا پر شو شرم نامک پتر ہوا، اور پر شو شرم کا
 پتر امبریش بڑا مہا اتما پتر پیدا ہوا۔ امبریش کا پتر راجہ نہوش ہوا۔ نہوش کا پتر راجہ ییاتی ہوا۔ ییاتی کا پتر
 نا بھاگ ہوا۔ نا بھاگ کا پتر راجہ اج ہوا جس نے اپنے تیج سے سارے برہما نڈ پر راجہ کیا۔ آج کا پتر دشر تھ اور
 ہماراجہ دشر تھ کے چار پتر رام، لکشمی، بھرتا اور شرم لکشمی ہیں۔ ہے دی دیہہ است کا رام اور لکشمی کے لئے آپ کی
 دونوں کنیا میں دینے پوکیہ ہیں۔ جو ان کے یہ روپا، یوہن اور یوگیتا میں دونوں راجکاروں کے مطابق ہیں۔
 اس پر کار رام لکشمی کی بنشاد لی کہہ کر مہاسنی و سٹھ چپ ہو گئے۔

اُن کے بعد راجہ جنک بولے۔ ہے ہمارشی! کنیا دان کے نئے کلہن پرش اپنے خاندان کا سدا سے ورثہ کرتے
 آئے ہیں۔ سو میں بھی اپنی بنشاد لی کہتا ہوں۔ سُنئے۔

تین لوک میں پر سدھ بڑے مہا تہا ستیہ رادی بنی نامک راجہ ہماراے کل کے پہلے راجہ تھے۔ بھگے کے پتر
 مٹی ہوئے مٹی کے پتر راجہ جنک ہوئے۔ جنک کے پتر اُردو اُسو ہوئے، اُردو اُسو کے پتر نڈی بردھن ہوئے۔
 نڈی بردھن کے ٹوکیتو نامک بڑے پرتانی راجہ ہوئے۔ ٹوکیتو کے پتر دیو داتا ہوئے۔ دیو داتا کے برہ ور تھ
 اور برہ ور تھ کے پتر ہمارا ویر نامک ہوئے جن کی دیرتا سارے سمار تہا ستھو ہے۔ ہمارا دیہہ کے پتر سو دھرتی

ہوئے جو ہمالیہ پر بت کے سامان بڑے صبر والے تھے۔ سو دھرتی کے پتر دھرتیٹھ کیتو اور دھرتیٹھ کیتو کے ہر شو اور ہر شو کے مڑونا مک پتر ہوئے۔ راجہ مڑو کے پرتندھاک ہوئے اور پرتندھاک کے پتر کیرتی رتھ ہوئے۔ کیرتی رتھ کے پتر وی بڑھ ہوئے۔ وی بڑھ کے پتر ہی دھرتی ہوئے اور ہی دھرتی کے کیرتی رتھ ہوئے جو بڑے لیش والے تھے۔ کیرتی رتھ کے پتر ہمارو اور ہمارو کے سورن رونا مک پتر تھے۔ سورن رونا کے ہر شو رونا ہوئے اور ہر شو رونا کے دو پتر ہوئے۔ جن میں سے بڑا میں اور چھوٹے کیش دھوج۔ بوڑھا ہونے پر میرے پتا مجھے راجہ سوہنپ کر اور کیش دھوج کو میرے آدھین کر کے خود بن کو چلے گئے۔ ان کی مرتیو ہونے پر میں راجہ کو چالانے لگا۔

سے برہم رشی! ایک دن شام کو اچانک شالکا شنیہ پوری کے راجہ شودھبھانے اپنی سیناؤں سے متعلق پوری کو گھیر لیا، اور دوت کے ہاتھ یہ سندیش بھیجا کہ مہادیو کا پیناک دھنش جو دیوتاؤں کی امانت تھارے پاس ہے۔ وہ ہمیں دے دو۔ اور اس کے ساتھ ہر گننی ستیا کو بھی ہمارے ارپن کرو۔ پرتو میں نے اس کی ان یا چناؤں کو سو یکار نہ کیا۔ جس سے ہم دونوں میں بڑی بھاری لڑائی ہوئی۔ لڑائی میں شودھبھانے مارا گیا۔ ہے برہم رشی! شودھبھانے مارے جانے پر میں نے اپنے چھوٹے بھائی کو شالکا شنیہ پوری کا راجہ بنا دیا سو یہ جو آپ کے سامنے بیٹھے ہیں میرے چھوٹے بھائی شالکا شنیہ پوری کے راجہ کیش دھوج ہیں۔ اب میں تپتی دونوں پتر یوں کو رام اولکھشن کے لئے دیتا ہوں، اور تین بار کہتا ہوں کہ سینا رام کے لئے اور رام لکھشن کیلئے جو۔ راجہ کے اس پر کار کہنے پر وشوا برتر اور وشٹھ خوش ہو کر بولے۔ آپ اور ہمارا راجہ دشرتھ دونوں ہیں علی خاندان میں سے۔ سچ منج یہ سبندہ بڑا ہی اتم ہوا ہے۔ پرتو راجن! جس پر کار آپ کے ساتھ سورئہ کل رشی دشرتھ کا سبندہ ہوا ہے، اسی پر کار آپ کے چھوٹے بھائی کیش دھوج سے بھی ہونا چاہیے، اور اس کے لئے ہم ان کی دونوں کنیاؤں کو جو کہ پریم روپا دتی ہیں، بھرت اور شترگن کے لئے مانگتے ہیں۔ ہے دی دیبہ! ہمارا راجہ دشرتھ کے چاروں راج کمار بڑے دھرماتا، سینہ وادی، سند اور دو یہ گنوں والے ہیں اور آپ کی اور آپ کے بھائی کی کنیا میں بھی روپا اور شیل میں ان کے مطابق ہیں۔ اس ہمارے ان کا وادہ سبندہ بھی اس کل میں کر دیجئے۔ تب جنگ نے مٹیوں کے وچن کو سو یکار کرتے ہوئے کہا، اپنے میرے اور میرے کل کی پر شنہا کر کے میرا بڑا مان بڑھایا ہے۔ اس سے زیادہ مجھے اور کیا چاہیے۔ میں اپنے بھائی کی کنیا میں بھی بھرت اور شترگن کیلئے دیتا ہوں۔ اس پر کار کہہ کر جنگ کھڑے ہو گئے، اور دونوں ہاتھ جوڑ کر شیش جھکا کر بولے۔ میں نے چاروں کنیاؤں کو دینے کا دھرم کر لیا۔ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں۔ اب آپ جیسا مناسب سمجھیں کریں۔ تب ہمارا راجہ دشرتھ اتنی پرسن ہو کر بولے۔ ہے متعلقا نریش! آپ جیسے اونچے کل کے اور شہہ گنوں والے بھوتی سے سبندہ ہونے پر میں کیرت کرتیہ ہوا ہوں۔ آپ کا کلیان سورن کے پتروں سے جڑت گنوں میں ہزاروں کی تعداد میں برہمن کو

دی گئیں۔ اُس سے چاروں پتروں کے درمیان بیٹھے ہوئے راجہ دشرتھ بڑی شو بھا کو پر اپت ہوئے۔

شادی!

گودان سے فارغ ہو کر جس وقت راجہ دشرتھ سمدرھی کے راج بھون میں چلے کو تیار ہوئے اُس وقت کیکے راجہ کے پتر بھرت کے مایو دھا جت وہیں آن پہونچے، اور راجہ دشرتھ سے کشل شکل پوچھ کر بولے ہے راجن! میرے پتائے آپ کا کشل سا چار پوچھا ہے۔ وہ بھی سب پرکار سے کشل ہیں۔ انہوں نے سندیش دیا ہے کہ بھرت کو دیکھ بہت دن ہو گئے ہیں سو اُس سے مٹوڑے وقت کے لئے بھیج دیجئے۔ ہمارا راج یہ سندیش لیکر پہلے میں ایو دھیا گیا، پر نتو دہاں سے یہ سوچنا ملی کہ آپ راج کماروں سمیت جنگ پوری گئے ہیں۔ سو میں یہاں آیا ہوں۔ ہمارا راج دشرتھ نے یو دھا جت کا اچھی پرکار سے ستکار کیا، اور اس کو تنگ لے کر سارے رشیوں، اور منتریوں سمیت یگیہ شالہ میں گئے۔ دروازے پر شجہ مہورتا سے اسکریتا ہو کر لکھشن، بھرت اور دشرتھ وگن بہت دہاں آکر پتا کے پاس کھڑے ہو گئے۔ تب ہمارا راجی وسٹھہ یگیہ شالہ کے اندر جا کر ہمارا راجہ جنگ سے بولے، ہے دی دیہ! ہے ستھاپتی پُرش سرستھہ! ہمارا راج دشرتھ پتروں سمیت اندر آنے کی آگیا مانگتے ہیں۔ یہ سنکر راجہ دشرتھ نے جواب دیا۔ ہے مہاتمن! اس گھر کا راجہ دشرتھ کے سوا کون دوسرا ہے؟ یہ حیرت ہے کس نے انکو روکا ہے۔ کون دوار پال ہے، وہ کس کی پر تیکشا میں باہر کھڑے ہیں۔ ہے مہاتمن! انکی کی جلتی شکھاؤں کے سامان چاروں کنیا میں ویدی کے ٹکٹ کھڑی ہیں، اور میں ہمارا راج کو دیکھ رہا ہوں۔ آپا دیہ نہ کریں، اور جلدی کام کریں۔ کیونکہ شجہ لگن جیوتھیوں نے مقرر کر رکھا ہے۔ ہمارا راج جنگ کا یہ جواب پا کر دشرتھ منتریوں سمیت چاروں پتروں کو آگے کر کے یگیہ استھان پہ آئے، ان کے آئے پر بڑے آد کے ساتھ جنگ نے ان سب کی پوجا کی، اور سورن و موتیوں سے جُبت آسنوں بہان کو بٹھا کر وسٹھہ کو کہا۔ ہے پر ہم رشی! ان رشیوں اور بہانوں کے ساتھ آپ ہی اس شجہ کرم کو کروائیے۔ کیونکہ آپ ہی اس کے یوگیہ ہیں۔

ان کی اس پرارتھنا کو سو کیا کر کرتے ہوئے وسٹھہ نے ہمارا رشی و شوامتر اور شتتا نند کے ساتھ کار یہ شروع کیا۔ ویدک بدھی سے ویدی بنائی گئی۔ اُس ویدی کو انیک پرکار کے کیندا، گلاب، موتیا، چمپا، کھکی وغیرہ منوہر سوگندھی والے پھولوں سے سجایا گیا۔ انیک پرکار کے سندر پھولوں والے گلوں نے اُس ویدی کی شو بھا کو دوکنا کر دیا۔ استھان استھان پر دھوپا سر سے، چاول، اگشت، دہی، گھی، شہد اور ساگری رکھ دی گئیں۔ جمونی پر گشتا کے آسن بچا دیئے گئے۔ جب سب پرکار سے ویدی سج گئی اور سب چہرین مناسب مقامات پر رکھ دی گئیں تو وید منتریوں سے انکی کو پر جولت (جلا کر) کر کے ہمارا رشی وسٹھہ ہون کرے لگے۔

پھر سے پاؤں تک آکھوشنوں سے سبھی بال سُور یہ کی کرن کے سامان جنک نند فی سینا کو لاکر ہوسم کی انہی کے پاس رام چندر کے سامنے کھڑی کر کے سٹھلا پتی مہاراج جنک بولے۔ ہے کو شلیا نندن! یہ میری کنیا سیتا تری اردھا کھنٹی، چھپایا کے سامان سدا تیرے پیچھے چلنے والی سہر دیہ میں چارنی ہو۔ اس کو سو یکار کرو۔ ہے مہا یا ہو! آج سے یہ تیری ہوئی۔ یہ کہہ کر اُس نے منتر وں سے پوتر کہہ کر بوجھل اٹھلی میں سے چھوڑ دیا۔

اُس وقت استریاں دینا کے سامان کنٹوں سے ٹھکل گیت گانے لگیں۔ دیوتاؤں نے آکاش سے پھولوں کی ورشا کی۔ رشیوں نے سادھو سادھو کہا۔ ڈھول۔ نفیری، گھڑیاں اور انیک پرکار کے باجوں کی گھوڑاوازیں اُٹھنے لگیں۔

اس کے بعد راجہ جنک لکشمین سے بولے۔ ہے سُمتر نندن! ادھر آؤ۔ یہ میں اپنی دوسری کنیا ارملا تہیں دیتا ہوں۔ یہ تمہاری رفیقہ حیات ہوئی۔ تب ارملا کو انہی کے پاس لکشمین کے سامنے کھڑا کر کے راجہ جنک نے جل کی اٹھلی بھری اور بدھی پوروک منتر پڑھ کر چھوڑ دیا۔ ارملا کو یہ دان کر کے پھر اُسی پرکار بھرت اور شتر دھن کے لئے مانڈوی اور شتر کیرتی کو دے کر راجہ کش دھوج نے بڑی پرستیا اور پیار کے ساتھ چاروں پُتر یوں کے ہاتھ چاروں راج کماروں کے ہاتھوں میں دیتے ہوئے کہا، ہے سُور یہ بنسی راجکمارو! آپ سارے ہی برہمنچاری سوسہ، سوشیل، ویدرت اور سدگنوں سے لنگرت ہوں۔ یہ تمہاری پندیاں تمہارے انوکول ہوں۔ اب تم ان کو گرہن کرو۔

جنک اس پرکار کہنے پر مہارشی وسٹھ کی آگیا سے چاروں راج کماروں نے پتینوں سمیت آگ کی پری کر مائی۔ اس وقت ویدی پر پھولوں کی ورشا ہوئی۔ تب چاروں دشرتھ کمار دی وامت ہو کر پتینوں سمیت وہاں سے اپنے نواس استھان کو چلے۔ اُن کے پیچھے راجہ دشرتھ رشی مٹی اور سارا منتری منڈل چلا۔ رات بھر ٹکھ سے سو کر پراتہ کال مہاشنی وشوامتر، مہاراجہ دشرتھ اور راجہ جنک سے آگیا لیکر آکر کھنڈ کی طرف چلے گئے۔ اس کے بعد مہاراجہ دشرتھ بھی راجہ جنک سے آگیا لے کر راجکماروں سمیت ایودھیا کو چلے گئے۔ وداعی کے سے راجہ جنک نے ہاتھی، گھوڑے، رتھ، داس داسیاں، سورن، چاندی، ہیرے موتی، گنوں وغیرہ بہت سی ساگر مری جہیز میں دیں، اور پھر راجہ دشرتھ کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا ٹکھ کے دروازے پر کھڑا ہو، ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے ایودھیا پتی میں آپ کا داس ہوں۔ آپ کے ساتھ سمندہ ہونے سے میرے گل کا مان بڑھ گیا۔ راجن! آپ کا کلیان ہو، اور میری کنیا میں آپ کے پُتر یوں کے انوکول چلنے والی اور آپ کے آشیر واد سے سدا خوش رہنے والی ہوں۔ اس کے بعد سیتا، ارملا، اور کش دھوج کی دونوں پُتر یوں سے مل کر دشرتھ سے آگیا لے کر دیوگ سے آنسوؤں کو پونچھتا ہوا سٹھلا پتی جنک اس لوٹا۔ رشیوں اور رام چندر سمیت جاتے ہوئے راجہ دشرتھ کے پرتی کوئے وغیرہ کھپتی ادھر ادھر منڈلاتے

ہوئے بند کرنے لگے اور ہرن چکر کاٹنے لگے۔ راج شرسٹھ دشرتھ نے اُن کو دیکھ کر دستھ سے پوچھا۔ اسو منہ
 بکھنشی اور گھور مرگ پر دقتنا کر رہے ہیں۔ ہر دیہ کو لپکا دینے والی یہ کیا بات ہے؟ میل من تو بٹھا جا رہا ہے
 تب مہارشی دستھ نے کہا، راجن! بکھنشیوں کا تہہ کرنا بھنیکہ بجے کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ یہ مرگ اس
 بجے شانت ہونے کو ظاہر کرتے ہیں۔ اُس وقت سب نے بڑے اکر روپ والے جٹا میں پھیلانے بھنیکہ لکھ
 والے پر شورام کو دیکھا، جس نے سور یہ کے سمان چمکتے ہوئے بڑے کلہاڑے کو اپنے اونچے کندھے پر رکھا
 تھا اور ہاتھوں میں دھنش بان چڑھائے تیروں سے اس پر کاراگنی کی درشا کر رہا تھا، مانو تری پورنا ناگ
 دیو کو مارنے کے لئے شاکشات مہادیو کھڑے ہیں۔ کھشتریوں کے لئے یم روپا گنی کے سمان چلتے ہوئے
 بھیم آسکار اُس جدا گنی کے پتر کو کھڑے دیکھ سب کی آنکھیں اس پر کار بند ہو گئیں، جیسے جلیٹہ آشاڑھ کے چلنے
 سور یہ کو دوپہر کے سسے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ اُسے دیکھ کر دستھ وغیرہ مہارشی آپس میں جھک کر باتیں
 کرنے لگے کہ کہیں پتری بدھ کا بدلہ لینے تو یہاں نہیں آیا۔ پہلے کھشتری راجاؤں کے پران لے کر اسکا من منتا
 رہت ہو چکا تھا۔ اب پھر کھشتریوں کو مارنا منسا سب نہیں ہے۔ اس پر کار وچار کر کے اُن سب رشی منیوں
 نے ہاتھ میں اردھیہ لے کر کہا۔ ”ہے پر شورام! ہے جدا گنی سُت! ایسی مدھر باقی بھی، تب اردھیہ کے
 ذریعہ ستکار کئے جانے پر پر شورام کو شلیا نندن رام سے بولا۔ ہے رام! اس سے سارے سنسا میں
 تیرے جیسا بلوان کوئی نہیں ہے۔ تیری بھجیاؤں کا بیش تین لوک میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ میں جانتا ہوں، اور
 میرے گورو کے دھنش کو بھی تم نے ہی توڑا ہے، یہ بھی میں سن چکا ہوں۔ یہ کام کر کے تم نے اپنی شکتی اور
 بل کا بیشال ثبوت دیا ہے۔ اب میں دوسرا دھنش لایا ہوں۔ سو ہے راگھو! دجر کے سمان کھو اس بھنیکہ
 دھنش کو، جسے میں نے اپنے پتا سے پایا، تو چڑھا اور اپنی بھجیاؤں کا بل دکھا، اگر اس کو تم نے پھینچ لیا تو بلا
 شبہ تو میرے ساتھ مل یدھ کرنے یوگیہ ہوگا۔

پر شورام کے ایسے وچن سن کر بجے سے بیاکل ہوا ہوا راجہ جنک بولا۔ ہے نرشار ڈول! ایک بار
 کھشتریوں کا ودھ کر کے تو اپنے پتا کی ہتیا کے بدلے کی پیاں بچھا چکا ہے۔ تیرے بل اور پر اکرم کو کون نہیں
 جانتا۔ کون دیر تیرے سا سن یدھ میں ٹھہر سکتا ہے؟ اب تو ان بالکوں کو ایسے وان فے۔ کیونکہ براہمن
 ہونے سے تہین یدھ کرنا نہیں اچیت ہے۔

پر متو کر ودھ سے چلتے ہوئے جدا گنی سُت نے جنک کی باتوں پر دھیان نہ دیا، اور پھر رام ہی سے
 بولا۔ ہے رام! شستروں کے قلعے کو توڑنے والے دو دھنش سارے براہمنڈ میں پر بدھ و شوکرما
 نے بنائے تھے۔ اُن میں سے ایک دھنش سے شو جی نے تری پونا مکا دیتہ کو مارا، اُسے تم نے توڑ ڈالا
 یہ دوسرا بھی اُسی کے مطابق ہے۔ یہ دیوتاؤں نے بھگوان وشنو کے لئے دیا تھا۔ ایک دن دیوتاؤں نے

چتر بچ رہا ہے پوچھا کہ ہے پر جاتے ! ان دونوں میں سے کون سا دھنش مقبوط ہے ؟ اس پر شیو اور دشنو میں گھوریدھ ہوا۔ اس نڈھ میں لڑتے لڑتے مہادیو کا دھنش ڈھیلا ہو گیا۔ اور یہ نتیجہ ہوا کہ شو کے دھنش سے زیادہ مقبوط ہے۔ اس پر کیلاش نشو نے وہ دھنش دیو راج کے سپرد کر دیا اور دشنو نے اپنا دھنش بھرگویش ری چیک کو دیا۔ ری چیک نے جدا گنی کو دیا۔ جب تپ کی اچھا سے میرے پتا جدا گنی نے سب شستراستروں کو تیاگ دیا تو سائرہ سہسترا ہونے میرے پتا کو مار ڈالا۔ میرے پتا کے نزدیک بار سے جانے پر میرے کمرودھ اور دکھ کی انتہا نہ رہی۔ بدلے کی آگ سے میرا ہر دیہ جلنے لگا، اور اس گنی کو میں نے انیک بار ہسنگھیکہ کھشتریوں کے پران لے کر ثنائت کیا، اور ساری پریشوی کو جیت کر اُسے دان میں دے دیا۔ اور خود تپ کرنے کے خیال سے ہندو پرست پر گیا۔ اب گورو کے دھنش ٹوٹنے کا سماچار سن کر یہاں آیا ہوں۔ سو ہے راگھو ! اس دھنش کو چڑھا کر اپنے کھشتری دھرم کو پورا کر کھشتری نڈھ سے کبھی نہیں ڈرتا۔ اگر تم نے اس دھنش کو چڑھا دیا تو میں سمجھوں گا کہ تم میرے ساتھ دونیدھ دکشتی کی طرح کا نڈھ بھی کر سکو گے، اور پھر تیرا میرا دونیدھ ہو گا۔

پرمشورام کو جیتنا

پرمشورام کے یہ وجین سن کر دشرٹہ پترشری رام چندر اپنے گورو کے سامنے کھڑے ہونے کے کارن بڑی عمر تاکے ساتھ بولے۔ ہے بھرگویشٹ اپنے پتا کے بدلے کے سخت جو کام تم نے کئے ہیں، وہ میں نے سنے ہیں، میں تمہارے پر اکرم کو مانتا ہوں۔ پر تو پچھتاؤ دھرم سے بندھا ہوا میں تجھ براہمن پر کھسی پر کار بھی ہاتھ نہیں اٹھا سکتا۔ کنتو پھر بھی تو میرا ور میرے کھشتر میتب کا ایمان کرتا ہے اسے میں سہن نہیں کر سکتا۔ اس کارن ہے پرمشورام ! آج تو میرے ساتھ میرے ساہس اور میرے پر اکرم کو تو اپنی آنکھوں سے دیکھ۔ یہ کہہ کر کمرودھ سے جلتے ہوئے نیتروں والے رام چندر نے پرمشورام سے اس کے دھنش کو لے لیا اور پھر اس پر ڈوری ڈال کر اس پر بان کو رکھا۔ اس کے بعد کمرودھ سے بھرے ہوئے رام جدا گنی کے پتر سے بولے۔ ہے براہمن ! تم دشو شتر کے کھلتی پو تر ہو۔ اور جاتی کے براہمن ہو، اس کارن میں تمہارے پران نہیں ٹوٹ گا۔ پر نتو ڈوری پر چڑھایا ہاں نشیمل نہیں جا سکتا۔ اس لئے کہو تو میں اس سے تمہارے چرنوں کو کاٹ کر تمہاری گتی کو روک دوں، یا تمہارے ان سب لوگوں کو ہمیشہ کر دوں جو تم نے بڑی کھن تپیا سے پر اپت کیا ہے۔ ہے جدا گنی پتا ! شستروں کے بل کو ناش کرنے والا یہ بان اب کس دشا میں جھوڑوں ؟

رام چندر جی کے ہاتھ میں دھنش دھارن کیا ہوا ہے۔ ان کے منکس سے سور یہ کے سان تچ درش رہا ہے۔

اور پرشورام نیتج ہوا ہوا رام چندر کو دیکھ رہا ہے۔ رام چندر کے مکھ سے یہ وچن سن کر بہت دی ریہ ہوا پرشورام بولا۔ ہے دشرفہ سرت اسارے کھتر یوں کو مار کر جب میں نے پرکھوی کو جیت لیا تو میں نے اس بھوی کو تیشپ رشی کے لئے وان دے دیا۔ تیشپ رشی نے کہا کہ دھرم انوسار تم نے ساری پرکھوی مجھے دان دے دی ہے اس پر اب تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ اس لئے میں آگیا دیتا ہوں کہ میری بھوی میں تم نے رہو، ہے رام اگور کے وچن کو سو لیا کرتے ہوئے میں نے راتری میں بھوی پر وشرام کرنا تیاگ دیا، اس لئے ہے ویر! تم میری گتی کاناش مت کرو! اور میرے تپ سے جیتے ہوئے لوگوں پر بان چھوڑ کر ان کاناش کرو۔ رگھونندن! اس دھنش کے چڑھانے سے میں تم کو دشمنو کا اوتار مانتا ہوں۔ یہ دیکھو! سب دیوتا لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اب بان چھوڑیے بلاشبہ آپ دشمنو کے اوتار ہیں۔ آپ سے ہار جانے میں بھی اپنی عزت مانتا ہوں۔ میں اگر مار گیا تو اسی سے ہند پر بہت پر چلا جاؤں گا، آپ بان چھوڑیں!

یہ سن کر شری رام چندر جی نے دھنش کی ٹوکا کرتے ہوئے بان چھوڑا اور پرشورام کے سب لوگ تشٹ کر دیئے۔ تیشپ پرشورام نے رام چندر جی کی بہت استی کی اور وہاں سے فوراً ہند پر بہت کی طرف چلے گئے۔ پرشورام کے ہار کر چلے جانے کے بعد شری رام چندر جی نے وہ دھنش ورن کو دے دیا، اور جنگ کے پاس جا کر جو پرشورام کے خوف سے آنکھیں بند کئے بہت گیان ہوئے کھڑے تھے، بولے۔ ہے راجن! انکھیں کھولو! پرشورام چلا گیا۔ پتر کی بانی سن کر جنگ نے رام کو اس پر ہمارے گلے سے لگایا انو وہ ہم پور سے لوٹ آیا ہو۔ تیشپوں نے رام کے بل کی بہت پرشمناس کی۔

اس کے بعد رام نے پتا سے کہا۔۔۔ اب ہمیں بے فکر ہو کر ایودھیا کو چلنا چاہیے۔ راجہ نے فوراً روانگی کا حکم دیا۔ چار دن کی پاتریا کر کے پانچویں دن وہ سب ایودھیا پہنچے۔ راجہ کے آگن اور راجکاروں کے وواہ کا سا چار سن کر ساری ایودھیا نگری کو سجا گیا۔ شہر کوں پر گلاب اور دیگر خوشبوؤں سے چھڑکاؤ کیا گیا۔ سارے شہر پر سورج کے نشان والی دھوا چائیں لہنے لگیں۔ ہات بازار انیک پر ہمارے مندر چتروں، پھولوں اور طرح طرح کی انگلیک سامگری سے انکڑے کئے گئے۔ شہر کے راج دروازے پر مندر چتروں اور بھوشوں سے جی ماریاں آرتیاں لگے کھڑی ہو گئیں، اور ساری ایودھیا نگری انیک پر ہمارے سور پٹیا جے بچنے لگے۔

جب ہمارا راج اور راجکار سہری چھو لوں اور سورن کے ہو دوں سے سجے ہوئے ہاتھیوں پر نگریں داخل ہوئے تو چاروں اور سے پھولوں کی درشا اور جے کار ہونے لگی۔ ہمارا فیستنا، ارما اور دوسری دھنوں کو دیکھنے کیلئے ایودھیا کی ناریاں نکالوں کی کھڑکیوں میں کھڑی ہوئیں، تیشپ بالادوں سے ان کا سواگت کرنے لگیں۔ اسی آئندے در شب کو دیکھ کر دیوتا لوگ بھی ومانوں سے پھول برسانے لگے۔ جب سواری ہانیہ کے سامن اونچے راج بھون پر پہنچی تو کوشلیا، شتر اور کیکی نے آکر سیتا، ارما اور کش دھوج کی کنیاں کو سگے سے لگایا اور بہت ماسورن،

چاندی وغیرہ مال بچھا کر کے ان کو راج بھون میں لائیں۔ پھر راج کماروں نے مشکلا چار کے گیتوں سے محل میں داخلہ لیا۔ ہمارا راج دشرتہ نے اس وقت پورا اسی برابھنوں کو سونا، چاندی، گہوئیں اور بہت سی بھومی دان میں دی۔ اس پر کمار چاروں راج کمار وادہ کر کے بڑے پریم سے چٹا کی سیوا کرنے لگے۔

جب کچھ دن اس طرح گزر گئے تو ایک دن ہمارا راج دشرتہ بولے۔ ہے بھرتا! یہ تیرے ماما یودھاجت تیرے لئے بہت دنوں سے یہاں ٹکے ہوئے ہیں۔ سو اب کچھ دن تم اپنے نانا کے پاس آؤ۔ پتا کی آگیا پاکر بھرت نے اپنے بھائی رام کو نیکار کیا اور ان سے آگیا لے کر شتر دگھن سمیت چلا گیا۔ بھرت اور شتر دگھن کے چلے جانے پر رام اور لکشمیں دو دنوں پتا کی سیوا کرنے لگے۔ رام کا سجاؤ، سجتا اور برتاؤ کو دیکھ کر سب لوگ بہت خوش ہوئے۔ وہ گوروں، ماماؤں اور شتر یوں کے ساتھ بڑی عمر کا برتاؤ کرتا ہوا سب کو خوش کرنے لگا۔ پتا اس کی سیوا ہی گورجن اُس کی عمر تاسے، منتری منڈل اُس کی نیتی پوتتا سے اور بھرتہ گن اُس کی اُدارتا سے اور پر جا اُس کے شیل بجاؤ سے بچد خوش تھی۔ جنک ہند فی سیتا بھی ایسے ہند روپ اور گن ولے پتی کو پاپت کر کے ایسی مکدہ ہونی کہ مالدہ سارک سنار کو بھول سی گئی۔ اُس کا ہر دیہ رام کے رنگ سے رنگ گیا اور وہ چکوی کے سامان ایک چھن بھی اپنے پران پتی کو انکھوں سے اوجھل نہ کرنا چاہتی تھی۔

رام چند راجی کے وادہ سے بھی ایو دھیا و اسی آند سے پھولے نہ سمائے۔ ایو دھیا کے ہاٹ ہاٹ اور دکھائیں سجاائی گئیں۔ تینوں ماماؤں اپنی پتر و دھوؤں کو دیکھ پھولی نہ سمائی تھیں۔ اُدھر نگر نوا سی رام لکشمیں کے درشنوں کو بقیار ہو رہے تھے۔ جدھر بھی رام لکشمیں اور سیتا کی سواری نکل جاتی تھی اُدھر جتنا کا جتنا سا جھنڈا رام کو دیکھنے اُڑ پڑتا۔ جس پر کمار و درشا کال میں المیزندی اپنے کناروں کو لوڑ کر سیکھو بیٹھتی ہے۔

رام اور لکشمیں نے اپنی ماماؤں کو اس بات کی کمی محسوس نہ ہونے دی کہ بھرت اور شتر دگھن ایو دھیا میں نہیں ہیں۔ رام خود ایو دھیا میں رہ کر ٹیکٹی کی زیادہ خدمت کرتے تھے۔ اپنی ماما کے بھون میں وہ کم ہی جاتے تھے۔ کوشلیا رام کی سب ماماؤں میں ایک سا پریم دیکھ اپنی قسمت کو سراہتی تھی۔

کوئی راج شری جے گوپال کرتا بالیسی رامائن (بھاشا) کا بال کاٹ

سماپت۔ ہوا۔ !

ایودھیا کانٹ

جب بھرت اپنے ماما کے گھر چلے تو اپنے پیارے بھائی شتر و گھن کو بھی ساتھ لیتے گئے۔ وہاں وہ دونوں بھائی بڑے آندے رہنے لگے۔ اُن کے ماما شو پتی اُن سے دشرتھ کے سامن پریم کرتے تھے۔ اُن کی ہر ایک خواہش فوراً پوری کی جاتی تھی۔ اس پر کار کے پریم اور بڑاؤ سے انہیں محسوس ہوا، انو وہ ایودھیا میں ہی رہتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ اپنے بوڑھے پتا کو کبھی نہ بھولتے تھے۔ ادھر مہاراج دشرتھ بھی جس دن سے دونوں بھائی جو اندر کے اور وُن کے سامن تھے، اپنے ماما کے گھر ہر ایک لمحہ اُن کو دیکھنے کو ترپتے تھے۔ اگرچہ مہاراجہ دشرتھ کو چاروں پتر اس پر کار پر بارے تھے کہ جیسے اپنے شریہ سے نکلی بھیائیں۔ پرنتو اُن سب میں رام اُن کو خاص پر یہ تھے۔ وہ ساکھنات منو کے سامن گنوں میں اُتم تھا۔ ساکھنات وشنو کے اوتار رام کی دیوتا لوگ راوَن کو مارنے کے لئے پُوجا کرتے تھے۔ اُس امنت گنوں ولے پتر کے ساتھ کوشلیا ایسے شو بھا دیتی تھی، جیسے اندر کے ساتھ ادتی۔ رام دیا گئے بھوشن و بھوشت اور سر و گن لکشمین تینوں لوگوں میں بے مثال پرش اپنے پتا دشرتھ کے سامن تھا۔ سب کاموں میں چتر، سدا پر سن رہنے والا، مدھر بھاشی، بوڑھوں کو آدر دینے والا، کبھی کھورو نہ بولنے والا، شانت سجاؤ، ثرن اور مسند بھاؤ والا دشرتھ کا، اور کوشلیا کا پریم پیارا تھا۔ انوکھیل اور پرکارم رکھتے ہوئے بھی اُس کے اندر ایمان کا لیش نہ تھا۔ ساگھ پانگ چاروں دیدوں کو جاننے والا، نیستی سے پر جا کا پالن کرنے والا، سنیم کو پالن کرنے والا، غریبوں پر رحم کھانے والا، دھرماتا دُشٹوں کا دمن کرنے والا۔ بولنے میں ہر سیت کے سامن دیش اور کال کو جاننے والا رام سد گن کی کمان تھا۔ وہ پر جا کو پرانوں کے سامن پیارا تھا۔ دیا لو پر توش تشرؤں اور تیا چاریوں کا ناش کرنے والا، دھنور و دیا میں پتا سے بھی بڑھا ہوا تھا۔ اُس نے کرو دھ پر وجے پانی ہوئی تھی۔ وہ سدا براہمنوں اور بوڑھوں کا آدر کرتا تھا۔ چھپا تر دھرم کو پالن کرنے میں ہمیشہ اُود اور رام کا وشواس تھا کہ اس دھرم سے سورگ کی پر لپتی ہو سکتی ہے۔ منتر یوں میں بیٹھ کر کوئی یوگستا باتیں کرتا وہ ساکھنات بھگوان معلوم ہوتا تھا۔ اُس کا چتر تر پاک اور کام سدس تھے۔ اُس کی یادداشت بیکھ بھی تھی۔ اور وہ سب دیشوں اور سماج کی باتوں اور رسموں کو اچھی طرح جانتا تھا۔ وہ پرہوا سے دھن لینا چاہتا تھا۔ اور اُس کو وقت پر پر جا کے فائدے کے لئے خرچ بھی کر دیتا تھا۔ آلیہ اور پرہوا سے بے بہرہ وہ سب پرانیوں کو اپنے سامن سمجھتا تھا۔ وہ احسان مند تھا اور دوسروں کے ہر دیہ کے جذبات کو پرہ لیتا تھا۔ وہ سنسکرت وغیرہ مختلف زبانوں کو جاننے والا تھا۔ وہ سدا چاری سدا دھرم کا پالن کرتا تھا۔ وہ گھوڑ سواری میں اور گھوڑوں و ہاتھیوں کو پالن کرنے میں سجد ماہر تھا۔ یدھ کلام میں مہارتی رام شترؤں کے خلاف اپنی سیناؤں کا سنبھال کرنے میں اور ان کو پر است کرنے میں ماہر تھا۔ دیوتا اور اُس دونوں اُس کو یدھ میں دبانے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ مناسب وقت کام کرنے والا وہ وقت

کا غلام نہیں تھا۔ کیشا میں رام پریتھوی کے سامان اور بُدھی میں پرہیت کے سامان اور طاقت میں ساکھنات دیوراج اندر کے سامان تھا، ایسے گن بان راج کمار کو پریتھوی اپنا پتی بنانے کے لئے دن دیکھ رہی تھی۔ اتنے گنوں سے بھوشٹ رام کو دیکھ شترؤں کا ناش کرنے والے بوڑھے ہماراج دشرٹھ نے اپنے ہر دیہ میں دھار کیا۔

رام کس پر کماراجہ بنے؟ اپنے جیتے جی کس پر کماران آنکھوں سے یہ شکہ پورن دن دیکھوں۔ کب میں اپنے پیارے پتر کو اس سنگھاسن پر دراجان دیکھوں گا۔ وہ سدا پر جا کی بھلائی میں لگا رہتا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ بڑے ہوئے سیکھ کے سامان رام پر ایودھیا نو اسی مور کے سامان درشتی لگائے خوش ہو رہے ہیں۔ کشتی میں یم کے برادر اور بُدھی میں پرہیتی کے سامان اور بہن شیلتا میں پرہیت کے سامان رام چندر گنوں میں مجھ سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ اس لئے رام کو اپنے ہاتھوں راج دے کر مجھے پرہیت کوک کے لئے تپ کرنا چاہیے۔

اس پر کازمن میں دھار کر کے اُس نے منتریوں کو بلایا۔ اُس وقت اچانک بڑے بڑے اُتپات ہوئے لگے۔ آکاش میں ایک ایک بڑے دیگ سے آندھی چلنے لگی، اور جھکڑ سے پریتھوی مٹی اور اندھکار سے بھر گئی۔ پرہیت کے اس بھاری چھو بھگ کی پرہیت نہ کرتے ہوئے راجہ دشرٹھ منتری منڈل سے بولے کہ اب میں بہت بوڑھا ہو گیا ہوں۔ سنسار کے سب سکھوں کو بھوگ لیا ہے۔ اب کیوں ایک اچھیلہ شاہ ہے کہ اپنے پیارے جیشٹھ پتر چندر بن رام چندر کو سنگھاسن پر بیٹھا دیکھوں۔ مجھے دشا اس ہے کہ پرہیت میری اس بات کو سن کر بے حد خوش ہوگی۔ اس کا ناگ میں اعلان کر دو اور تمام دیشوں کے راجاؤں کو دعوتی کار دروازہ کر دو۔

منتریوں نے خوش ہو کر راجہ کی اس آگیا کا پالن کیا اور پھوڑے دنوں کے بعد مختلف راجہ ہماراجہ، رشی اور تپسوی ایودھیا میں پہنچ گئے۔ ان سب ہمانوں کے سواگت کے لئے ہماراجہ دشرٹھ پرہیت کے سامنے سوئم راج بھون کے دروازے پر آئے۔ مناسب سواگت کے بعد ان کے سماجی مقام کے انوسار سب کو اتم اتم مندرؤں میں ٹھہرایا گیا۔ جو نا پرہیت کی چیزوں سے سجائے گئے تھے۔ یہ سب ہو گیا، پرہیت جلدی میں ہماراجہ دشرٹھ نے جنک کو اور راجہ کیلے کو منترن نہیں بھیجا۔ اس خیال سے مطمئن رہے کہ وہ تو اپنے گھر کے بھائی ہیں۔ بعد میں وہ یہ سماچار سن ہی لیں گے۔

راج سبھا کی منظوری

دوسرے دن مقررہ وقت پر دیش منتر کے بھوتپوں کو دربار میں مدعو کیا گیا اور دربار اُن سے سجایا گیا۔ سب منتریوں کو مناسب استھانوں پر بیٹھے دیکھ کر ہماراج دشرٹھ سنگھاسن پر اُٹھ کر بیٹھے اور گھبراہٹ سے فرمایا۔

آریہ راج کماروں! آپ سب کو معلوم ہے کہ یہ راجہ جس پر میں آج حکومت کر رہا ہوں، میرے پورو پریشوں سے مجھے ملا تھا۔ جسے انہوں نے پتروں کے سمان پالا ہے۔ اب میرا وچار ہے کہ اس پر بقوی کو جو پیش واکو سے اتر دیا تر چل کر میرے ہاتھوں میں آتی ہے، اپنے یوگیہ پتر رام چندر کو سو نپ دول۔ میرے پوڑج جس مارگ پر چلتے آئے ہیں، آج میں نے بھی اُن ہی کے راستہ پر چلنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں نے اپنے نشان کال میں سدا جاگ کر اپنے پورے ساہس سے پر جا کی بھلائی کرنے کا جتن کیا ہے۔ اس سفید چھتر کے نیچے ساری پر بقوی پریشان کرتے ہوئے میرے بال سفید ہو گئے ہیں، اور میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ انیک بھروسوں تک راجہ کا بھار اٹھاتے اٹھاتے اب میں تھک گیا ہوں اور دشرام کرنا چاہتا ہوں۔ اتنے بڑے پر جا کے بہت کے کام کو کرتے ہوئے جس کو جتن دینے پرش نہیں کر سکتا، اب میں بھلنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس لئے دشرام کی اچھا سے میں راجہ بھار کو رام کے کندھوں پر رکھنے کا وچار کرتا ہوں، جس کی منظوری میں نے ان براہمن گن سے لے لی ہے، جو میرے منتری ہیں۔ میرا یوگیہ پتر رام جس نے شتروں کے دیش کو فتح کیا ہے۔ راجہ کے سب گنوں سے بھرا ہوا ہے، بھگتیں کا بڑا بھائی بلاشبہ تہارا ہی نہیں، بلکہ تینوں کو کوں کا راجہ ہونے کے قابل ہے، اُن کے ذریعہ سارے عالم کا بھلا ہوگا، اور میں سنگھاس کو تیاگ پر اپنی جگہ اُس کو مقرر کروں گا۔

ہے راجاؤں! جو کچھ میں نے وچار لیا ہے اگر وہ ٹھیک ہے تو تم سب اپنی منظوری دو اور اگر تم میرے اس پرستاروں کوئی بھلائی نہیں دیکھتے تو کوئی دوسرا پائے بنا دو جو پر جا کے کلیان کے لئے ہو۔ کیونکہ الگ الگ وچاروں والے پریشوں کے داد۔ دی داد سے کوئی اچھا ہی چل سکتا ہے۔

ہمارا راجہ دشرتھ کے اس پرستار کو سن کر سب کے سب نریش اس پر کار خوش ہوئے جیسے برسنے والے میگھ کو دیکھ کر مور۔ اُن کے جے کاروں کے شبہ سے سجا منڈیا بھر گیا۔ تب اُن میں سے ایک اپنے آسن سے اٹھ کر بولا۔

راجن! بڑی بدھی والے منتریوں، براہمنوں، کھترنیہ سنگوں اور ساری پر جا کے لوگوں نے آپ کے وچار پر ہر دیہ سے خوشی ظاہر کی ہے۔ ہے راجن! بہت پریشوں سے مسلسل راج کرتے کرتے آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہم سب کی بھی یہی رائے ہے کہ آپ رام کے سر پر کٹا لیں۔ ہم راگھووں میں بڑے شگفتی منالی رام کو اپنا سمرات بنانے میں راضی ہیں، اور سفید چھتر کی چھایا میں باقی پر بھی اُس کی شکل کو دیکھنا چاہتے ہیں راجاؤں کے مکھ سے یشبھ وچن سنگر دشرتھ پھر بولے۔ ہے نہ تی برند! میرا بھاشن سنتے ہی آپ نے رام کو راجہ بنا اسو کیا کر لیا، اس سے جان پڑتا ہے کہ آپ مجھ سے خوش نہیں تھے۔ اس لئے میں ٹھیک ٹھیک جانا چاہتا ہوں کہ کن کارنوں کو آپ رام کو پورا راج پر سے دی بھوشتنا کرنا چاہتے ہیں؟

ہمارا راجہ دشرتھ کے ان وچنوں کو سن کر سب راجاؤں نے اتر دیا۔ ہے راجن! سنئے، آج ہم آپ کے

پرتی رام کے وہ گن گن کرتے ہیں جو دیوتاؤں میں بھی نہیں ہیں، اور جن گنوں سے شتر بھی اُس کی پرستش کرتے ہیں۔ ہے راجن! بل میں رام سا کھشات اندر سو تم اکھش وا کو سے بھی بڑھ کر ہے۔ رام سنا میں سب منشیوں سے شریٹھ ہیں۔ سدا چار ہویمو کی مورتی رام کبھی جھوٹ نہیں پوتا۔ سندر تا میں چندر ما اور کشما میں رام پریموی کے سان ہے۔ وہ اپنے فرض میں بھی مستی نہیں کرتا، اور سدا پر تلیا کو بھلنے والا ہے۔ دھرتا پرستپتی کے سان بدھی مان، اندر یہ جیت، میٹھا بولنے والا، احسان مند اور دور اندیش ہے۔ یہی کارن ہے کہ اُس کی کیرتی دونوں لوگوں میں پھیل رہی ہے۔ دیوتا، رکھش اور اتناؤں کے چلنے والے سب استروں میں وہ ماہر ہے۔ چاروں دیوں کا عالم فاضل بھرت کا بڑا بھائی موسیقی میں ماہر ہے۔ رام سد گنوں کا گھر ہے۔ سادھو سجاؤ ہے۔ اپنے سے بڑوں کے ساتھ سمرتا کے ساتھ بہتاؤ کرنے والا، بلاشبہ تینوں لوگوں کا راجہ ہونے کے قابل ہے، اور جب کبھی سمرتا مذک لکشمی کے ساتھ رام کسی نگر پر انت دیش کی رکشا کے لئے شترؤں کے ساتھ یڑھ کرنے جاتا ہے، بنا اُنہیں فتح کئے کبھی نہیں لوٹتا، اور یہ سے لوٹ کر جب وہ گھوڑے یا ہاتھی پر سے اترتا ہے تو پتا کے سان داس داسیاں، بھائیوں اور دوستوں سے انگی نکل پوچھتا ہے۔ جب کبھی کسی آدمی پر یا پرچار پر مصیبت پڑتی ہے تو رام اُسکے دکھ سے دکھی ہوتا ہے، اور اُس کے اُتیبوں میں بڑے ہر ش سے شامل ہوتا ہے۔ وہ ایک بلوان دھنور دھاری ہے۔ اُس کی آنکھوں میں دیا کا نور اس ہے۔ وہ کل کے سان نیروں والا سا کھشات دشنو ہے۔ رام تو تینوں لوگوں کا راجہ بننے لگی ہے۔ وہ ایدھیہ کو کبھی نہیں مارتا، اور بدھیہ کا بدھ کرتا ہے۔ وہ جس پر خوش ہوا سو نہال کر دیتا ہے۔ سچ حج رام سور یہ کے سان بڑے تیج والا ہے۔ ہے راجن! یہ ہمارا سو بھاگیہ ہے کہ رام ہمارا سمرٹ بنا یا جانے والا ہے، اور یہ آپ کا بھی سو بھاگیہ ہے کہ آپ ایسے گنوں والے سا کھشات اندر کے سان پتر کو پایا۔ ہے راجن! دیوتا، اسرمنشیہ، گندھرو، ارگ، نگر نو اسی اور گاؤں کے لوگ سب پریشور و پرانتقا کرتے ہیں کہ رام لمبی عمر کے ہوں، اور اُس کی محبت سدا اپنی رہے، اور ہم سب پرانتہ اور شام دونوں کال کی سندھیاؤں میں ایشور سے یہی مانگتے ہیں کہ رام ہمارے راجہ بنیں۔

راج تلک کی تیاری

راج راجوں اور راج کماروں کے دین سنگھ مہاراج دشرٹھ بولے —

آپا کے دیتوں سے مجھے بید خوشی ہوئی، بلاشبہ میں اپنے آپ کو بڑا پرانتی سمجھتا ہوں جو آپا میرے پیارے پتر کو راجہ بنانے کی اہمیلہ شا کرتے ہیں، اس لئے اس چتراس میں جب کہ بدنت کے سکھ دالو اودھ بولے ہوئے بن اپنی سونگندھی سے ملکہ کر رہے ہیں۔ راج تلک کا اُتو ہونا چاہیے.....

ہے منی شریٹھ و سہٹھ ! رام کے تلک کے لئے جس جس چیز کی ضرورت ہے، وہ سب اکٹھی کرنے کی آگیا دیکھو۔
تب راجہ کی آگیا پاکر و سہٹھ نے ادھیکاری درگ کو آگیا دی کہ سورن، چاندی وغیرہ دھاتو، اُتول منی
بانک وغیرہ رتن، سوگندھت اور شدھیاں، سفید ملائیں، پھلیاں (لا جا) گھی اور شہد، اتم و اتم کپڑے سب پرکار
کے شستر اور استر، چتورنگی سینا، سجے ہوئے باغی، دوسفید چنور، سورنہ کے نشان والی دھوہ اور پر پیرا سے چلا
ہو اسفید چتر، سورن کے سوگھوڑے، سورن کی لنگوٹیوں والا سانڈ، سنگھ کی کھال جو کھنڈت نہ ہو، اور ویدی کے
مطابق سب پرکار کی سجاوٹ کی ساگرہی پراتہ کال گئیہ شالہ میں رکھ دو۔ رنواس اور نگر کے تمام دروازے چندن
اور چمک ملاؤں سے اور سوگندھت دھوپا سے النکرت کر دو۔ سورنہ آدے ہونے سے پورو... ہم ہمہورتا
میں منگل چرن اور سام گمان کرو۔ اُس کے بعد وید ہمت اور کرم کا نڈی براہمنوں کو منترن بھیج دو۔ دیش دیش کے
آئے ہوئے راجے اور راجکمار اپنی اپنی سیناؤں کے سرداروں کے ساتھ سداور سامان پوشاکوں میں ملبوس
ہو کر ڈھول، تالوار اور کوچوں سے سج کر اتنو کے منڈپ میں داخل ہوں۔

اس کے بعد ہمارا راجہ دشرتھ سو مننت سے بولے۔ آپا دھرم دھولاند رام کو جلدی یہاں لے آئیے، ہمارا راج
کی آگیا پا سو مننت فرماؤں سے چلا گیا اور ہمارا مٹی رام کو رتھ پر بٹھا کر لے آیا۔ راج محل پر بیٹھے ہمارا راج دشرتھ
نے جب رتھ پر بیٹھے رام کو آتے دیکھا تو اُن کے آند کا پارادار نہ رہا۔ محل کے دوار پر رتھ سے اتر کر رام چندر
پتکے نزدیک چلے۔ اُس ہما سنجوئی سنگھ کی سی چال والے راج کمار کے پیچھے سو مننت دونوں ہاتھ جوڑے چلا۔
ہمالیہ کے سماں اُنچے شکھ والے راج محل پر چڑھ کر رام دونوں ہاتھ جوڑے پتکے سامنے جھک کر کھڑا ہو گیا۔ پتر کو
سامنے دیکھ دشرتھ نے اُسے بکلائی سے پکڑ اپنی طرف کھینچ کر کٹھ سے لگایا اور پھر سدا سن پر بٹھایا۔ پرائوں سے
پیادے سدا پتر کو اپنے سامنے بیٹھے دیکھ کر راجہ یوں خوش ہوئے مانو وہ دربن میں اپنا ہی روپا دیکھ رہے
ہوں۔ اُس وقت منتریوں کے بیچ میں بیٹھے رام کی ایسی شوبجا ہوئی مانو پچھتر منڈل میں چندر راجکمار رہا ہو۔
تب بھو منڈل کا وہ سوامی دشرتھ مسکراتا ہوا بولا۔ ہے رام! گن کرم اور سجاو میں میرے سامن میری بڑی
رافت کے پیٹ سے تم نے جنم لیا ہے اور اپنے گنوں سے تم نے ساری پر جا کو خوش کیا ہے۔ سو میں کل تجھے راج
تلک دوں گا۔ ہے تات! اگرچہ تو گن وان، سوشیل، بدھی مان، پر اکری اور نمربہ پھر بھی جوباتیں میں نے تجربے
سے پراپت کی ہیں وہ تیرے ہمت کے لئے کہتا ہوں۔ سو تو دھیان لگا کر سن! ہے و دیہہ! نمرا کو کبھی نہ چھوڑنا،
اندریوں کو دوش میں رکھنا۔ سب پرکار کی بڑائیوں سے دور رہنا۔ پرتیکش روپا سے اور گپتا چروں کے ذریعہ گپت
روپا سے منتریوں اور اپنی پر جا کو اور اُس کے ہر دیہ کے دچاروں کو سدا جانتے رہنا۔ اُن۔ دھن اور مشستروں
کو بڑھلتے رہنا۔ ہے پتر! اگر تو ان کہے ہوئے پر چلے گا تو سدا آند سے رہے گا۔ دیکھو، جو راجہ سدا اپنی
پر جا کو خوش رکھنے کا جتن کرتا ہے، اُس کا سدا میں کوئی شتر و نہیں رہتا، اور اُس کے مہتر ایسے پتر سن ہوتے ہیں۔

جیسے دیوتا امرت پان کر کے خوش ہوتے ہیں۔

مہاراجہ دشرتھ کے مکھ سے یہ وجین سن کر رام چندر نے نمرتا پوروک اپنا سر جھکا لیا، اور اس کے بہتروں نے فوراً یہ خبر کو شلیا کو جا کر سنائی۔ جسے سن کر اُس کا روم روم خوش ہوا۔ اُس نے اُس سماچار سننے والے کو بہت سانسورن، گنویں اور نانا پرکار کے رتن دان دیئے۔ اس کے بعد رام پتلہ کے چرنوں میں جھک کر پرنام کر کے وہاں سے وداع ہوا۔ اور رتھ میں بیٹھ کر اپنے مندر میں چلے گئے۔

منقرا دسی کا اناری پر چڑھ کر نگر کی شوبھا دیکھنا

کل رام کو راج تلک ملے گا، اس شبھ سماچار سے ایودھیا کے گھر گھر میں منگل چار ہونے لگا۔ لوگ سو رہے اوجھے سے پہلے ہی گھروں، دوکانوں، بازاروں اور مندروں کو پہنچنے لگے۔ لاکھوں دھو جائیں ایودھیا کے شہر میں لڑنے لگیں۔ بھولوں کی مالاؤں سے سجے ہوئے بازار سونگندھت وایو سے بہنے لگے۔ نگر کی سڑکیں گلاب جل سے سچن کی گئیں۔ نشا نر تک اور گوئیے مندر گیتوں سے لوگوں کے من مگدھ کرنے لگے۔ راج پتھ پر کیلے کے سیکڑوں کھبے دروازے پر لگا کر انہیں پیشکش چین دیا گیا۔ ایودھیا کا ہر ایک آدمی رام کے راج تلک کی تیاری میں لگا ہوا تھا۔ تھوڑے سے میں ساری نگر کی انکاروں سے انکریتا ہو کر نو دھوکے سان رام روپ دوہا کی سواری کی باٹ دیکھنے لگی۔ انسانوں کے گروہ کے گروہ راج پتھ کے دونوں طرف کھڑے ہونے لگے، اور ناریاں نوپلو کے سان کول اور اردن ہاتھوں میں آرتیاں لئے کھڑکیوں میں رام کی پر تیکشا کرنے لگیں۔ اس سے اندر پوری کے سان اس نگر میں اکٹھے لاکھوں آدمیوں سے نگر کی ایسی شوبھا دینے لگی جیسے بے شمار جل جنتوں سے دیکھو بدھ ساگر شوبھا دیتا ہے۔

اسی سے ٹیکٹی کی منقرا نامک دسی دیو لوگ سے محل کی اونچی اناری پر چڑھ کر نگر کی شوبھا دیکھنے لگی، سارے نگر کو بجا ہوا دیکھ اور انیک پرکار کے باجوں کے شہن کر پاس کھڑی ہوئی دھاتری سے جو راج تلک کے اتسو کو سن کر سند ر شیم کے کپڑے پہنے ہوئے تھی، اُس نے پوچھا کہ آج یہ کیسا اتسو ہے؟ ایودھیا نگر میں اس دھوم دھام کا کارن کیا ہے؟ اگر تو سمجھ جانتی ہو تو کہہ۔

منقرا کی بات سن کر دھاتری نے کہا۔ ہے منقرا اہل مہاراج دشرتھ کو شلیا زندن شری رام کو راج تلک میں لے گئے۔ اس لئے آج ہی سے ساری نگر کی کو سجا یا جا رہا ہے۔ یہ دیکھ راج پتھ کے دونوں طرف ہزاروں آدمی ایسی سے رام کی سند ر سواری دیکھنے کی اچھا پس کھڑے ہو رہے ہیں۔ دھاتری کے مکھ سے یہ سماچار سن کر اُس شٹ کجا کے ہر دیہ پر ایک ایک بڑی چوٹ لگی۔ اُس نے سوچا کہ کو شلیا کا پتر راجہ ہوگا، کو شلیا راج ماکہلا لگی۔

اُس کی دایاں جو آج میرے سامں ہیں، کل مجھے اپنی نگاہ میں نہ لائیں گی، آج رانی کیلکئی کا سب رانیوں میں زیادہ مان ہوتا ہے۔ کل میری رانی کو شلیا سے ہلکی ہو جائے گی، اور بلاشبہ دایوں میں میرا درجہ وہ نہ رہے گا جو آج ہے۔ آہ! اس گروٹ کو، اس اپان کو، کو شلیا کی دایوں کی ان اہنگار بھری آنکھوں کو میں کیسے سہن کر سکوں گی، نہیں یہ نہیں ہو سکے گا۔

ان وچاروں سے منتقر امن ہی من میں ملتی ہوئی کیلاش کے سامں اُسی اونچی اتاری سے اُترتی، اور سوئی ہوئی کیلکئی سے بولی۔ ہمارا بی! اٹھو یہ سسے سوئے کا نہیں ہے، تیرے بھاگیہ کا پانسہ پلٹنے والا ہے۔ ابھی سے جو کچھ اُپائے کرو، کیا تم نے نہیں سنا کہ کل رام کو راجہ راج تلک لے گیا۔ کل سے تیری سوت کا پتر رام راجیہ کا سواں ہو گیا۔ ہے بھولی! راجہ تجھے بہت پیار کرتا ہے، آج تیرا یہ وچار بہت جھوٹا نکلا۔ کل تیرا یہ اسی پر کار ختم ہو جائے گا جیسے گرمی میں ندی کا بہاؤ۔ ہے بھولی تو آنے والے بجے کو نہیں دیکھتی، پرنتو میں جو جنم سے ہی تیرا بہت چاہنے والی ہوں، اس مہاشوک میں ڈوبی جا رہی ہوں۔ ہے مندری! راجہ کی پتری ہو کر تو اس بھنگار پر ہی نام کو نہیں سمجھتی، جو رام کے راجہ ہونے سے ہو گا۔ بلاشبہ راجہ نے من میں کپٹ رکھ کر ہی راج تلک کے لئے ہی یہ موقعہ دیکھا ہے۔ جبکہ تیرے پتر کو نانا کے یہاں نکال دیا ہے۔ ہے گھٹے! جلدی ایسا اُپائے کر جس سے تیری، تیرے پتر کی اور میری رکشا ہو۔

منتقر کے وچنوں کو سن کر چند مکھی کیلکئی اٹھ بھی، اور سفید دانتوں سے مسکراتی ہوئی بولی۔

ہے منتقر! رام کو راجیہ تلک لے گیا، یہ شیعہ سا چارن کر میرا روم روم خوش ہوا۔ رام جیہا کو شلیا کا پتر ہے، ویسا ہی میرا بھی ہے۔ رام دھرماتا، سُشیل اور پورٹھوں کی سیوا کرنے والا ہے، میں اُسے بھرت سے زیادہ پیار کرتی ہوں۔ یہ کہہ کر اُس نے اپنے کٹھ سے ایک قیمتی موتیوں کی مالا اتار کر منتقر کو دی، پرنتو کھیکئی کا یہ اُتر منتقر کو اچھا نہ لگا۔ وہ اُس مالا کو پھینک کر کوپا سے بولی۔ اے بھولی! کس لئے اس شوک سے میں تو ہر شے سے بھول رہی ہے۔ ہے دیوی سام دام ڈنڈ بھید اور بھید کی قیمتی کو نہ جانتی ہوئی اپنے پتر کے پرتی آنے والے ڈر کو تو نہیں سمجھتی، اس لئے تیری بڑی پر مجھے ہنسی آتی ہے۔ بلاشبہ کو شلیا بڑی بھاگیہ دتی ہے جس کا پتر کل دیش کا سواں بنے گا، اور تو داسی کے سامں ماتہ جوڑ کر اُس کے سامنے کھڑی ہوگی اور تیرا پتر بھرت اُس کا داس ہو گا۔ اگرچہ منتقر نے بڑے کردہ کے یہ وچن کہے۔ پرنتو رام میں بید پیار رکھنے والی کیلکئی پھر بھی رام کے پر شنسا کرتی ہوئی بولی۔ ہے منتقر! رام بھائیوں میں سب سے بڑا ہے۔ دھرماتا ہے، گن دان، دیا لو، سچ بولنے والا اور پوتر ہے اس کارن سے وہی پورا راج بننے لوگیہ ہے۔ اُس کے راجہ ہونے پر میں اپنے لئے، تیرے لئے، بھرت کے لئے اور پرہ کے لئے کوئی ڈر نہیں دیکھتی ہوں۔ کس کے لئے تو اتنی شوک آثر ہو رہی ہے؟ رام کو شلیا سے ادھک میری سیوا کرتا ہے۔ راجیہ اگر رام کا ہے تو بھرت کا ہی ہے، کیونکہ رام بھائیوں سے اپنے آپ کو اونچا نہیں سمجھتا۔

کیکئی کے یہ وچن من کر سر پشی کے سامان پھینکا راتی ہوئی منقر ابولی ۔۔

ہے موڑھے! تیرے تپانے مجھے تیرے جینز میں اس لئے دیا تھا کہ تجھے کسی پر کار کا ڈکھ نہ ہو۔ یہ نہ تو تونہ تو میری بات سمجھتی ہے اور نہ سنتی ہے۔ رام کے راجہ ہونے پر اس کے بعد اس کا پتر راجیہ کا سوانی ہو گا۔ اس لئے اس بڑے راجیہ سے سدا کے لئے بھرت اور اس کا بنس سے الگ رہ جائے گا۔ رام کے راجیہ پر اپنا کر لینے پر تیرا پتر انا کے سامان سدا کے لئے الگ پھینک دیا جائے گا یا اس سے بن باس کی آگیا بیچ دی جائے گی۔ لکشن رام کا پیارا ہے وہ اس کی رکھنا کرے گا۔ رام کا ہر دیہ بھرت کے دشتے میں نزل نہیں ہے، یہ میں لکشنوں کو دیکھ رہی ہوں۔ اس لئے اگر تو اپنا اور اپنے پتر کا ہت چاہتی ہے تو آج ہی اپنے پتر کے لئے راجیہ پر اپتی کا، اور شتر کے نکالنے کا جتن کر۔ میں تو اب بھی داسی ہوں اور پھر بھی داسی رہوں گی، میرے لئے کوئی راجہ ہو مجھے کیا نقصان ہو۔ یہ نہ تو تیرے بہت میں اپنا بہت سمجھتی ہوں اس لئے شوک سے ڈکھی ہوں۔

منقر کے ان وچنوں نے کیکئی کے ہر دیہ کو کاشت کر دیا۔ "رام کے راجہ بننے پر بھرت کو بن ملے گا" اس وچار نے اسے کیا مان کر دیا۔ اس کے تیر کرودھ سے لال ہو گئے۔ تیوری چڑھ گئی اور وہ کرودھ کر بولی۔ ابھی میں رام کو بن میں بھجواتی ہوں، اور جلد ہی ہی بھرت کا پتر لکچ میں ہمیشک کر داتی ہوں۔ ہے منقرے! تیری بات میری سمجھ میں آگئی، یہ نہ تو اب کوئی ایسا پایا ہے تھلا کہ جس سے میری کامنا پوری ہو تب وہ کھل داسی خوش ہو کر بولی۔ ہے کیکئی! اگر تو مجھ سے سننا چاہتی ہے تو سن، دیوتا اور رکھشٹوں کے یہ میں تو اپنے پتی کے ساتھ گئی تھی۔ وہاں تیرے پتی نے اسروں کے ساتھ گھور سنگرام کیا تھا۔ اس سنگرام میں اسروں کے استروں سے تیرا پتی گھائل ہو کر بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس سے تم نے اپنے پتی کو یہ کھشتر میں سے نکال کر اس کے پران بچائے تھے جس سے خوش ہو کر راجہ نے تجھے دو بردان دیئے جو دیوی! اس سے تم نے کہا تھا کہ جب میں چاہوں تب مجھے دو در نہیں، سو تو آج بھوشن اتار کر اداس لکھ بنا کر کوپا بھون میں پر ویش کر اور راجہ کے پوچھنے پر اس سے اپنی کامنا سدا ہی کے لئے دو در مانگ۔ یعنی ایک سے بھرت کا راجیہ تلک اور دوسرے سے رام کے لئے چودہ برس کا بن باس۔ ہے سندرہ! اپنے ہر دیہ کو مضبوط بنائے رکھنا اور راجہ کی سینکڑوں پر ارتھناؤں پر بھی اپنی بات سے نہ ٹلنا۔ یہ تمہارے بھاگیہ کی پر بکھٹا کا سے ہے۔ ایسا کرنے پر تیرا تیرے پتر کا اور تیری جاتی کا بھلا ہو گا۔

کیکئی کوپ بھون میں!

منقر کا منور تھ پورا ہوا۔ راجہ دشر تھ بڑے ہرش سے کیکئی کے بھون میں داخل ہوئے جو سندرہ پھولوں

والے پودوں، پتروں، ہاتھی دانت، سورن، چاندی کی چڑکیوں سے سجتا اور نرل جلوں والے چھوٹے چھوٹے جلاشیوں سے بے حد شرمیلے مان ہے۔ ہمارا راجہ من ہی من میں اپنے بھاگیہ کی پرستش کرتے ہوئے اس ڈیوڑھی پر پہنچے جہاں اُن کی پر یہ کیکئی اُن کے آنے پر سواگت کے لئے کھڑی رہا کرتی تھی۔ پرہنتو آج راجہ نے اندر جا کر بھی کیکئی کو دیکھا، تب انہوں نے اُداس ہو کر داسی سے پوچھا کہ پر یہ کہاں ہے؟ تب داسی ہاتھ جوڑ کر ڈسوسا پتی ہوئی بولی۔ ہے جگت کے آشرافی! نہ جانے کیوں دلیوی بے حد کرودھ سے کوپا بھون میں چلی گئی ہے داسی کے ٹکھ سے یہ بات سن کر راجہ حیرت سے سوچنے لگا اُس کی اُداسیتا اور گھبراہٹ اور بھی بڑھ گئی۔ کوپا بھون میں جلدی ہی پہنچ کر انہوں نے اپنی پران دلیقا کو میلے کپڑوں میں کھلے بال، بے حال لیٹے پایا۔ تب اُس بوڑھے لیکن کافی راجہ نے ڈرتے ڈرتے دونوں ہاتھوں سے چھوتے ہوئے کہا۔ ہے کل نینی! میں نے کوئی ایسی کوشش نہیں کی، جو تیرے کرودھ کا مارن ہو سکے۔ ہے ہمارا نانی! کس نے تجھے کھٹور وچن کہا ہے؟ کس نے تیرا نرا در کیا ہے؟ ہے سدری! بھولوں کی سچ پر آرام کرنے والا تیرا یہ شریہ دھول میں لیٹے دیکھ کر میرے ہر دیہ میں آگادھ دھکھ ہوتا ہے۔ تولپنے من کی بات کہہ۔ میں اپنے پنیہ کر مون کی سوگندھ کھا کر پرین کرتا ہوں کہ تو بے فکر ہو کر اپنے ہر دیہ کی بات کہہ دے۔ راجہ کے اس پرکار سوگندھ کھانے پر کیکئی نے تنک سر اونچا کر کے کہا۔ ہے راجن! میرا کسی نے اپمان نہیں کیا اور نہ ہی میرا کچھ نقصان ہوا ہے۔ پرہنتو میری ایک کامنا ہے آپ اُسے پوری کریں۔ پرہنتو اگر آپ وچن دیں ہاں پوری کریں گے۔ تو میں کہوں کیکئی کے ایسے کہنے پر دشرتہ شکر اکر لوے۔ ہے پچکک ورن والی ارام سے اتر کر سناہ میں تو مجھے سب سے پیاری ہے۔ ہے چارونتی! اُس رام کی سوگندھ کھا کر کہتا ہوں کہ تیری کامنا پوری کروں گا۔

راجہ کے اس فقرے سے سنتوش پا کر کیکئی بولی۔ ہے ناتھ! اُسنو، پورو کال میں دیو اُس شکر رام میں جب آپا گھائل ہو کر بے ہوش ہو گئے تھے، اُس سے یہ کھٹیر میں سے میں آپ کو بچا کر لے آئی تھی۔ شاید آپ اُسے بھولے نہ ہوں گے۔ اُس وقت آپ نے مجھے دو رو دیئے تھے۔ وہی دو رو میں مانگتی ہوں، سو پہلے در میں چاہتی ہوں کہ رام کے استھان میں میرے پتر بھرتا کو تلک لے لے اور دوسرا یہ ہے کہ رام کو چودہ برش کیلئے بن اس کی آگیا دی جائے۔

ہے راجن! آپ سور یہ کل میں اُتین ہوئے کھٹیر یہ ہیں، اب آپ اپنی پرگتیا کو پوری کریں۔ میں آج ہی رام کو جس پہنے جٹا جٹ باندھے تینویوں کے بھیس میں بن کو جاتے ہوئے دیکھنے کی اچھا کرتی ہوں۔

دشرتہ کی دینتا!

کیکئی کے ٹکھ سے نکلے ہوئے یہ شبید راجہ کے ہر دیہ پر وجر کے سمان گرے، اور وہ سور چھا کھا کر وہاں پر گرے

پڑا۔ کچھ سے بعد جب اُسے ہوش آیا، تو دلاپ کہنے لگا اور پھر مورچیت ہو گیا۔ اس پر کارانیکا بار مورچیت ہو کر انت میں روتا ہوا کہ وہ سے بولا۔ ہے کل گھاتی! ہے دُشٹے! ہے پاپن! میں نے تیرا کون سا پردہ کیا ہے؟ رام تو تجھ سے کوشلیا سے زیادہ پریم رکھتا ہے۔ پھر کس کارن تو اُس کے ناش کی کانا کرتی ہے؟ دھکا دے مجھ پر جو میں نے تجھ سرخی کے ساتھ پریم کیا! ہے کتنی! سارا سناں پریم کی استی کرتا ہے۔ پھر کی اپنا دھ سے میں اُسے گھر سے نکال دوں۔ میں اپنے پرانوں کو تیاگ سکتا ہوں، پر رام کے بنا ایک گھڑی بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے جو پاپن! اس ہمارا دون اپنا دھ کے دھار کو اپنے من سے دور کر۔ ہے سولو چنے! تم نے آج تک میرا کبھی پردہ نہیں کیا، اس لئے، مجھے تیرے ان دچنوں پر دوشواش نہیں ہوتا۔ رام چندر بھرتا سے ادھکا پیرا ہے ایسا تو اکثر کہا کرتی تھی۔ پر نہ تو آج تو اس کے لئے چودہ برس کے بن باس کی اچھا کرتی ہے۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آتا، ہے کیکی میرے بال سفید ہو گئے ہیں، نہ جانے کس سے یم راج مجھے مرتیو کا سندیش بھیج دیں، جیون کے آخری ایام میں تیار رکھ لے، اور مجھ دین پر دیا کر سناں کے سبب پدارتھ اور جو تو مانگے میں تجھے دیتا ہوں۔ تو رام سے مجھ جدا کر کے میری مرتیو کا اُپلئے نہ کر۔ میں تیرے پاؤں پر گرتا ہوں، ہاتھ جوڑتا، رام کی شرن دے۔

اتنا کہہ کر رام کے پنا دشرتھ نے اپنا مکٹ کیکی کے چرنوں میں رکھ دیا، اور پھر بیاکل ہو کر دلاپ کرنے لگے۔ لیکن پھر کے دل والی کیکی کا من نہیں سچا اور وہ کھورتا سے بولی۔

راجن! پہلے وردے کر اب تم اپنا تاپا کرتے ہو، کش واکو کے کل کو کمانک نہ لگاؤ۔ جب لوگ نہیں گے کہ راجہ اپنی پرتگیا سے گر گیا تو لوک میں آپ کی اور آپ کے کل کی ندا ہو گی۔ اسے دھارو۔ چاہے سچ ہو یا بھوٹا! اُچیت ہو یا انوچیت، بُرا ہو یا بھلا، جو پرتگیا آپ نے مجھ سے کی ہے اسے اگر آپ پورا نہ کریں گے تو میں آپ کے سامنے ہی زہر کھا کر پران دے دوں گی۔ پر نہ تو اپنی آنکھوں سوت اور اُس کے پتر کا ایشو ریہ اور اپنا داپنے پتر کا اُپان نہ دیکھوں گی۔

اتنا کہہ کر کیکی چپ ہو گئی۔ تب نراش ہو کر مہاشوک سے دُکھی ہر دیہ والے راجہ نے ٹھنڈی سانس لی، اور ”ہارام“ کہتے ہوئے بے ہوش ہو گئے۔ اُس وقت اُس کا دماغ سوچہ بوجھ سے خالی ہو گیا۔ پاگلوں کے سمان اُس کے نیت پر پتر گئے اور دیواروں کی طرف دیکھنے لگا۔ جب کچھ ہوش آیا تو پھر روتا ہوا بولا، ہے کیکی! آج تیری بُدھی کو کیا ہو گیا، تو آج ایسا اندھ کرنے والا در مانگتی ہے۔ اگر میرا اور بھرتا کا پر یہ چاہتی ہے تو اس ہٹ کو چھوڑ دے۔ میرا تو یہ بختہ خیال ہے کہ رام کے بنا بھرتا بھی راجیہ کو سوکیا نہ کرے گا۔ ہے کل سرخی! جب میں رام کو کہوں گا کہ تم بن کو جاؤ۔ اُس وقت اُس کے مکھ کا رنگ کسل کے سمان ایسا ایک مڑھا جلے گا۔ یہ راجے مہاراجے جو راج ٹاکا میں یہاں شامل ہونے آئے ہیں، جب سنیں گیں تو کیا کہیں گے؟ سارے سناں میں میرا اپیش ہو گا۔ اور میں کہیں کا نہ رہوں گا۔ ہے کیکی! اپنے تپ کا اپان تو کس پر کارہن کرے گی اور اپنے پتر کا بن باس

سن کر کوشلیا کیلے گی؟ سارے رنواس کے اندر اور منتری منڈل میں اور پر جا کے لوگوں میں میرا شواش اٹھ جائے گا، اور وہ ہمیں گے کہ دشمن جیسا مور کدراہہ اکھش واکوکل میں کوئی نہیں ہوا جو استری کے دوش میں ہو کر اپنے پتر کو راجیہ کے استکان پر بن پاس دیتا ہے۔ ہے کھٹشی! رام کے بنا میرا مرن ہے اور مرد و ش جنگ بندی اپنے پران پتی کے بنا جل ہین پھل کے سماں تڑپا تڑپا کر مر جائے گی، اور بھرت بھی جیب دکھیں گے کہ اس کا پتا مر گیا ہے، بھائی بن میں چلا گیا ہے، بھاؤ ج نے پران تیاگ دیا ہے، کوشلیا اور منتری اور وکراندھی ہو گئیں ہیں اس سے اس کی کیا دشا ہوگی؟ اس کا تو وچار کر۔ میں تجھے پی دتا سمجھتا، پر نہ تو تیرے اس کام سے سمجھتا ہوں، کہ تو مکٹا ہے۔

ہے پاپن! ہوں کی آگ کے سامنے میں نے جو تیرا ماتھ پکڑ لیا تھا، اسے چھوڑتا ہوں۔ اب رات بیت چکی ہے۔ مقوڑی دہر میں پروہت اور منتری یہاں آ کر رام کے ابھیشک کیلے جلدی کرنے کو کہیں گے۔ ہا پتر کے ابھیشک کے لئے اکھٹائی کی گئی، یہ سب ساگری میرے مرن پر لگے گی۔ ہے دُشے! رام کو بن پاس دے کر میری مرتیو کا کارن تو ہی ہوگی۔ اس لئے تو اور تیرا پتر مجھے مل آئی نہ دینا۔ اس پر کار راہ کے دلاپا کرتے کرتے تاروں سے پٹی ہوئی وہ دیکھ دانی راتری گذر گئی اور اشاکال کی سفیدی آکاش میں چھا گئی۔ تب کرو دھ ہو کر ٹکٹی پھر یولی۔ ہے راجن! بار بار دش سے بچھے ہوئے بانوں کے سماں شدوں و فضول ہی آپا مجھے کھال کرتے ہو۔ رام کو اسد سے بلاؤ اور اسے بن میں بھیج کر اور بھرت کو راجیہ دیکر اپنے دچن کو پتا کر و کیٹی کے مسلسل مجبور کرنے پر راہ کی حالت اس گھوڑے کے سماں ہو گئی جسے ٹکٹن کوڑوں سے مار مارا دھ مرا کر دیا گیا ہو، اور وہ ٹھنڈی مانس بھر کر بولا۔ میں وچن کے پاش میں بندھ گیا، میری بدھی نشٹ ہو گئی۔ اب میں اپنے پیارے رام کو دیکھنا چاہتا ہوں۔

سورہ اُٹسے ہو چکا تھا، اتنے میں بھگوان و سٹھ منتریوں کو ساتھ لے کر دھوجہ پتا کا اور پھولوں سے سجے ہوئے بازاروں میں سے ہوتے ہوئے محل کے دوال پر پہنچے۔ وہاں انہوں نے سو منتری اکسار سار ہتی کو اندر سے بھلے دیکھ کر کہا۔ راجہ منترن! جلدی جا کر بہا راجہ کو ہمارے آنے کی سونچا دو۔ اور کہو کہ سارا اور سب تیرھوں کے جل سے بھرے کاش اور تھند، چن، کش، پھل، وغیرہ ابھیشک کی سب ساگری تیار ہے۔ آپا باہر آ کر درشن دیں۔ اور شیعہ گن میں راجا مار کو راج ملک کریں۔ و سٹھ کاندیش لے کر بروہ منتری سو منتر بہاراج کے پاس گیا اور ماتھ جوڑ کر اس پر کار کہنے لگا۔

ہے راجن! گھیر مندر سورہ کے اُٹسے ہونے سے جیسے خوش ہوتا ہے اسی پر کار آپا اپنے درشنوں سے ہمیں خوش کریں۔ ہے ایو دھیا پتی! سب براہمن و دیائیں جیسے وید کو جگاتی ہیں اسی پر کار میں بھی آپا کو جگاتا ہوں۔ دیکھئے یہ شیعہ راتری گذر گئی، اور بھگوان بھاسکر نکل آئے۔ بہا مننی و سٹھ منتری منڈل سمیت

دروازے پر آپ کے درشنوں کے لئے کھڑے ہیں۔ آج بھیشک کا دن ہونے سے بہت کام ہے۔ رام کے ابھیشک کی تیاری کیجئے۔

سو منتر کے یہ دچن سن کر راجہ بے حد دکھی ہوئے۔ وہ بنا کچھ جواب دیئے بے ہوش ہو گئے۔ راجہ کی اس دین ابھتا کو دیکھ کر سو منتر سہم گیا اور سچے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ تب کیکی بولی۔ ہے سو منتر! رام کے راجہ تلک کے آند میں راجہ رات بھر جاگتے رہے۔ اس لئے اب سو رہے ہیں۔ تو رام کو جا کر شیکر یہاں لے آ۔ یہ سن کر سو منتر نے کہا۔ ہے ہمارا بی! ہمارا راجہ سے بنا حکم پائے میں رام کو کیسے بلا سکتا ہوں؟ تب راجہ دشرتھ نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا۔ ہے سچو! تو شیکر رام کو یہاں لے آ۔ میں اُسے اسی سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ ہمارا راج کی ایسی آگیا پا کر سو منتر محل میں سے نکل کر باہر آ اور رتھ پر سوار ہو رام کے محل کی طرف چلا۔

سو منتر کا رام کے محل میں جانا۔

دھوجہ، پتا کا اور پٹپالاؤں سے سجے ہوئے اور بے شمار انانوں کی بیٹھ سے کچھ کچھ بھرے ہوئے بازاروں کو پار کرتا ہوا سو منتر رام کے محل میں پہنچا۔ جو کیلاش کے سمان اونیچا اور سورن اور مٹی مکتاؤں سے لدا، انیک پر سکا کے سندر مرگ، پکشتی اور مختلف طرح کے ہرنوں سے بھرا ہوا تھا۔ سب ڈیوڑیوں کو، جہاں سونیل میگھ کے سمان باقی قبول رہے تھے اور جن کی سونے کی جھولوں سے سوریہ کے سمان کرنیں نکل رہی تھیں، منگن کر کے سو منتر وہاں پہنچا جہاں راجہ ابھیشک کا سا چار پانے کے لئے رام اکیلے دراجان تھے۔ سو منتر نے اندر جا کر رام کو پر نام کیا، جو سورن کے پلنگ پر کبیر کے سمان اندر بھوشن دھارن کئے بیٹھے تھے اور جاگتی چور دھار لڑی تھی۔ سوریہ کے سمان تجبوی راج کمار کے سامنے کھڑے ہو سو منتر بولا۔ ہے کو شلیا زندن! ہمارا بی کیکی کے محل میں ہمارا راج دشرتھ تھاری باٹ دیکھ رہے ہیں۔ سو شیکر وہاں چلے۔ سو منتر کے کھ سے پتا کا سندیس پا کر بے حد خوش ہوئے رام سینٹا سے بولے۔ ہے پر امنیشوری! آ کیکی اور پتا میرے ابھیشک کے بارے میں کچھ صلاح کر رہے ہوں گے، کیکی مجھے بھرتا سے زیادہ پریم کرتی ہے۔ اس لئے وہ میری بھائی کے بارے میں کچھ پرہیز کر رہی ہوگی۔ راجہ مجھے آج ہی تلک دیں گے ایسا معلوم ہوتا ہے اس لئے اُن کی آگیا انوسار میں اُن کے درشن کو جاتا ہوں۔ اتنا کہہ کر رام سو منتر کے ساتھ رتھ پر سوار ہو کیکی کے محل کی طرف چلے۔ اُن کے پیچھے لکشمین کھڑگ دھارن کر کے سنگر کھٹاک کے استھان کھڑا ہوا۔ رتھ کے پیچھے نانا پرکار کے سورن اور پانڈی کے آجوشنوں سے سنگھار کئے ہوئے ہزاروں رتھ، باقی، گھوڑے، ریلے، اُس سے اُنکسیتروں سے دیکھتے ہوئے ہزاروں آدمی جے جے کا کر کے لگے۔ سڑک کے دونوں طرف کھڑے تماشائی پھولوں کی

درشا کرنے لگے، اور اٹاریوں پر چھرو نکوں میں بیٹھی ناریاں کونٹیا ورام کی آہنی کرتے لگیں۔ پرہ جاکے اپنے میں اس پر کار بھگتی دیکھ کر رام چھوٹے ہوئے کیٹی کے محل میں پہنچے۔ اندر بھون کے سان اُس محل میں پہنچ کر رام انتہ پور گئے جہاں کیٹی اور دشر تھ اس کی راہ دیکھ رہے تھے۔ رام کو اندر جاتے دیکھ کر ہزاروں آدمی محل کے باہر کھڑے ہو گئے اور اپنے آئندہ کے راجہ کی واپس آنے کی پرکھنا کرنے لگے، جیسے پورن ماسی کے چندرا کی سند پر پرکھنا کرتا ہے :



مین باس!

شری رام چندر جی نے وہاں جا کر ماما کیٹی اور راجہ کے چرن چھوئے۔ راجہ تلک کے وچاروں کو ان کا کھمہ منڈل پر سن اور مکمل کے سان کھلا ہوا تھا۔ رام کو دیکھ کر راجہ نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور آنکھوں میں آنسو بھر کر بولے۔ ”ہے رام....“ اس کے آگے وہ کچھ بھی نہ کہہ سکے۔ ان کا کھلا آنسوؤں سے رگ گیا، اور آنکھوں سے زبردستی آنسو بہہ نکلے۔ رام نے پتا کی یہ دشا دیکھی تو سن ہو گئے۔ جس کی منی کھو گئی ہوں اُس سرپ کے سان بار بار زمین پر سر ٹپکتے یا جل سے باہر نکالی گئی مچلی کے سان تڑپتے بار بار گھور دکھ سے لمبی سانس لیتے ہوئے پتا کی دشا کو دیکھ کر رام کے ہر دیہ میں سندر کے سان چھو بھ ہونے لگا۔ بار بار اُنکے من میں یہ وچار اٹھنے لگا کہ وجہ ہے تا تا نہ تو آج مجھ سے بولتے ہیں اور نہ ہی دیکھتے ہیں۔ اُن کے ہر دیہ میں دکھ، شوگ اور ستا پ کی تیز آگ جلنے لگی، اور وہ ڈر و حیرت سے اس پر کار وچار کرنے لگے۔ پرنتو اس پر کار اتنا ہی وچار کرتے اتنا ہی زیادہ اندھکار پاتے۔ آخر میں دین ہو کر رام کیٹی کے چرن چھو کر بولے۔ ماما بہت سوچنے پر بھی مجھے اپنا کوئی اپرا دھ خیال نہیں آتا پھر کس سارن آج پتا مجھ سے نہیں بولتے۔ کسی روگ یا فکر سے تو ایسے دھمی نہیں ہو رہے؟ ہے ماما! پتا کو نا خوش کر کے میں سندار میں ایک چپن کے لئے بھی مینا نہیں چاہتا۔ میں تو پتا کو ظاہر دیو تا سمجھتا ہوں۔ سو تم ٹھیک ٹھیک اس کا کارن کہو۔

رام چندر کے وچن سن کر کیٹی بولی۔ ہے رام! راجہ نہ تو ناراض ہیں اور نہ ہی انہیں کوئی روگ ہے۔ لیکن ان کے ہر دیہ میں ایک بات ہے اور وہ تم سے کہتے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ وہ تمہارے خلاف ہے اور تمہارے اہت کے وچن کہنے میں بچکپاتے ہیں۔ ہے رام! سنو، پور و سال میں دیو اسر سنگرام ہوا میں راجہ کے ساتھ گئی تھی۔ اُس وقت میری سپوا سے فوش ہو کر راجہ نے مجھ سے دو ور دینے کی پرنگیا کی تھی۔ آج میں نے وہی دو ور ان سے مانگ لئے۔ مانگنے سے پہلے راجہ نے مجھے وچن دیا کہ ”ہاں! ہم جو کچھ تو مانگے گی دیں گے“ پرنتو اب ان پرنگیاؤں کو پورا کرتے ڈرتے ہیں۔ سو ہے رام! تم پرنگیا پورن کرنے میں پتا کو سہا متا دو۔ کیونکہ سچائی کیلئے

ہی سو ریہ کل سنسار میں پرستہ ہے۔ سو جو کچھ میں کہوں گا اگر اُسے پالن کرنے کی پرتگیا کرو تو میں کہوں۔
 ٹیکائی کے ان وچنوں کو سن کر بان سے گھائل ہوئے پرندے کے سامان پڑتا ہوا رام بولا :-

دھتار ہے اے ماتا! اگر کاشیہ کہہ کر تم نے میری پتر بھگتی پر شک کیل ہے۔ جو نہیں کرے قابل تھا۔ ہر دیوی!
 میں پتالی آگیا سے آگ میں کو دسکتا ہوں، زہر پی سکتا ہوں، پھر بھی اُن کے وچنوں کا پالن کروں گا۔ ہے ماتا۔!
 رام دوبارہ نہیں کہا کرتا، میں سو گندہ کھا کر تیرے سامنے پرتگیا کرتا ہوں کہ جو کچھ لو کہے گی، میں اُسے پورا کروں گا۔
 رام کے اس پرکار پر ٹیکائی کر چکنے پر ٹیکائی نے اپنا زہر ملا مکھ کھولا اور یوں بولی۔

ہے کو شلیا نند! راجہ سے میں نے دو ورمانگے ہیں۔ اُن میں سے ایک کے لئے بھرت کو راجیہ اور دوسرے
 تیرے لئے چودہ برس کا بن باس مانگا ہے۔ سو ہے رگھوئل دیک! اگر تم اپنے پتا کو اور اپنے آپ کو ستہ وادی
 بنا نا چاہتے ہو تو ابھی اسی سے بن باس کے کپڑے پہن کر بن کو چلے جاؤ۔ اس ابھیشنگ کے کپڑوں کو تیاگ کر جٹاؤں
 کو دھارن کرو اور بھرت ایودھیا کے شنگھاسن پر بیٹھ کر راجیہ کو لے۔ ہے رام! سوہ میں پھنسا راجہ تیرے دیوگ میں
 دین ہو رہا ہے، اور اس کا مکھ مڑھایا ہوا ہے۔ ہے ستہ وادی پرتگیا بھنگ کے پاپا روپی اتھاہ ساگر سے راجہ
 کو نکال۔

ٹیکائی کے مکھ سے یہ وچن سن کر رام مسکراتے ہوئے جیوں کے تیوں کھڑے رہے۔ انہیں نہ ڈکھ ہوا اور نہ
 شوک! اُن کا مکھ منڈل پر بھات کے سو ریہ کے سامان اس پرکار دیکنے لگا، ان کو کوئی گھٹنا ہوئی ہی نہیں۔ سچ ہے
 سو ریہ جیے اُدھے اور راست ہوتے سے لال ہوتا ہے اسی پرکار ہما پرش سمپتی اور دیتی میں ایک سامان ہی رہتے ہیں
 رام نے ٹیکائی کے مرتیو کے سامان ان وچنوں کو سن کر جواب دیا۔ ہے ماتا! میں پرتگیا کرتا ہوں کہ ابھی بن کو چلا جاؤں
 گا۔ یہ کونسی بڑی بات ہے جس کے لئے پتارور ہے ہیں۔ پتار اور گورو کے لئے ایودھیا تو کیا تین لوک سا راجیہ بھی چھوڑ
 سکتا ہوں۔ مجھے شوک تو اس بات کا ہے کہ سوئم راجہ نے مجھے کیوں نہ بھرت کا ابھیشنگ کرنے کی اجازت دی۔ اچھا
 ابھی دو توں کو آگیا دو کہ تیز گھوڑوں پر سوار ہو کر کثیر جائیں، اور اما کے پاس سے بھرت کو لے آویں۔ رام کے
 اس پرکار کہنے پر ٹیکائی خوش ہو کر بولی۔ ”بہت اچھا“ ابھی میں راجہ کی آگیا سے دو توں کو بھیجتی ہوں۔ لیکن تہارا اب
 یہاں دیر کرنا مناسب نہیں ہے اس لئے شیکھرن جانے کی تیاری کرو۔ ہے رام! جب تک تم ایودھیا کو پار کر کے
 راجہ کی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوتے، تب تک سوہ میں پھنسا ہوا راجہ نہ اشان کرے گا اور نہ بھوجن۔ ٹیکائی کے
 اتنا کہتے کہتے دشرتھ نے ٹھنڈی سانس لی، اور مورچھتا ہو کر پلنگ پر گر پڑا۔

جب سورچھتا ہو کر پڑے راجہ اور ٹیکائی کے چروں میں متکرا کر رام انتہ پور سے باہر نکلے۔ اس سے
 راجیہ کے چلے جانے سے رام کے مکھ منڈل پر تک بھی تبدیلی نہ ہوئی۔ اُن کے نکلتے ہی باہر کھڑے لوگوں نے جے کار
 لگائے اور وہ اُن جے کاروں میں مسکراتا ہوا ماتا کو شلیا کے انتہ پور میں پہنچا۔ کئی ایک ڈیوڑیوں کو پار کرتا،

بوڑھوں اور برابروں سے آشیر واد سنا اور دھیاں لیتا ہوا رام کو شلیا کے پاس پہنچا۔ جو رشتی کپڑے پہنے بہت پرانے کا کٹی ہوئے کر رہی تھی۔ رام کو دیکھ کر شلیا نے پیار سے اُسے ہر دیہ سے نکایا۔ جیسے نکائے پھڑے کو۔ رام نے ماتلے کے چرنوں کو چھو اور کو شلیا نے اُس کو چومتے ہوئے کہا۔ ہے راکھو! اپنے پتا کے پاس ٹھہر جاؤ! آج تمہارے ابھیشک کا دن ہے۔ وہاں راجہ تمہاری راہ دیکھ رہے ہوں گے۔ یہ کہہ کر ماتلے اس کو بیٹھنے کیلئے آسن دیا اور بھوجن پر دستے کو کہا۔ تب آسن کو چھو کر دونوں ہاتھ جوڑ کر بولا ہے۔ اما! لکیمی کے دووروں کو بند سے ہوئے راجہ نے مجھے چودہ برس کے لئے بن پاس اور بھرتا کو راجیہ دیا ہے۔ سو اب میں مٹی جیتا کپڑوں کو تیاگ کر مٹیوں کے بھیش میں بخش کے آسن پر بیٹھ دیندہ کارنہ میں تپا کروں گا۔ ہے اما! تیرے، جانگی اور لکشمی کے لئے یہ بڑے آئے۔ رام کے مکھ سے یہ وحین من کر کو شلیا کھٹاڑے سے کٹی ہوئی لکڑی کے سان مو جیتا ہو کر بھومی پر گر پڑی۔ اما کو گرا ہوا دیکھ رام نے اُس کو اٹھایا اور تپ دلاپ کرتی ہوئی کو شلیا بولی۔

ہے پتر! بچھڑے سے جدا کی گئی گھو کے دکھ کو تو نہیں جانتا۔ اگر تو میری کو کہہ سے جنم نہ لیتا اور میں ہاتھ رتی تو آج اتنا دکھ نہ ہوتا۔ ہے بیٹا! پتی کے راج میں جو شکھ میں نے نہیں دیکھا وہ پتر کے راج میں دیکھوں گی! اسی آتش پر میں آج تک جتی تھی۔ اب بڑی ہو کر چھوٹی سوتن کے ہر دیہ چھیدنے والے واکھ مجھے سننے پڑیں گے۔ سنار میں اس سے بڑھ کر استریوں کے لئے کوئی دکھ نہیں۔ ہے رام! تیرے چند مل کے سان مکھ کو نہ دیکھ میں کیے رہوں گی۔ ماتے! برشوں! آپ دس برتار کہہ کر کیا میں نے تجھے اسی دن کے لئے پالا تھا؟ میرا ہر دیہ بلاشبہ پتھر کا ہے جو ابھی تک پھٹ نہیں گیا۔ بلاشبہ مجھ سے بڑھ کر ابھانگن استری سنار میں کوئی دوسری نہیں جو سنار کے لئے میرے برت، دان اور تپ سب ناکام ہو گئے۔ ہے رام! اگر مریتو بلانے سے آجلے تو میں پتر و لوگ سے دکھی ہوئی یم لوک کو آج پہنچ گئی ہوتی۔

کو شلیا کو اس پر کار دلاپ کرتے دیکھ کر لکشمی کرو دھ سے بولا۔ ہے اما! رام کا میں کوئی دوش نہیں دیکھتا سرل اور بوڑھوں کو آدر دینے والے دیوتاؤں کے سان رام کو کس اپرا دھ سے یہ ڈنڈ دیا گیا ہے؟ راجہ کی بدھی بڑھاپے کے کارن نشٹ ہو گئی ہے۔ سو اس کی پرودا نہ کر کے رام راجیہ پر نشان کرے۔ میں اُس کے شترؤں کا اپنے تیز بانوں سے ناش کر ڈالوں گا۔ ہے اما! اسہن شیل آدمی کو سنار دیتا ہے۔ رام کی عمر تارے آج اپرا دھ کے روپ میں سامنے آئی ہے۔ پرنتو میں ستہ کی، دغش کی، لگیہ کی، دان کی اور اپنے پنہ کئے کرموں کی شپتہ کھا کر کہتا ہوں کہ بھرتا د اُس کے پکش کا منٹہ جو ہمارے پکش میں با دھک ہو گا میرے ہاتھ سے مارا جائے گا۔ ہے دیوی! تو دلاپ نہ کر میں اپنی بھجاؤں سے تیرے دکھوں کو ایسے دور کر دوں گا، جیسے راتری کے اندھکار کو سورج ناش کر ڈالتا ہے۔

لکشمی کے ان وچنوں کو سن کر آنکھوں کو پونچتی ہوئی کو شلیا بولی، ہے راکھو! اپنے چھوٹے بھائی کے وچنوں

کو تم نے سن لیا۔ تو ان پر و چار کر پرنتو گنو کے سان روتی ہوئی اپنی ماما کو چھوڑ کر جانا تجھے اچیت نہیں ہے۔
 بلاشبہ پتا کی آگیا کا پالن کرنا تیرا فرض ہے، پرنتو ماما کی آگیا نہ ماننا بھی ادھرم ہے۔ اسی لئے لڑکیاں نہ کرتا ماما
 کی سیوا کرتے ہوئے دھرم کا آچرن کر، جیسے کشپ نے کیا تھا۔ سو ماما ہونے سے میں تمہیں آگیا دیتی ہوں کہ تم
 بن کو مست جاؤ اور اگر تو مجھے اس پر کار روتی ہوئی چھوڑ کر چلا گیا تو میں بناؤن جل پان کئے دیواروں سے ٹکرا
 ٹکرا کر پاکلوں کی طرح پران دے دوں گی۔

کو شلیا کے اس پر کار وینک سے کہنے پر رام دھرم سے بھرے وچن بولا۔ ہے ماما! سور یہ ٹل جائے، خدرا
 ٹل جائے، پرنتو ہی اپنے دھرم کو تیاگ دے، پرنتو میں اپنے پتا کی آگیا کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ میں سنار میں
 کوئی پور و کام نہیں کر رہا ہوں۔ پتا کی آگیا بھی آدمی مانتے ہیں، اس میں کوئی ہنتا کی بات نہیں ہے، اور تو جو
 یہ کہتی ہے کہ ماما کے ناٹے مجھے تیری آگیا بھی دے، یہی پالن کرنے یوگیہ ہے جیسے پتا کی، سو یہ ٹھیک ہے۔ پرنتو جس
 پر کار ماما کے ناٹے مجھے تیری آگیا پالنے یوگیہ ہے اسی پر کار پتی کے ناٹے تجھے بھی پتی کی آگیا میں وادھا ڈھالنا
 اچیت نہیں ہے۔ سو میں اچتہ جوڑ کر تمہیں پر سن کرتا ہوں، اب میں بن کو جاؤں گا۔ ماما کو اتنا کہہ کر بھگتشن سے
 بول بولے۔ ہے بھگتشن! تیرا پر کارم، ویرتا، ہمت، اور تیرا جو پیار میرے ساتھ ہے، اس کو میں اچھی طرح جانتا
 ہوں۔ پرنتو دھرم ہی سب میں اتم پدا ہے۔ یہ یہ ہانڈ دھرم کے ہمارے کڑا ہے۔ ہے بھائی! پتا کی یہ
 آگیا دھرم کے انوسار ہے۔ اب میں اس کی آگیا کا انگمن کر کے میں اپنے آپ کو اور پتا کو ترک میں دھکیلنے کے
 حق میں نہیں ہوں۔ ہے ویر روش کو پری تیاگ کر کے نیتی پتہ پر چل۔ اس پر کار بھائی کو دھیرج دے کر رام نے
 پھر ماما کو کہا ہے ماما! تجھے میری قسم ہے، اب تو شوک کو چھوڑ کر مجھے بن کو جانے کی آگیا دے۔ اور خوش ہو کر
 میرا شکلا چرن کر، کیونکہ تیری کوکھ سے پیدا ہوا پتر آج دھرم پر دنیا کے تمام شکموں کو بلیدان کرتا ہے پتا کی
 آگیا کا پالن کر کے میں بن سے لوٹوں گا۔ ہے ماما! مجھے، تجھے، سیتا کو اور ستر کو پتا کی آگیا میں رکھنا مناسب ہے۔
 چہ میرے گورو ہیں، پتا ہیں، پرودہ ہیں، وہ کرودہ سے ہرش سے یا کام سے جو بھی آگیا دیویں۔ دھرم کے انوسار
 میں ان کا انگمن نہیں کر سکتا۔ اس لئے اب میں یہاں نہ رہ کر بن کو جانے کی آگیا مانگتا ہوں۔ راجیہ کی لالسا
 میں بڑے بیش دلے کام کو نہیں چھوڑ سکتا۔ ہے دیوی! اس چھن بھنگو جیون کے لئے پاپ سے حاصل کی
 ہوئی پرنتو کو میں کبھی حاصل نہیں کروں گا۔ اس پر کار ماما کو دھرم کا مقصد سمجھا کر رام بھگتشن سے بولے جو
 اس سے کرودہ سے سنیپت ہاتھی کے سان سانس لے رہا تھا، کہا۔ ہے ویر! کرودہ کو تیاگ کر اس ساری
 ساگری کو یہاں سے پرے ہٹا جو ابیشک کے لئے اکھی کی گئی ہے۔ ہے سو متر! میرے ابیشک کے لئے جس
 اتھاہ سے کار یہ کیا ہے، اسی اتھاہ سے تو مجھے اب بن باس کے لئے تیار کر۔ میرے ابیشک کا سا چار پا کر جس کا
 ہر دیہ جل رہا ہے اس میری ماما کی شکلا دور کرنے کے لئے جلدی کر۔ میں نے خواب میں بھی کبھی اس کے من کو

نہیں دکھایا۔ اس لئے جلدی اُس کے دکھ کو دور کرنے میں میری امداد کرتے ہیں۔ لکشمی! میرا پیارا ستہ وادی، سچا پرنگیا والا، پرنگیا بھنگ سے مجھے بھیبت ہے۔ اُسے نہ بچنے کرنے کے لئے مجھے مہورت بھی ٹھہرانا اُچت نہیں۔ اس لئے میں ابھی اس نگر کو چھوڑ کر بن کو جاؤں گا۔

ہے ویر! بیکٹی اور راجہ دونوں ہی نزدوش ہیں۔ دیوہی کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ بیکٹی مجھے بھرت سے بھی زیادہ چاہتی تھی۔ پھر بھی وہ بن بیچنے کے لئے تکی بیٹھی ہیں۔ بلاشبہ دیوہی اُسے پرینا کر رہا ہے۔ ہے لکشمی! دیوہی کے ساتھ جنگ کرنے کی کس میں طاقت ہے۔ یہی وجہ کر کے میں سنگھاسن پر بیٹھنے کو تیار رہتا ہوں۔ اچانک بن جانے کو دھکیلا گیا بھی پرینا ہو۔ سو تو بھی کرو دھ اور شوک کو چھوڑ کر میرے انوکول چل اور اس ابعیشنگ کی سامگری کو دور کر۔

رام کے منہ سے ایسی تحمل کی باتیں سن کر لکشمی نے سر نیچے جھکا کر سوچا اور پھر ایک ایک کرودھ وشن مہر کے سامان بھنگا کرتا ہوا بولا۔ ہے مہا بابا ہو! آپ جیسے گھمیر کرم ویرنشیہ دیوہی کی استی کرتے ہیں، یہ حیرت کی بات ہے۔ بیکٹی کو شنی بھوت ہوئے پتا کی آگیا جو کہ دمہم کے انوکول نہیں ہے، آپ کیسے پالن کریں گے۔ ہے رام! جو نزل، اُسی اور بھیرو ہے وہی دیوہی کو پکارتا ہے۔ اتم ستان والا پریش دیوہی کے پیچھے نہیں چلتا۔ جو اپنے پرشارتھ سے دیوہی کے ہاتھ توڑ سکتا ہے۔ وہ دیوہی کے بھروسے پر اپنی بانی کر کے دکھی نہیں ہوتا۔ ہے رام! جنہوں نے ہمارے راج تلک میں وگمن ڈالا ہے آج وہ لوگ میرے پرشارتھ سے دیوہی کا ناش ہوتے دیکھیں گے۔ دیوہی اور پرشارتھ کا آج یذہ ہو گا۔ آج میں اپنے بچ بل سے دیوہی کو چور چور کر ڈالوں گا۔ میں تیا کی اور بیکٹی کی اس آشا کو جلا کر راکھ کر دوں گا جو انہوں نے ہمارے استمان میں بھرت کو سنگھاسن پر بٹھانے کی کر رکھی ہے۔ ہے رام! جیسے سمندر مریدا اسکا پالن کرتا ہے، اُسی پرکار میں ہمارے راجہ کی رکھوالی کروں گا۔ آپ اپنے ابعیشنگ کے سنگل ساریہ کو شروع کریں، اور میں آپ کے ان شترؤں کو برباد کروں گا۔ میرے یہ باہو ڈنڈ کیوں شو بھا کے لئے نہیں ہیں۔ کھڑک کیوں دکھاوا نہیں ہے۔ اور دھنش بھوشن ماتر نہیں ہے۔ یہ شتر شترؤں کا ناش کرنے کے لئے ہیں۔ جو میرا شتر ہے، وہ سمندر میں جوت نہیں رہ سکتا۔ ہے رام! اتم اپنے شترؤں کو میرا راج کے دانوں میں سمجھو جہاں سے وہ کبھی نکل نہیں سکتے اور مجھے اپنا داس سمجھ کر آگیا دو۔ اتنا کہتے کہتے کرودھ سے لکشمی کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

تب اپنے ہاتھ سے لکشمی کے آنسوؤں کو پونچھ کر رام نے کہا۔ ہے ویر! دھیرج دھرو۔ پتا کی آگیا پالن کرنا دھرموں میں سب سے بڑا دھرم ہے، اور مجھے اپنے دھرم پر اٹل جان، یہی اچھے پریشوں کا سچا پالن ہے۔ رام کا ایسا پختہ ارادہ دیکھ کر کوشلیانے آنکھوں میں آنسو جمع کر لیا۔ ہے پتر! بن کے بھیا نک دکھوں کو تو کیسے بہن کرے گا، کس پرکار لالہ پیار سے پالا ہوا راجہ کا بیٹا ہو کر تو نادانا اکتھا کر کے پیٹ

کو بھرے گا۔ یہ سوچ کر میرا کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ ہے پتر! تیرے دیوگ کی آگ چھن ماتر میں مجھ کو جلانے کی۔ گھو جیسے سوہ سے اپنے بھڑکے پیچھے پیچھے چلتی ہے۔ اس پر کار جہاں تو جائے گا، میں تیرے پیچھے جاؤں گی۔

ماتا کے منہ سے یہ دچن سن کر رام کا ہر دیہ بھر آیا۔ پرنتو اس نے اپنے آپ کو سنبھال کر بھر کہا۔ ہے ماتا کیلکئی نے راجہ کو خصل سے باندھ لیا ہے۔ اس پر اگر تو بھی اسے چھوڑ کر چلی جائے گی تو اس کی مرتبوں کو فی شک نہیں ہے۔ اس لئے پتی کو تیاگ کر گھور پاپ کی بھانجی نہ بن۔ ہے دیوی! جب تک زندہ ہے اس کی سیوا کرنا تیرا دھرم ہے۔ سواب تو سوہ کا تیاگ کر۔ میں چودہ برس بن میں گزار دوں گا۔ اور پھر رھشن کروں گا۔ ہے ماتا! پتی ہی استری کا دیوتا ہے۔ پتی ہی ایشور ہے، پتی کے ہوتے ہوئے تو اپنے کو اتنا مت نہ سمجھ۔ اور راجہ کی تن اور من سے ایک چیت ہو کر ایسی سیوا کر کہ وہ میرے دیوگ کے دارون دکھ کو بھول جائے۔ ہے ماتا! جو استری برت، اپاداس وغیرہ تو کرتی ہے، پرنتو پتی کے انوکول نہیں ملتی۔ اس کے سپورن پنیہ کرم نپھل ہوتے ہیں اور اس کا واس نہک میں ہوتا ہے۔ جو استری برت، اپداس، دان پتی، دیو پوجن، وغیرہ تو نہیں کرتی پرنتو اپنے بھرتا کو سدا خوش رکھتی ہے، وہ سورگ کے سنگھ کو پراپت کرتی ہے۔ استری اپنے پتی کا سدا چنتن کرے، یہ دید اور شاستر پکار پکار کر کہتے ہیں۔ ہے ماتا! چودہ برس کے بعد لوٹنے پر تو اپنے ارادوں کی تکمیل کر سکے گی۔

کوشلیا کا رام کو وداعی دینا۔

رام کے مکھ سے ایسے نکلتی کیئت، دھرم پرائن اور شاستر واکت دچن سن کر کوشلیا جل سے بھرے تیروں کو پونچھ کر بولی۔ جا، پتر! پسا تا تیرا کلیان کرے، اپنے پتلے قرض کو اٹا کر تو بن سے واپس آ۔ ہے دتس! اپنا بھگتی اور دھرم پراگتا اٹل ہے، ٹوٹک نہیں سکتا۔ ہے رکھونڈن! جس دھرم کے پالن میں تو بیگانا مصیبتوں کے مکھ میں جاتا ہے، وہ دھرم تیری رکھتا کرے۔ ہے سانسیتھ! مہارشی وشنو! برترنے جو استر تجھے دیئے ہیں، وہ استر شستر تیری رکھتا کریں۔ ہے پتر! ماتا کیلکئی اور پتی کی سیوا تیری رکھتا بن میں کرے۔ اشنٹا لوگ پال، چاروٹیں، دوپھنٹ، بارہ ہینے، برس اور راتریاں، دن اور مہورت سدا تیرا کلیان کریں۔ ہرام! اچھی تیرے رستے میں کلیان کاری ہوں۔ ہے پتر! استا پتھ پر چل کر تو بڑے بیش کا بھاگی ہووے۔

اس پر کار پتر کو آگیا دے کر ماتا کوشلیا نے براہمنوں سے ہون کر دایا۔ اور سستی وچن کی آواز سب شکل سار یہ کروا کر کٹھ سے نکلا چوم، وداع کرتی ہوئی بولی۔ ہے دتس! ایشور تمہاری کامنائیں پوری کرے۔

ماتا کی اجازت طلب کر کے رام نے اپنے شیش کو اس کے چہنوں میں رکھا اور پھر وہاں سے وداع ہو جانے کے محل کو گیا۔

جانکی پرست چت ہوئی راجیہ تلک کے وچار سے اُتک انینوں سے پتی کی راہ دیکھ رہی تھی کہ رام اُس شو بھائے مان بھون میں لچا سے سر جھکائے داخل ہوا۔ راج چنوں کے رہت اپنے پران پر یہ کو آتے دیکھ کر سیتا کا ہر دیہ ایک ایک سانپ اٹھا۔ اُدھر رام بھی سیتا کی آمد سے معیت کو سوچتے ہوئے اپنے ہر دیہ کے بھاؤں کو گپت نہ رکھ سکا۔ اور جانکی رام کے چنتا آ کر مکھ کو جس پر رونق کی چھایا ماتر شیش رہ گئی تھی، اور ماتھے پر پیسے بہہ رہے تھے، دیکھتے ہی ادھیر سی ہو کر بولی۔ ہے پران ناتھ! یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں؟ آپ کا سر منہ بچپن کے سمان سفید چتر کے سے خالی کیوں ہے۔ چند رما اور منس کے سمان دو سفید جنور آپ کے سندر مکھ کو کیوں شو بھائے مان نہیں کر رہے؟ ابھیشک کا سٹھ دن ہونے پر بھی درباری اور نگہ کے بڑے بڑے لوگ آپ کے پیچھے کیوں نہیں چل رہے۔ دیو کے سمان دیگ رکھنے والا چار گھوڑوں سے جتا سورن رتہ تمہارے آگے آگے کیوں نہیں چل رہا؟ ہے آریہ پتر! آج سورن جٹت بھدراسن کو تھامے ہوئے سیو کوں کو تیرے آگے کیوں نہیں دیکھ پاتی؟ ہے ناتھ! راجیہ تلک کے دن تمہارا مکھ سور یہ کے سمان دکھتا ہونا چاہیے تھا، پر تو تمہارے مکھ پر ڈکھ کی رنگھ ہے۔ کہو، کہو، ہے پران دلچہ! نہ جانے میرا ہر دیہ اس سے کیوں اکارن ہی بیا کل ہوا اٹھا ہے؟ اس پر کار کہتے کہتے جانکی کے نیتروں سے جل کی دھارا بہہ نکلی۔

تبا روتی ہوئی جانکی سے رام بولے۔ ہے پر یہ! پتلے مجھے ۱۴ برس کے لئے بن باس دیا ہے۔ ہے سر دو بھاشنی! ہر دیہ کو درڑ کر کے سُن، پتلے میری انا ٹیکٹی سے دیو اُسٹر سنگرام میں دوور دینے کے لئے پرت گیا کی تھی۔ سو آج اُس نے موقعہ پا کر ایک سے بھرت کے لئے راجیہ اور دوسرے سے مجھے بن میں جانے کی آگیا دی ہے۔ اب میں نے چودہ برس بن میں نو اس کرنا ہے، اور آج ہی جانے کے وچار سے تجھے لئے آیا ہوں۔ ہے پران ایشوری! تو بھرت کو سدا پرست رکھنا اور راجہ کی سیوا کرتے رہنا۔ میری برودہ ماتا کو شلیا کا جس کا ہر دیہ میرے دیوگ سے چھلنی ہو گیا ہے، سدا مان کرنا اور ستر اوتکی کی بھی ویسی ہی پوجا کرنا، کیونکہ میری ساری ماتائیں ایک سمان آدر کے پوجیہ ہیں۔ ہے سیتا! بھرت میرے بن باس کے کارن جھوٹے وچار سے بھی اُس کا وودہ نہ کرنا، کیونکہ دیش کا راجہ اور میرا پرانوں سے بھی زیادہ پیارا بھائی ہے۔ ہے اُونچے نل والی! میں نینوں سے سیوت سہا بن میں جاؤ گا۔ تم یہیں نو اس کرو، اور جس پر کار تو نے آج تک میرے کھن کے خلاف کبھی آچرن نہیں کیا اسی پر کار آج یہاں رہ کر میرے وچن کا پالن کر۔

اچانک دجر کے سمان یہ بھینکر وچن سُن کر جانکی نے کرو دھ سے اُتر دیا۔ ہے آریہ پتر! آپ کے مکھ سے اس پر کار کے مکھ اور نندا کرنے والے وچن سُن کر مجھے ہنسی آتی ہے۔ ہے رام! ماتا پتا، بھائی، بہن، بیٹا، بیٹی، اور پتر

بندھو یہ سب اپنے اپنے پتیوں کو بھوگتے ہیں، پر نتو استریوں اپنے پتی کے لئے ہوئے کرموں کا پھل بھوگتی ہو۔ استری پرش کا آدھا انگ ہے، ایسا شاستروں نے کہا ہے اس لئے آپ کے راجہ نے مجھے بھی بن باس کا حکم دیا ہے۔ ہے رام! پُتر، بھائی، بہن، ماما اور سکھیاں یہ سب اس سنہار میں استری کے لئے گئی نہیں ہیں۔ پتی کے لئے پتی ہی اس کی گئی ہے۔ اس لئے آج ہی میں آپ کے ساتھ بن میں جاؤں گی۔ آپ بے فکر ہو کر مجھے ساتھ لے چلئے۔

ہے پیارے! پتی کے چرنوں کی سیوا سے استری کو جو شکہ ملتا ہے اس کے سامنے بھولوک اور سورگ کے وہ یہ شکہ بھی سمجھ میں ہیں۔ جو جو میرے کرنے کو کہیے ہے، اس کی مجھے ماما پتانے سکھشا دی ہوئی ہے۔ آپ مجھے ادھک سکھشا دینے کی کوشش نہ کریں۔ میں آپ کے ساتھ مہا بن میں ضرور جاؤں گی۔ ہے پران ناٹھ! میں تمہارے چرنوں میں اُسی پرکار شکہ سے رہوں گی، جیسے پتا کے گھر میں رہا کرتی تھی۔ مجھے کیوں پتی درت دھرم کی پتلا ہے۔ ہے ناٹھ! نیتہ نیم سے ہم بچھریہ دھارن کر کے میں آپ کے ساتھ بن کے جنموں میں گھوموں گی۔ آپ مجھے منع نہ کریں۔ پھل پھول سے پیٹ بھرتی ہوئی میں آپ کو کسی پرکار کا کشٹ نہ دوں گی۔ آپ کے بھوجن کر چکنے پر کھاؤں گی۔ مذی، سرودھ اور سپہ بت میں بلا خوف آپ کے ساتھ گھوموں گی۔ آپ کے سنگ سنگ رہتی ہوئی پھولوں، ہتس اور کاروؤں سے شوبھت سرودوں میں روز اثنان کرنے کو میرا سن چاہتا ہے۔ آپ کے بنا اگر مجھے سورگ کا سکھ بھی ملے تو منظور نہیں۔ ہے ناٹھ! اگر تم مجھے یہاں چھوڑ جاؤ گے تو میں اپنے پران دے دوں گی، آپ مجھے ساتھ لے چلیں۔

سیتا بن جانے کے لئے ہٹ کر رہی تھی، پر نتو رام مہا بن کے دُکھوں کا وچار کر کے اُسے ساتھ لے جانا نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے روتی ہوئی سیتا کے گلے میں باہیں ڈال کر کہا۔ پر یہ! میں جیسے کہتا ہوں، تو ویسے ہی کر اور بن باس کی اچھا تیگ کر یہیں گھر میں رہ۔ ہے کلیانی! پریتوں کی کندراؤں میں رہنے والے شکہ کی گرجنا تھے خوف زدہ کر دے گی۔ اُجاڑ بنوں میں انسانوں کو مار دینے والے جنتوں کا نواس ہے اور کچھ مگر غمچہ وغیرہ ہنسک بل جیون سے پری پورن دلدلوں والی لڑیاں پار کرنا ہمارے کٹھن ہے۔ متوالے باستی جہاں تہاں کھیلے رہتے ہیں۔ اس لئے بن میں بڑے دُکھ والی ہیں۔ بن کی پگڈنڈیاں کاسٹوں سے پٹی ہوئی پاؤں کو چھلنی کر دیتی ہیں۔ اس لئے بن کا وچار چھوڑ۔ ہے پران پیاری! سور یہ کی پرچند دھوپ، شیت سال کی پران گھاٹی سردی اور برشا کے طوفان برہمگشوں کے نیچے پٹنے مہا دُکھ والی ہیں۔ پتیوں کی بیچ پر سونا اور اپنے آپ سے گرے ہوئے پھلوں پر چودہ سال تک نرواہ کرنا ہمارا کلش کاری ہے۔ اس لئے بن میں بڑے دُکھ ہیں۔ بنوں اور برہتوں کو کپائے مان کرنے والے دایو، گھور اندھکار، اور بھوک پیاس کی بیا کلتا، کٹیلے درخت اور جھاڑیاں کٹ کے اگر بھاگوں میں اس پرکار چکر رہتی ہیں کہ چلتے چلتے آدمی کھائل ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہے پر یہ! بن میں تو جانے کو کہیے نہیں ہو میں وہاں بچنے دیکھتا ہوں۔ رام کے ان وچنوں کو سن کر سیتا روتی ہوئی بولی۔ ہے ناٹھ! بن کے شکہ، چیتے، سور

وغیرہ جنگلی جیو آپ کو دیکھتے ہی جھٹے جھٹے ہو کر بھاگ جائیں گے۔ "چھایا کے سامان سدا بھرتا کے پیچھے چلنا" یہ شکشا میرے ماتا پتا نے مجھے دی ہے۔ اس لئے دھرم انوسار مجھے آپ کے ساتھ چلنا اچھا ہے۔ بن دکھوں اور جھٹے سے بھرا ہوا ہے۔ پر نتواند ریلوں کے دشتی بھوت انسانوں کو ہی وہ گرتا ہے۔ جندریہ کو نہیں۔ ہے شور ویرا بن میں چل کر آپ کی سیوا کرنا چاہتی ہوں۔ سوامی ہی میرا سر دسو ہے، اس کے بنایں زندہ نہیں رہ سکتی۔ ہے ناٹھا! بھکتی والی، پتی ورتا، شکھ دیکھ میں سیوا کرنے والی مجھ کو آپ ساتھ لے چلنا کیوں نہیں چاہتے۔ اگر آپ مجھے چھوڑ کر جائیں گے تو میں جل میں ڈوب کر آگ میں جل کر یاوش کھا کر پران دے دوں گی۔ اس پر کار رو رو کر وینتا سے پرارتھنا کرتی ہوئی سیتا کو بھی جب رام نے پھر بن جانے سے روکا تو اس کا آتم ایمان جاگ اٹھا اور وہ پرہم سے اور دعوے سے بولی۔ ہے دشال ہر دیہ! سناہ کہتا ہے کہ رام سورہ کے سامان تیج والا ہے، پرنتو ج میں اس کھن کو جھوٹا ہوتے دیکھتی ہوں۔ آپ کیا سوچ کر دکھی ہو رہے ہیں؟ کسی سے آپ کو ڈر ہے، جو مجھ دکھیا کو آپ یہاں چھوڑ جانا چاہتے ہیں۔ ہے ویرا! ستیہ وان کے پیچھے چلنے والی سادتری کے سامان آپ مجھے بھیں۔ بن و نگر، سورگ و بکنٹھ، شکھ و دیکھ سب میرا آپ کے ساتھ ہے کھیلے پرکش اور نوکیلی گٹھا، میرے لئے ریشم سے بھی زیادہ ملائم ہوگی، اگر میں آپ کے ساتھ ہوں گی۔ ہے پیارے! بھکتا اور آندھی سے اٹھی ہوئی دھول جو میرے اوپر گرے گی وہی میرے لئے چندن کا لیسپ ہوگا، اگر میں آپ کے ساتھ ہوں گی پھل پھول اور قند جو کچھ بھی آپ مجھے دیں گے وہ جھپٹن پر کار کے پدارتھوں سے زیادہ لذیذ ہوگا، اگر میں آپ کے ساتھ ہوں گی۔ ہے ناٹھا! آپ کی چھایا میں رہ کر بن کے پھولوں سے جی بہلاتی ہوں میں ماتا پتا اور سکھیوں کو یاد نہ کروں گی۔ ہے رام! میں تمہارے بنا ایک چین بھی نہیں جی سکتی، پھر چودہ ورثی تو بات ہی کیا ہے۔ اتنا کہہ کر وہ روتی ہوئی رام کے کھٹہ کا ہار ہو گئی اور اس کے نیتروں سے موتیوں کے سامان آنسو نکل نکل کر اس پر کار پہننے لگے جیسے گلاب کے پھول پر اوس کی بوندیں۔ سیتا کو ایسی دھکتا اوستھا میں دیکھ رام نے اسے پیار سے ہر دیہ سے گھالیا اور پھر دھیرج دیتا ہوا بولا۔ ہے سندری! میں بن میں تیری رکشا کر رہا ہوں اسمرتہ نہیں ہوں، پرنتو تیرے من کے بھادل کو جاننے کے لئے ایسا کہنا تھا۔ تو بلاشبہ میرے ساتھ چلنے یوگیہ ہے۔ میں تجھے چھوڑ کر بن میں نہیں جاؤں گا۔ ہے جنک نڈنی۔ اگر تو چاہے کہ میں بن کو نہ جاؤں تو یہ ناٹھن ہے کیونکہ پتا کی آگیا سے میں بندھا ہوا ہوں۔ ہے پر یہ! نہ ستیہ، نہ دان، نہ مان اور نہ گیگہ۔ اتنا بل دینے والے ہیں، جتنا کہ ماتا پتا کی سیوا۔ سناہ میں ماتا پتا کی سیوا اور گورو جنوں کی خدمت اور ان کے انوسار چلنے سے سورگ و دھن و دھانہ، وڈیا، ستان اور جگتا کائیش و شکھ سب کچھ پراپتا ہو جاتا ہے۔ ہے جالکی! ماتا پتا کی آگیا ماننے والا مذئیہ دیلوک، گو لوک، پتر لوک اور برہم لوک کو پراپتا کرتا ہے۔ اس لئے جو مجھے پتا کی آگیا ہے وہی مجھے کرنا اچھا ہے، یہی سنا تن دھرم ہے۔ ہے مرگ نینی! تو میرے ساتھ بن میں چلنے یوگیہ ہے، تیرا شپہ بڑا سندر ہے۔ اس لئے اب بن باس کی تیاری کر

ابا تیرے بنا مجھے سورگ بھی بند نہیں ہے ہے جانگی! براہمنوں کو اپنے بھان اور رتن دان کر کے بھکاریوں کو بھجن دے، اور جو کچھ بھی تیری کھیل کود کی ساگر ی، اچھے اچھے پہننے والے کپڑے، سندر پانگ اور جو میری دستوں میں ہیں وہ بھی سب داس داسیوں کو ٹیکھ دے دے۔ جلدی کر

پتی کے مکھ سے یہ وجن سن کر سیتا کا ہر دیہ گدگد ہو گیا۔ اور وہ اپنے دس داسیوں کو اکٹھا کر کے ان سب میں محل کا سامان بانٹنے لگی۔ جانگی اور رام کی بن جانے کیلئے تیاری دیکھ کر روتا ہوا لکشمین بھائی کے چروں میں گر کر یوں بولا۔ ہے ویر! اگر آپ نے بھینک بن میں جلنے کا نقشہ کیا ہے، تو مجھے بھی ساتھ چلنے کی آگیا دیں۔ میں آپ کی رکھتا کرتا ہوا سپاہیوں کی طرح دھنش چڑھائے آپ کے آگے آگے چلوں گا۔ ہے ویر! سنگھ، چیتے، شوکر اور باغیوں سے بھرے مہا بن میں میں آپ کے ساتھ انیکوں بنوں میں وجن کروں گا۔ آپ کے بنا مجھے یہ محل کھانے کو دوڑتا ہے۔ ہے ویر! آپ کے بنا میں ایودھیا کو کیا، سورگ، بیکٹھ اور برہمالوک میں بھی جانا نہیں چاہتا ہوں۔ لکشمین کے مکھ سے یہ نمر وجن سن کر سوریہ کے سان تجوی رام نے جواب دیا ہے ویر! تو میرا پانوں سے بھی پیارا بھائی ہے۔ یہ تو میرے ساتھ جانے سے ماما ستمرا کی سیوا کون کرے گا؟ اس لئے ہے لکشمین! ماما کو شلیا کو اور ستمرا کو دھیر یہ دینے کے لئے تو یہاں رہ۔ ایسا کرنے سے تیری گور وجنوں میں اہل بھگتی ہوگی۔ ہے راکھو لکشمین! ہم دونوں سے بچھڑی ہوئی ہماری مائیں مہاڈکھ پر اپت کر بن گی۔ رام کے مکھ سے ایسا صاف جواب سن کر لکشمین نے آنسو بھر کر کہا۔ ہے ستیہ! داؤن! کو شلیا اور ستمرا کی ٹیکٹی ستم بھرت تن من سے سیوا کرے گا، اس میں کچھ بھی شک نہیں، اور ماما کو شلیا میرے لیے لاکھوں کا پالن کر سکتی ہے۔ جس نے داسوں اور سیوا کوں کو ہزاروں گنوں دان دے رکھی ہیں۔ وہ آریہ اپنا میری ماما کا اور میرے جیسے ہزاروں کا پالن کر سکتی ہے۔

اس لئے ہے رگھونندن! مجھے آپ اپنا سیوا کرنا کر ساتھ چلنے کی آگیا دیں۔ ہے ویر! میں کھتر اور گوری لئے آپ کے آگے چلوں گا، پر قی دن آپ کے لئے کند، مول، پھل، پھول اور ہون کے لئے لکڑیاں، اور انیر ساگر ی لایا کروں گا۔ آپ جانگی کے ساتھ پر بتا شکروں پر گھومیں گے، میں ہمیشہ سوتے اور جاگتے آپ کی جو کسی کروں گا۔

لکشمین کے مکھ سے یہ وجن سن کر رام نے خوش ہو کر کہا۔ ہے ویر! جا اور ماما ستمرا، کو شلیا اور اجہ سے اور گور وجنوں سے آگیا لے آ، میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا، اور ہے آریہ! وہ دونوں وجہ دھنش جو دُن سے دیئے ہوئے مہاراج جنک کے پاس تھے، اور دونوں کو قح جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتے اور وہ بھتتے جن کے دان کبھی ساپت نہیں ہوتے، بجلی کے سان چکے والے وہ دونوں کھڑک جن کی مٹھیاں سورن کی ہیں، یہ سب آپا آریہ کے گھر سے لے آ۔ ہے لکشمین! ابا ویر نہ کر کیونکہ اب یہاں ٹھہرا میرے لئے اچھا ہے۔

رام کی آگیا پاکراتی پر سن ہو کر لکھن جلدی سے ماماؤں اور راجہ کی آگیا لے کر پھر وہیت کے پاس گیا، اور وہاں سے سب شستروں کو لے کر رام کے سامنے حاضر ہوا شستروں کو دیکھ کر رام لکھن سے بولے - ہے ویرا گورو و سٹھ کے آدمیہ پتر کو یہاں لے آ۔ کیونکہ بن جانے سے پہلے میں اپنا اور تیرا سارا دھن داس داسیوں اور براہمنوں کو بانٹ دینا چاہتا ہوں ۛ



رام چندر جی کا سب کچھ دان کرنا

لکھن جب گورو پتر سٹھ کو لے کر آیا، تو رام چندر نے دونوں ہاتھ جوڑ کر جالکی سمیت اس کی پر دگشا کی اور پھر اپنے پیٹنے کے سورن کے کندلی، بازو بند، کڑے، مالائیں اور بہت سے رتن اسکی بھینٹ کئے۔ اس کے بعد جالکی کے سارے بھوشن دے کر اس سے بولے۔ ہے متر! یہ سیتا میرے ساتھ بن کو جاتی ہوئی تیری استری کے لئے اپنے بازو بند، کنگن، موتیوں کی مالا اور کنگنی اور ہیرے، موتی اور بہت سے رتن دیتی ہے تو اسے جا کر کہنا کہ انہیں پہن لے۔ مگر رتن چٹت یہ پلنگ بھی تولے جا۔ اور دوج کل اتن! یہ ہاتھی جو میرے مامنے دیا ہے، ایک ہزار مڈاؤں بہت تجھے دیتا ہوں۔

رام کے ایسا کہنے پر گورو پتر سٹھ نے سب نیتروں سے ان دستوؤں کو گرہن کیا، اور آشیر واد دیا۔ ہے رام! تم جرن جیور ہو۔ اور چودہ ورش کنٹاک گڈا کر پھراؤ دھیا کے سٹھاس پر دراجان ہوؤ۔ گورو پتر کو دذاع کر کے رام نے سامنے کھڑے ہوئے روون کرتے ہوئے بھرتہ جنوں کو بہت سادھن دے کہا کہ تم سب یہاں رہتے ماما کو شلیا اور سمتر انیر کیکی، بھرت اور راجہ کی سیو اکرو۔ اس کے بعد رام نے اپنا خزانہ منگوایا، اس خزانے کو سیتا نے اپنے ہاتھوں سے دین دیکھیں۔ غریبوں، اور براہمنوں میں تقسیم کیا۔ اس پر کار رام کالیش نگر میں چھا گیا۔

ان دونوں ابودھیا کے نزدیک ایک کھاؤں میں گرگ گوتری تر یجٹ نام کا ایک تجبوی براہمن نو اس کرتا تھا۔ اس کے یہاں سنتان بہت تھی، یہ نہ تو بہت غریب ہونے کے کارن بڑی شکل سے اپنے گھر کا گڈا چلاتا تھا۔ رام چندر جی کے دان کی چھ چائیں گر تر یجٹ کی استری نے اپنے پتی سے کہا۔ سو ابی ا دین دیا لو شری رام چندر جی اس وقت سر و سودان کر رہے ہیں، سو تم بھی وہاں جا کر اپنا کروا ممکن ہے وہ غریبوں کے ہاتھ کو شلیا ندن ہیں بھی نہ دھنٹا کے اتھاہ ساگر سے ابار لیں۔

پتنی کے بار بار پر یہ نہ کہنے پر وہ بھورے رنگ کا براہمن ہر دیہ سے نہ چاہتا ہوا بھی رام چندر کے محل میں پہونچا اور بنا پوچھے پانچوں ڈیوڑیوں کو پار کرتا ہوا رام کے پاس پہونچ گیا۔ اس کے قدرتی تیج

اور برہمچریہ کو دیکھ کر رام چندرجی نے کہا، ہے براہمن! دُور سے آنے کے سارن تمہیں بہت کشت ہوا۔ میں تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں۔ ہے ویر! تو اپنے اس بڑے ڈنڈ کو اونچا استکان پر کھڑے ہو کر ہینک۔ جتنی دور یہ ڈنڈا جا کرے گا اتنی دُور تک کے استکان میں جتنی گٹھیں کھڑی ہو سکیں گی، تمہیں دی جائیں گی۔ تب اُس براہمن نے اُتنے بل سے اسے پھینکا کہ وہ ڈنڈا سر پونڈی کے پار دُور جا کر۔ تب رام نے اسکی بہت پریشانی اور ہزاروں گٹھوں اور سورن نیز موتی وغیرہ دے کر اُسے وداع کیا:

پیتا کے انتم درشن!

رام نے اپنا، لکشمین کا اور جانکی کا سارا دھن دان کر کے سپورن براہمنوں، یا پکوں اور دوسرے بھکاریوں کو ترپت کر کے سب کو خوش کیا۔ اس پر کار تمام دھن تقسیم کر کے رام جانکی اور لکشمین سمیت پیتا کے انتم درشنوں کو چلے۔ رام کے بن باس کا سا چار بن کی گئی کے سامن ساری ایودھی میں پھیل چکا تھا، بے شمار انسانوں کی بھیڑ سے راستے پھرے پڑے تھے۔ اپنے پیارے راج کماروں کے درشنوں کے لئے لاکھوں آدمی راج پتہ کے دونوں طرف کھڑے دورے تھے۔ رام محل سے نکل کر کئی کے محل کی طرف پیدل چلے، اُنکے پیچھے پیچھے پتی ورتا جانکی اور ان کے پیچھے ویر لکشمین کندھے پر دھنشا اٹھائے چلے گئے۔ ہادیو! سورن کے رتھ پر دراجان جس رام کے پیچھے چتور لگی سینا چلتی تھی، جس رانگہاری سینا کے پاؤں کو محلی گدے بھی چھیتے تھے اور انسان لو کیا جس کے لکھ کو سور یہ بھی دیکھنے میں اُسمر تھ۔ جس لکشمین کی نیوی چڑھنے پر سارا برہماند بھی ذہل جاتا تھا۔ آج وہ تینوں ننگے پاؤں، سر جھکائے ہوئے دینوں کی طرح ایودھی کے بازاروں میں چل رہے تھے۔ ان کو دیکھ کر درشکوں کے نیتروں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ کھڑکیاں چوتروں اور جھروکوں میں کھڑی ہوئی استریاں رو رو کر کہنے لگیں، ہائے ودھاتا! انگ راج کے یوگیہ چندن کا سیون کرنے والی چپکے اپنی جانکی کارنگ بن کی دھوپ، ورشا اور سردی سے بدل جائے گا۔ اُس کے پاؤں کا مٹیوں سے چھیل جائیں گے، اُس سے اہنسا، دُیا اور کٹھا کے روپ رام کو پڑتا دیکھ کر ساری پر جا اس پر کار پڑت ہوئی جیسے مول پر وار کرنے سے شکھا اور پتے سمیت سارا درخت کاٹنے لگا ہے۔ رام کو جاتا دیکھ سب کے سب ایودھیانوا کی ان کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے اس پر کار کہنے لگے کہ رام کے بنا ہم یہاں نہ رہیں گے، ہم بھی اس لوک پتی کے ساتھ اپنی استریوں اور بال بچوں سمیت بن میں جائیں گے۔ رام نے ایودھیانوا سیوں کو روتے ہوئے دیکھا، یہ تو اُس کے بن میں ذرا بھی چوہہ نہیں ہوا، اور پریت کے سامن اہل ہر دیہ والا وہ مسکراتا ہوا کئی کے محل میں پہنچا۔ وہاں دروازے پر راج منتری سو منتر کو دیکھ کر رام نے کہا — ہے سچب! پیتا کو میرے آنے کی سوچنا دو۔ رام سے

آگیا دیا ہوا سونتر جلدی سے وہاں پہونچا جہاں راجہ پتر دیوگ کی اگنی سے جلتا ہوا جل ہین پھل کی طرح
تڑپ رہا تھا۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر سونتر نے راجہ کو مخاطب کر کے کہا۔ ہے بہا راج! آپ کا جیشٹھ پتر دھرماتما
رام، جانکی اور لکشمین سمیت آپ کے درشنوں کی آگیا چاہتا ہوا باہر کھڑا ہے۔ ہے پر حقوی پتی! اپنے لکشمین کے
اور جانکی کے سارے دھن کا دان کر کے وہ بڑے بڑے دھریہ والا راج کمار ماناؤں اور سو ہر دیہ منتر یوں
کے درشن کر کے آپ کے درشن چاہتا ہے۔ سونتر کے مکھ سے یہ وچن سن کر ستیہ وادی دھرم نیشٹ سمندر کے
سامان گبھیر ہر دیہ والا اور آسکاش کے سامان لیپ سے خالی راجہ دشرتہ بولا۔ ہے راج منترم! رام کے اندر آنے
سے پہلے میری استریوں اور دوسرے رشتے داروں کو یہاں لے آؤ۔ رام بہا بن کو جلے گا، اور میری سرتیو
بھی ضرور ہوں گی۔ اس لئے میں اپنے پر پوار سمیت رام کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ راجہ کی آگیا سے جب انتہ پور سے سب
استریاں آگئیں تو اس نے سونتر کو آگیا دی، کہ جاؤ اب رام کو لے آؤ۔ تب سونتر رام، لکشمین اور جانکی کو لے
کر راجہ کی طرف چلا۔

پتا اور ماناؤں کو دور سے دیکھ کر رام سر جھکائے دونوں ہاتھ جوڑے ان کے نزدیک پہونچا۔ تب دشرتہ
اپنے دھرماتما دوش درتی اور سمندر پتر کو ہاتھ جوڑے ہوئے اپنے پاس آتے دیکھ کر بے حد دکھی ہوا۔ وہ استریوں
سمیت آسن چھوڑ کر کھڑا ہو گیا، اور اُسے ہر دیہ سے لگنے کے لئے آگے بڑھا۔ پر متوشوک سے پیرتا ہوا مورچھا
کھا کر پر حقوی پر گہر پڑا۔ راجہ کو اس پر کاد کرتے دیکھ رام اور لکشمین نے جلدی سے اُسے بہا راجے کر بلنگ پر
لٹا دیا۔ اُس سے رام، لکشمین اور جانکی بھی ہلکا ہلکا کر رونے لگے۔ سب استریاں دلاپ کرنے لگیں اور مالے
محل میں باہار بیج گیا۔ مقررے سے کے بعد جب راجہ پھیت ہوئے تو رام اُس سے بولے۔ ہے تات! آپ ہی
ہم سب کے سوا ہی ہیں۔ اب میں آپ سے آگیا مانگتا ہوں۔ بن جاتے ہوئے آپ ہم سب کو آشیر وادیں، ہے
پتا جی! لکشمین اور جانکی کو بھی آگیا دیں۔ کیونکہ بہتا روکنے پر مجھ سے اتحادہ پریم رکھنے والے یہ نہیں رکتے۔
اور بن جانے کا شیخے کئے ہوئے ہیں۔

ہے پر حقوی ناتھ! چودہ برس نرنتر بنوں، پرہتوں، اور ندیوں میں وہاں کر میں پھر آپ کے درشن
کروں گا۔ رام کے مکھ سے یہ وچن سن کر کیکی کے وچن پاش میں بندھا ہوا راجہ دشرتہ روتا ہوا بولا ہے پتر!
نہ چاہتا ہوا بھی تجھے بن بیج رہا ہوں۔ نوجا۔ تیرے راستے کلیان ساری ہوں۔ جھکوان تیرے سنگ سنگ
ہوں گے اور ایشور سے یہی پرارغنا کرتا ہوں کہ واپس آنے پر تیرے پیارے مکھ سے کو دیکھوں۔ پر نتو
پتر! دن زیادہ چلا گیا ہے۔ اس لئے آج کی راتری تو یہاں ہی ٹھہر، کل چلے جانا۔ ہے پتر! اپنی ماناؤں کی
طرف دیکھ جو گھور دکھ سے رو رو کر اندھی ہو رہی ہیں۔ آج کی راتری یہاں ٹھہر کر ان کے اور مجھ پر دھ کے
سنتاپ کو ٹھنڈا کر۔ ہے رام اس دراجا رنی کیکی نے مجھے دھو کے سے وچن میں پھنسا لیا ہے، جس سے تو

میرے گلے کو کھلا چاہتا ہے۔ ہے پتر! تو جیشٹھ پتر ہے، پتا کو نرک سے نکالنا ہی تیرا دھرم ہے۔ تاکہ ان جلاؤں کو سن و دونوں ہاتھ جوڑ کر رام نے کہا ہے پریتوی ناتھ! جان و جان سے آپ نے میری لالکائی کو چن دیا ہے وہ آج ہی پورا ہونا اچھا ہے۔ ہے تا تا آج ہی مجھے بن میں بھیج کر اپنے دچن کو سچا کریں۔ آپ دیکھی نہ ہوں۔ میں آپ کی آگیا سے چودہ برس بن میں نو اس کروں گا۔ ہے ناتھ! راجہ بھرت کو دے دیجئے۔ میں آپ کی آگیا کے سامنے تینوں لوگوں کا راجہ بھی سچھ سمجھتا ہوں۔ ہے پر بھو! آپ روتے کیوں ہیں۔ مذلوں کا چنی گمبیر سمندر کبھی چھبھ نہ نہیں ہوتا۔ ہے رگھونندن! سب دیوتاؤں میں بڑا پتا ہے۔ اس لئے نہ مجھے راجہ چاہئے نہ سوگ چاہئے، نہ شکھ چاہئے، مجھے تو آپ کی آگیا کا پالن کرنا ہے۔ ہے نرودتم! میں آپ کے سامنے اپنے پیوں کی قسم کھاتا ہوں کہ آپ کی آگیا کو میں سب کریموں سے بڑا مانا ہوں، اور آپ کو سچا بنانے کے لئے بن کو آج ہی جاتا ہوں۔ ہے پر بھو! آپ ہمارے لئے چٹان نہ کریں۔ ہم پھل پھولوں سے پیٹا بھرتے ہوئے ہر نوں سے بھر پور انیک پرکار کے پکشیوں کے بیٹھے سڑوں کو سنتے ہوئے چودہ برس بن میں شانتی اور سکھ سے دہار کریں گے۔ ہے پتا آپ شوک نہ کریں میں چودہ برس بعد آپ کے درشن کروں گا، ہے ناتھ! آپ کے رونے سے یہ سب سمبندھی بھی رو رہے ہیں۔ آپ اس کو دھیوج دینے یوگیہ ہیں۔ تب روتے ہوئے دشرتھ نے رام کو گلے سے لگالیا، پرنتو داروں دکھ سے پڑتا ہوا ہوا مٹور چھتا ہو کر گر پڑا اور پھر نہ اٹھ سکا۔ راجہ کی یہ دشا دیکھ کر لکئی کے سوا سب رانیاں رونے لگیں۔ سو منتر بھی ہلکا کر دتا ہو لکئی سے بولا۔

ہے رگھو کل سر منی! اس سے بڑھ کر سنسار میں اور کسی نے کیا پاپ کیا ہوگا، تو پتی گھٹا تک کل گھٹا تھی جلی۔ ہے پاپن! اندر کے سان اچھے، ہالیہ کے سان اچل، اڈول اور سندر کے سان گمبیر راجہ کو ٹوٹنے پاپ کرم سے دکھ دے رہی ہے۔ ہے مٹور کھے! پتر سے سو کر وڑ گنا بڑھ کر تپ ہوتا ہے، اس ہٹ کو تیاگ اور رگھو کل کو نشٹا ہونے سے بچا۔ ہے جڑ پڑھی والی! تیرا پتر بھرت سنگھاسن پر بیٹھ کر راجہ کرے، پرنتو رام کو بن میں کیوں بھیجتی ہے۔ اگر تو اپنے ہٹ پر ٹلی رہے گی تو ہم سب بھی وہاں جاتیں گے۔ جہاں رام رہیں گے، تیرے پتر کے پاپ سے کھائے ہوئے راجہ میں کوئی براہمن تو اس نہیں کرے گا۔ حیرتا ہے کہ ایسے پاپ کرم سے پریتوی پھٹ کیوں نہیں جاتی۔ ہے ٹکلی! اس گھور انہائے سے سارا سنسار تیری مندا کرے گا۔ اس پرکار کے کڑوے و چنوں سے سو منتر نے ٹکلی کو بہت کچھ سمجھایا۔ پرنتو اس نے سو منتر کی باتوں کو سنا ان سنا کر دیا اور اپنے ارادے پر قائم رہی۔ تب راجہ دشرتھ نے ٹکلی کی سانس بھر کر آنسو بھرے نینروں سے سو منتر کو کہا۔ ہے راج منتر! چتورنگی سینا کو رام کے پیچھے چلنے کی اجازت دو، اور اس کے اٹک رکھنا اور سوتو ہر دیہ بستر ہیں، ان کو بھی سنہ مانگا دھن دے کر رام کے ساتھ چلنے کی ترغیب دو۔ ہے سو منتر! ات

اور دھن کے گوش (خزانے) بھی رام کے ساتھ چلیں۔ اور سچی پر تکیا والا نر جن بنوں میں رہنے والے تھیوں میں گیارہ اور دان کرتا ہوا شکم سے بن میں رہے۔ راجہ کے مکہ سے یہ دچن سن کر کیکی کا مکہ سوا گئے۔ انھیں سچ بن ہو گئیں، اور کٹھ رک گیا۔ وہ راجہ ہی کو مخاطب کر کے بولی۔ ہے ایو دھیاتی! یہ آپ کیسے دچن کہتے ہو، ان اور دھن کے ساتھ لے جانے سے میرے مانگے ہوئے دروں کا مقصد فوت ہو گیا۔ بنا ان اور دھن کے دیا ہوا بھرت کو راجہ اس درخت کے سامان ہے جس کے سارے پھل توڑ لئے گئے ہوں۔ ہے پر حقوی تاتھ! آپ کی ہی پورو پورو پیڑھی میں راجہ ساگر نے اپنے جیشٹھ پتر کو جس پر سار بنا ایک کڑی نکال دیا تھا، اسی پر کار رام بھی بن کو جائے۔ کیکی کے مکہ سے کڑوے دچن سن کر دشرٹھ کے نیر کرودھ سولال ہو گئے، اس نے اسے سینکڑوں دھکا دیں۔ تب وہاں کھڑے ہوئے سدا رتھ نامک نگر کے پردھان نے کیکی کو مخاطب کر کے کہا۔ ہے سور یہ کل نکاتی! سگر کا پتر انجس بڑا پانی تھا۔ اس نے اپنے جی پہلائے کیلے نردوش براہن پتروں کو سرلو میں ڈبو دیا تھا۔ اس کے لیے بھینکر اور پنچ کرم سے سارے نگر میں بابا مار چے گیا، اور وہ سب راجہ کے پاس جا کر دوبائی دینے لگے۔ تب راجہ نے اپنے پیارے پتر کو پڑھا کی بھلائی کے لئے دیش سے نکال دیا۔ اور اسی سے استری سمیت ٹوکری اور پھاڑا دے کر سیاسے باہر کر دیا۔ اور وہ انجس ساری عمر بنوں اور جنگلوں میں مصیبت اٹھاتا ہوا اپنے کرموں کا پھل بھوگتا رہا۔ ہے منورے! رام نے کونا پاپ کیا ہے، جو تو اسے ایسا دکھ دینے پر تلی ہوئی ہے۔ رام نردوش ہے، پر جا کا پیارا سریشٹھ بدھی والا ہے اور تو اگر اس میں کچھ دوش دیکھتی ہے، تو پرگٹا کر، جس سے دھرم انوسار وہ اپنے کرموں کا پھل پاوے۔

پردھان کے اس پرکار کہہ چکے پر رام نے دونوں ہاتھ جوڑ کر پتا سے کہا۔ ہے تات! ماما کیکی سبتہ کہتی ہیں جب بن میں تو اس کمر ہے تو پھر سب بھوگوں کا تیاگ کر کے مجھے بن کے واسیوں کے سامان تھیوں کے دھرم کا پالن کرنا ضروری ہے۔ ہے راجن! جو گو گو دان کرے اور اسکے رستہ کا لو بھ کرے، اس کے گودان کی کیا اہمیت ہے۔ اس لئے ہے بھوتی! تھیوی دھرم میں پریرت ہوئے میرے لئے چتورنگی سنا اور ان دھن کے چھکڑے کس کام کے؟ اس لئے ہے تات! میں پرارتھنا کرتا ہوں کہ میرے لئے بالکل چیز کھتر اور ٹوکری لاؤ، میں ماما کی آگیا انوسار بن میں تپ کروں گا۔

رام کے مکہ سے یہ دچن سن کر کیکی سن میں اتنی پرست ہوئی اور اسی سے بالکل چیر لاکر بولی۔ لویہ پنہو اور شیگر بن میں جا کر تھکے دچن کو پورا کرتے ہوئے اسے سچا ناؤ۔ ماما کیکی سے وہ چیر کے کر رام نے اپنے ریتی کپڑے اتار دیئے اور ابلکوں کو دھارن لیا۔ اس کے بعد ویر کھٹن نے بھی اپنے سندر کپڑوں کو اتار کر بھلوں کو پہن لیا۔ تب کیکی نے اسی پرکار کے دو چیر سینا کو دیئے اور کہا۔ ہے تپ کی پیاری! یہ چیر تمہارے لئے ہیں۔ انہیں پہن کر تپ کی الوکاسنی بن۔ بن باسیوں کے یوگیہ ان چروں کو دیکھ کر جانکی اس پر کار ڈر گئی،

جیسے ابودھ ہرئی بیادھ کے پاش کو۔ ان چیلوں کو لے کر نجا سے لال ہوئے مکھ والی سہل منی ستیا اور دھرم
دیکھنے لگی، کیونکہ وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ چیل کیسے اوڑھے جاتے ہیں۔ تب وہ اپنے اندر کے سامان تجسوی پتی رام
کو مخاطب کر کے بولی۔ ہے ناٹھ! تپسوی لوگ کس پرکار ان چیلوں کو دھارن کرتے ہیں۔ اتنا کہہ کر وہ
ان جان بار بار ان چیلوں کو دیکھنے لگی۔ تب رام نے اس کے ہاتھوں سے چیلوں کو لے لیا اور اس کے
ریشمی کپڑوں کے اوپر ان کو باندھ دیا۔ بھولی بھالی ستیا کو چیل باندھتے دیکھتے ہی استریاں وہاں کھڑی تھیں،
سب کے نیتروں سے آنسو بہنے لگے، اور وہ روتی ہوئی رام سے بولیں۔ ہے سور یہ کل بھوشن! آپ
تو پتا کی آگیا سے بن کر جاتے ہیں۔ پر تو یہ کس پرادھ سے بن کر بھیجی جاتی ہے؟ پھولوں کی سچ پر بیٹھنے
والی یہ سکرکاری بن میں رہنے کے یوگیہ نہیں ہے۔ پھر گورو ویشٹھ نے ستیا کو بن میں نہ جانے کے لئے
آکرہ کیا اور کیکی سے بولے۔ ہے پاپن! ستیا کے جانے پر سارے عالم میں سور یہ کل کی نیند اہو گی۔
اس لئے ستیا کے چیل اتار دے، رام کے جانے پر ستیا ہی دھرم الو سار راجیہ کرے گی۔ کیونکہ تپ کی عدم
موجودگی میں تپتی ہی دھرم الو سار اس کی سہتی کی مالک ہوتی ہے۔ ہے دوشٹھ! اگر تو ہٹ کر کے اسے
بھی بھیجنے پر بضد ہے، تو ہمارے لئے بھی بالکل چیل لا۔ ہم سب بھی رام کے ساتھ بن میں جائیں گے۔ یہ
سب استریاں اور راجہ بھی چلیں گے۔ اور بھرت اور شتر دگھن بھی بڑے بجائی کا لوگن کریں گے کیونکہ
وہ بڑے دھرم اتما اور نیتی کے جاننے والے ہیں۔ تب تو نرجن اور اجاڑ ایودھیا پر نشان کرنا۔ ہے
کل گھاتی! بھرت تیرے کہنے پر کبھی بھی راجیہ نہ کرے گا، کیونکہ وہ سور یہ ہنس کے چرتہ کو کبھی نہ چھوڑے
گا، ہے سور کھے! بھلائی کے وچار سے تمہارے پتر کی بڑی بُرائی کی ہے۔ اس لئے چیلوں کو اتار کر
جاکھی کو سندر کپڑوں سے بھوشیتا کر۔

گورو ویشٹھ کے ایسا کہنے پر بھی جانکی نے ان چیلوں کو اوڑھے رکھا۔ کیونکہ وہ پتی ورتا پتی کے
سامان ہی کپڑوں کو پہننا چاہتی تھی۔ یہ دیکھ کر سب لوگ راجہ کو بار بار دھتکار تے ہوئے بولے۔ کس
لئے یہ سندر ہی ان کپڑوں کو دھارن کرنے کے لئے مجبور کی گئی ہے۔ ہے راجن! کیکی نے جب یہ
بات دریں نہیں مانگی تو پھر آپا کس کارن اسے نہیں مانگتے۔ راجہ ان ترسکار بھرے دھنوں کو سن کر
بہت دکھی ہوا اور آنسوؤں سے رو دھے کٹھ سے بولا۔ بلاشبہ! یہ کول انگوں والی راج پتری جس نے
کبھی دکھوں کو نہیں دیکھا بن جانے کے یوگیہ نہیں۔ جنگ نندنی چیلوں کو اتار کر سارے بھوشنوں کو اور اتم
کپڑوں کو دھارن کر کے بن کو جاوے، پر نتو جانکی نے اپنی اچھا سے بار بار راجہ کے کہنے پر بھی نہیں مانا۔
جب رام، لکشمین اور ستیا تینوں نے تپسویوں کے چیل پہن لئے تو چلنے کے لئے تیار رام نے کہا۔ ہے تات! یہ
سیری مانا کو شلیا بوڑھی اولاد چرتہ والی ہے، اب میرے جانے سے بے مد شوک سے پیڑ تارو اس نے

پہلے کبھی دکھ نہیں دیکھا۔ اس لئے اب اس سے پہلے سے بھی زیادہ آدر اور عزت کا سلوک کرنا۔ تب اپنے پیروں اور بہو کو جلنے کے لئے دیکھ کر راجہ بے ہوش ہو گیا۔ جب عقوڑے وقت کے بعد اسے ہوش آیا تو وہ سوستر سے بولا۔ ہے راج منترم! اتم گھوڑوں سے جتا ہوا رتھ لے آ۔ اور اس تیر بھگت سادھو پتر کو اس دیش کی سیما کے اُس پار چھوڑ آ۔ اتنا کہہ کر دشر تھ بلک بلک کر رونے لگا۔ سوستر راجہ کی آگیا سے رتھ کو جوڑ کر لے آیا۔ جب سیتا اور لکشمی رتھ پر چڑھنے لگے تو کوشلیا نے اپنی بہو کو کٹھ سے لٹکا کر اور اُس کا ماتھا چوم کر کہا۔

کوشلیا کا سیتا کو اپدیش!

ہے جانکی! پتی ورتا استریاں سدا پتی کے انوکول چلتی ہیں۔ استریوں کے لئے پتی ہی سب دیوتاؤں سے بڑا دیوتا ہے۔ جو استریاں شاستر کی مرید ادا کو جانتی ہیں۔ وہ کبھی پتی سے دی مکھ نہیں ہوتیں، چاہے وہ راجہ ہو یا غریب! میرے پتر کو بن باس دیا گیا ہے، اس لئے وہ تیرا دیوتا ہے۔ ساس کے مکھ سے اس پر سار کے وچن سن کر سیتا ماتھ جوڑ کر بولی۔ ہے ماما! آپ جیسی مجھے آگیا دیتی ہیں میں ویسی ہی کروں گی۔ میں نے شاستر پڑھا ہے اور اُسے اچھی طرح جانتی ہوں۔ ہے آریہ! جنگ پتری بد تیری کا سلوک کبھی نہ کرے گی۔ میں پتی کے پیچھے سدا چھایا کے سمان چلوں گی۔ چنرما سے چھپے چاندنی الگ نہیں ہوتی۔ اُسی پر سار میں اپنے دھرم سے بھی الگ نہ ہوں گی۔ ہے ماما! جیسے تار کے بناوینا نہیں بھتی، بنا پتیر کے رتھ نہیں چل سکتا، اس پر سار بنا پتی کے استری کبھی سکھ پر اپت نہیں کر سکتی، چاہے اُس کے سو پتر اور ایک بندو ہوں۔ سنسار میں پتا محدود دھن دیتا ہے، بھائی محدود دھن دیتا ہے، اما محدود دھن دیتی ہو اور وہ بھی سنسار کو دکھا کر پرنتو پتی استری کے لئے لا محدود دھن دیتا ہے اور دوسرے کو دکھانا تو کیا سنا تا تک نہیں۔

ایسے پتی کے بنا استری کی گئی کہاں ہے۔ جانکی کے مکھ سے لیے پر یہ وچن سن کر کوشلیا کے مکھ سے آنسو بہہ نکلے۔ تب رام نے ماتھ جوڑ کر ماما کے چرنوں کو چھوا۔ اور گدگد کٹھ سے بولا۔ ہے ماما! میرے بن میں جانے سے پتا جی بہت دکھی ہوں گے۔ اس لئے ان کو دھیرج دیتے رہنا۔ یہ بن باس کی گھڑیاں جلدی ہی گزر جائیں گی۔ ہے آریہ! دھیر یہ رکھنے سے یہ وقت یوں بسر ہو جائے گا، پھر تو مجھے بندھو باندھوں سے گھرے ہوئے لیے دیکھے گی، انو تو سوئی ہوئی اٹھی ہے، اور کوئی کٹھنا ہوئی ہی نہیں۔ اس کے بعد رام لکشمی اور جانکی راجہ کے چرنوں کو چھو کر اس کے چکر لگاتے ہوئے، پتا سے آگیا لے کر پھر رام سختیا سمیت ماما کوشلیا کے چرنوں کا سپر ش کیا۔ پھر لکشمی نے ماما ستر کا امبیوا ان کیا۔ اپنے پتر کو بن جانے کے لئے تیار دیکھ کر ستر نے نیتروں میں آنسو بھر کر کہا۔

ہے پُتر! تو اپنے بڑے بھائی رام کے ساتھ بن کو جانا ہے۔ تیرے رستے کلیان باری ہوں۔ ہے ویر! اپنا پرما دے تو اپنے بڑے بھائی کی سیوا میں رہنا۔ لکھ، دُکھ میں، غریبی میں، شیش میں، بھیڑ میں، تنہائی میں، شانتی میں اور یدھ میں۔ ہے پُتر! تو ان کے پیچھے چلنے یوگیہ ہے۔ بڑوں کی آگیا انوسار چلنا اس کل کا سنا تن دھرم ہے ہے آریہ! رام کے لئے اپنے پران دے دینا، پرنتو سدا ان کی رکشا میں تپ رہنا۔ آج سے رام تیرا پتا، اور جاگھی تیری مانا ہے۔ ہے لکشمین بن میں ماما پتا کی طرح چوکھی کے ساتھ ان کی سیوا کرتے رہنا۔

اس کے بعد سب جنوں کو منسکار کر کے رام، لکشمین اور جاگھی سورینہ کے سامان چلتے ہوئے رفقہ پر سوار ہوئے سو منتر سے ہانکا ہوا وہ رفقہ جس وقت وہاں سے چلا تو ایودھیا کے لاکھوں پوراہی اور جن گن روتے ہوئے... ہارام! ہارام! کرتے اس طرح ان کے پیچھے چلے کہ جیسے گرنی سے گھرایا ہوا منشیہ سرور کی طرف بھاننا چاروں طرف دوڑتے ہوئے ایودھیا داسی سو منتر کو زور زور سے پکارنے لگے۔ ٹھہراؤ، ٹھہراؤ! ہم رام کے درشن کرینگے۔ نہ جانے ودھا! پھر کب ان کا مکھ دکھائیں گے۔ آج سیتا اور لکشمین کے دھنیہ بھاگ ہیں جو رام کے ساتھ جا رہے ہیں۔ ادھر راجہ بھی استریوں سے بھل کر "ہائے رام ہائے رام" کہتا ہوا پانگلوں کے سامان رفقہ کے پیچھے دوڑا۔ آدیوں کی بھیڑ سے رفقہ کے رُک جانے پر رام سو منتر کو کہتا ہے۔ "چلو!" پرنتو پیتوں کو پکڑ کر لوگ کہتے ہیں.... "ٹھہرو"

رام کے پرتی پر جا کی اتنی شردھا دیکھ کر راجہ دشرقد اپنے آپ کو بار بار دھکا دتا ہوا سوچھا کھا کر کھانا سے کٹے ہوئے درخت کے سامان گہر پڑا۔ راجہ کے پرہتوی پر گرنے سے بے شمار لوگوں کی بھیڑ میں باہاں ہونے لگا۔ اس وقت ایسا معلوم ہوا تھا کہ مانو شانت سن رہیں طوفان سے بھاری اُتھل پھل ہو رہا ہے۔ اس شور کو سن کر رام چندر نے مڑ کر دیکھا کہ راجہ اور مائیں باولوں کے سامان پیچھے پیچھے ننگے پاؤں آ رہے ہیں ماما پتا کی ایسی شوک جنک استھا کو دیکھ کر بڑے دیرج ولے رام کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے، پرنتو اپنے کو سنبھال کر اس نے کہا ساربتھی سے کہہ رفقہ کو جلدی چلاؤ۔ رام کی آگیا سے ساربتھی رفقہ کو تیزی سے ہانکنے لگا۔ تب ہزاروں انسان اس کے پیچھے دوڑنے لگے۔ ان کے پیچھے پیچھے بڑھ راجہ سمیت رام کی ماما جو نخل کے لہروں پر چلنے قابل تھی اس پر کمار دوڑی جیسے ہندھے ہوئے بھڑے کے پاس ماستا کی ماری گنو دوڑ کر آتی ہے۔ پرنتو جب موت نے رفقہ کو نہ ٹھہرایا تو راجہ پکار پکار کر کہنے لگا۔ "ٹھہرو ٹھہرو" پرنتو رام پکار پکار کہنے لگا "چلو" اس پر کمار کائناتی موہ کو توڑ کر رام اسی پر کمار دُور چلا گیا جیسے نئی بیاہی ہوئی گنو بچے کی طرف بل سے رستہ توڑ کر بھاگ جاتی ہے۔ تب راجہ کو ہانتے دیکھ منتری نے کہا، ہے پرہتوی ناعہ! ٹھہر جائیے، جس کے واپس آنے کی امید ہو اس کے پیچھے دوڑنا شاستروں نے دوش مانا ہے۔ رام آپ کی آگیا سے بن کو ہار رہا ہے اس لئے اس کو جاتے ہوئے روکنا اُچت نہیں۔ منتری کے کہنے سے راجہ وہیں ٹھہر گیا، اُسکے دونوں

نیتروڑتے ہوئے رتھ کی جانب لگ گئے، اور جب گرد اڑتی دکھائی دیتی رہی وہ دیوار پر لکھے ہوئے چتر کے سامان اہل نیتروں سے اُدھر ہی دیکھتے رہے، لیکن جب رتھ بہت دُور چل گیا تو گرد بھی دکھائی نہ دی تو وہ "ہارام" لکھنٹن کہتا ہوا بھوتی پر گر پڑا۔ اُس دُھول سے بھرے ہوئے کپڑے والے بے حال راجہ کو کوشلیا نے نیتروں کی سہاٹا سے ہٹایا۔ تب رام کے دیوگ میں دلاپا کرتا ہوا راجہ مرتے ہوئے منشیہ کے سامان دھیرے دھیرے بولا۔ اب میرا جینا بے رتھ ہے، مجھ سا ابھلا آج عالم میں دوسرا کوئی نہیں۔ مجھے رام کی ماما کوشلیا کے محل میں لے چلو، کیونکہ اس کے سوا مجھے شانتی نہیں ملے گی۔ راجہ کے ایسے کہنے پر منتری اُسے کوشلیا بھون میں لے گئے اور دلاپا کرتے ہوئے اُسے لینگ پر بٹایا گیا۔

آج جل سے نکلی ہوئی پھل کے سامان پتروں کے دیوگ سے بیاکل ہوا راجہ بار بار ٹھنڈی سانس بھر کر روٹیں بدل رہا ہے۔ رام لکھنٹن اور چند رکھی جانکی کے بنایہ وصال بھون کھانے دوڑتا ہے۔ پتیر کی پرائش کیلئے شری منشی سے پکیر کرانا، چاروں کناروں کا آنگن میں کھیلنا، وشواہتر کا رام اور لکھنٹن کو لے جانا، جانکی سوہنے بھٹیک اُتو وغیرہ ساری گفتنائیں ایک ایک کر کے اُس کے نیتروں کے سامنے آتی ہیں، اور ہر دہ پر گہری چوٹا لگا کر غائب ہو جاتی ہیں۔ ان چوٹوں کی پتیرا کو نہ سہن کرتا ہوا راجہ بہک بہک کر دوتا ہوا بولا۔ ہائے رام! تو مجھے تیگ کر کہاں جاتا ہے؟ ہے پتیرا! ہے میرے جیون کے آدھار! تو کہاں ہے! دھنیہ ہیں ان کے بھاگیہ جو تجھے چودہ برس کے بعد لوٹا کرتے ہوئے دیکھیں گے۔ اس پر کار دلاپا کرتے ہوئے اور ہارام ہارام، پکارتے جاتے راجہ کی جینیا غائب ہونے لگی۔ تب وہ رام کی ماما کو بولے۔ ہے کوشلیا! میرے نیتروں کے سامنے اندھکار چھا گیا ہے، سامنے بیٹھی ہوئی بھی تو مجھے دکھائی نہیں دیتی۔ کیا یہ راتری سال تو نہیں؟ ہے پر یہ! پتیرا دیوگ سے مرتے ہوئے مجھ اہلکے کے شریک پر زور دور سے ہاتھ پھیر۔ اتنا کہتے کہتے دشرتھ پھر منور چھت ہو گیا۔ تب راجہ کو بار بار پکارتی ہوئی کوشلیا دلاپا کرنے لگی۔ ہے بھگوان! میری دُکا بھنور میں ہے۔ تو اپنی دُیا سے اسے کمال۔ ہے گھٹ گھٹ کے ہاتھ والے پریشور! راجہ کی دشا پر دُیا اور اسے دھیرج دھے۔ ہا! میں ہاتھی کے سامان چلنے والے پیارے پیارے مکھ والے رام کو کب دیکھوں گی۔ بن سے لوٹا کرتے ہوئے کو دیکھ کر ایو دھیا پوری کب اُتو مناد کی۔ ہے سواہن! ممکن ہے یہ میرے پاؤں کا پھل ہو۔ بلاشبہ میں نے پور و جنم میں دودھ پینا چاہتے ہوئے بچپروں کی ماماؤں کے حق کاٹ دیئے ہیں جو آج میں سنگھ کے مارے گئے پھڑے والی گلو کے سامان سپوتی ہوئی ہوئی بھی چمن ماتر میں پھوٹی کر دی گئی ہوں۔ ہائے! نہرونی دیونے پتیرا دیوگ کے دھر سے میرا ہر دہ چور چور کر ڈالا ہے۔

کوشلیا کے اس پرکار دلاپا کرنے پر منتر اُسے دھیرج دیتی ہوئی بولی۔ ہے سریشٹھ گنوں والی! تیرا پتیرا رام بڑے گنوں والا، پریشوں میں اُتم ہے، وہ نہرومی راجیہ پر لالتا مار کر پتا کو سچا بناتا ہوا بن کو گیا ہے۔

ہے شو بھانے! دھرم پر چلنے والا، ماتا پتا کی آگیا ماننے والا رام آنسو بہانے یوگیہ نہیں ہے۔ وہ دھرماتما، پراکرمی، ستیہ وادی، تیرا پتر تینوں لوگوں میں جب انک سوربہ اور چندرما آکاش میں موجود ہے اپنی کیرتی کی پتا کا پھر ائے گا۔ ہے دیوی! سنا میں سب سے بڑھ کر دھرم پر اتن رام جس کا پتر ہے وہ شوک کرنے یوگیہ نہیں ہے۔ ہے دیوی! وہ سے دور نہیں ہے جب تو اپنے پیارے پتر کو لوٹ کر آیا دیکھ کر درشا رتو کی میگھ مالا کے سان آنند کے آنسوؤں سے جھڑی باندھ دے گی۔ ستر کے ان وچنوں سے کوشلیا کے من کو کچھ دھرج ہوا اور وہ بے ہوش راجہ کی تیار داری کرنے لگی۔

رام کا ایودھیا نو اسیوں کو اپدیش

ایودھیا کے بٹے بھانک سے محل کر رام کا رتھ بڑے وگ سے چلنے لگا۔ اپنے دھرماتما، ستیہ وادی اور پراکرمی راجہ کے انوراک سے کھینچے ہوئے ہزاروں پڑواسی آنسوؤں کی ندی بہتے ہوئے رتھ کے پیچھے پیچھے چلے۔ تب بہت دور جا کر رام نے سویت گورتھ کھڑا کرنے کا حکم دیا، اور پھر پتر سان پیارے پر جا جنوں کو اپدیش دیا۔ ہے ایودھیا داسی لوگو! پتا کی آگیا سے میں چودہ برس کے لئے بن کو جاتا ہوں۔ تم لوگ مجھے بار بار ایودھیا لوٹ چلنے کو کہتے ہو سو اس میں تمہاری بے حد پریتی ہے۔ پرنتو پتا کی آگیا سے میں چودہ برس کے لئے بن کو جاتا ہوں۔ تم لوگ جو بار بار مجھے ایودھیا لوٹ چلنے کو کہتے ہو یہ ٹھیک نہیں، کیونکہ میں آگیا بنگ نہیں کر سکتا، راج جس کا بھاؤ سے ہی انو کرن کرنا ہوا پر جا کوئی بھی منو شیبہ پتا کی آگیا نہ مانے گا۔ اس لئے اب تم سب لوٹ جاؤ، اور جیسی پریتی اور ستان میرا کرتے ہو ویسی ہی پریتی اور اور بھرت میں رکھو۔ بھرت اگرچہ بالک ہے پرنتو پھر بھی بلوان، گن دان، سوشیل اور پراکرمی ہے، وہ تمہاری رکشا کرے گا۔ ہاں تم سب کو بھرت کی آگیا کا پالن کرنا اچھا ہے۔ بال سوربہ بھی جس پر کار راتری کے اندھکار کو ناش کرنے میں سمرتھ ہے، اسی پر کار بھرتا اگرچہ بالک ہے پرنتو پر جا کے دھمکے رڈ پا اندھکار کو دور کرنے میں سمرتھ ہے۔ ہے پڑ جنوں! بھرت کے ساتھ ہمیشہ ایسا سلوک کرنا کہ میرے بن جانے کے بعد راجہ تم سے ناخوش نہ رہیں، اور وہ میرے دیوگ کو بھول جائیں۔ اتنا کہہ کر رام نے سویت کو چلنے کا حکم دیا۔ پرنورام چندر کی پریم دوری سے بند سے ہوئے پڑواسی لوٹنے میں اسمرتھ روتے روتے پیچھے چلنے لگے۔ بہت دور چلنے پر پڑواسیوں کو دور سے تساندی دکھائی دی۔ جو اپنے ترچھے پر واہ سے مانورام چندر کو آگے جانے سے منع کر رہی تھی۔ یہ دیکھ کر سار جی سو منتر نے بھی تھکے ہوئے گھوڑوں کو ندی کے تھ پر کھول دیا۔ اور ہری ہری گھاس پر چرہنے پھوڑ دیا۔

تمساندی پر شری رام چندر جی کا پڑاؤ کرنا۔

پو تر تمساندی کے تٹ پر پہونچ کر شری رام چندر جی، لکشمین اور سیتا جی رتھ پر سے اتر پڑے۔ اُس وقت ہزاروں پرواسی شوک سے آنسو بہاتے ہوئے رام کو گھیر کر بیٹھ گئے، اور اُن کو لوٹ چلنے کے لئے پرارٹھنا کرتے لگے۔ تب رام چندر جی نے اُن کو انیک پرکار کے دھیرج اور سنتوش کے وجہ کہے۔ اس پرکار پڑوا سیوں کے ساتھ بات چیت کرتے کرتے راتری ہو گئی۔ تب دن بھر کی بھوک اور دیا تراکی ممکن سے اتر ہوئے پرواسی لوگوں نے وہیں بھونی پر سونا پسند کیا۔ پرانہ کال برہم بہورت میں اٹھ کر شری رام چندر جی لکشمین کے پر تی بوئے۔ بے دیر! دیکھو یہ پڑوا سی ہماری پریم کی ڈوری سے بندھے ہوئے کس پرکار کشٹ اٹھا کر یہاں پڑے ہیں۔ کل سے بھوکے اور دن بھر تھک تھک ایسے اُچیت پڑے ہیں کہ یہاں کو اپنے تن کی بھی مددھی نہیں ہے۔ بے سترانند! جب تک یہ جاگتے نہیں ہیں یہاں سے چلے جانا اُچیت ہے۔ کیونکہ ان کے ساتھ ساتھ چلنے سے انہیں بہت کشٹ اٹھانا پڑتا ہے جو میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے سویت کو آگیا دو کہ اتنی شیکر رتھ کو تیار کرے۔ تب رام کی آگیا سے لکشمین فوراً رتھ میں گھوڑے جوت کر لے آیا اور وہ تینوں سوار ہو کر پڑوا سیوں کو وہیں چھوڑ کر چو بن کی طرف بڑھنے لگے۔

پڑوا سیوں کا لٹا اور دلاپ کرتے ہوئے ایودھیا کو لوٹنا۔

جب پڑوا سیوں کی نیند سے آنکھیں کھلیں، تو رام، لکشمین اور سیتا کو وہاں نہ دیکھ کر اتنا دکھ ہوا کہ مانوشر سے پران بھل گئے ہوں۔ تب وہ آنسو بہاتے ہوئے دلاپ کرنے لگے کہ دھکار ہے ہماری ایہی نذر ابد چ ایسے اچیتا سوئے۔ ہائے! اب ہم پر انوں سے پیارے اسی شیا سندر دشر تھ نندن کے کہاں درشن پائیں گے۔ اب ہم ایودھیا میں واپس جا کر کیا کریں گے، جب کہ پتا کے سان پیار کر نیوالے رام ہی درشی سے او بھل ہو گئے ہیں۔ اب تو بن کی لکڑیاں اٹھنی کر کے اُس کی آگ میں ہم کو جل کر مرانا ہی اُچیت ہے۔ اس پر کار دلاپ کرتے کرتے وہ رتھ کے پیٹیوں کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ پر نہ تو کچھ دور چلتے پر رتھ کے پیٹیوں کے نشان غائب ہو جانے پر اتنے دکھی ہوئے کہ پیچھے بھڑے کے کھولنے سے گھو پیڑتا ہوتی ہے۔ آخر میں مایوس ہو کر وہ سب نیتروں سے آنسو بہاتے ہوئے ایودھیا میں واپس آئے جو رام کے شوک سے ڈوبی ہوئی ایسی معلوم ہوتی تھی، جیسے چندرما کے بنا آکاش میں یا بل کے بننا سند دیکھ بہنا ہے۔

بن کی یا ترا۔

متناذی کو پار کر کے رام چندرجی آگے بڑھے۔ بڑے دیگ سے رتھ دوڑنے لگا۔ اور سورہ اُدے ہوتے ہوئے وہ کوشل دیش کی سیما پر پہنچ گئے۔ جہاں ہرے ہرے کھیت اور پھل پھولوں سے لدے ہوئے بن دکھی ہر دیہ انسانوں کو شامی دے رہے تھے۔ وہاں رتھ سے اتر کر رام ابو دھیا کی طرف مکھ کر کے بولے۔ ہے سورہ ہنس کے سینہ وادی راجاؤں سے پُتر و پتہ پیار سے ملی ہوئی نگری۔ تو مجھے سورگ سے بھی ادھک پیاری ہے۔ ہے جنم بھومی! تیری راج لہیا چل سے زیادہ ہر دیہ کو شامی دینے والی اور تیرا جل امرت سے بھی زیادہ میٹھا اور جیون دینے والا ہے تجھے ہزار نمسکار یا اب میں تم سے وداع ہوتا ہوں اور تپا کے قرض کو چکا کر چودہ برس بدلوٹ کر پھر تیرے درشن کروں گا۔ اتنا کہتے کہتے ان کے نیتروں سے آنسو پھل آئے اور وہ جینی جنم بھومی کے پریم کو ہر دیہ کندھ میں رکھ کر رتھ پر سوار ہو کر گئے بڑھے۔ وہاں سے دایو دیگ سے رتھ کو اڑاتے ہوئے نرمل جل والی وید شروتی نام ندی کو پار کر کے دکشن دشا کی جانب روانہ ہوئے۔ جہاں ہما سنی اگست کا آشرم ہے۔ اس کے بدھ مندے جلوں والی گو متی نام کی ندی کے، جس کے دونوں تٹوں پر ہزاروں گویں سدا چرتی ہیں پار ہوئے، وہاں سے آگے دھان کے ہرے ہرے کھیتوں سے سن کو سوہ لینے والے سُندر دیو مندروں سے یکت، جہاں گئوں کے گروہ ہمیشہ بے خوف ہو کر گھومتے ہیں، اور جہاں سا آکاش سام وید گمان سے سدا گونجا رہتا ہے، جہاں بنامیگھ کے ہون کے دعوئیں سے آکاشی بادلوں کے سمان بھرا معلوم ہوتا ہے، ایسے کوشل دیش کو یاد کرتے ہوئے شری رام چندرجی نے سوگ سے اتری ہوئی بے حد غمناکی اور مصاف جلوں والی، ہنس کا رنڈ و وغیرہ جل پکشیوں سے سُوشو بہیت، رشی مینوں و سیوت بڑے دیگ سے بہتی ہوئی، سفید جھاگ سے مسکراتی ہوئی، تری دودھ تاپ بارنی، اپنے پرواہ کی آواز سے نکلے ہوئے "اوم" کے اوکیت نام سے رشی مینوں کے مہابت سنوں کو لوہین کرنے والی بے حد خوبصورت پریم پوترہ بھاگیرتی گنگا کو دیکھا۔ جس کے تٹوں پر پھول اور پھلوں کے درختوں کی مالائیں کھڑی ہیں اور گل پھولوں سے جس کے تیر سُوشو بہیت ہیں۔ پکشیوں کے مدھر گل رو سے جس کا سندر درشیر اور بھی متواری ہو رہا ہے۔ اس پیت پادنی، سند کی رانی، گنگا کے درشن کر کے شری رام چندرجی سو منتر سے بولے۔ ہے سارقتی! آج ہم یہاں پر نو اس کریں گے۔ یہ دیکھو گنگا کے پانی ہی، انگوڑی کا بہت بڑا دکھش ہے جس کے پھلوں کو کھا کر آج کی رات تری ہم یہاں پر بسر کر سکتے ہیں۔ شری رام چندرجی آگیا پا کر سو منتر نے اس برکھش کے نیچے رتھ کو کھڑا کیا اور گھوڑوں کو چہرے کے لئے ندی کے تٹ پر چھوڑ دیا۔

بھیل راج گوہ سے بھینٹ !

گنگا کے اس پردیش کا راجہ جس کا نام گوہ تھا بڑا بلوان اور رام چندر جی کا پریم بھگت تھا۔ اس نے جب سنا تو اپنے منتر یوں گئیانیوں اور سمندھیوں سمیت شری رام کے درشنوں کو وہاں آیا۔ رام نے اُسے دُور سے آنے دیکھ آگے بڑھ کر اس کا سواگت کیا۔ تب گوہ بن کے بالکل دھارن کے لئے شری رام، لکشمی اور سیتا کو دیکھ کر بڑا دکھی ہوا، اور بے چین ہو کر بولا۔ ہے رام! جس پر کار آپ ایو دھیا کے سوامی ہیں، اُسی پر کار اس دیش کو بھی اپنا جائیں۔ ہے پتری بھگت! میں آپ کے چرنوں کا داس ہوں۔ آپ اس کے سنگھاس پر راجیہ کریں۔ ہے آج انونج! تمہارے سامان دھرماتما اور پر یہ مہان سنسار میں ڈل چکا ہے۔ یہ ساری بھوئی آپ کی ہے اور ہم سب آپ کے سیوک ہیں اور یہ لذیذ بھوجن آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔ آرام کرنے کے لئے سب پر کار کی ساگر کی اور گھوڑوں کے لئے دانہ و چارہ تیار رکھا ہے، اسے آپ سوکھا کر کریں۔

بھیل راج گوہ کے یہ پریم سے بھرے ہوئے شبد سن کر شری رام چندر جی بولے۔ ہے فی شاد راج! آپ نے ہمارا ستکار کیا، جو آپ پیدل چل کر یہاں آئے۔ ہمیں آپ نے درشنوں سے کرتارہ کیا۔ اتنا کہہ کر شری رام چندر جی نے گوہ کو کنٹھ سے لگایا، اور پھر پر سن ہو کر بولے۔ ہے فی شاد پتی! تمہیں کٹل دیکھ کر میرا ہر دیہ خوش ہوا۔ یہ جو ناما پر کار کے اتم و اتم پدارتھ تم میرے لئے ہوئے ہو، انہیں میں گرہن نہیں کر سکتا، کیونکہ راجوں کے یوگیہ سوادیشٹ پدارتھ تپسوی دھرم کے خلاف ہے۔ ہے گوہ! میں تو بلبلوں کے کپڑے دھارن کرتا، چل پھول کھا کر پیتوی پر سوتا ہوں۔ ہاں گھوڑوں کے لئے تم جو چارہ لائے ہو، اُسے میں سوکھا کر کروں گا کیونکہ یہ گھوڑے میرے پتا کو بڑے پیارے ہیں۔

تب فی شاد پتی نے شری رام چندر جی کے تعین انوسار گھوڑوں کے لئے دانہ ڈلادیا، اور گنگا میں استنان کر کر انہیں ہرے ہرے کھیتوں میں چرانے کے لئے بھرتیوں کو آگیا دی۔ اس کے بعد شری رام چندر جی کے دوپٹے کو اتار کر لکشمی اور سیتا کے ساتھ نرل چل والی گنگا میں درشن کر کے شام کی سندھیا پانا کے بعد ریکش کے نیچے گھاس کے بھونے پر رام اور جائگی نے آرام کیا، اور گوہ نیز لکشمی نے وحش تان کران کی رکشا کی۔

جیسے کچھ رات بڑی چلی نئی تو گوہ نے لکشمی سے پرارتمنا کی کہ ہے ویرہ! یہ گھاس کی تیری آرام گاہ آپ کے لئے بنائی گئی ہے۔ تم اس پر آرام کرو۔ میں آپ کا داس ہوں اور سادھان ہو کر رات بھر جاگتا رہوں گا۔ وشن پاتہ میں لئے میں چتورنگی سینا سے بھی یڈھ کر سکتا ہوں۔ ہے سو مہترے! میں سیتہ کی سوگندہ کھا کر کینا ہوں، کہ رام سے زیادہ سنسار میں مجھے کچھ بھی پیارا نہیں ہے۔ میں بندھو بانڈھوں سمیت جاگ کران کی رکشا کرتا

رہوں گا۔ گوہ کے ایسا کہنے پر لکھنن بولا۔ ہے فی شادی! تمہارے پریم اور بل پر مجھے بھروسہ ہے بلاشبہ تم سے رکشا کے لئے ہی ہم یہاں رکشت ہیں۔ پر توجب کثرت یہ کل اب تمس شری رام جی جوانی کو مل سچ پر سونے لوگ یہ ہیں، بھومی پر سونے ہیں تو میں تو ان کا دوس ہوں۔ ان کے برابر کیسے سو سکتا ہوں۔ ہے فی شادی پتی! ان کی یہ دشادیکھ کر میرا ہر دیا پھٹا جاتا ہے۔ آج ان کے دیوگ میں ساری ایودھیا اناٹہ کے سانہ رو رہی ہے۔ اب میرے پتا دشترتہ ادمک دنوں تک نہیں جی سکتے۔ یقیناً ان کا مرن ہوگا، اور ان کے مرنے پر کوشلیا بھی نہ بچے گی، اور ستر کا بھی بلاشبہ مرن ہوگا۔ ہے ودھاتا! کہاں تو راج ملک کی تیاریاں اور کہاں یہ بھاری مصیبت۔ ہائے! جس ایودھیا کے راستے سدا ہاتھی، گھوڑے، اور رتھوں سے پٹے رہتے ہیں، جس کے چوتروں میں نٹ نر تک سدا راک رنگ کرتے ہیں، جس کے دیشیہ بیوپاری لاکھوں کروڑوں میں سدا کیلتے رہتے ہیں۔ جہاں دیش دیش انتر سے آئے ہوئے کثرتی راجکاروں کی دھوم مچتی ہے، وہ سدا کیلتے بن کے جنتوں کی آواز بن جائے گی۔ جہاں سودھنرکان کی سدا آوازیں گونجتی ہیں، اب کرش ستر آتو بولا کریں گے اب تو یہی اچھا ہے کہ دشترتہ جیتے رہیں اور چودہ برس بدھیم نکل پور وک ایودھیا میں پرورش کریں۔ اس پر کار دکھ جنک وارتالاپ کرتے کرتے لکھنن نے کھڑے کھڑے وہ رات وہیں گذری بھیل راج گوہ بھی لکھنن کی باتوں سے دکھی ہو کر رونے لگا۔

گنگا پار کرنا۔

رات گذر گئی۔ چاند چھپ گیا۔ اس وقت دشال ہر دیا والے شری رام چندر جی لکھنن کے پر قی بولے۔ ہے ویر! راتری کا اوسان ہوا، اشاکال کی لالی آکاش میں دوڑ گئی۔ وہ دیکھو کوکل کوکاسی ہے اور بن میں مور بول رہے ہیں۔ سندری کی پٹ رانی گنگا کو پار کرنے کا یہ اہم سے ہے۔ تب فی شادی راجہ نے جو راتری بھر لکھنن کے نزدیک کھڑا ہوا تھا... اپنے منتر یوں کو بلا کر آگیا دی کہ سنگھ سے پار اتارنے والی، سندری چوٹی والی، تو کمالاؤ، میں سوئم ان کو پار کروں گا۔ گوہ کی آنکھ سے فوراً تو ساگھاٹا پر لگائی۔ تب وہ دونوں راجکار سچا سمیت گھاٹ کی طرف چلے۔ اس سے سارہاتھی سو منتر دونوں ہاتھ جوڑ کر جل نیتروں سے بولے۔ ہے دشترتہ ندن! اب مجھے کیا آگیا ہے۔ تب شری رام چندر جی نے اس کی پیٹھ پر پتھر پڑا دیا۔ کہا۔ تمہارا سایہ پورا ہوا۔ اب تم ایودھیا کو لوٹ جاؤ۔ اب ہم یہاں سے پاؤں پیادہ جائیں گے۔ ہے سوئم! تم ایودھیا جا کر میری لکھنن اور ستیا کی جانب سے راجہ و ماتاؤں کو جن بند ناگنا، اور انہیں دھیرج دیتے ہوئے میرے یہ وچن کہنا کہ مجھے لکھنن کو اس بات کا تنک بھی شک نہیں کہ ہمیں بن باس دیا گیا ہے۔ چودہ برس کے بدھ ہے راجن! میں لکھنن اور

سیتا آپ کے درشن کریں گے۔ آپ بھرت کو نانا کے یہاں سے شکوہ بلوایں اور انہیں راجیہ دے کر یہ جا کے کشٹ کو دور کریں۔ ہے سو منتر! بھرت کو بھی کہنا کہ ساری مائاؤں کو ایک سماں آد کر دیتے رہنا۔

رام کے یہ وحشیانہ گمراہیوں کو اپنے دل سے نکال دیا۔ اور وہ رُک کے کھڑے ہو گیا۔
آپ کے دیوگ سے ڈکھی ہوئی ہوئی ایو دھیا میں آپ کے بنائیں کیسے جاؤں؟ اس رتھ کو خالی دیکھ کر
پھر جا کے ہزاروں نرناریاں شوک سے مورچیت ہو جائیں گے اور اُس کی دشمنی اُس سینا کی سی ہو جائے گی،
جس کا رتھی نہ رہے، اور سارے شونیہ رتھ کو لے کر لوٹ آیا ہو۔ بڑے پیش والے! آپ کے پر داس
کے سے ایو دھیا کے پرش و استریاں جس دشمن میں ہیں، اُس سے سوگنا اس رتھ کو دیکھ کر ہوں گی۔ ہے تات!
ماتا کو شلیا کو میں کیا لکھ دکھاؤں گا۔ اس لئے آپ مجھے بھی اپنے ساتھ چلنے کی آگیا دیو بن میں بن باس کے
پورے ہونے پر آپ کے ساتھ اسی رتھ کو لے کر ایو دھیا میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔

[illegible]

شریشٹوں نے شام کا اُپاس کیا۔

جب راتری کے اندھکار نے بن کو اپنی چادر سے ڈھک لیا تو مہا اندھکار ہونے سے شری رام چندر جی لکشمی کے پر تپتی ہوئے۔ ہے دیر آج ہم کو نہ جن بن میں یہ پہلی راتری آئی ہے۔ سو تم نہ بچے ہو کہ سنگھ کے سامان سا ودھان رہو۔ کیونکہ جاگتی سا کٹھن رہنا ہم دونوں پر ہی نہ بھرے۔ اس گھور بن میں مانا پرکار کے جھکی جنتوں کا مشہد سنائی دے رہا ہے۔ سو ہے شتر و جئے! سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے سدا چیت رہنا۔ ہے لکشمی! آج ہمارا ج بڑے دکھ میں ہوں گے۔ پر تو کھینکی اپنے آپ کو ضرور کرتا رہے مانے گی۔ مجھے خوف ہے کہ پتر کو سنگھان پر ورا جان دیکھنے کے لئے ہمیں وہ پتا کے بھی پران نہ لے لے۔ کیونکہ دھرم سے تپت اور لوہہ میں بھینسا ہوا آدمی کیا کچھ نہیں کر سکتا۔ اگر ایسا ہوا تو بوڑھی کو شلیا بھی زندہ نہ رہے گی۔ ہے دیر میں اکیلا ہی ایودھیا کو بانوں سے آچھا دتا کر سکتا ہوں، دھرم مجھے ایسا کرنے سے روکتا ہے۔ آج میرا ہر دیہ بڑے شوک میں ڈوبا رہا ہے۔ ہے لکشمی! ضرور ہی کو شلیا نے کھی بچنے کی مانا کے حقن کاٹے ہیں، چراغ وہ پستہر و لوگ میں پھرتا ہے۔ اس پرکار کہتے کہتے ان کے نیتروں میں آنسو بھر آئے اور وہ ٹھنڈی سانسیں بھر کر خاموش ہو گئے۔ تب رام کو تسلی دیتا ہوا لکشمی بولا۔ ہے تا تا ابڑے صبر والے اور دھرم پر اہل چلنے والے تجھ کو شوک کرنا اچھت نہیں۔ تمہارے دکھی ہونے سے جاگتی بھی دکھ میں ڈوبا جائے گی۔ اس لئے پر بھو! دھرج دھارن کر کے سال کی تختی دیکھیں یہ بن باس کا وقت جلد ہی ہی گزر جائے گا، اور تم سکھ سے ایودھیا کو لو میں گئے۔ اس پرکار وارتا لاپا کرتے شری رام جی گھاس کی یج پر سو گئے، اور لکشمی راتری بھر سنگھ کے سامان رکھوالی کے لئے اُن گئے اور چھوڑ گئے تار ہا۔

پرانہ کال سور یہ دیوتا کے اُدے ہونے سے پہلے شری رام چندر، جاگتی لکشمی سمیت اشان اور پراتہ سندھیا سے فارغ ہو کر نئی شادی گاہ سے وداع ہوئے۔ وہاں سے تربینی کے سنگم کی جانب چلتے ہوئے انہوں نے انیکا گئے بنوں کو پار کیا، اور سائیں کال ہوتے ہوئے وہ اُسی استھان کے پاس پہنچ گئے جہاں گنگا اور جنادونوں ندیوں کا سنگم ہوتا ہے۔ اُس مہانے درشیہ کو دیکھ کر شری رام چندر جی ہوئے۔ ہے لکشمی! ہم بہا پتر پر یاگ کے نزدیکی پہنچ گئے۔ وہ دیکھ ہوں کا دھواں جو گنی دیوتا کا جتنا ہے کس پرکار آکاش کی اور استھابوا دیو منڈل میں ہل رہا ہے سو ہمارا دل رشی کا شرم نہ دیکھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ اس پرکار وہ دونوں راجکار بنوں کے مناظر دیکھتے ہوئے تربینی کے سنگم پر پہنچ گئے۔ جہاں گنگا اور جنادو پوتر ندیاں اپنے شبد سے اٹھنا کر رہی تھیں۔ وہاں پہنچ کر رام لکشمی اور جاگتی نے آشرم میں وراجان بھار دواج رشی کے درشن کئے، جس کے چاروں طرف شیشہ من گنی ہو کر کے ایٹور چپتن میں مگن بیٹھے تھے۔

شری رام چندر جی نے مہامنی کو ابھو ادان کرتے ہوئے کہا۔ ہے مہارشی! ایودھیا پتی مہاراج وشرتہ سکے

پتر رام اور لکشمین آپ کو پنام کرتے ہیں۔ بھگوان پتلے مجھے بن باس دیا ہے۔ پر تو یہ ستر اندن میرے بھائی بھی میرے ساتھ آگئے ہیں۔ ہے بھگوان! ہم چودہ برس تک نرجن اور لکشمین بن میں تو اس کریں گے۔۔۔ تب ہما سنی بھار دواج نے رام چندر جی کو انیک پرکار کے بھلوں کو کھلا کر ان کی پوجا کر کے کہا۔ ہے نندن! چریال بعد تم میرے آشرم میں آئے ہو تم کو بنا کسی اپرادہ کے بن باس دیا گیا ہے۔ یہ میں نے سنا ہے، سو تم میرے آشرم میں سکھ سے تو اس کرو، جو تمہاری کے سکھ پر بہت ہی سندر استھان ہے۔ شری رام چندر جی بولے۔ ہے ہما سنی! آپ کی پوجا اور سواگت سے میں بڑا تھ ہوا پر تو یہاں تو اس کرنے سے ایو دھیا و اسی ہیں دیکھنے کے لئے آتے رہا کریں گے۔ کیونکہ یہ استھان ایو دھیا سے بہت دور نہیں ہے اور اس سے ہمارے پیسوی دھرم میں رکاوٹ پڑے گی۔ اس لئے کوئی دوسرا استھان بتا دیجئے۔ جو ایکانت اور جانی کو خوش کرنے والا ہو۔ تب ہما سنی بھار دواج نے کہا۔ ہے آریہ! اگر ایسی ہی اچھا ہے تو یہاں سے دس کوس دور چتر کوٹ نام کا پریت ہے۔ جہاں رشی منی اور پیسوی گن تو اس کرتے ہیں اور جس کی شوجھا بانر، لنگو اور بھالو وغیرہ جنتوں نے دھجی کر دی ہے۔ انیک ہما تہا اس پریت پر لکشمین تپا تپتے ہوئے موکش کو پراپتا ہوئے ہیں۔ اس پرکار و اتالاپا کرتے ہوئے شری رام چندر جی نے وہ راتری پر یاک کے اسی تپ پر ہما سنی بھار دواج کے آشرم میں بسر کی چ

چتر کوٹ یا ترا۔

پراتہ سال ہوتے پر وہ دونوں راجکار جانی سمیت سندھیا اپنا کر کے پر یاک سے آگے چلے۔ اب وہ اس استھان پر پہنچے جہاں سے جہنا پار کر کے چتر کوٹ کو مار گ جاتا تھا۔ جتنا کے کبیر مل کو دیکھ کر جانی کے ہر دیہ میں بھئے اور چٹا ہوئی کہ کس پرکار اس اتھاہ جل والی ندی کو پار کریں گے۔ رام اور لکشمین بھی اُسکے ویک اور آکاش کو چھوئے والی ترنگوں کو دیکھ کر ندی پار کرنے کا اپائے سوچنے لگے۔ آخر میں لکشمین نے بہت سے بانس اور کھل کے کاشٹھوں کو کاٹ کر لتاؤں سے انہیں باندھا اور ایک کشتی سی بنا کر ندی میں چھوڑی۔ اسی پرکار جانی کے بیٹھنے کے لئے بیتا کا آسن بنایا پھر شری رام چندر جی نے جانی کو اپنی بچاؤں میں اٹھا کر کشتی پر بٹایا اور اپنے اور اپنے بھائی لکشمین کے تمام چیر بھی اُتار کر ترنی پر رکھ دیئے۔ پھر دونوں بھائی بیچ بل سے تیرتے ہوئے اُس ترنی کو پار اُتارنے کے لئے اُسے دھکیلنے لگے۔ جب ترنی منجھار میں پہنچی جہاں جل کی ترنگیں والو کے جھوکوں سے ترنی کو نیچے اوپر کرنے لگیں۔ اُس وقت جانی نے آکاش کی طرف آنکھیں اٹھائیں اور پراعتقا کرنے لگی کہ ہے دین دیال پر مشور! اگر ہم بن باس کا سے کشل پور وک گدار کر لوئیں تو یہاں گیہے کروں گی۔ جب ترنی پر لے تیر پر لگ گئی تو وہ تینوں ترنی کو وہیں چھوڑ کر ندی کے کنارے چلتے ہوئے

اُس پیام وٹ برکش کے نیچے پہونچے جس کے ہرے ہرے گھنے چتے مسافروں کو آرام دینے والے تھے کچھ کال وہاں دشرام کر کے وہ تیجوبوی کمار آگے چلے، اور مارگ میں انیک مرگوں کو مار آند سے بن میں لگو متے ہوئے گھنے بن میں داخل ہوئے جہاں سوروں کے گرد وہ اپنی بیٹی آواز سے سارے بن کو گونجا رہے تھے برکشوں کی شکاؤں پر چیل بانہ چلا لگیں مادر ہے تھے، اور باقیوں کے جھنڈا دمرا دمرا گوم لہہ تھے۔ اسی سے شام ہو گئی، اور سور یہ لگی کہ بن برکشوں کی چوٹیوں پر سہرا لنگ چمکنے لگیں۔ اسی وقت بن میں ندی تٹ پر شری رام، لکشمن اور جائکی راتری کے دشرام کے لئے بٹھ کر گئے، اور ندی میں اٹھان کر تٹ پر سندھیا اُپاسنا میں لگن ہوئے۔ پھر گھاس کا بچھونا بنا کر انیک پر سار کے دارتالاپ کرتے ہوئے شگھ سے سوتے ہوئے راتری وہیں گزار دی۔

پراۓ کال جب اوشا کی لالی آکاش میں دوڑ گئی تو وہ اٹھان و سندھیا سے فارغ ہو کر پھر چتر کوٹا پر تبت کی جانب چلے۔ جب دُور سے بہریت کے لگن جی شگھ دکھائی دیئے تو شری رام چند راجی سیتا سے بولے۔ ہے کسل بینی! ان پھولے ہوئے ٹیسوؤں کو دیکھ، جو چلتے ہوئے انگاروں کے سان سارے بن کو جگمگا رہے ہیں۔ اور پھولوں کی مالائیں ہاتھوں میں دھارن کئے مانو ہمارے سوا گت میں کھڑے ہیں۔ ہے جائکی بان بھلا لنگ اھ بلو کے پیڑوں کو دیکھ، جنہیں آج تک کسی مندر نے چھوا تک نہیں۔ ہے سو مہرے! دیکھ ان برکشوں میں کتنے کتنے بڑے شہد کے چتے لٹکا رہے ہیں، اور والیو کے چھو کوں سے گرے ہوئے ان پھولوں کو دیکھو جن سے پتی ہوئی زمین مانوں پھولوں کی سیج بنی ہوئی ہے۔ اور آسنے سائے برکشوں پر بیٹھے چتر کس پر سار بول رہے ہیں۔ ہے ویر! چتر کوٹا کا یہ بن من کو خوش کرنے والا سندھ رگھنا اور گھونٹنے قابل ہے۔

اس پر سار بن کی سندھ رتا کو دیکھتے دیکھتے وہ چتر کوٹا پر پہونچے۔ جہاں بہامنی بالیسی جی کا سندھ راترم تھا۔ مٹی کے اُس شانست آشرم میں جا کر رام نے ابھوا دن کیا اور اپنا پر بچہ دیا۔ تب بالیسی نے اُن کی پوجا اور ستکار کرتے ہوئے کہا۔ ہے دشرتہ ندن! تمہارے درشنوں سے میں خوش ہوا۔ یہ آشرم تمہارے دشرام کے قابل ہے۔ ہے سور یہ کل پر دیپ! بن کا سے اسی آشرم میں رہ کر نزد مکن سامپت کرو۔ تب شری رام چند راجی بولے۔ ہے بھگوان! آپ کے آتمنیہ سے میں کرتا رتہ ہوا۔ یہ چتر کوٹا انیک بنوں سے بھرا ہوا جھے اور جائکی کو پسند ہے۔ پر نتو آپ کی تپیا میں دھن نہ ہو، اس کارن جھے پتوں کی کٹیا لگ بنا کر رہنا اچت ہے۔ اس کے بعد لکشمن سے بولے۔ ہے ویر! بن سے دوڑ کر لکڑیاں کاٹ لو۔ اسی آشرم کے پاس کٹیا بنا کر رہیں گے۔ بڑے بجائی کی آگیا سے لکشمن۔ فوراً لکڑیاں کاٹ کر لے آیا اور ان سے اُس نے بڑی سندھ رپن کٹیا بنائی۔

اس کٹیا کو دیکھ کر بہا تیجوبوی رام اتی پر سن ہوئے اور گیہ کر کے گھر میں داخل ہوئے۔ اُس کٹیا میں

نواس کر کے شری رام چند رجبی نے چتر کوٹ کے نیچے پہنے والی مالیہ وقتی مذی اور پر بت مالامیں پر کرتی کے بے پناہ جن کو دیکھ کر بن ہاس کے دکھ کو بھول گئے۔ جانکی بھی انیک پر کار کے بن جنتوں اور سند رکھشیوں کو دیکھ کر اپنے دکھ من کو شانت کرنے لگیں۔

سومندر کا ایودھیا پہنچنا۔

شری رام چند رجبی سے وداع ہو کر سومندر ایودھیامیں پہنچا۔ رام کے دیوگ میں ایودھیاداسنیتا سے بھری ہوئی تھی۔ سومندر کے خالی رتھ کو دیکھ کر ہزاروں انسان رام لکشمین اور جانکی کہاں ہیں کہتے ہوئے رتھ کے پیچھے چلے۔ تباہ روتے ہوئے سو مت نے کہا، ان تیاگ سورتیوں کو لنگا کے پار چھوڑ آیا ہوں۔ یہ سن کر ایودھیاداسی بالک بالک کر رونے لگے۔ نگر کی سب دکھائیں بند ہو گئیں، اور دیوگ سے بیاکل ہوئے پڑوسیوں کی ٹولیاں جہاں تہاں رام کی چر چا کرنے لگیں۔ کوئی کہتا اب ایودھیاکو چھوڑ دینا اچیتا ہے، کوئی کہتا پتا کے سان پر جا میں پریم رکھنے والے رام کو بن روانہ کرنے سے ایودھیاجڑ گئی ہے۔ کوئی کیلکی کو دھکا دے گا کوئی دشرتھ کی نند کرتا۔ اُس سے ایودھیائے بالک، بوڑھے، جوان اور استریوں کے ہونٹوں پر رام ہی کی چر چا تھی۔ خالی رتھ پر سوار سومندر کانوں سے سنتا، پرتوا پر ادھیوں کے سان آٹھل سے منع لینے ہوئے رتھ کو بالکتا جا رہا تھا۔ راج محل میں داخل ہو کر وہ اُسی سفید محل میں جا پہنچا جہاں پتر شوک سے مکملئے لکھ والا بوڑھا راجہ بستر مرگ پر پڑا اپنی آخری گھڑیاں گن رہا تھا۔ سومندر نے راجہ کے چرنوں کو چھو کر کے رام کے بن میں چھوڑ آنے کی سوچا دی۔ اور تیروں سے آنسوؤں کی دھارا بہاتا ہوا چپا چپا کھڑا ہو گیا۔

سومندر کو کھڑے دیکھ راجہ کا دُکھی ہر دیہ بہت ہی پیڑتا ہوا اور وہ اچیت ہو کر پر حقوی پر گر پڑا۔ اُس سے سارے محل میں ہلکا کا رنج گیا، اور سب کے سب استری پرش بھجائیں اٹھا اٹھا کر دلاپ کرنے لگے ستر اور کوشلیانے راجہ کو اٹھا کر کہا۔ ہے ستہ دھون! رام کا دوت بن سے لوٹ آیا۔ اُسی سے کیوں نہیں بولتے؟ ہے راجن! پہلے سوئم اتنے بڑے اندر تھ کو کر کے کیوں دُکھی ہوتے ہو۔ ہے سوامن! کیلکی کے ساتھ کی ہوئی تہاری پر گیا پوری ہوئی۔ اب یہ شوک کر کے دوسروں کو دُکھی کیوں کرتے ہو؟ ہا بھاگ! جس کیلکی کے قد سے آپا اس سو مت سے نہیں بولتے وہ یہاں نہیں ہے۔ آپا بے فکر ہو کر بولیں۔

کچھ سے بد جب راجہ کی مور چاٹنی تو روگی ہاتھی کے سان کا پتے ہوئے سار تھی سے بولے۔ ہے سوٹ! وہ پتر بھگت رام جو پلنگوں کے یوگیہ اور اتم و اتم پار حقوں کے سدا سیون کرنے والے ہیں، کس پر کار رکھشیوں کے نیچے کھنور بھومی پر سویا کریں گے؟ اور کس پر کار رکھ سکے اور کھنور، مول بھلوں پر زواہ کریں گے؟

ہے سو منتر! جن کی یا ترا کے سے ہاتھی، گھوڑے، پالکی اور پیادہ سینا آگے چلتی تھی۔ کس پر کار وہ تیرے
 رتھ سے اتر کر پاؤں پیادہ گھوڑ بن میں داخل ہوئے؟ وہ کوئل انگلی جانتی جس نے کبھی دُکھ نہیں دیکھا کس پر
 جھگی جانوروں کے بن میں لو اس کرے گی؟ ہے سو منتر! اُن ستیہ وادی اور ماتا پتا کے بھگتوں نے تہیں
 لوٹتے ہوئے کیا کہا تھا؟ شاید اتنا ہی سُن کر میرے بیاسل ہر دیہ کو چین آجائے۔ راجہ کے یہ دچن سُن کر
 سوتا ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے ایودھیا ناتھ! شری رام چندر جی نے آپ کے پرتی پر نام کر کے یہ کہا ہے کہ
 میرے پتا، ماتاؤں، نیز بردھوں و منتریوں کو بھی پر نام کر کے کہہ دینا کہ میں لکشمین اور جانتی سمیت خوش
 ہوں، اور ماتا کو شلیا کو کہنا کہ سدا دھرم پر قائم رہ کر دونوں وقتا سندھیا اور رات گنی ہو تر کرنا اور راجہ کے
 پرتی پہلے سے زیادہ عزت کرنا، اور سدا دیوتا کے سامان اُس کی پوجا کرنا، اور کیکنی کے بارے میں کوئی بھی
 گفتور کام نہ کرنا، اور بھرت کے ساتھ راجہ کا سا سلوک کرنا۔ ہے پر بھو! رام چندر جی نے کہا ہے کہ بھرت
 کو میری طرف سے کہہ دینا کہ سب ماتاؤں سے ایک سا سلوک کرے، اور پتا کی آگیا میں چلے۔ راجہ اب
 بوڑھے ہو گئے ہیں، اس کارن سے راجیہ کی پراپتی کے لئے کوئی ایسی چٹیا نہ کریں جس سے پتا کو رنج ہو۔
 ہے ہہاراج! شری رام چندر جی کو بن میں جھوڑ کر جب میں لوٹا تو رتھ کے گھوڑے راستے میں ٹھہر گئے۔
 اور بہت جتن کرنے پر بھی نہ چلے۔ اُس سے گھوڑوں کے نیتروں سے آنسو ٹپک رہے تھے، مانوہ رام
 کے بنا گھوڑ دُکھ سے پیرت ہو رہے تھے۔ تب میں نے سُن ہی سُن شری رام چندر جی کو پر نام کر کے کسی پرکار
 رتھ کو چلایا، پر نتو ایودھیا میں آکر جو المیہ مناظر میں نے دیکھے اُن کو بتلانے کی طاقت میری زبان میں
 نہیں ہے۔ ہے ناتھ! رام سے خالی رتھ کو دیکھ کر سب کے سب پڑوا سی رونے لگے۔ رام سے بچھری ایودھیا
 مجھے تو ایسی معلوم ہوئی، جیسے پتر سے جدا ہوئی، کو شلیا۔

سو منتر کے کچھ سے یہ دچن سُن کر راجہ نے لمبی سانس لے کر کہا ہے سوتا! ہونہار بڑی پرل ہے
 جو سور یہ کل کو نشٹ کرنے والا سنکٹ اچانک آ پڑا ہے۔

مرنے کے وقت میری آنکھوں کے تارے چلے گئے۔ اب اسناد کے ہر کونے میں میرے لئے اندھیل ہے
 اس سے بڑھ کر میرے لئے کیا دُکھ ہوگا؟... بلاشبہ مجھ سے بڑھ کر اچھا انسان اس دنیا میں نہیں ہے۔
 ہے کو شلیا! رام کے بنا میں شوک کے اتھاہ سمندر میں غوطے کھا رہا ہوں، اور اس میں میرا ڈوب جانا
 یقینی ہے۔

اس پر کار دلاپ کرتے راجہ پھر مُور چمپتا ہو گئے۔ راجہ کو بار بار بے ہوش ہوتے دیکھ کر شلیا کے
 ہر دیہ میں بڑا ڈر پیدا ہوا اور سورت سے ہوئی۔ ہے سو منتر! تجھ کو دباں پیو تچا دجہاں میرے جیون کے
 ہمارے رام اور لکشمین، جانتی ہیں۔ اگر میں اُن کے پاس نہ جاؤں گی تو ضرور پران تیاگ دوں گی۔ کو شلیا

کے ایسا کہنے پر سوت بولا، ہے دیوی! تو شوک اور سوہ کو تیاگ کر رام بڑے سکھ سے بن میں تو اس
 کریں گے جتنے دن میں ان کے چہ نوں میں رہا ہوں، میں نے بھی ان کو فکر مند نہیں دیکھا۔ وہ وہاں ایسے
 ہی خوش تھے جیسے یہاں۔ اور جانگی کے بارے میں تم کوئی چٹا ہی نہ کرو، وہ تو رام کے روپ میں لگی
 ہوئی ہے، اور بن میں نہ ہوں، بہتوں اور برکشتوں کے اس پر کارہنس ہنس کر نام پوچھتی ہے، اتنا اودھیا
 کے نزدیک ہی کسی پھلواری میں گھوم رہی ہو۔ بن کے کشٹوں سے سیتا کا مکھ ذرا بھی نہیں گنایا۔ بلکہ پہلے
 سے بھی زیادہ چمک اٹھی ہے جیسے سورن آگ میں تپنے سے۔ اس سے بھی وہ تپتی کے پر یہ کیلئے پھولوں
 کے آبیوشن پہنتی اور ہنسنی کے سمان کھیل کرتی ہوئی چلتی ہے۔ تپتی کی چھایا میں رہنے کے کارن وہ جھنگلی
 پشوؤں سے تنک بھی نہیں ڈرتی ہے۔ اس لئے ہے دیوی! تو ان تینوں کے لئے اپنے لئے یا راجہ کے لئے
 کوئی شک نہ کر۔ تب راجہ کو ہوش میں دیکھ کر روتی ہوئی کوشلیا بولی۔ ہے پر تھوئی ہاتھ! سارا سنسا
 ایسا کہتا ہے کہ آپ بڑے دیا لو اور دھرماتما دسیتہ وادی ہیں۔ پر تو پھر بھی آپ نے نہ جانے ان بڑا پردہ
 پتروں کو بہو سمیت بن میں نکال دیا ہے؟ وہ حسین کو لانا لگی جانگی جو اپنے روپ اور یوں میں سنسا میں
 ایک ہی ہے اور جو سد اشکھ سے محل میں رہی ہے جس نے سد اچھے بھوجن کھائے ہیں۔ کس پر کار پر خنڈ
 دھوپ اور کھن سر دی کو درختوں کے نیچے سہن کرے گی۔ اب میں سو گندھی میں بسے ہوئے نند کیوں
 والے رام کے پیارے پیارے مکھ کو کیسے اور کب دیکھوں گی۔ ہے راجن! آپ نے رام لکھن، اور
 جانگی کو بن باس دے کر پڑی بے رحمی کا ثبوت دیا ہے۔ اگر آپ یہ کہیں کہ پندرہویں برس میں رام کے
 آنے پر بھرت گدی چھوڑ دیں گے تو یہی مجھے دشواں نہیں کہ رام سنگھ اس کو سو لیکار کریں گے۔ ہے راجن!
 دوسرے جنتو سے مارا ہوا شکار جس پر کار سنگھ سو لیکار نہیں کرتا اسی پر کار چھوٹے بھائی سے ہتھال کیا ہوا
 راجیہ وہ نہ سنگھ رام کبھی سو لیکار نہ کریں گے۔

ہے سواتی! بڑے پاکرم والا تیجسوی رام اپنی بان درشا سے سنسا میں طوفان مچا سکتا ہے، وہ
 آج اپنے پتا کے ہی ہاتھوں ایسا مارا پڑا ہے کہ کھلی اپنے بچوں کو کھا جاتی ہے۔ ہے آدیہ! اگر آپ دھرم
 کے انوکھول چلتے تو کبھی ان کو بن باس نہ دیتے۔ اب سیرا یہاں کون ہے؟ ہے پر بھو! استریوں کا تپتی پتیر
 اور باندھو ہی ہمارا ہوتے ہیں۔ سو آپ کی تو کیلپی ہی ہے جس کے کہنے سے آپ نے ہم کو ٹھکرا دیا، اور
 پتروں کو نکال دیا۔ ہائے! آپ نے سب طرف سے ہم کو مار دیا۔ ہے راجن! کیلپی کے سوہ سے اپنے
 پتروں کا، اپنے آپ کا، میرا منتری منڈل کا اور زیادہ کیا کہوں ساری اودھیا پوری کا ناش کر ڈالا
 ہے کیوں بھرت اور کیلپی ہی آپ کے اس کرم سے خوش ہوئے ہیں۔

کوشلیا کے کھوڑ وچن سگرا جہ کا ہر دیہ مکھ سے مکھ سے ہو گیا، اور وہ پتروں میں سے آنسو گریا ہوا

بولا۔ ہے کوشلیا! میں تیرے پاؤں پڑتا ہوں اور ہاتھ جوڑتا ہوں کہ تو تو دشمنوں پر بھی دیا رکھنے والی ہے ہے سوشیلے! پتی کن وان ہو یا سو رکھ، پتی ورتا استریوں کے لئے سا کفشات دیتا ہے۔ اس لئے سدا معرم پر چلنے والی تو مجھے دھکا دینے قابل نہیں ہے۔

دشترتہ کے کبھ سے نکلے ہوئے ان وین دجنوں نے کوشلیا کے ہر دیہ کو پانی پانی کر دیا اور اس کے تیروں سے جل کی دھارا بہہ نکلی۔ وہ دونوں ہاتھ جوڑ کر بولی۔ ہے ہاتھ! میں آپ کے چہروں پر شیش رکھ کھٹما کی بھیک مانگتی ہوں۔ ہے ہاتھ! آپ مجھ سے کھٹما مانگنے یو گیہ نہیں ہیں۔ وہ استری ہی نہیں جس کا پتی اس سے کھٹما مانگے۔ ہائے میں اتنی گر گئی۔ ہے پران پہ یہ! مجھے معاف کریں۔ میں جانتی ہوں کہ آپ سستیہ سے کبھی پیچھے نہیں ہٹتے، اور سستیہ پر ہی آپ نے پیروں کو سچا کر کر دیا ہے۔ تیر دیوگ کے شوک سونوٹھ ہو کر میں نے یہ شبد کہے جو نہ کہنے یو گیہ تھے۔ ہے پران ہاتھ! رام کو بن میں گئے آج پانچ راتریاں ہو گئی ہیں، پرنتو شوک میں ڈوبی ہوئی مجھ کو یہ پانچ ہر سون کے سامان معلوم ہوتی ہیں.... اس لئے آپ مجھے معاف کریں۔

اس پرکار کوشلیا سے خوش کیا ہوا راجہ شام ہو جانے سے نیند کی آغوش میں چلا گیا۔

آدھی رات کے بعد راجہ کی نیند سے آنکھ کھلی، اُسی سے ایکا ایک اُس کو اپنا کیا ہوا بڑا کرم سب یاد آ گیا۔ وہ ہما شوک سے پیڑت ہو کر کوشلیا سے بولا۔ ہے سوشیلے! جو آدمی جس پرکار جیسا جتنا اور اشیہ یا شجہ کرم کرتا ہے وہ اُسی پرکار دیا، اتنا اور وہی اشیہ یا شجہ بھل پر اپت کرتا ہے۔ سو ہی دکھ جو میں آج بھوک رہا ہوں میرے اپنے ہی بوئے بیج کا بھل ہے۔ جیسے اگیان سے کسی بالک نے دش کھالیا ہو۔ سو اُس کا سارا حال میں نہیں سنا ہوں۔ تو دھیرج دھر کر سن۔

ہے کلیانی! میں ابھی کنوارہ ہی تھا کہ گرمیوں کی رات تو ختم ہونے والی تھی۔ پر چند گرمی سے لوگ بے چین تھے کہ ایکا ایک نئی برسات کی پہلی گٹا آئی اور اس ویک سے برسی کہ جل بھل ہو گیا۔ پون پون پہنے گنا۔ برکٹش جھوٹے اور مورنا چنے لگے۔ یو کوں کے مد اور کام کو بڑھانے والی اُس رات میں سیری شکار کھیلنے کی اچھا ہوئی، اور راتری کے گزرنے پر میں دھنش ہاتھ میں لے رہتے ہر سوار ہو بن کی جانب چلا۔ گھوڑا اندھکار میں رتھ کو سر یونڈی کے کنارے کنارے بڑھتے ہوئے اچانک اس پرکار شبد میرے کانوں میں آیا جیسا بائتی کی گرجن سے تلتی رکھتا ہے۔ پرنتو حقیقت میں وہ شبد جل میں ڈوبتے ہوئے گھڑے کا تھا۔ میں نے بائتی کے مارنے کی اچھا سے ایکا تیز بان اس شبد کو منی طلب کر کے جھوٹا۔ ہے کلیانی! جہاں وہ بان گرا، وہیں جل میں گرتے ہوئے ایکا

آدمی کے مکھ سے یہ بانی بھلی، "ہاں مرا، ہاں مرا" ہائے مجھ نرا پردہ کو کسی نے مار ڈالا۔ ہے تھا ہے ماما! اب تم جل کے بنا ترپ ترپ کر مر جاؤ گے۔ ہائے ہائے کس پانی نے ایک ہی بان سے مجھے اور میرے بوڑھے ماما تیا کو مار ڈالا۔ ہے سو سگے! وہ کرونا جنک بانی برحق کے سان میں سے کیجے میں اتر گئی۔ میرے ہاتھ کاٹنے لگے اور دھنش بھومی گر گیا۔ رتھ سے اتر کر میں اُدھر دوڑا اور دیکھا کہ ندی کے تیر پہ ہوں ہاں ایک بن باسی جس کی جٹائیں بکھری ہوئی ہیں، جل سا گھڑا اوندھا ہو رہا ہے اور باتوں سے بندھا ہوا تٹا پر جھپٹا رہا ہے مجھے دیکھتے ہی کرودھ سے جلتے ہوئے نیتروں سے جلاتا ہوا وہ اس پر سار بولا۔ ہے راجن! کس اپرادھ سے تم نے مجھے مارا ہے؟ راتری کے وقت پیاس سے بیا کل ہوئے ماما تیا کے لئے جل لیتے ہوئے تونے مجھ بن باسی کے کس لئے پران لئے ہیں۔ ہے راجن! میرا جیون سمپت ہوا۔ اب میں بولنے میں اسمرتہ ہوں۔ اس لئے اس یکہ ندی سے اُس گٹیا میں جا جہاں سیر ماما تیا پانی کی آشا میں میری باٹ دیکھ رہے ہیں، اور اس کو جا کر خوش کر ایسا نہ ہو کہ وہ تجھے شاپ دے دیں، اور اس بان کو میرے کیلچے سے نکال۔ جس کی ناقابل برداشت ترپ سے میں جھپٹا رہا ہوں۔ ہے راجن! اگر میرا بعض بن باسیں کا ہے، پرنتو میں براہمن نہیں ہوں۔ میری ماما شودر اور تپایشیہ ہے۔ اس لئے براہمن ہتیا کے خوف سے نہ ڈرتے۔ تب میں نے اُس بن باسی کے ہر دیہ سے بان لکالا، پرنتو بان کے کھینچنے ہی اُس کا ماتش اُکھڑ گیا، نیتر پتھر گئے اور وہ کمالے ہوئے مکھ والا میری طرف دیکھتے دیکھتے ٹھنڈا ہو گیا۔

راجہ دشرتھ کی مرتیو!

ہے کلیانی! اُس بالک کے مرنے پر میں بیا کل ہو کر سوچنے لگا کہ اب کیا کروں، کس پر سار مہا پا کے بھیا نک پھل سے چھکارا پاؤں۔ انہیں دچاروں میں ڈوبا ہوا میں اُس بن باسی کے گھرے کو جل سے بھر کر اُس گٹیا کی طرف چلا جہاں اُس کے ماما تیا تھے۔ گٹیا میں جا کر میں نے کٹے ہوئے نیگموں والے پھنشیوں کی طرح اُس کے ماما تیا کو دیکھا جو بے حد کمزور دکھی اور آنکھوں سے اندھے تھے۔ اُن کی اس حالت کو دیکھ کر میرا خوف شوک اور رنج اور بھی بڑھ گیا۔ میرے پاؤں کی چا پٹن کر وہ بولا۔ بیٹا شرون! اتنا سے کہاں ہے؟ ہتھاری ماں پیاس سے بے حال ہو رہی ہے۔ ہے بیٹا! ہم نے تہیں بہت کشت دیئے ہیں۔

شرون کے تپا کے مکھ سے یہ دچن سن کر میں نے ڈرتے ڈرتے اُس کے سان جا کر کہا۔ ہے مہاشنی! میں دشرتھ نام کا کشتہ بہ ایو دھیا نریش اور اپنے پاپا کرم کو بھوگنے کی اچھا سے یہاں آیا ہوں۔ ہے بھگوں۔ میں دھنش ہاتھ میں لے کر شکار کے خیال سے سرپوکے تٹا پر گھوم رہا تھا کہ آپ کے پتر سرپو نے جل میں گھڑا

ڈبو دیا۔ کھڑے کے اندر جلتے ہوئے جل سے ”بدو بدو بدو“ کا شہ ہوا۔ میں نے اُسے ہاتھی کا شہ سمجھا اور اُسے مارنے کے لئے شہ بدھی بان مارا۔ جس سے تمہارا نر اپرادھ پتر زخمی ہو کر گر پڑا، اور مر گیا۔ ہے بھگون! میں نے اگیان سے شرون کو مارا، جس کے لئے میرا ہر دیہ ڈکھ اور شوک سے پیرتا ہوا ہے۔ اب میں اُس کی سزا بھگتے آپا کے پاس آیا ہوں۔ ہے کوشلیا! پتر سارن سن کر وہ دونوں بڑا دلاپا کرنے لگے، اور مجھ سے روتے ہوئے بولے۔ ہے ایودھیا نریش! اگر تو اپنے آپا آکر مجھے نہ کہہ دیتا تو میں تجھے ابھی شاپا دے کر بھسم کر دیتا۔ ہے راگھو! اب تو ہمیں وہاں لے چل جہاں ہماری آنکھوں کا تارا، جیون کا ہمارا شرنی مر پڑا ہے۔ ہم اُسے دیکھنا چاہتے ہیں۔ تب میں اُن دونوں کو جو دلاپا کر رہے تھے اور سر ہیٹا ہے تھے۔ اُس امتحان پر لے آیا، وہاں جا کر وہ بار بار شرون کے جسم پر ہاتھ پھیر پھیر کر اس پر کار دلاپا کرنے لگے کہ بیٹا! آج تم مکھ سے گیوں نہیں بولتے، ہے پتر! چر کال تک ہماری سیوا کرتے کرتے آج روکھ گئے ہو، ہے پتر! ہر روز کی طرح آج تو اپنی اما کو آٹنگن کیوں نہیں کرتا؟ کیوں مجھ سے نہیں بولتا؟ ہائے! اب میں برہم بہوت میں کس کے منھ سے وید منتروں کی آواز سنوں گا۔ اور کون سیرے ساتھ بیٹھ کر اگنی ہو کر کیا کرے گا؟ اب کون ہم دونوں کو کین سے کھد مول اور پھل لاکر کھلائے گا؟ ہائے! ہم اندھوں کی لاشی چھین گئی۔ ہے پتر! اس پانی راج کے ہاتھ سے تو بے قصور مارا گیا۔ اس پر کار دل ہلا دینے والی باتیں کرتے ہوئے اُس نے اور اُس کی پٹنی نے اپنے مُردہ پتر کو بل اخی دی اور پھر مجھے مخا طب کر کے بولا۔ ہے راجن! جس پر کار ہم پتر دیوگ میں مرنے ہیں، اسی پر کار تو کبھی پتر کے دیوگ میں گھور دکھ پا کر مرے گا۔ ہے کوشلیا! یہ شاپا دیکر وہ پتر کا داہ سنکار کر کے خود بھی چتا میں بیٹھ کر بھسم ہو گئے۔

ہے دیوی! اُس آپا کر م کا پھل اب مجھے لینے والا ہے، جو میں نے جوانی میں کیا تھا۔ ہے کوشلیا! اب سیرے سم پر کال بھگون گرج رہے ہیں۔ اب مجھے نیتروں سے کچھ نہیں سوجھتا۔ ہے دیوی! سیتہ وادی اور دھرماتارا کو انتا سے میں نہیں اپنے پاس نہیں دیکھتا، اس سے بڑا دکھ اور کیا ہو گا؟ اُس پتر کے نہ دیکھنے سے میرا ہر دیہ اس پر کار شوک سے شوک رہا ہے کہ جبے گرمی سے جل۔ وہی آدی دھنیہ جو دوبارہ رام کو دیکھیں گے۔ ہے دیوی! میری اگیان اندریاں اپنے اپنے دتے کو چھوڑ رہی ہیں جس پر کار تیل کے گھٹ جانے سے پر کارش گھٹ جاتا ہے اسی پر کار یہ چشمہ گھٹ رہی ہے۔ ہارام! بکشنی پتر! اتم کہاں ہو؟ بال گماتی کی گئی۔ اُسی پر کار کہتے کہتے راہ کا کنٹھ دک گیا، سانس اُکھڑ گئے اور ان کے پران پکھیر و پتر دیوگ میں روتے روتے جسم رو پی پخر سے اڑ گئے۔

راجہ کی شوہرانیوں کا دلاپا!

راجہ کے پران چھوٹ جانے پر کوشلیا بچھاڑ کھا کر گر گئی۔ سو مٹرا اور دوسری استریاں سر پیٹ کر ابدال کھینچ کھینچ کر رونے لگیں۔ سارا ایتھ پور اُس سے کرونا جگک دلاپ سے بھر گیا، اور جو بھون کبھی اندر بھون کر بھی زیادہ ٹنگھی تھا اس وقت نہ اندر اسی اور دکھ کا گھر بن گیا۔ جب کچھ دیر بعد کوشلیا سچیت ہوئی تو روتے ہوئے اُس نے راجہ کا متک اپنی جگہ پر رکھا اور کیکڑی کے پرتی بولی۔ ہے دُشٹے! آج تیری اچھا ہوئی۔ اب تُو کدھ پور کا راجیہ کا اُپا بھوگ کر۔ ہے دُشٹے! رام کو بن میں بھیج کر بھی راجہ کی طرف سے تجھے کھٹکا تھا۔ اب وہ بھی دُکھ ہوا۔ پتر کے چین جانے پر میں پتی سیوا کے لئے زندہ تھی۔ اب میرا جون بے ارتھ ہے۔ سو میں بھی سوانی کے پیچھے چلوں گی۔ با! آج کشمیر کی راجہ ماری نے سارے راجیہ کا ناش کر ڈالا۔ ہائے! میرے پتر اور بہو آج اناحقوں کی طرح بنوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ بلاشبہ راجہ جنگ بھی اپنی پیار سے پالی ہوئی پتر کی کے دیوگ میں جان دے دیں گے۔ اس پر کار مہا دُکھ سے دلاپ کرتی ہوئی کوشلیا راجہ کے بدن سے پیٹ کر بے ہوش ہو گئی۔

پراتہ کال روئے ہوئے منتری اندر محل میں آئے اور کوشلیا کو راجہ کی دیہہ سے جڈا کر کے لاش کو تیل کے گنڈ میں رکھ دیا۔

اُس سے راجہ کے شوک میں ساری ایو دھیا پوری شو بھار مہتا ہو گئی، ہاٹا باز ارسب بند ہو گئے۔ محل پر اڑتی ہوئی سورہہ ہنش کی دھو جہ اونڈھی ہو گئی۔ آکاش کا رنگ مٹا سیلا ہو گیا، اور ساری ایو دھیا پر شوک پر سے نکلا۔



منتریوں کا مشورہ!

راجہ کی مرتیو ہونے پر شوک سے بھرے ہوئے سب درباری گن اور مار کنڈی، مو دنگلیہ، بام دیو، کیشپ، کاتیا ن اور بڑے پیش والے جا بالی لکھے ہو کر مہا منی دسٹھ کے پاس گئے اور ہاتھ جوڑ کر بولے۔ ہے راج مہنی! اکھش واکوئل میں سے کسی ایک راج کمار کو راجہ کے آسن پر بٹھائیے۔ کیونکہ ہمارا راجہ کے سارا دیش ناش کو پر اپت ہو جائے گا۔ ہے راج گورو! ارا جک (دبیری) دیش میں چکی تجلی والے، گھور گر جن والے میگہ نہیں برستے۔ اگر راجہ نہ رہے تو پتر تھگے دیش نہیں ہو سکتا۔ اہدیتی پتی سے الگ ہو جاتی ہے۔ ارا جک دیش میں بجلے آدمیوں کے گھروں میں نہ عورتیں محفوظ رہ سکتی ہیں اور نہ کوئی دھنی ہی رہ سکتا ہے۔ ارا جک دیش میں لگ سجا نہیں کر سکتے۔ نہ مندر گھر بنوا سکتے ہیں، اور نہ ہی دھرم شالائیں بنوا سکتے ہیں۔ ہے راج گورو! ارا جک

دیش میں سورن کے آبهوشن پہن کر کماریاں شام کے وقت باغیچوں میں نہیں کھیل سکتیں۔ اراجک دیش میں
 نٹ نرنگوں سے بھرے ہوئے سیلے نہیں ہو پاتے۔ اراجک دیش میں یو پارے ایک استھان سے دوسرے
 استھان پر کوئی ساگری نہیں لے جاسکتے۔ اراجک دیش میں گیہ، تپ، دان اور کوئی پتیہ کرم نہیں ہو سکتا۔
 اپنی اچھا سے جہاں راتری ہوتی وہیں سورہنے والے مٹی اراجک دیش میں تپ نہیں کر سکتے۔ نہ یوگی یوگ بھی اس
 کر سکتے ہیں۔ ہے ہما مٹی! اراجک دیش میں کوئی آدمی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں چیز میری ہے کیونکہ دُشٹ،
 بیچ اور پاپ برقی والے آدمی لوٹ مار کر چھین لیتے ہیں۔ اراجک دیش میں انسان ایک دوسرے کا ناش کرتے
 ہیں، جیسے بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو نگل جاتی ہے۔ اراجک دیش میں مارے بجے کے لوگ سفر نہیں کرتے۔
 چوروں اور ڈاکوؤں کے ڈر سے گھوڑوں کا پالن نہیں کرتے۔ ہے راج گورو اراجہ دی مدن آشرم کو ٹھیک کھتا
 ہے۔ راجہ کے خوف سے ہی ساری پر جانیم میں چلتی ہے۔ راجہ باتا ہے، پتا ہے، راج گورو۔ اس لئے ٹیکمرو
 ایودھیا کے سنگھاسن کو محفوظ رکھنے کے لئے اس کا انتظام کیجئے :

بھرت اور شتر و گمن کو بلانے کیلئے دُوت کو بھیجنا

منتر یوں کے نیکی بکثت دجن سن کر وسیٹھ بولے۔ ہے راجیہ کے شجہ چنتک مہا نو بھا بو ابلا شہ اراجک
 ایک تیز آندھی ہے، جس کے دیگ سے راجیہ سٹا سٹول اکھڑ جاتی ہے۔ اس لئے جلد ہی ہی بھرت کو ناما کے
 پاس سے بلانا چاہیے جو راجہ کی طرف سے نیم پور دک راجیہ کا سوامی گھوشت کیا جا چکا ہے۔ اس لئے چتر دُوت
 اسی وقت تیز چلنے والے گھوڑوں پر کثیر جاویں اور ان دونوں بھائیوں کو یہاں لے آویں۔
 پھر سدھار تھ، وجئے، جنیت اور اشوک مندن ان چاروں دوتوں کو بلو اکھ راج گورو نے آگیا
 دی کہ ٹیکم کثیر جاؤ اور میری طرف سے بھرت اور شتر و گمن کو کہنا کہ ہمارے ساتھ ضروری کام ہے جلدی
 ایودھیا چلو۔ مت کہنا کہ رام، لکشمین اور سیتا دیش سے نکال دیئے گئے ہیں۔ راجہ کی موت کی خبر بھی سہت
 دینا۔ اور کوئی ایسی بات نہ کرنا جس سے ان دونوں کو کسی افسوس اور انگل گھٹنا کی شک کا ہووے۔
 راج گورو کا حکم پا کر چاروں دُوت والو دیگ سے اڑنے والے گھوڑوں پر سوار ہو کر، مانی ندی پار
 کر کے، ہستنا پور ہوتے ہوئے پانچال دیش میں پہونچے۔ اور وہاں سے آگے نرل جل والی شتر دنا ندی پار
 کر کے اکھنوتی نام ندی کے پار پہونچے جو اکھنوتی کی قدیم یادگار ہے۔ پھر بال ہیک دیشوں کو پار
 کرتے ہوئے وپاشاندی تیر کر کیکیہ راجہ کے گیری برج نامکا گمر میں پہونچ گئے :

بھرت کا خواب دیکھنا!

جس رات تری میں دوت اُس نگر میں پہونچے اسی رات بھرت نے ایک بڑا مشکل خواب دیکھا۔ پر اتہ سال جاگنے پر اُس خواب کی یاد نے اُنہو شوک اور دکھ میں ڈبو دیا۔ شوک آتہ ہوئے ہوئے وہ بار بار ٹھنڈی سانس لیتے۔ اُن کا چہرہ اترا ہوا اور من کی بات میں نہ لگتا تھا۔ تب اُن کے ایک پر یہ برتر نے پوچھا کہ برتر! آج آپ کے مکھ منڈل پر ادا سی کیوں برس رہی ہے۔ میں آج آپ کو خوش مزاج نہیں دیکھ رہا ہوں۔ اس کا کیا کارن ہے؟ برتر کے ایسا پرشن کرنے پر بھرت بولے۔ ہے سکھ! رات تری میں میں نے ایک بیگانک خواب دیکھا ہے۔ جس کی یاد میرے ہر دے کو اُٹانتا کر رہی ہے۔ میں نے خواب میں اپنے پتا کو سر کے بال کھلے اور پر برت سے گرتے گوبر سے نتا پتا اٹھلی سے بار بار تیل پیتے اور پھلتے دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ راجہ تل اور چا دلوں کو کھاتے ہیں اور جسم پر تیل ملتے ہیں، اس کے بعد میں نے دیکھا کہ سندھو کو کھا پڑا ہے۔ چند ماٹوٹا کر پتھوی پر گر پڑا ہے، سیتا کی سواری دلے ہاتھی کے دانتا ٹوٹ گئے ہیں۔ پر برت مالا آپس میں مکرانکر کر چور ہو گئیں ہیں۔ اور اُس میں سے ایسا کالا دھواں نکل رہا ہے کہ جس نے آسماں اور پتھوی کو اندھکار سے بنا دیا ہے۔ راجہ گھوڑوں کے رتھ میں سوار ہو کر دکشن دشا کی جانب جا رہے ہیں۔

ہے دوست! خواب کو دیکھ کر میں کسی مشکل اور بڑی افسوس ناک گھٹنا کی کلپنا کرتا ہوں۔ اس پر کار بھرت اپنے برتر کو خواب کی گھٹنا سنار ہے تھے کہ اسی سے دوت وہاں آ پہونچے اور انہوں نے راجہ کو پر نام کر کے بھرت کے پر تی کہا کہ ہے مکھئی نندن! اگر وہ برتھنے آپ کو اپنی گھٹنا کہی ہے۔ اور آپ کو ایدھیا چلنے کے لئے سندیش بھیجا ہے۔ ہے راگھو! بہت ضروری کام ہونے کے کارن ہمیں آپ کو لوٹنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔

مہامتی و سہشٹہ کی جانب سے دیے گئے سندیش کو سن کر بھرت بولے۔ ہے دوت پرور! میرے پتا نکل تو ہیں اور مہاتارام اور گھٹشن تمام خوش ہیں۔ ماما کو شلیا، ستر او کیکی سب پر کار سے راضی خوشی ہیں۔ بھرت کے ایسا پوچھنے پر دوت بولا۔ ہے ایدھیا ناتھ! ایدھیا میں سب پر کار سے نکل ہے۔ آپ جلدی رتھ کو جوڑیئے، تب بھرت نے اپنے ماما کے پاس ماکر کہا۔ ہے مہاراج! ضروری کام ہونے سے دوت مجھے لینے آئے ہیں۔ سو آپ مجھے آگیا دیجئے۔ تب کیلئے نے بھرت کا منک چوم کر کہا۔ ہے راگھو! جاؤ، پر ماما تہا را کلیان کریں۔ میری طرف سے اپنے پتا کی نکل پوچھا۔ مہامتی و سہشٹہ اور گھٹشن کی بھی نکل پوچھا۔ پھر کیلئے راجہ نے بہت سے ہاتھی، انیک پر کار کے سندھو رگوں کی برگ چھالائیں، جس کیلئے چیتے کی نکل کے بڑے بڑے کتے، مختلف دیشوں سے حاصل کئے ہوئے سولہ سو گھوڑے، دو ہزار سورن مدرائیں

اور بہت سے اکھوشن بھینٹ دے کر بھرت کو بڑے آدرسے وداع کیا۔ تب ناتا اور ماما سے وداع ہو کر رات پر چڑھ کر بھرت نے اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ ایودھیا کی طرف پرستھان کیا۔ تنگ اور خوفناک جنگلوں، پہاڑوں اور ندیوں کو پار کر کے سات راتوں میں بھرت ایودھیا پہنچے۔ ایودھیا کو دیکھ کر بھرت دوست سے بولے۔ ہے دوست در آج ایودھیا کے اندر پانچے جن شونیہ کیوں ہیں؟۔ نگر میں داخل ہوتے ہی لوگوں کے تیز آوازیں سنائی پڑا کرتی ہیں، آج وہ سنائی نہیں پڑتیں۔ نگر کی سڑکیں جو اکثر باہتی گھوڑوں، اور پالکیوں سے بھری رہا کرتی تھیں آج خالی کیوں ہیں؟ ہے دوست! میل ہر دیہ آج اچانک بے ہوش ہو رہا ہے اس پر کار کسی مجبور شاگ سے اُداس ہوا بھرت نگر میں داخل ہوا۔ رات جب لاج پر شاہ پر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ جو رستے دھول سے بھرے ہیں، کو اڑوں پر جو سدا اکلا بھلے دھوئے جاتے تھے، مٹی جی ہوئی ہے کہیں کوئی خوشی کی جھلک نہیں ہے۔ اس سے اس کے من میں انکا اشبہ شد نکا میں پیدا ہوئی اور وہ رات سے نیچے اتر کر سر جھکائے پتا کے مندر کی طرف ان کے درشنوں کے لئے چلے۔ پرتو پتا کو گھر میں نہ دیکھ کر وہ دھرماتا اپنی ماما کیلئی کے محل میں داخل ہوا۔ پتر کو آتے دیکھ کیلئی مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ بھرت نے ماما کے خمرنوں کو چھو ا اور کیلئی نے ان کا دستک چوم کر گود میں بٹھایا اور اپنے پناشو پتی اور اپنے بھائی ید صاحبت اور ماما کا شکل سا چار پوچھ کر بولی۔ ہے تاتا! ماما کے یہاں سے بھلے نہیں کہتے دن ہوئے، لگاتار رات میں چڑھے رہتے سے نہیں گشت تو نہیں ہوا، کیلئی کے اس پر کار پوچھنے پر بھرت نے سب کا شکل کہا، اور پھر ماما سے پوچھا کہ پتا کہاں ہیں؟ وہ پہلے اسی محل میں رہا کرتے ہیں، ان کے درشن کے لئے میں یہاں آیا ہوں۔ میں ان کے چرن سپرں کروں گا۔ ہے ماما وہ کہاں ہیں؟ بھرت کے اس پر کار پوچھنے پر راجہ پراپتی کے آند میں اپریہ کو پر یہ اور بہت کو بہت جانتی ہوئی نیکی نے اتر دیا۔ ہے بٹیا! اترے بیچ والا تیرا دھرماتا پتا سورگ لوک کو چلا گیا ہے کیلئی کے ان شیدوں کو شستے ہی بھرت اس پر کار پیرتا ہو کر بھوئی پر گر پڑا جبے بجلی کے آگھات سے برہمن۔ کچھ دیر بعد جب اسے ہوش آیا، تو ماما سے بولا۔ ہے اسے پتا کے دیوگ میں میل ہر دیہ شوک کے اتھاہ ساگر میں ڈوب گیا ہے۔ آج ستیہ وادی، دھرماتا، پتی مان، پر جا پالک راجہ سنار سے اٹھ گیا ہے جو ہمارے محل کے اور ایودھیا کے درجہ گاہیہ کا نشان ہے۔ ہائے! انتا سال میں سدا کے لئے جاتے ہوئے اپنے پتا کے میں نے درشن نہیں کئے۔ مجھ سا بھگتا اور کون ہوگا؟ دھنیہ ہیں رام، لکشمین جنہوں نے انتا سے میں پتا کی سیوکی ہے۔ ہے ماما! کس روگ سے پتا کا شر یہ جھوٹا گیا؟ با! اب میں اس پیارے پتا کو کہاں دیکھوں گا جو بچپن میں دھول سے لٹ پٹ مجھے اٹھا کر گود دی میں بٹھاتے تھے۔ ہے ماما! دھرماتا رام کہاں ہیں؟۔ جو میرے پتا کے سامان ہیں اور جن کا میں اپنے آپ کو اس سمجھتا ہوں۔ پشور دیوگ سے دکھی ہوئے رام

کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اب میرے وہی ایک آسیرے ہیں۔ بے ماتا! سو رگ پران کرتے ہوئے میرے
تیلے کیا کہا؟ میرے لئے انہوں نے کیا سندیش دیا۔ سو میں مٹنا چاہتا ہوں۔ روتے ہوئے بھرتا نے
جب یہ پوچھا تو کیٹی بولی، بیٹا! تیرے تپانے کوئی سندیش نہیں دیا، اور وہ پانچ راتری تک ہارام...!
لکشمی! باجانی! اس پرکار دلاپ کرتا ہوا پر لوک کو چلا گیا۔ ہے ماتا! لوہے کے سانچوں و جلیکے
ہوئے باجانی کے سامان تیرے تیلے پران دیتے سے کیوں اتنا کہا کہ پنیہ وان ہوں گے وہ نشیہ جو رام
لکشمی اور جانی کو بہا بن سے لوٹا کرنے پر دوبارہ دیکھیں گے۔ کیٹی کے ٹکے سے یہ شدت کر بھرتا کا
سٹھ پالے سے مارے ہوئے کل کی مانند کھانچا اور وہ شوک سے پھرتا ہوا ہوا پھر بولا۔ میرا پنیہ
کو شلیا کے تیروں کاتار رام کہاں گیا ہے؟ جس کو یاد کرتے کرتے تپانے پران دے دیے۔ بھرتا کے
ایسا پوچھنے پر پھل عادت والی اہت کو ہت سمجھتی کیٹی مسکرا کر بولی۔ ہے بیٹا! بلکل چیرہن کر تیرا بھائی
لکشمی اور ستیا سمیت بن کو چلا گیا ہے۔ یہ آئرن سن کر دھرماتا رام کے سدا چار کے بارے میں وچار کرتا ہوا
بھرتا پھر بولا۔ ہے ماتا! آیا رام نے کسی براہمن کی سٹی چین لی ہے؟ کیا اس نے کسی پرانی استری پر
بڑی نظر ڈالی ہے؟ کس کارن ہے؟ رام بن میں نکال دیا گیا ہے؟ تب کیٹی... جو اپنے آپ کو
بڑی عقلمند اور چالاک نیز قوتنا تقریر کی مجاہد خیال کرتی تھی۔ خوش ہو کر بولی۔ ہے بیٹا! تیرے بڑے
بھائی نے کسی براہمن کی سٹی نہیں چینی اور نہ ہی پرانی عورت پر بڑی نظر ڈالی، پر تو میں نے منہ و اداسی
کے مکھ سے رام کے ابھیشاک کا سا چار سن کر راجہ سے دوور مانگے۔ جو انہوں نے سولیکار کئے۔ سو پہلے
در سے میں نے تیرے لئے راجیہ لیا، اور دوسرے در سے رام کو چودہ برس کے لئے بن میں نکال
دیا۔ رام کے ساتھ جانی اور لکشمی اپنی اچھا سے چلے گئے۔ ان کے چلے جانے پر تیرا تپا ان کے
ولاپ میں روتے روتے چل بھا۔ ہے پترایہ سب کچھ میں نے تیرے بھلے کے لئے کیا۔ اب تو سنگھان
پر بیٹھ سارے دیش پر راجیہ کر۔ تو شوک مت کر، بلکہ دھیرج سے راجیہ کی باگ اپنے باحقوں
میں تھام۔ اب تیرے خلاف بغاوت کرنے والا کوئی آدمی نگرہی میں نہیں رہا۔ گورو دستھ، اور
منتریوں کو بلا کر وہی پوروک راج کٹا کو دھارن کر کے پریتھوی کا شاسن کرے۔

بھرت کا کردہ ماتا کو دھکارنا!

تپا کی مرتیو اور بھائیوں کے بن باس کی خبر سن کر دکھ شوک اور کردہ سے جلتا ہوا بھرت کیٹی سے
بولا۔ ہے پانی! تم نے انکس واکوٹل کو کلنک لگا دیا۔ تیرا دستھا سے تپا کی مرتیو ہوئی بھائی کو بن باس

ملا اور سارے سنہار میں میری بند ا ہوئی۔ تو رگھوئل کے ماتش کرنے کے لئے سرخی ہے۔ میرے پتانے رگھوئل کو جلانے والی اگنی کو بنا و چارے گھر میں رکھ لیا۔ ہے پاپ درشتی! ستیہ وادی بڑے لٹل والے ور دورتی راجہ کو پراپتا کر کے ناقابل برداشت دھکے سے مرتیو کو پراپتا ہوئے۔ ہے جڑ پڑھی والی! کس سارن تو نے رام کو بن باس دیا۔ بلاشبہ کوشلیا اور ستر ا بھی راجہ کی طرح پتی ویوگ میں مر جائیں گی۔ ہے مور کھے! دھرماتا رام تو تجھ کو مجھ سے زیادہ چاہتے تھے، اور مانا کوشلیا تیرے ساتھ بھگتی سان پیار کرتی تھیں۔ پھر کس سارن تم نے بڑے انترتھ کا کام کیا؟ بے قصور رام، لکشمین اور جانی کو دیش سے نکال کر بے شرموں کی طرح لٹریاں بیٹھی باتیں کر رہی ہے۔ ہے کھنور ہر دیہ! جنہوں نے کبھی دھکے نہیں دیکھا، اُن ستیہ سنگھ، پتر بھگت رام، لکشمین کو بن میں نکال کر لٹو کیا پھل پراپتا کرے گی؟ ہے دراپارنی! رام کے بن میں پل بھر جیو۔ تا نہیں رہ سکتا۔ کیا تو یہ نہیں جانتی؟ میں تو ابھی نیتی مان رام سے سکھشا پراپتا کرنے یوگیہ ہوں۔ ہائے! تم نے اتیا چار کیا انترتھ کیا، اور ہما پاپ کیا۔ ہے پاپن! اگر میں نے تیرے پیٹ سے جنم نہ لیا ہوتا تو میں تجھے ابھی تیاگ دیتا ہے کوٹے! میں تیرا یہ سنور تھ پورا نہ ہونے دوں گا اور دش کھا کر پان دے دوں گا یا رام کے پیچھے پیچھے گھومتا بنوں میں پان تیاگ دوں گا۔

ہے پاپ درشتی! اکش واکو کے بنش میں بڑا بھائی تخت پر بیٹھا ہے۔ سنا تن سے یہ روایت چلی آئی ہے۔ پھر کس سارن یہ نندتا سستی تیرے من میں پیدا ہوئی؟ ہے دُشنا چارنی! نوراجیہ سے بہت ہو، کیونکہ تیرا ہر دیہ بہت ہو گیا ہے۔ اب میں زہر کھا کر پان دیتا ہوں، اور جس پر سار رام کے ویوگ میں تڑپا تڑپا کر پتانے پان دے دیئے ہیں، اسی پر سار میرے ویوگ میں تو سر ٹیاک ٹیاک کر پان چھوڑ۔ ہے رکشسی! تیرا نرک میں ماس ہووے کیونکہ تو نے نکل کی ہتیا لکھو ر پاپ کیا ہے یلکیمتھ میں میرے پتا کے ساتھ تو تو اس نہیں کر سکتی۔ کیونکہ تم نے اُسے ہما دھکے دے کر مار ڈالا اور میرے جیون مارگ میں بھی سائے بکھیر دیئے، ہے دُشنے! لوبھ اور نفق کے بن میں ہو کر یہ جو پاپا تم نے کیا ہے اُس کا پھل مجھے یہ ماما کہ میں تیری دہین ہو گیا۔ رام کی درشتی سے بہت ہو گیا اور دنیا میں بدنام ہوا۔ ہے پاپ کلنک والی! اس راجیہ سے مجھے کیا مطلب؟ میں تو اب بن میں جا کر اُن بڑے تیج والے بھائیوں کو ایودھیا میں لاؤں گا اور اُن کو سنگھاسن پر بٹھا کر سوئم اُنکے جہنوں میں تو اس کروں گا۔ اس پر سار کہتے کہتے بھرت کا کیمتھ آنسوؤں سے رگ گیا، اور وہ وہاں سے اُنکے کر شتر و کھن سمیت کوشلیا کے بھون میں گیا۔ وہاں جا کر پتر ویوگ کے ناقابل برداشت دھکے سے مرجھائے ہوئے مکھ والی کوشلیا کے وہ دونوں راج کمار گھلے گئے۔

کوشلیا کے سامنے بھرت کی قسمیں کھانا۔

بھرت اور شتر و گھن کے مستکوں کو چوم کر روتی ہوئی کوشلیا بولی۔ ہے پتر! تم نے راجہ پر اپنا
 کر لیا، تیری منو کا مننا پوری ہوئی۔ پرہ تو میرے پتر رام کو بیکل چیر پینا کر بن میں نکال دینے سے تیری ماما کو
 کیا پھل ملا۔؟ اب تو راجہ کی بالک اپنے ہاتھ میں لے کر ٹیگر مجھے بھی بن باس کی آگیا دے کیونکہ میں بھی ہیں
 جانا چاہتی ہوں، جہاں وہ پر یہ وادی رام نو اس کرتا ہے۔ ہے بھرت! ہاتھی، گھوڑوں، راتوں اور رتنوں
 سے بھرا ہوا راجہ کنگی نے تیرے لئے پڑا پت کیا ہے۔ اب تو شکھ سے ان کا آپ بھوگ کر۔ کیونکہ اسکا حقیقی
 حق دار بن میں چلا گیا ہے۔ اور اب کسی پر سار کے جھلٹے کی امید نہیں ہے۔ اتنا کہہ کر سر نیچا کئے کوشلیا دلاپ
 کرنے لگی۔ کوشلیا کے کہے سے یہ شہنشاہ کی بھرت نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے دیوی! تو مجھ نزد دوش کو جس کی خیر
 ماضی میں یہ سب کچھ ہوا، کیوں دوش دیتی ہے۔ میرا تو رام کے دیوگ میں ہر دیہ چھپنی ہو رہا ہے، اور میں
 اُس مہاتما کے بنا اودھیا کا راجہ کیا سیکھتا ہوں؟ راجہ بھی نہ لوں گا۔ ہے ماما! اگر پتر شتو رام میری رائے سے
 نکال دیا گیا ہو تو مجھے پڑھا ہوا شاستر بھول جائے اور میری بدھی وید پر پیتا ہو جائے۔ اگر میری مرضی سے رام
 بن کو گیا ہو تو میں پاپیوں کا داس بنوں۔ ہے ماما! سوئی ہوئی گلو کو پاؤں سے ٹھکرانے (سورہ کی طرف منہ کر کے
 مل سو تر تیا گئے سے جو پاپ لگتا ہے) وہ مجھے لگے۔ اگر میری رائے سے رام بن میں نکال دیا گیا ہو۔ ہے کوشلیا
 تو کر سے کام کرو اگر اس کو تنخواہ نہ دینے والے مالک کا جو حال ہوتا ہے، پاپ لگتا ہے، وہی مجھے لگے اگر میری
 رائے سے رام کو بن باس ملا ہو، پر جا پالک راجہ سے وردہ کر کرنے والے کو جو پاپ لگتا ہے، پر جا سے ٹکسے
 کر اس کی رکھنا نہ کرنے والے راجہ کو جو پاپ لگتا ہے، گیہ کر کر رشیوں کو دکھنا نہ دینے سے جو پاپ لگتا ہے، وہ
 پاپ مجھے لگے اگر میری رائے سے دھرماتما رام بن میں گئے ہوں۔ ہے ایسے ایسے میں پیٹھ دکھانے والے
 کھتریوں کو جو پاپ لگتا ہے، وہ مجھے لگے اگر میری مرضی سے رام بن میں بھیجا گیا ہو، ہے ماما! میری اسی سے
 مرتیو ہو، اگر رام بن کو میری صلاح سے بھیجا گیا ہو۔ ہے آریہ! گورو کی نندا سے جو پاپ لگتا ہے، مہتر و دھی
 کو جو پاپ لگتا ہے، دشو اس گھاتی کو جو پاپ لگتا ہے وہ مجھے لگے۔ اگر رام میری صلاح سے بن کو نکالا گیا ہے
 ہے ماما! جو گتی جھوٹے آدمی کی ہوتی ہے، جو گتی احسان فراموش کی ہوتی ہے، درجن، در چاری، در آتا اور
 چھل کرنے والے کو جو پاپ لگتا ہے وہ پاپ مجھے ہووے اگر دھرماتما رام میری صلاح سے بن میں نکالا گیا
 ہو، درشت سلطان والے براہمن کو، براہمن کے لئے تیار کئے گئے جھوٹے بھوجن کو، بچھڑے والی گوسا سارا
 دودھ دوسنے والے کو، اپنی استری کو تیاگ کر دوسری استری کو چاہنے والے کو، جل کے ہوتے ہوئے بھی
 پیا سے کو جل نہ دینے والے کو جو پاپ لگتا ہے، ہے ماما! وہ پاپ مجھے ہو۔ جو میری صلاح سے رام بن میں بھیجا

گیا ہو۔ اس پر کار سوگن میں کھا کر، یقین دلاتا ہوا راجہ بھرت مورچیت ہو کر کوشلیا کے چرنوں میں گر پڑا۔ تب روتی ہوئی کوشلیا نے اسے اٹھا کر گود میں بٹھالیا۔ اور پھر پیار سے متک چوم کر بولی۔ ہے بیٹا! اس پرکار کی نہیں کھا کر میرے گھائل ہر دیہ کو اور بھی پیڑا دیتے ہو۔ تم سچے ہو، دھرتا ہو، بلاشبہ تمہارا اس میں کوئی بھی دوست نہیں ہے۔ پر متو بے ہوش ہوا ہوا بھرت ساری رات انیک اُپچار کرنے پر بھی سچیتا نہ ہوا اور اس پرکار وہ دُکھ کی رات ہی بسر ہوئی ۛ

راجہ دشرتھ کا اتم سنسکار

راجہ کی مرتیو اور بھائیوں کے بن باس سے بھرت کو مہاشوک کے گہرے سمندر میں ڈوبے دیکھ کر ہمارے شی ویشٹھ جی بولے۔ ہے راگھو! اس سنسار میں کوئی پرانی بھی مرتیو سے نہیں بچ سکتا۔ یہ جیواننت کال سے جنم اور مرن کے چکر میں پڑا ہوا ہے۔ اس لئے اب تمہارا شوک اور دلاپ فصول ہے۔ ہے بڑے بیش دلے! اب راجہ کو شمشان بھومی میں لے چلنے کی تیاری کرو۔ تب گورو کی آگیا سے بھرت نے راجہ کا پریتا کرم یاد کیا، اور مردہ جسم کو تیل کے کنڈ سے نکال کر ارجی پر لٹا دیا۔ اُس سے بھرتا بولے۔ ہے تپا! مجھ انا کے کوس کے آسرے پر چھوڑے جلتے ہو، ہائے! دوشی سمجھ کر آپ مجھ سے نہیں بولتے۔ ہے ناٹھ! اس ایودھیا پوری کا راجہ اب کون سنبھالے گا۔ کیونکہ رام بن میں چلے گئے اور آپ سورگ میں جا رہے ہیں۔ ہے راجن! آپ کے بنا ایودھیا ایسے ہی شری ہین دکھائی دیتی ہے، جیسے تپ کے مرنے پر دھوا استری ۛ

بھرت کو اس پرکار دلاپ کرتے اور آنسوؤں کی دھارا بہاتے دیکھ کر مہاشی ویشٹھ بولے۔ خوات! اب شوک کو تیاگ دو، اور راجہ کے پریتا کرم من گتاؤ۔ تب بھرت نے ارجی کو رتنوں سے بھوشت کر کے راجہ کے اگنی ہوتر میں رشیوں اور پرہتوں اور آچاریوں کے ساتھ بیٹھ کر اگنی ہوتر کیا، پھر منتری منڈل نے ارجی کو اٹھایا۔ ایودھیا تو اسی ہزاروں کی تعداد میں ارجی کے ساتھ روتے چلے، اور آگے سونا چاندی اور رتن لٹکتے ہوئے نگر کے باہر پہنچے۔ سر لوٹ پر چندن۔ گوگل، دیو دار وغیرہ کاشٹھ کی چٹا بنا کر اس پر راجہ کو ٹھایا گیا۔ اس سے کوشلیا وغیرہ رانیاں اور داسیاں کروچ پکشی کی طرح بلک بلک کر رونے لگیں۔ روتے ہوئے بھرت نے پھر جتا کو آگ لگائی، اور اس طرح وہ دھرتا ستیہ کا اوتار، پر تگیا کا دھنی، مہاتما، دشرتھ سورگ لوک کو بلا گیا ۛ

بھرت کا رام کو لوٹانے کیلئے بن کو جانا۔

تیرھویں دن پتا کے پریت کرم سے فارغ ہو کر بھرت جب بیٹھا تو سارے درباری اُس کے پاس آئے اور ہاتھ جوڑ کر بولے۔ ہے راگھو! رام اور لکشمن بن کو چلے گئے، اب وہ چودہ برس سے پہلے نہیں آئیں گے۔ راہہ دشرتہ پر لوگ سدھا رہ گئے۔ اس لئے اب تم نیاے پوروک ہمارے راہہ ہو کیونکہ یو دھیا کا راجہ راہہ اپنے جیتے جی تہا رہے لئے دے گئے ہیں۔ تب نہ لو بھی بھرت نے سب درباریوں کو جواب دیا۔ کہ تپا کے استھان میں ہزارہ ہی سنگھاسن پر بیٹھا ہے۔ راگھو کل میں یہی دیتی سنان سے چلی آتی ہے۔ جواہل جو۔ یہ آپ سب بھلی بھانتی جانتے ہیں۔ منٹ مر یا دا پر اور کل دھرم پر چھو کر مار کر میں راج سوکیا نہیں کر سکتا۔ اس سنگھاسن پر دھرماتما رام ہی ورا ہیں گے۔ میں بن میں جا کر انہیں لوٹاؤں گا اور خود ان کے استھان میں چودہ ورش بن میں رہوں گا۔ اس لئے چتورنگی سینا کو تیار کرو۔ کیونکہ مہورت بھر بھی میرے لئے یہاں ٹھہرنا ناممکن ہے۔ بھرت کے یہ وجہ سن کر سارے دربار میں ایک نوین جیون آگیا، لوگوں کی ٹوٹی ہوئی آشا میں پھر سے بندھ گئیں۔ اور وہ خوش ہو کر بولے۔ دھنیہ ہو ہے راگھو! تم دھنیہ ہو۔ تب سترکیں بنانے والے۔ بھوئی کھودنے والے، برکش کاٹنے والے سب پرکار کے کلاکار و مزدور آگے آگے چلے۔ جھاڑ جھنکار برکش پتھر وغیرہ کو کاٹتے چھانٹتے سندر سترکیں بناتے ہوئے انہوں نے مذی نالوں پر پل باندھے، جل ہن پر دیشوں میں کپے کنوئیں اور بادلیاں بنائی اور سیناؤں کے پڑاؤ کرنے کیو گئے استھانوں کو سب پرکار کے کھانے پینے کی ساگر میں سے بھر پور کر کے انیک پرکار کی لتاؤں اور پتاہاؤں سے خوشو بھت کر دیا۔ اس کے بعد رتھ پر چڑھ کر رام کے درشنوں کے لئے بھرت چلنے کو تیار ہوا۔ سب منتری اور درباری گن اُس کے آگے آگے چلے۔ رتھ کے پیچھے پیچھے کوشلیا، سمترا اور کیکئی سونے، چاندی کے رتھوں پر چڑھ کر چلیں، اور ان کی رکشا کے لئے ہمتی گھوڑے رتھ اور پادہ سینا میں انیک پرکار کے باجے بجاتی ہوئی بار بار رام چندر کی جے پکارتی، آکاش کو شمیل کرتی اور پتاہاؤں اڑاتی چلیں۔ چلتے چلتے جب وہ گنگا نٹ پر راہہ گوہ کی گمری شرنگس بیر پور میں پہونچے تو وہاں انہوں نے سند درشیہ دیکھ کر پڑاؤ ڈال دیا۔ اتنی بڑی سینا کو دیکھ کر بھیلوں کے راہہ گوہ نے اپنے واقف کاروں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ دشرتہ نندن رام میرے برتر ہیں۔ رام میرے برتر اور سوامی ہیں۔ اس لئے تم اسی گئے جنگل میں جہاں تہاں چھپ کر بیٹھے رہو، اور پانچ سو لوہاؤں میں سو سو اتر شتر دھاری سینگوں کو سجاے رکھو، ہے ویر! اگر بھرت جو راجہ کا ادھیکاری ہوا ہے، رام کے سمبندھ میں نش کپٹ ہر دیہ والا ہوا تو وہ اپنی سینا سمیت سکھ سے پار کرے گا نہیں تو وہ آج میرے ہاتھوں میں سمیت مارا جائے گا۔ اس پرکار اپنے واقف کاروں (گیا تیوں) کو تیار کر کے بھرت کے پاس گیا اور نمرنا پوروک

بولے۔ ہے راگھو! اس دیش کو اپنا گھر سمجھو۔ بنا اطلاع کئے آپ اچانک پدھارے ہیں۔ اس لئے میں خاص سواگت نہ کرنے کے کارن معافی مانگتا ہوں۔ ہے راج پتر! آج کی رات یہیں وشرام کیجئے، اور اس داس کاڑ دکھا سوکھا بھو جن سو لیکار کیجئے۔ بھرت نے گوہ کے ایسے پریت دلے وچن سن کر اتر دیا۔ ہے فی شاد! میں تمہارے پریم پر خوش ہوا۔ پرنتو میں بھار دواج کے آشرم میں جانا چاہتا ہوں۔ جہاں لکشمین اور جانی سمیت رام گئے ہیں۔ ہے بعدر! گنگا کا یہ بن بڑا گھنا ہے اور اجنبی کے لئے مشکل ہے اس کا کچھ پر بندہ کیجئے۔ یہ سن کر فی شاد بولا۔ ہے دشرتھ پتر! جتنا نہ کریں۔ میں اور میرے بھیل سینک ارگ دکھاتے آپ کے ساتھ چلیں گے۔ پرنتو میں ہاتھ جوڑ کر پوچھتا ہوں کہ رام کے پاس آپ کہا اتنی بڑی سینا لے جا کر ملنا میرے من میں شک پیدا کرتا ہے کہ آپ کی رام کے بارے میں نیت اچھی نہیں ہے۔ فی شاد کے مکھ سے یہ بات سن کر بھرت کا سر جھک گیا اور اس نے اتر دیا۔ ہے بھیل راج! رام میرے بڑے بھائی ہیں اور پتا کے سناں ہیں۔ آپ میرے بارے میں کوئی شک نہ کریں، میں تو انہیں لوٹانے کیلئے جا رہا ہوں۔ یہ دیکھو سب منتری منڈل اور رام لکشمین کی اماں، کوشلیا اور سترامیرے ساتھ ہیں۔ تب خوش ہوا ہوائی شاد بولا۔ ہے بھرت! تم دمنیہ ہو۔ پر اپتا کیا ہو راج تیاگ دینا سچ نہیں ہے۔ تمہاری کیرتی سنہار میں اٹل رہے گی۔ اس پر کار وارتا لاپا کرتے ہوئے راتری ہو گئی اور بھرت نے ساری سینا سمیت دہاں وشرام کیا۔ پراتہ کمال رام کے دیوگ سے دکھی ہوا بھرت فی شاد سے بولا۔ ہے بھیل راج! میرا بڑا بھائی راتری کو کہاں سویا؟ اور جانی نے کہاں وشرام کیا؟ اور وہ پریم پر اگر فی لکشمین کہہ اپ لیتا؟ انہوں نے کیا کھایا اور کیسے راتری بسر کی؟ تب گوہ نے اس بڑے انگودی پرکش کے نیچے جا کر پنا بھرت سے ہے راج پتر! یہ دیکھو، یہ گھاس کا چھوٹا لکشمین نے خود بھجایا تھا۔ اس پرکش کے نیچے تیسوی رام اور جانی سوئے تھے۔ ہے بھرت! لکشمین ان کی رکشا کے لئے ہاتھ میں دھنشل لے کر کھڑا رہا۔ راتری ادھک ہونے پر میں نے لکشمین سے کہا کہ تم دن بھر کے تھکے ہو سو جاؤ۔ میں سینکوں سمیت رات بھر جاگ کر آپ کی حفاظت کروں گا۔ پرنتو دھرم کے سقند کو جاننے والے لکشمین نے جو اتر دیا مجھے آؤ بھرت بھوئے گا۔ ہے بہا راج! اس پر اگر فی نے کہا کہ دیو اور دانوی کو جیتنے والے تینوں لوگوں کے پوجیہ رام اور جانی جب گھاس کے چھوٹے پر سوئی ہیں تو ہے فی شاد! میں کسی پرکار نیند کا سکھ لے سکتا ہوں۔ بڑے تپا سے راج نے اپنے سناں گنوں والے اس پتر روپی رتن کو پر اپتا کیا ہے۔ ہے بھیل نریش! اس دیوگ میں راجہ ادھک کال تک زندہ نہ رہ سکیں گے۔ اس پر کار اس دیکھ لکشمین نے بنا جھپکی لئے کھڑے کھڑے رات گزادی تھی۔ پراتہ کمال ہونے پر میں نے ہے بھرت! نانا پرکار کے بھو جن رام کے سامنے رکھے پرنتو تیسوی دھرم میں قائم اس ہما تمانے کیوں حل پان گیا اور اس دن تینوں نے آپ داس رکھا

فی شاد کے کمرے سے یہ وچن سن کر بھرت کے نیتروں سے جل کی دھارا بہہ نکلی، اور اُس نے ماتاؤں کو وہ ہنسا دکھا کر کہا کہ یہاں وہ دھرم و معورین سویا ہے، یہ اُس کے جسم سے مردن کیا ہوا بچھونا ہے۔ ہے دیو بھوپل کے سمان کوئی بیج پر سونے والا وہ راج پتر کیسے یہاں سویا ہوگا؟ راج محلوں میں سکھ سے رہنے والی وہ سیتا کس پر کارا اس گھاس کی بیج پر سوئی ہوگی۔ بلاشبہ دیو بڑا پرہیز ہے، جو بیکہ ورتی راجہ کی بہو آج ننگی پر سوئی ہے۔ بہنو مجھ سے بڑھ کر ابھاکا کون ہوگا جس کے نام پر اٹل کلنک لگا۔ کیونکہ پتا کے سمان بھائی کے کشٹوں کا سمان میں ہی ہوں پتا کے سورگ واس ہونے اور رام لکشمین کے بن چلے جانے سے میری حالت اُس آدمی کے سمان ہو گئی ہے، جس کی نوکھا بھنور میں ہو، چتو ہاتھ سے چھوٹ گئے ہوں اور پتہ وار ٹوٹ گئے ہوں۔ اب میرا راج کے ٹھانڈے میں رہنا سنا سب نہیں ہے۔ آج میں پرہیز کرتا ہوں کہ آج سے بھوئی پر سوؤں گا اور رام کو ایو دھیا میں لوٹا کر خود اُس کے استکان پر بن باس بھوگوں گا۔ اس کے بعد وہ شتر و گن سے بولا۔ بھیل راج گوہ کو ٹھیکر بلا لاؤ۔ گوہ کے آنے پر بھرت نے کہا۔ ہے فی شاد آپ کے اتنی سنگھار سے میں بہت خوش ہوا اور گنگا ٹٹ پر راتری سکھ سے بسر کی۔ اب ہم پار جانا چاہتے ہیں۔ تب بھرت کی آگیا سے سینکڑوں نوکھیں کنارے پر نکادی گئیں جس میں سینک لوگ ساگر کی سمیت پار ہوئے۔ پھر سندریا بچوں والی انیک پر کار کی دھو جاؤں سے سچی ہوئی نوکھا پرہیز ماتاؤں سمیت بھرت بیٹھ کر پار ہوا۔ وہاں سے ساری سینا سمیت چلتے ہوئے بھرت بھار دواج رشی کے آشرم پر پہونچا۔ جسے دیکھتے ہی وہ مہاسنی جلدی اٹھ کر پادھیہ اور وہیہ دیتے تھے۔ جب دونوں جانب سے کھل کھیم پوچھی گئی تو بھار دواج بولے ہے بھرت! ایو دھیا ہمارا جیہ کرتے تم یہاں کس سمان سے آئے ہو؟ اتنی بڑی سینا کے کر تیرا ناظا ہر کرنا ہے کہ رام کے بارے میں تم مشکوک ہو۔ بھار دواج مہاسنی کے منہ سے یہ وچن سن کر بھرت نے ہاتھ جوڑ کر اتر دیا۔ ہے مہاسنی! آپ تو سب کچھ جانتے ہیں پھر مجھ پر ایسی شتریا کیوں کرتے ہیں۔ میں تو اُس ہاتھ کا داس ہوں۔ کیسی کے اس کرم کو میں پسند نہیں کرتا۔ میں رام سے کھنا مانگوں گا، اور واپس ایو دھیا لے جا کر انہیں شکھاسن پر بٹھاؤں گا۔ تب خوش ہو کر بھار دواج بولے۔ ہے بھدر! ارگھوکل کی تم نے لاج رکھ لی۔ پرہیزا نہیں چر بنجیو کرے اور تمہارا ایش تین لوگ میں پھیلے۔ ہے بھرت! تیرا بڑا بھائی لکشمین اور سینا سمیت چتر گوٹا پر نوکھیں کرتا ہے آج کی راتری ادھری و شترام کروکل پرانا ادھر جانا۔

مہاسنی کے اتنی سنگھار سے پوجت ہو بھرت راتری بھر وہیں و شترام کرتا بھیا۔ دوسرے دن بہت سوکھ اٹھ کر ضروریات سے فارغ ہو کر بھار دواج سے بولا۔ ہے ہمارے! اب میں آپ سے چلنے کے لئے آگیا مانگتا ہوں، تب بھار دواج بولے ہے بھرت! پرہیزا تیری مہاسنی کرے، اپنی ماتا میں تم درشتی دوش نہ رکھنا کیونکہ پرہیزا کی اچھا کے خلاف کچھ نہیں ہوتا۔ رام کے بن باس سے سنا کر سا کلیان ہونے والا ہے۔ دیتیہ

دانہ اور راکشسوں کے اتیاچار سے پرہیزی پڑتا ہے، ان سب کے ناش کے لئے کیکئی کے ذریعہ بھگوان کی جانب سے رام بن کو بھیجے گئے ہیں۔ تب بھرت نے رشی کو پر نام کیا اور ادا کو شلیا، ستر اور کیکئی نے ان کی پر دگشتا کی۔ اس کے بعد بڑی سینا جس میں ورشار تو کے بادلوں کے سامان ہاتھی اور ہتھکڑیاں بڑے سر سے چلھاڑ رہی تھیں۔ انیک پرکار کی دھو جاؤں کو پھراتی سندھ کی طرح گر جتی اور ہر راتی آگے بڑھی۔ اس سینا کے چلنے سے بن کے ہاتھیوں کے جھنڈ بھاگنے لگے۔ شکر، چیت، ہرن، سور وغیرہ جیو چاروں طرف خوف زدہ ہوئے ہوئے دوڑے۔ گھوڑوں کے گھروؤں سے اڑی ہوئی دھول آکاش میں اس پرکار چھا گئی۔۔۔ مانو ایک ایک آندھی چڑھ آئی ہو۔ کئی کوس چلنے پر بھرت سینا سمیت منداکئی ندی کے تپ پر پہنچا۔ وہاں قدرتا کے جلوے دیکھ کر مہارشی دسمتھ سے بولے۔ ہے گورو! مہاشنی بھار دواج نے جو استھان بتایا تھا وہ آگیا ہے۔ وہ دیکھئے سونیل میگھ کے سامان بن دکھائی دیتا ہے، اور وہ چتر کوٹا پر بتا ہے۔ جس پر پرکاش اس پرکار بھول ورشار کر رہے ہیں، مانو پاؤں پر تو کے میگھ جل کی بوندیں سارے ہوں۔ رشیوں، نیوں اور تپسویوں کا یہ دیش مجھے بہت سندر لگتا ہے۔ اس لئے سینا کو یہیں ٹھہرا کر گیت چروں کو بھیجو جو رام کے نواس استھان کا تپاں۔ مہارشی دسمتھ کی آگیا سے بہت ہی چتر گیت چرن بن میں چاروں طرف پھیل گئے اور جہاں تہاں رام کی کھوج کرنے لگے۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے انہوں نے بہت دور آکاش میں آگ کی ہاتھی مسلسل لپٹوں کو دیکھا۔ تب انہوں نے بھرت کو سوچا دی کہ ہے راجن! وہ دیکھو! برہمت کی چوٹی پر دھواں اٹھ رہا ہے جان پڑتا ہے کہ کوئی آدمی انہی ہو کر رہا ہے۔ بلاشبہ مہاتما رام وہیں ہوں گے یا کوئی دوسرا تپسوی ہون کر رہا ہوگا جس سے رام لکشمین کا پتہ مل سکتا ہے۔

شہری رام چندر جی کا جانگی کو بن کی شو بھا دکھانا

ادھر شہری رام چندر جی بہت دن پر بہت پر نواس کرتے ہوئے جانگی کی خوشی سے لے چتر کوٹا کی شو بھا دکھانے لگے۔ اس سے پر بہت کے شکھر پر گھڑی یہ یوگل جوڑی اندر اور اندرانی کے سامان سندر معلوم ہوتی تھی۔ پر بہت بالا اونیل بن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے شہری رام چندر جی بولے۔ ہے پر یہ! اس سندر بن کو دیکھو! جس کی شو بھا دیکھ کر میں راجیہ تیاگ اور بن باس کے دکھوں کو بھول گیا ہوں۔ آ! انیک پرکار کے انیک رنگوں والے انیک بولیوں سے بکھتی گن اس بن کو سجاد ہے ہیں۔ یہ پر بہت بالا جس کے استھان استھان پر اٹھے ہوئے میگھوں کو چھوئے والے شکھر کس پرکار چاندی سونے اور دوسرے عناصر کی طرح چمک رہے ہیں۔ ہے بھامنی! نا پرکار کے چمکیلے رنگوں والے رتنوں کی پر بھا سے اس کی چوٹیاں

کس پر کار دُور سے نیلی، پُلی، دھولی اور کاسنی وغیرہ رنگوں کی دکھائی دیتی ہیں۔ اس گھنے بن میں انیک
 پر کار کے ہرن، بھالو، چیتے، سنگھ وغیرہ جنتو بھرے پڑے ہیں۔ پرنتو رشتیوں، منیوں اور تپولیوں اور
 یوگیوں کے شانتائے جیون سے متاثر ہوئے ہوئے یہ کسی انسان پر حملہ نہیں کرتے۔ اس بن میں جاسن آتم
 انار، شیریں پھل وغیرہ رکش اپنے پھلوں سے احمقوں کا ستکار کرتے ہیں۔ اور ان کا پیٹا بھرتے ہیں۔ ہے
 جنگ ساندنی، تیرے اور لکشمین کے ساتھ اگر تمام عمر بھی رہنا پڑے تو بھی میں اُداس نہ ہوں گا۔ اس بن باس
 سے مجھے دو پھل ملے ایک تو میں نے پتا کو کیکلی کے قرض سے نکلتا کیا اور دوسرے بھرتا کو راجہ دے کر
 خوش کیا۔ ہے پر یہ! بن میں رہ کر ہی یوگی اور مٹی ایکا نیت میں آتم جنتن کرتے ہیں۔ کام، کرودھ، لوبھ،
 موہ اور ابھکار سے رہتا یہ بن ہی موکش دوار پر پہنچنے کے لئے مارگ ہے، اور وہ دیکھ ہے پر یہ! با
 نزل جل والی سدا کنی ندی، جس کے تٹوں پر آگے ہوئے پھول والیوں میں دلاپ کر رہے ہیں۔ جس کے شجہ
 جل میں منڈل پاندھے رشتی جن اشنان کرتے ہیں جس کے تٹ درتی پھول والیوں میں ہلور لیتے ہوئے بار بار
 جل میں ڈکیاں لیتے ہیں اور جس کے برتیوں پر بیٹھے ہوئے چکے سکھ مے سنگیت میں مسبت ہیں۔ اسی
 سدا درسن کو ہرنے والی ندی کو اس نیل بن کو، چتر کوٹ کو اور تچہ کو دیکھ کر ہے متغلی! میں ایو دھیا کو
 بھول گیا ہوں۔ اس ندی میں تو میرے ساتھ اشنان کیا کر۔ جس میں پرتی دن یوگی رشتی، مٹی پتوی بجن
 کرتے ہیں بے پر یہ! اس بن میں گھومنے والے ہاتھی ہی ایو دھیا و اسی لوگ ہیں۔ چتر کوٹ ہی ایو دھیا
 ہے۔ اور یہ شجہ جل والی سدا کنی ہی، انوسر یو ندی ہے۔ ایسا سمجھ کر تو میرے ساتھ بن باس کے دن سکھ
 سے بسر کر۔ اس پر کار حبش شری رام سینا کو بن کا در شبہ دکھا رہے تھے تو ان ہاتھیوں کا آکاش کو
 بھاڑنے والا شہد سنانی دینا شروع ہوا، جو خوف سے ڈر کر بن میں چاروں طرف دوڑ رہے تھے۔ جتو رنگی
 سینا کا مہان کو لابل دشور، شری رام جی نے سنا، اور ہاتھیوں کے جھنڈ کو بھاگتے ہوئے دیکھا۔ یہ دیکھ کر
 شری رام چندر جی نے تیجیوی لکھن کو کہا۔ ہے سو مترادھ دیکھ میکھ کے سان کبیر شہ سنانی دے رہا ہے۔
 ایسا جان پڑتا ہے کہ کوئی راجہ یا راجکار بن میں شکار کے قصد سے آیا ہے۔ اس کا پتہ لینا چاہیے۔
 شری رام چندر جی کی آگیا پا کر شمتہ اتندن لکشمین فوراً ایک اونچے سال کے درخت پر چڑھ گیا، دُور
 تک نظر ڈالنے سے اُس نے ایک بڑی بھاری فوج ہاتھی، گھوڑوں، رتھوں، اور پیادوں سے یکتہ دیکھی۔
 جس پر سندرور دیاں والے دھنش، بھالے، تلواریں اور انیک پر کار کے شتروں سے سجے ہوئے سینکا
 بیٹھے تھے۔ اور سور یہ کی آکاش میں دایو میں پھیرا رہی تھیں۔ یہ دیکھ کر لکشمین فوراً پرکش سے نیچے اُترا، اور
 چلتے ہوئے نیروں والا کرودھ سے بولا۔ ہے راکھو! آپ آگ کو جل میں ٹھنڈا کریں اور سینا کو پر بتا کی
 کندرا میں چھپا دیں، دھنش کو تان کر اپنی رکشا کے لئے تیار ہو جاویں۔ تب شری رام چندر جی نے پوچھا۔

ہے ویر! اچھی طرح دیکھ کر تباہ یہ کس کی سینا ہے؟ لکشمین جو اس سے کروڑھ سے کانپ رہا تھا تیروں سے آگ برساتا ہوا بولا۔ ہے ہما تم! کھنکھائی کا پتر بھرت دھوکے سے چودہ برس کا راجیہ پر اپت کر کے اب ہم پر چڑھ آیا ہے۔ بن میں ہمیں لکیلے جان کر سدا کے لئے راجیہ کی اہلیا شاس سے وہ ہیں اس پر حقوی سے اٹھا دینا چاہتا ہے۔ وہ دیکھو ہے ویر! کو ویداردھو والا رتھ پٹر کے نیچے کھڑا ہے۔ آج میں بھرت کو بھول گا، جس نے یہ سازش۔ تمہارے خلاف کی ہے۔ آج میں اپنے دبائے ہوئے کروڑھ کو دشمنوں پر ظاہر کروں گا، اور اپنے اگنی سامان بانوں سے دشمن کی سینا کو ختم کروں گا، میرے بانوں سے مارے ہوئے پابھتی، گھوڑوں، اور انسانوں کے مانس کو آج بن کے شوہر نوچ نوچ کر کھائیں گے۔ ہے ماند! آج بھرت اپنے کرموں کا پھل بھوگے گا۔ اس لئے آؤ دھنش اور کوچوں سے سچ کر پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہوویں۔

کروڑھ سے کانپتے ہوئے لکشمین کے منہ سے ایسے دھن دھن کر شرمی رام چند راجی نے کہا ہے سو ستر! دھنش تان کر کھڑے رہنے کا یہاں کیا مطلب ہے؟ جب کہ پرانوں سے پیارا بھرت خود آ رہا ہے۔ کیا بھائی کے آنے پر بھائی اس کا کلیجہ چھلنی کر ڈالتا ہے۔ بلاشبہ وہ مجھے بن سے لوٹانے کے لئے آیا ہے۔ ہے لکشمین! بھرت نے آج تاک تمہارا کوئی بھی بڑا نہیں کیا؟ پھر کیسے تم اس کا بڑا سوچتے ہو، اور میں تو بھائیوں کے لئے ہی راج ٹکھ چاہتا ہوں۔ بھرت، شتر و گمن اور تیرے بنا تو میں بکینٹہ ہمارا راجیہ بھی سو کیا نہ کروں گا۔ کیا پھر اودھیا کا۔ میں اپنے قوت بازو سے تین لوگوں کو ختم کر سکتا ہوں۔ پر نوا دھرم سے ہاتھ بھر بھونی بھی سو کیا نہ کروں گا۔ میرے اور بھرت میں کوئی بعید نہیں ہے۔ اس لئے جو گھوڑ اور اویکیہ دھن دھن نے بھرت کے پر پی کہے ہیں، وہ حقیقت میں مجھے ہی کہے ہیں۔ بھرت تجھے یہاں آ کر اٹالے گا، یہ شنکا تیر کی بے بنیاد ہے۔ کتنی بھی مشکل کیوں نہ ہو، پتر پاکی ہتیا نہیں کرتا۔ اور بھائی بھائی کے پران نہیں لیتا، رام کے ایسا کہنے پر لکشمین اپنے من میں بہت شرمندہ ہوا اور دھن دھن سے بولا۔ ہے ہما ہما! اس بڑی سینا میں، میں پتا کا سفید چھتر نہیں دیکھتا۔ اس لئے مجھے بھرت پر شنکا ہو رہی ہے۔ آپا مجھے کھنا کریں۔ ہمتا بدھی سے میں نے لیے گھوڑ و دھن کہے ہیں۔

اودھ بھرت نے اپنی سینا کو پر بیت کے چاروں طرف بٹھرا کر شتر و گمن کے ساتھ اس نے رام کے نو اس استھان کی جانب پر استھان کیا۔ کچھ دُور چل کر انہوں نے بڑی مندر پتوں کی گٹیا دیکھی جس کی دیواروں میں کواڑ لگے ہوئے تھے۔ اُسی پر ن کیٹر کے پاس برکتوں کے سکندھوں پر رام لکشمین اور جانکی کے چیر لگے دکھائی دیئے۔ تب پر تن ہو کر بولے۔ ہے شتر و گمن! اُونچے اُونچے برکتوں پر یہ چیر ضرور لکشمین کے ہاتھ ہیں۔ راتری کے اندھکار میں یا مارگ بھول جاسے پر یہ چیر بھگے ہوئے منشیہ کو گٹیا کا راستہ بتاتے ہیں۔ وہ دیکھو پتو یوں کے ہون کنڈوں سے اٹھتا ہوا دھواں آکاش کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔

یہاں میں پتری بھگت رام کے درشن کروں گا۔ حقوڑا اور چلنے پر اس نے سندر پدی کے پاس پتر بھگت رام کو بیٹھے دیکھا۔ کرشن ہرن کامرگان پہنے ہلکل چیر دھارن کئے، سنگھ کے سان اُونچے کندھوں والے رام کو دیکھ کر بھرت دوڑ کر اُدھر گیا، بھائی کے پیار سے اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور کندھ ڈک گیا۔ بہت کچھ کہنا چاہتے ہوئے بھی گھول "آریہ" اتنا نکل سکا۔ اس کے آگے بند مانو ہونٹوں میں چپک گئے اور وہ کچھ نہ بول سکا۔ شوک ستا پ اور آنند کی پرل ترنگوں نے اُسے بُت کے سان جا مہ بنا دیا، اور وہ ہلکا ہلکا کر رہا ہوا بھائی کے چہلوں میں گر پڑا۔ یہی دشا شتر دگمن کی ہوئی :-

بھرت اور رام کی گفتگو!

روتے ہوئے بھائیوں کو رام نے پرہقوی پر سے اٹھایا اور متک چوم گود میں لے کر پوچھا ہے تات! سچی پر تگیا والا پتا کٹل ہے؟ اکٹش وا کوکل گورو کی پو جا کرتے ہو؟ تات! لیکئی اور کوشلیا اور ستر اسب پر کار سے خوش ہیں؟ ہے بھائی! سینا، کوش (دخزانہ)، اور راجیہ کا انتظام تو ٹھیک ہو؟ ہے تات! راجیہ کے بنا پر جا میں بد انتظامی پھیل جاتی ہے۔ پرنتو میں نہیں پتو یوں کی طرح جتا بندھے اور مرگان دھارن کئے دیکھتا ہوں۔ ہے تات! تمہارے یہاں آنے کا کارن جانا چاہتا ہوں۔

شری رام چند راجی کے ایسا پوچھنے پر بھرت روتا ہوا بولا — ہے تات! ستیہ کا اوتار دھرم دھورین پڑے پر اکرم والا ہمارا پتا سورگ لوک کو چلا گیا ہے۔ ہے بھرتا! سیری دُشتا لانے یہ ایسا ہمارا پتا کیا ہے کہ دکھ اور تباہی کے مارے میں سناہ میں صفہ دکھانے کے یوگیہ نہیں ہوں۔ بلا شبہ لیکئی و دھوا ہوئی اور اب انک میں گرے گی۔ ہے ناٹھ! میں اب آپ کی شرن میں ہوں، ایدو دھیا کارا راجیہ لیکر آپ مجھ دوتے ہوئے کی رکشا کریں۔ یہ سارا سنتری منڈل، تمام درباری گن اور دھواماتا میں آپ کے یہاں پراختنا کرنے آئی ہیں۔ آپ کرپا کریں، اور اصول کے مطابق سنگھاسن پر بیٹھ کر ہماری منو کا منا پوری کریں۔ ہے مہاتمن! میں آپ کا چھوٹا بھائی ہوں، اس ہوں، آپ مجھ پر دیا کریں۔ اور پڑے بھائی کو راج نہ دیکھ بھرت راجیہ کرتا ہے۔ اس کاٹک سے مجھے بچائیں۔ اتنا کہتا ہوا بھرت پھر بھائی کے چہلوں میں گر پڑا، تباہی تروں سے آنسوؤں کی دھارا بہاتے ہوئے، بھرت کو اٹھا کر شری رام نے کہا — ہے بھائی! میرے جیسے اچ کل میں جنم لئے ہوئے، ہڈھ سنگاپ والے برمجریہ برت کر پورن کئے، کشتریہ، ستیہ پراگن منشیہ کے لئے راجیہ کے ارتھ دھرم سے گرنا ناممکن ہے۔ ہے شتر دوسن! تجھ میں تو میں کچھ دوش بھی نہیں دیکھتا۔ پھر تم دُکھی اور شرمندہ کیوں ہوتے ہو؟ ہے دید! اتنا لیکئی کی

نذاکرنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ تپانے اپنی اچھا سے مجھے بن میں بھیجا ہے۔ اور اپنی اچھا سے ہی انہوں نے دونوں ورکیٹی کے لئے دیئے ہیں۔ ہے اکھش واکو نندن! جتنا آدر میں پتا کے لئے کرتا ہوں، اتنا ہی مان میرے من میں کیٹی کے لئے ہے۔ اس لئے اُس کی نذاکر کے ڈمیرے من کو سناپنا دے ہے بھرتا جب تپا اور ماتا نے مجھے بن جانے کی آگیا دی ہے تو کس پر کار میں اُس کی آگیا کو بنگا کروں۔ اُن کے لئے میں پران بھی تیاگ سکتا ہوں۔ کیا پھر ایودھیا کے راجیہ ہے بھرتا! پتا تیرے لئے اپنے ہاتھ سے راجیہ دے گئے ہیں، اور اُسے گرہن کرنا تیرا فرض ہے۔ ہے تاتا! میرے جیون کے سہارے تپا سورگ چلے گئے ہیں۔ اب ایودھیا سے میرا کیا کام؟ ہاشوک! میرا جیون بیک ہے۔ جو میں نے سدا کے لئے جاتے پتا کے درشن نہ کئے۔ نہ ہی ان کی سیوا کی اور نہ ہی ان کا داہ سنسکار کیا، تو اور شتر دھن دونوں پنیہ وان ہوں جو تم نے راجہ کا سکار کیا ہے۔ اس پرکار کہتے کہتے رام کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ اور وہ شوک سے تپا ہوا ستیا کے پاس جا کر بولا۔ پر یہ! تیرے سسر سورگ لوک کو چلے گئے ہیں۔ ہے لکھشن تو پتری ہن ہو گیا ہے۔ بھرتا نے آکر یہ سوچنا دی ہے سسر کی موت کی خبر سن کر ستیا رونے لگی اور تب ستیا کو دھیرج دے کر رام نے شوک سے پترت لکھشن کو کہا۔ ہے ویر! انگووی کا گودا اور میرا بلکل چیر لے آ۔ میں سورگ گت پتا کو جل بجلی دوں گا۔ آگے ستیا، پیچھے لکھشن اور پھر شری رام چندر جی تینوں بڑے شوک میں ڈوبے ہوئے منداکنی ندی کے تیر پر پہونچے اُس نرل ندی کے کدوم رہت تیر پر کھڑے ہو کر بجلی میں جل بھر کر شری رام چندر جی کہا ہے تاتا! میں آپ کے لئے جلا دیتا ہوں، ہے پتا! پتری لوک میں میرا دیا ہوا یہ جل آپ کے لئے بے شمار سکھ دے گا۔ پھر بھائیوں سمیت انگووی کے گودے کا پنڈ بنا کر انہیں کشا پر لکھ کر لوئے۔ ہے تاتا! ہمارے بیٹے ہوئے اس بھوجن کو خوش ہو کر کھاؤ۔ اس کے بعد رام لکھشن اور بھرتا نیز شتر دھن سب استریوں اور منتریوں نے ندی میں ہشنان کیا۔ پنڈوک کر یہ سے فاسغ ہو کر رام چندر جی بھائیوں سمیت اُسی چتر کوٹا کے بکھر پر چڑھ گئے اور گلیا کے دروازے کھڑے ہو کر بھرتا اور لکھشن کو اپنی بھانوں میں تمام کر دئے گئے۔ روتے روتے جب ان کے من کچھ ہلکے ہوئے تو بہامنی دستمہ رانیوں کو آگے کر کے شری رام چندر جی کے درشنوں کیلئے چلے۔ آشرم میں پہونچ کر سورگ سے گرے دیوتا کے سامان جٹا منڈل باہر سے شری رام چندر جی کو دیکھ وہ سب رونے لگیں۔ ماتاؤں کو دیکھ کر شری رام چندر جی نے آسن سے اٹھ کر ان کے پاؤں چھوئے۔ روتی ہوئی ماتاؤں نے کوئل ہاتھوں سے ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور شریر پر لگی ہوئی دھول کو پونچھا۔ اس کے بعد لکھشن نے ماتاؤں کی چرن بندنا کی۔ پھر خاک نذنی روتی ہوئی ان کے چرنوں میں گر گئی۔ اُسے دیکھ کر کوشیا دکھ سے بیکل ہوا مٹی، اور ستیا کو گلے لگا کر بولی۔ ہائے! میری پہونچ کا سسر جگتا جیتنے والا راجہ ہو، اور جو رام

جیسے پر یہ درشن کی پتی ہو، آج وہ اس پرکار نبوں میں بھگتی پھرتی ہے۔ بے جانگی! سونے کے سان چکنے والے چاند کے سان شفاف اور گل کے سان کو ل تیرے مکھ کو آج دھول نے پھر دکھا ہے اور تیرے کو اوس دیکھ سیر دل پھٹا جاتا ہے۔ اس کے بعد ہما تہا بھرت اور ہما منی ویشٹھ اور دوسری استریاں و منتریوں سمیت ایو دھیا کے خاص خاص پرشوں سمیت رام چندر کے پیچھے پیچھا گیا اور راتری راجہ کے شوک میں بسر ہوئی۔ سور یہ ٹھکنے پر بھرت منتریوں سمیت بھرت منداکنی ندی پر ہون اور سوا دھیا کے کر کے پھر رام چندر جی کے پاس آیا اور ہاتھ جوڑ کر کہا ہے رگھو کل سور یہ! پر تل گیا میں بندھے ہوئے راجہ نے راجہ مجھے دے دیا۔ وہی راجہ میں آپ کو دیتا ہوں۔ آپ ایو دھیا لوٹ کر اکھنڈ راجہ پاکر پر پھوئی پر نشان کریں۔ بے بھائی! میری کمزور بھجائیں اس پر بل پر بت رو پی راجہ کو نہیں سنبھال سکتیں۔ ہے راجن! یہ سب منتری، نگہ کے خاص خاص لوگ ماما میں اور شتر دھن سمیت آپ کے پاس نہیں پر اتنا کرنے آیا ہوں۔ سو آپ اسے سو بیکار کریں۔ اتنا کہتے کہتے بھرت کے تیروں سے جل کی دھارا بہنے لگی۔ تب شری رام چندر جی نے اُسے دھیرج دیا اور کہا ہے بھرت! اتنی پتا کے مرنے اور میرے بن باس سے بہت دکھ ہوا ہے۔ پرنتو اس میں نہ تہارا، نہ کیکی کا اور راجہ کا ہی کچھ دوش ہے، یہ سب کچھ پریشور کے آدھین ہے۔ انسان کی اچھا اس میں نہیں جاتی۔ انسان اپنے لئے ہوئے کرموں پہل ضرور سمجھتے ہیں۔ جو خنتا ہے، وہ ضرور مرنے ہے، سنیوگ کا انت و لوگ ہے۔ جیسے پکے ہوئے چل ایک نہ ایک دن ضرور گرتے ہیں، اسی پرکار انسان بڑھاپے اور موت سے لپٹا ہوا ہے۔ جو دن چلا گیا وہ پھر بھی لوٹ کر نہیں آتا ہے بھرت! دن اور رات انسان کو اس پرکار دکھا رہے ہیں کہ جیسے گرمی سردی کے جل کو پتا کے شوک سے کیا ہے بھرت! تو بھی اور میں بھی گھڑی پل دن رات اور اس اور ہر سوں پر پاؤں رکھتے ہوئے مرتیوروپ مہا تیرتھ کی یا تر کر رہے ہیں۔ یہ کال پرانی کے ساتھ ہی بھیتا ساتھ ہی چلتا، ساتھ ہی سوتا اور ساتھ ہی کھڑا ہوتا ہے۔ جیسے مذک کے پر بھاؤ میں آکر پانی کے بہاؤ میں دو لکڑیاں کچھ دقت کے لئے ایک ساتھ ہکر مل جاتی ہیں، ویسے ہی استری، پتر، بھائی، اما، دھن، سپتی کچھ کال کے لئے مل کر پھر الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ ہے بھرت! سینکڑوں اور ہزاروں ہمارے پورو پریش ایک دوسرے کے پیچھے چلے گئے ہیں اور ہم اُن کے پیچھے چل رہے ہیں۔ پھر شوک کیا ہے؟ یہ کیکی سوتا! ہمارے پتا ہزاروں دان، تپ، بگیہ اور پنیہ کرم کر کے بھگتہ ہو گئے ہیں۔ وہ شوک کرنے کے یوگیہ نہیں۔ اس لئے تو ایو دھیا جا کر راجہ کر، کیونکہ پتانے تیرے لئے یہ آگیا دیکھ، اور میں بھی پتا کی آگیا کا پالن کرتا ہوا میں تو اس کروں گا۔ ہے بھرت! پتا کی آگیا بھنگ کرنے سے نرک میں باسا ہوتا ہے۔ اس لئے تو راجہ کا تیاگ نہ کر اور جیند ریہ ہو کر ایو دھیا پر نشان کر۔

رام کے مکھ سے ایسے بھتی تیاگ وچن من کر بھرت پھر ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے دھرمائن! آپ کے سان سنار میں دوسرا کون ہے؟ آپ نہ مکھ سے شکھی ہوتے ہیں اور نہ دکھ سے دکھی۔ ہے رگھو! جس وقت سیاری

گھٹنا ہوئی اُس وقت میں نانا کے گھر میں تھا۔ میری مورتھ ماما نے یہ بُرا کر م کیا جس کو میں پسند نہیں کرتا۔
 ہے رگھوکل سور یہ! بہا تاد شتر تھ کا پتر اور دھرم کو جاننے والا ہو کر میں کس طرح آپ کے حق کو چھین سکتا
 ہوں۔ سو ہے بھرتا! کیکی کو نہ گ میں کرنے سے، مجھے کلنک گلنے سے، پر جا کو اراجکتا سے اور اگوشلیا
 کو اور ستر او دوسرے سمندھیوں کو دیوگ کی آگ میں جلنے سے بچاؤ ہے ناتھ! چھتر دھرم کہاں اور
 کہاں یہ جٹا منڈل۔ ہے راجن! پر جا کا پاکن کرنا ہی کھتر یہ کا دھرم ہے۔ سو آپ اسی سے پر دھرت اور
 منتریوں سے راجیہ تلک لیں۔ ہے رگھو ناتھ! اوڈیا میں آئیو اور دوسری باتوں میں۔ میں آپ سے
 چھوٹا ہوں۔ سو کسی پر کار آپ کے یوگیہ سنگھاسن پر بیٹھ سکتا ہوں۔ اس پر کار آج راج تلک لے کر میری ماما
 کو لوک نندا سے اور پتا کو نہ گ سے بچائیے، اور اگر آپ میری اس پر ارتھنا کو سوکیا نہیں کرتے تو
 مجھے بھی اپنے ساتھ بن میں رہنے کی آگیا دیجئے۔ تب شری رام چند رچی نے جواب دیا، ہے کیکی سست!
 دیوتا اور راکھشوں کے بہا بدھ میں خوش ہو کر پتا نے کھلی کے لئے دو در دیئے۔ انہوں کو تیری مالک نے
 تیرے لئے مانگ لیا، اور راجہ نے اُسے دے دیا۔ سو پتا کی آگیا سے میں چودہ برس بن میں رہوں گا اور
 تو راجیہ بھوگے گا۔ ہے بھرت! جس پر کار میں اپنی پرنگیا پر اٹل کھڑا ہوں۔ ایسے ہی تجھے بھی راجہ کی آگیا کا
 پالن کرنا چاہیئے۔ سو تو شان کی باگ دور ماتھ میں لے کر غلیر اپنے پتا کو رن (قرض) سے نکلت کر دواتا
 کو خوش کرو۔ ہے وید! ایودھیا جا کر پر جا کو دھیرج دے، میں بھی اب دندک بن میں داخل ہوں گا۔
 اب ٹوانا نوں سے بے ہوئے نگروں کا راجہ ہے اور میں انیک پر کار کے جنتوؤں سے بھرتے ہوئے
 بن کا راجہ ہوں۔ بنش پر میرا سے چلا ہوا سفید چھتر تیرے سر پر جھوٹے گا اور برکھش اپنی چھتریوں سے مجھ
 پر چھایا کریں گے۔ بدھی ان شتر و گمن راجیہ کاریہ میں تجھے بہا نندا دے گا اور کھشمن میرا ساتھی ہو گا۔ ہے بھرت!
 ہم چاروں بھائی اس پر کار ستہ ارگ پر چلتے ہوئے پتا کو رن سے چھڑا دیں گے۔ اتنا کہہ کر دھریہ دھو لین
 منو می شری رام چند رچی چُپ ہو گئے اور اس موقع پر راجہ کے منتری جادالی نے جو بولنے میں بڑا ہوشیار
 تھا، کہا کہ ہے رام! اس سنار میں کوئی کسی کا سمندھی نہیں ہے۔ بھائی، بندھو، اتا، پتا، پتر اور استری
 سب اپنے کرموں سے اس سنار میں آتے ہیں اور اپنا اپنا سوار تھ نکال کر چلے جاتے ہیں۔ یہ دُنیا تو
 یا تریوں کے آرام کے لئے ایک سرانے اتھ ہے۔ یہاں جس پر کار سکھ لے دیا کرنا چاہیئے۔ اور ان جھوٹے
 سمندھوں میں بھٹیں کر اپنے آپ کو نشٹ کرنا بدھی مان پرش کا نام نہیں ہے۔ ہے رام: پتر بن کے
 اس جھوٹے وچار کو چھوڑ کر راجیہ کو سوکیا کر۔ دشر تھ چلا گیا اور سب لوگ اپنے اپنے سے پر چلتے جائینگے۔
 تم کیوں بے ار تھ اتنا دکھ بہن کرتے ہو۔ ہے راجن! نہ کوئی پر لوک ہے، نہ سورگ ہے، نہ وید ہے، نہ
 شاستر ہے، نہ کوئی کرموں کا پھل دینے والا ہے۔ جو کچھ تیرے سامنے یہی ہے۔ پر لوک کے جھوٹے وچار

سے اس لوک کو دکھائے بنا اور اگلے جنم کے جھوٹے وچارے سے اس جنم کو کسانوں سے بھر لینا راج پتروں کے لئے مناسب نہیں ہے۔

جادوالی کے ان وچنوں کو نن کر دھرم پر وشواس رکھنے والے وید اور شاستروں کے بھگت، اور پریشور کے انویاتی شری رام بولے۔ ہے جادوالی! تم نے میرے ہمت کے لئے جو وچن کہے ہیں، وہ حقیقت میں استاروپا ہیں۔ پنیہ سے گمے ہوئے مریدا داہین ناستک انسان کا سنار میں کوئی آدر نہیں کرتا۔ ہے منتری! سداچار کے سامنے دھن سیتی سمجھ ہے۔ بااخلاق انسان ہی انسان کہلانے کے قابل ہے۔ چرتہ سے ہی آدمی سکاگل، سجاو اور گن پرکھا جاتا ہے۔ اگر میں آریہ، وید شاستر کا ماننے والا ہو کر وید الوکول آچار کو چھوڑ دوں، تو آج ہی لوگ پانی، چرتہ بن، دوارا چاری اور پیت ہو جائیں گے۔ کیونکہ راجہ کے پیچھے ہی سب لوگ چلتے ہیں۔ جیسا راجہ ہوتا ہے، ویسی ہی پرہیا ہوتی ہے۔ رشی اور دیوتا ستیہ کا ہی آدر کرتے ہیں۔ ستیہ پر چلنے سے ہی موکش پر اپتا ہوتا ہے۔ یہ سنہار ستیہ کے آسرے پر کھڑا ہے جھوٹے آدمی سے سنہار ایسے ڈرتا ہے جیسے سانپ سے۔ ستیہ ہی پر دم دھرم ہے، ستیہ سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ اس لئے میں تمہارے اناریہ، ستیہ اور ادھرم و نرک کو لے جانے والے وچنوں کو سوکھا نہیں کر سکتا۔ ہے جادوالی! نہ لوبھ سے، نہ مودہ سے اور نہ کسی اور پرکار سے میں پتا کی آگیا بھنگ کر سکتا ہوں۔ میں نے پتا کے سامنے بن جانے کی پر تکیا کی ہے، اور اُس سے ماما کیگی خوش ہوئی تھی۔ اب اُس پر تکیا کو میں کیسے توڑ سکتا ہوں۔ سو میں اپنے وچن پر اٹل رہ کر چودہ برس بن میں رہوں گا۔ محل پھول اور کندھوں کا کھاؤں گا۔ جتندریہ، ٹھیل، نش، ٹکٹ اور آستک بھاؤ سے بن باس کے دن پورے کروں گا۔ ہے جادوالی! ساری آیو میں میرے پتانے ایک بھی ایسا کام نہیں کیا، جس سے اُس کی نذا ہو، پرنتو میں اُن کے اس کرم کی نذا کرتا ہوں کہ تم ایسے ناستک کو اُغفوں نے منتری پد دیا۔ جس کے تم یوگیہ نہیں ہو۔ رام کے لکھ سے ایسے وچن اُن کر ڈرا ہوا ہاتھ جوڑ کر جادوالی بولا۔ ہے رگھوناتھ! میں ناستک نہیں ہوں پرنتو بھرت کے بار بار کہنے پر لوٹانے کے لئے میں نے یہ بات کہی ہے۔ کیونکہ کوئی آپائے باقی نہ تھا۔

شری رام چند رچی جب بار بار بھرت کے پرارتھا کرنے پر بھی ایو دھیا لوٹنے کو تیار نہ ہوئے تو وہ نیتروں میں آتش بھر کر بولا۔ میں نے پتا سے راجیہ نہیں مانگا۔ نہ ہی ماما کو ایسا کرنے کے لئے کہا ہے، اور نہ ہی اس گھٹنا کا مجھے کچھ گیان ہے۔ پھر نہ جانے کیوں مجھے اس کلنگ سے نہیں بچایا جاتا۔ اس وشال راجیہ کی میں رکشا نہیں کر سکتا۔ ساری پرہیا بھاری پر تیکشا میں اس پرکار بیاگل ہو رہی ہے جیسے کھیتی ہر کسان بادل کی پر تیکشا میں۔ ہے رگھوناتھ! سنہار کو پانی اور مریدا میں رکھنے کی طاقت مجھ میں نہیں ہے۔ سو آپ مجھ پر، میری ماما پر اور سارے لوک پر دیا کریں، اور ایو دھیا لوٹیں۔

اتنا کہتے کہتے بھرت دھرماتما رام چندر جی کے چرنوں میں گر پڑا اور روتا ہوا بار بار پرارتھا کرنے لگا کہ واپس چلو۔ بھرت کو روتا دیکھ کر شری رام چندر جی کے نیتروں میں بھی آنسو آ گئے۔ انھوں نے اُسے اٹھا کر گود میں بٹھایا اور پھر میٹھی باتیں سے کہا۔ بے بھرت اراجاؤں کے پتر جنم سے ہی شناس کرنے کی یوگیتا رکھتے ہیں۔ بال سورئہ بھی پرکاش ہین نہیں ہوتا۔ تو تو رگھو کل کی دھرماتما سنسان ہے، سوارتھ دھرتا ہو کر تو شناس کرنے قابل ہے۔ سو تو ایودھیا میں جا کر شناس کر راج بھگت اور بیتی پنوں منتری تیری سہائتا کریں گے۔ ہے ساکتتمہ! چندرما سے چاندنی دُور ہو جائے، ہالہ پر پرت برف سے خالی ہو جائے، سندرا اپنی مرید کو چھوڑ دے، یہ ہو سکتا ہے، پرنتو میں اپنی کری ہوئی پرنگیا کو نہیں چھوڑ سکتا۔ بے بھرت! ماما کیلئی نے جو کچھ کیا ہے، اس کو بھگوان کی اچھا سمجھنا اور اُس کی عزت کرنا۔ تب بھرت ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے تاتا! یہ راجیہ آپ کا ہے، میں اسے نہیں لے سکتا، پرنتو اگر آپ پتا کی آگیا پالن کرنا چاہتے ہیں تو میں بن میں رہوں گا، اور اس پرکار اپنے پتا کو ماں کے دن سے ملکت کروں گا۔

بھرت کے یہ پیار بھرے وچن من کر شری رام چندر جی منتریوں اور پُور باسیوں کی جانب دیکھ کر بولے کہ میرے پتا بہاراج دشرتھ نے جو کچھ کر دیا ہے میں اُسے اُلٹ سکتا ہوں اور نہ بھرت اُلٹ سکتا ہے۔ بن میں نو اس کرنے کی مجھے آگیا ہوئی ہے، نہ کہ بھرت کو۔ ماما کیلئی نے جو کچھ کہا ہے وہ اچت ہے۔ اور پتانے جو کچھ کیا وہ بھی اچت ہے۔ بھرت ماما، پتا اور گورو کی آگیا کرنے والا اور سچا پرنگیا والا پری شری دھرم ویر اور تمام صفوں سے مالا مال ہے۔ وہی راجیہ کرے اور پتا کو دن سے ملکت کرے۔

رام چندر جی کی کھڑاؤں لے کر بھرت کا لوٹنا۔

بھرت اب بار بار شری رام چندر جی کو راجیہ کرنے کی پرارتھا کرتا ہے اور رام اُسی پرکار اپنی ستیہ پرنگیا پر کھڑے اُس سوکھیا نہیں کرتے۔ بڑے بیچ والے ان دونوں بھائیوں کے یہ اُدارتا، تیاگ اور دھرم بھاؤ دیکھ کر سب رشی منی اور پُر جا کے لوگ حیران ہیں۔ آخر میں کوئی اُپائے نہ دیکھ کر بھرت اُڑ کر بولا۔ ہے بھائی! یہ راجیہ آپ کا ہے، پرنتو آپ اپنی پرنگیا پر اُٹل کھڑے ہیں۔ اس لئے آپ اپنی چرن بادوکا کر (کھڑاؤں) دیجئے۔ انہیں گویں سنگھاسن پر رکھوں گا۔ اور خود ایودھیا سے باہر رہ کر ایودھیا کی سیوا کروں گا۔ ہے تاتا! جب تک آپ لوٹا کر نہ آئیں گے، میں جبا بندھوں گا، پھل پھول کھاؤں گا اور پرمہجاری رہوں گا۔ بلکل چیر پھنوں گا اور چودھویں برس کے آخری دن اگر تم نہ آئے تو میں پرنگیا کرتا ہوں کہ آگس میں کود کر پراں دے دوں گا۔

تب شری رام چندر جی نے ”تھااستو“ کہہ کر اسے گلے سے لگایا اور اپنی چرن پاؤں میں دے دیں۔ اور پھر شتر و گھن کو گلے لگا کر لوے کہ ہے تات! تات! کیلٹی کا اپان نہ کرنا۔ وہ میری بھی تات ہے اور تیری بھی تات ہے۔ تجھے میری اور سیتا کی قسم، اس بات کو نہ بھولنا۔ اس کے بعد تات کو ٹھلیا کو اور سمتر کو نمسکار کر کے انہیں دیبرج دیا اور پھر گوروں کو منتے کر کے وہ دیبر وید و کرمی مہاتما سیتہ وادی رام سب کو وداع کر کے اپنی ٹھکیا میں چلے گئے۔

بھرت کا ایودھیا میں لوٹنا۔

بھائی کی چرن پاؤں میں سر پر دھارن کر کے بھرت شتر و گھن سمیت رتھ پر سوار ہوا۔ منتری راج مانیں اور پور و اسی لوگ سینا سہت اس رتھ کے پیچھے پیچھے چلے اور تین راتری میں ایودھیا پہونچے۔ تاتوں کو محل میں بھیج کر وہ مہاتما گورو و سیتہ سے بولا۔ ہے گورو! حقیقت میں اس راجہ کے سوانی مہاتما رام ہیں۔ پر متو اب ان کی چرن پاؤں میں راجہ کریں گی۔ میں مگر سے دور ہندی گرام میں چودہ برس نو اس کروں گا۔۔۔۔۔ اور وہیں پر راجہ کا یہ کرتا ہوا بھائی کے دیوگ کا دکھ سہوں گا۔ اتنا کہتے ہی وہ اسی رتھ پر سوار ہو کر منتریوں سمیت ہندی گرام پہونچا۔ وہاں چرن پاؤں میں سر سے اتار کر نگھاسن پر رکھا۔ اور منتریوں کو بولا کہ یہ چرن پاؤں میں رام کے پرتی ندھی کے روپ میں راجہ کریں گی۔ اس پر سفید چھتر کی تپایا کرو۔ میں رام کے آنے تک ان کا کام کروں گا، اور اسی پر کار وہ مہاتما بھرت چرن پاؤں میں نگھاسن پر رکھ کر سارا راجہ کا یہ کرنے لگا۔

اتری رشی کا آشرم!

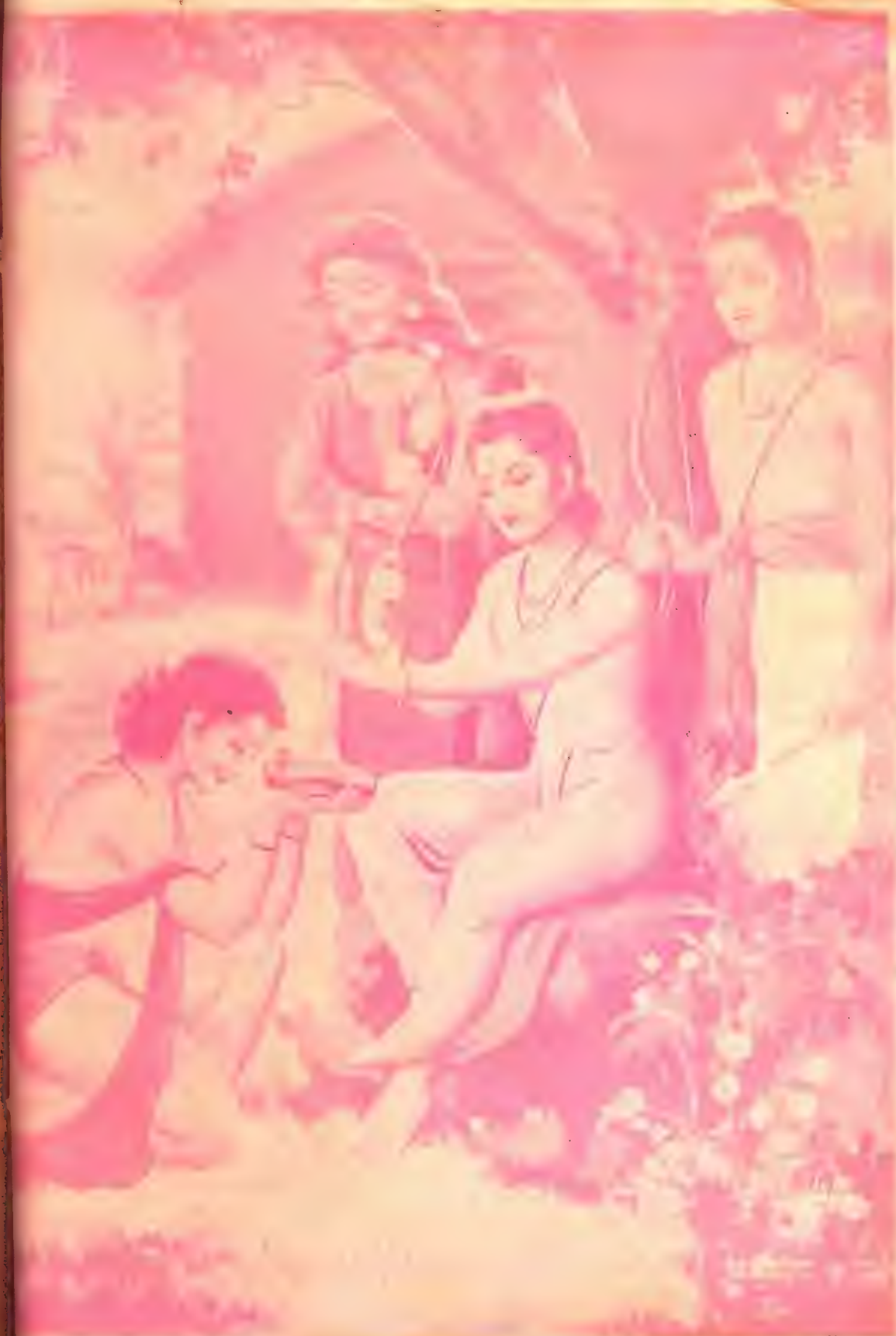
بھرت کے چلے جانے پر شری رام چندر جی کا چیت اُداس ہو گیا اور وہ لکشمین کے پرتی بولے۔ ہے دیبر! اب سیرا چیت یہاں نہیں لگتا۔ کیونکہ تاتیں، منتری گن، پور و اسی اور بھرت شتر و گھن یہاں مجھ سے بھینٹ کر کے گئے ہیں ان کی یاد میرے دل پر لکھن ہو گئی ہے۔ اور بھرت کی سینا کے ہاتھوں اور گھوڑوں کی دور تک پہلی ہوئی لید سے یہ استھان گندہ بھی ہو گیا ہے۔ سوا اب کسی اور استھان پر چلنا چاہیے۔ ایسا نہیں کر کے رام لکشمین سیتا سمیت وہاں سے اتری رشی کے آشرم کی جاتے ہوئے۔ جٹا منڈل دھارن لکھن بھرت شانت روپ بردہ مہارشی کو دیکھ کر انھوں نے پڑنا م کیا۔ سنی جی نے بھی پادھیہ، اردھیہ وغیرہ

دے کر ستروں کے سامان ان کا ستکار کیا۔ اُس کے بعد سنی نے اپنی دھرم چارنی بردہ جاتی انویا سے کہا۔
 ودیہہ راج کی پُتری تہارے آشرم میں پدھاری ہیں۔ ان کا آدرستکار کرو۔ رستی کے ایسا کہنے پر شری رام
 جی نے سیتا کی جانب دیکھ کر کہا۔ ہے راج کھاری! اما کے سامان پریم رکھنے والی ہما بھاگا انویا کے پاس جاؤ۔
 جی کی آگیا پا کر سیتا پسونی انویا کے پاس گئی۔ جس کے کیش بڑھاپے سے سفید ہو چکے تھے، اور جو الو سے
 پریرت کیلئے کے پتے کی طرح کانپ رہی تھی۔ اما انویا کے پاس جا کر سیتا نے کہا۔ ہے دیوی! جنگ کی
 پُتری سیتا آپ کو پرنام کرتی ہے۔ سیتا کے نرو چنوں کو سن کر انویا نے آشیر واد دے کر کہا میں بہت
 خوش ہوں، ہے بھانسی! راج محلوں، داسی داسیوں سب پرکار کے آرام اور عیش و سکھوں، بندھیوں
 اور اپنے مان کو تیاگ کر جو ٹو پتی کے پیچھے پیچھے آتی ہے اس کرم سے تمہنے تینوں لوگوں کو جیت لیا۔
 ہے سندرہ! جو استری اپنے جی سے چاہے وہ نگر میں ہو، بن میں ہو، سندرہ ہو، کر ویا ہو، پیار کرتی ہے
 سورگ اور بکینہ اُس کے چرنوں میں آکر پڑتا ہے۔ ہے جائگی! سوشیل استریوں کا جی ہی پریم دیوتا ہے۔
 چاہے وہ کر ویا ہو، نرو من ہو، یا کالی ہو۔ ہے راج تیری! بہت وچار کرنے بعد میں انت میں اس نتیجہ
 پر پہونچی ہوں کہ استریوں کے لئے اس لوک میں اور پر لوک میں جی کے سامان کوئی دوسرا نہیں ہے۔
 ہے سیتے! کھن تیا جس پر کار انسان کو سورگ میں لے جاتی ہے۔ اُسی پرکار جی اپنے بل سے
 استری کو سورگ کا سا سکھ دیتا ہے۔

ہے جائگی! جو استری اپنے جی کے گنوں میں دوش دیکھتی ہے۔ اور جی کو اپنے دوش میں کرنے کے
 کارن روز جھگڑا کرتی ہے، اور فضول ادھر ادھر گھومتی رہتی ہے وہ اسی لوک میں اپنا پیش کو پر اپت
 کرتی ہے، اور مر کر نرک میں جاتی ہے۔ ہے جائگی! تو کچھ اشجہ کر موں کو جاننے والی ہے اور شاستر بہت اور
 سدا جی کی انوکھا سن ہو، بلا شبہ تم نے بکینہ کو جیت لیا اور لوک میں اپنی کیرتی سے دشن و دشاؤں
 میں اُجالا کر دیا ہے۔ میں پر اتما سے یہی مانگتی ہوں کہ تیری بدھی کو ایسا ہی نرمل بنائے رکھے، اور تو سدا
 اچھے چہرہ والی، جی پر اتن ہو کر اسی پرکار اپنے سوا میں تہ پر رہے۔

انویا کے اس پرکار اپدیش دینے پر سیتا نے مسکرا کر آتر دیا کہ آریہ نے جو کچھ مجھے اپدیش دیا ہے
 وہ سنیہ ہے پرنتو میں یہ جانا چاہتی ہوں کہ جی استری کا گورو ہوتا ہے اور بن میں آتے سے میری ساس
 نے جو سکھائیں مجھے دی تھیں وہ بھی بھولی نہیں ہوں، اور اُس کے پہلے میری اما نے شادی پر جو اپدیش
 مجھے دیا تھا، وہ سب میرے ہر دیہ پر لکھا ہوا ہے۔ ہے اما! پسونی ساد تری نے جس پرکار سے لوک میں
 مہان کیرتی پر اپت کی ہے اور جس پرکار تو بھی سورگ کو ہاتھ میں لے بیٹھی ہے، اُسے میں نے اپنے
 روم روم میں دھارن کیا ہوا ہے۔







ایک
س
ی
: ی
س

ای
س
وں
نچ
ر
نیر



دے کر پتروں کے سامان اُن کا ستکار کیا۔ اُس کے بعد سنی نے اپنی دھرم چارنی بردہ چاٹنی انویا سے کہا۔
 ودیہہ راج کی پُتری تمہارے آشرم میں پدھاری ہیں۔ ان کا آدرستکار کرو۔ رشی کے ایسا کہنے پر شری رام
 جی نے سیتا کی جانب دیکھ کر کہا۔ ہے راج کھاری! اماں کے سامان پریم رکھنے والی مہا بھاکا انویا کے پاس جاؤ۔
 جی کی آگیا پاکر سیتا پسونی انویا کے پاس گئی۔ جس کے کیش بڑھاپے سے سفید ہو چکے تھے، اور جو والو سے
 پریرت کیلے کے پتے کی طرح کانپ رہی تھی۔ اماں انویا کے پاس جا کر سیتا نے کہا۔ ہے دیوی! جنگ کی
 پُتری سیتا آپ کو پرنام کرتی ہے۔ سیتا کے نمر و چنوں کو سن کر انویا نے آشر واد دے کر کہا میں بہت
 خوش ہوں، ہے بھانسی! راج محلوں، داسی داسیوں سب پر کار کے آرام اور عیش و سکھوں، سبندھیوں
 اور اپنے مان کو تیاگ کر جو تپتی کے پیچھے پیچھے آتی ہے اس کرم سے تم نے تینوں لوگوں کو حیت لیا جو۔
 ہے سندرہ! جو استری اپنے پتی سے، چاہے وہ گھر میں ہو، بن میں ہو، مسند پر ہو، کروپا ہو، پیار کرتی ہے
 سورگ اور سکینہ اُس کے چرنوں میں آکر پڑتا ہے۔ ہے جانکی! سوشیل استریوں کا پتی ہی پریم دیوتا ہے۔
 چاہے وہ کرو دھی ہو، نرو دھن ہو، یا مالی ہو۔ ہے راج تیری! بہت دھار کرنے بعد میں انت میں اس نتیجہ
 پر پہونچی ہوں کہ استریوں کے لئے اس لوک میں اور پر لوک میں جی کے سامان کوئی دوسرا نہیں ہے۔
 ہے سلتے! کٹھن تیا جس پر کار انسان کو سورگ میں لے جاتی ہے۔ اُسی پر کار تپا اپنے بل سے
 استری کو سورگ کا سا سکھ دیتا ہے۔

ہے جانکی! جو استری اپنے پتی کے گنوں میں دوش دیکھتی ہے۔ اور پتی کو اپنے دوش میں کرنے کے
 کارن روز جھگڑا کرتی ہے، اور فغول! دھرم! دھرم گھومتی رہتی ہے وہ اسی لوک میں اسپائش کو پراپت
 کرتی ہے، اور مر کر نرک میں جاتی ہے۔ ہے جانکی! تو سبھہ اشجہ کر موں کو جاننے والی ہے اور شاستر بہت اور
 سداپتی کی انوکھا من ہو، بلاشبہ تم نے سکینہ کو حیت لیا اور لوک میں اپنی کیرتی سے دشنوں و شادوں
 میں اُجالا کر دیا ہے۔ میں پرانتا سے یہی مانگتی ہوں کہ تیری بدھی کو ایسا ہی نرمل بنائے رکھے، اور تو سدا
 اچھے چہرہ والی، پتی پرانت ہو کر اسی پر کار اپنے سوانی کی سیوا میں مت پر رہے۔

انویا کے اس پر کار اُپدیش دینے پر سیتا نے مسکرا کر اُتر دیا کہ آریہ نے جو کچھ مجھے اُپدیش دیا ہے
 وہ سنیہ ہے پرنتو میں یہ جانا چاہتی ہوں کہ پتی استری کا گورو ہوتا ہے اور بن میں آتے سے میری ساس
 نے جو کٹھن میں مجھے دی تھیں وہ بھی بھولی نہیں ہوں، اور اُس کے پہلے میری اماں نے شادی پر جو اُپدیش
 مجھے دیا تھا، وہ سب میرے ہر دیہ پر لکھا ہوا ہے۔ ہے اماں! پسونی ساد تری نے جس پر کار سے لوک میں
 مہان کیرتی پراپت کی ہے اور جس پر کار تو بھی سورگ کو باہہ میں لے بھی ہے، اُسے میں نے اپنے
 روم روم میں دھارن کیا ہوا ہے۔

سیتا کے ان دچنوں کو خوش ہو کر انسوئیلا اسکے ستک کو چوما اور خوش ہو کر بولی۔ ہے بیٹی! جو تیری اچھا ہو سو دریا نگ، پہ ماتا کی کرپا سے میں تیری کامنا پورن کرنے میں سمرتھ ہوں۔ بن میں تو اس کرنے والی تپوئی ہو کر راجاؤں کی کامنا پورن کرنے میں سمرتھ ہے، اس بات کو جان کر سیتا کو بے حد حیرانی ہوئی۔ وہ دھیرے سے مسکرا کر بولی۔ یہ سب کچھ آپا کا ہی ہے۔ سیتا کے اس دچن سے اور بھی خوش ہو کر انسوئیلا کہا ہے جانکی! تو سدا سہاگن رہ، میں تمہیں دق یہ بھولوں کی مالا جو کبھی نہ کھلائے گی، اور یہ دق یہ کپڑے جو کبھی میلے ہوں گے اور نہ پھٹیں گے اور یہ سو گندھت اُبن دیتی ہوں۔ یہ تیرے یوگیہ ہیں۔ ہے پتری! ان کو تو یہاں پر ہی دھارن کر۔ تب سیتا نے اُن کپڑوں، مالا اور بھوشنوں کو دھارن کیا اور اُنک رنگ لگایا۔ تب اس کے بعد انسوئیلا کے چہروں پر متک نوا کر شری رام چندر جی کے پاس گئی اور اُن سب اُپاؤں کی بات کہہ سنائی۔ سیتا کے اتنے بڑے ستکار کو دیکھ کر شری رام اور لکشمن بے حد خوش ہوئے۔ سندھیا اُپاسنا ہونے پر رام اور لکشمن نے تپو یوں کے ساتھ مل کر سندھیا اُپاسنا کی، اور جانکی انسوئیلا کے پاس جا کر آرتی اُپاسنا کرتی تھی۔ اس کے بعد انسوئیلا جانکی کے من کو بہلانے کی غرض سے بن کی راتری ساڈ کر کرتی ہوئی بولی ہے بیٹے! دیکھو! سورج ڈوب رہا ہے۔ اور راتری دھیرے دھیرے گر رہی ہے۔ دن پھر چوگے کے لئے اُڑتے پکھشی جہاں تنہاں سندھیا کال جان کر اپنے اپنے گھونسلوں میں آگئے ہیں۔ یہ مینا شور انہیں کانٹائی دے رہا ہے۔ وہ دیکھو بن و اسی تپو یو لوگ ندی میں اُشان کر کے پھیکے کپڑوں کو ہاتھوں میں لئے جل کاش اٹھائے کٹیا کی جانب آ رہے ہیں۔ اُوپر کی طرف اُگنی ہو تر کے اٹھتے ہوئے دھوئیں سے آکاش کی شو بھا شام کبوتر کے کنٹھ کی سی ہو رہی ہے۔ وہ دیکھو دُور اُستھان پر کھڑے برکش اندھیرے میں کیسے گھنے دکھائی دیتے ہیں۔ اور تپو بن کے مرگ راتری بسر کرنے کے لئے کس پرکار ہوں کی دیدیوں کے پاس آ کر بیٹھ گئے ہیں۔ ہے جانکی! یہ دیکھو کس پرکار آکاش ستاروں سے جگمگانے لگا ہے، اور پورے چندرمانے کس پرکار اُدے ہوتے ہی سارے بن کو روشن کر دیا ہے۔ ہے راج کمار! اب اتم اپنے پی کی سیوا کرو۔ تب انسوئیلا کے کھن سے سیتا شری رام کے پاس چلی گئی، اور اس پرکار بڑے سکھ سے یہ راتری بسر ہوئی۔ پراتہ کال سندھیا اُپاسنا سے فارغ ہو کر شری رام چندر جی آگے چلنے کو تیار ہوئے۔ اُس سحرشی مینی اور تپو یوں نے انہیں وداع کرتے ہوئے کہا، ہے کو گنتقیہ! ان بنوں میں بڑے بھیا نک اُپدوی رکش رہتے ہیں، اور اتنے بھیگرا جگر و ساپنوں کا یہاں تو اس ہے کہ انسان کا خون پی لیتے ہیں۔ ان راکششوں اور ساپنوں نے انیک تپو یوں کو غافل دیکھ کر کھالیا ہے۔ آپا ان راکششوں کو مار کر ہماری رکشنا کریں۔ تپو یوں کی اس پرلا تھنا کو سو کیا کر کے شری رام چندر جی سیتا اور لکشمن کو ساتھ لے کر اُس سہا بن میں ایسے داخل ہوئے مائو سورج میگوہ منڈل میں داخل ہوتا ہے :

آرنیہ کا ند

دندک بن میں رشیوں کا آشرم

ڈندک بن میں داخل ہو کر شری رام چندر جی نے آشرموں میں جا کر مٹیوں اور پتھروں کے درشن کئے، جو مرگان دھارن کئے جٹا منڈل باندھے سورہ کے سامان تیج سنگھ منڈل والے تھے۔ جٹکے آشرم صاف و شفاف اور چتر و چتر پھولوں والے بودوں اور پھولوں کے بھار سے جھک گئے تھے۔ اور شانتی دینے والے تھے۔ جہاں انیک پرکار کے پتھروں سے سنگت کدنی کے کھنبوں سے بنی گئیہ شالائیں ہوں کا دھواں اگل رہی تھیں۔ ایسے شانت آشرموں میں شری رام نے دھنش کی ڈوری اتار کر ان رشیوں کے درشن کئے۔ رام لکھشن اور جاگی کو اپنے آشرموں میں پدھارتے دیکھ وہ گیان بان رشی حیرت میں آ گئے، اور آشرم وادے کر ان کو انگی کار کیا۔ ان کے سندر و پپ اور منڈول جیموں اور دھوپا کو وہ رشک بھری نگاہوں سے دیکھنے لگے۔ اور پھر ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ہے راکھو! چاہے آپ نگر میں ہوں یا بن میں آپ ہمارے راجہ ہیں۔ پتھو بن داسی لوگوں کی رکھنا کرنا آپ کا دھرم ہے۔ ہے راکھو! نندن اکام کرودھ وغیرہ دوشوں سے پرے، اتما کے ساکشات سار میں ڈوبے ہوئے مٹی برابر ادھ ہی راکھشٹوں سے مارے جاتے ہیں۔ ان سے ہماری رکھنا کریں۔ جیسے گرہ میں مالک کی رکھنا کی جاتی ہے۔

تب پھل اور پھول سے پوجت ہوئے شری رام چندر جی نے مٹیوں کو دھیرج دے کر اس ہما بن میں پرودیش کیا، جہاں سنگھ چترک وغیرہ جگلی جنتو اور نرمانس کے کھانے والے راکھشٹوں کا لو اس تھا:

ورادھ کو مارنا۔

ڈندک بن میں رام ابھی تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ ایک پرہت کے سامان راکھش شیر کی کھال اوڑھے چٹکھاڑتا اور لہو سے بھرا مریٹو کے سامان سمٹ پھلائے بھو جی کو کہپائے مان کرتا ہوا مرگ لوچنی سیتا پر جھپٹا، اور اُسے کمر سے اٹھا کر دُور مہٹ کر بولا۔ ارے تم دو آدمی ایک استری کو

لئے اس بن میں کیوں گھوم رہے؟ تم ادھر جی ہو جو ریشیوں، مٹیوں اور تپسویوں کے بھیس کو کھانک
 لگا رہے ہو۔ میں وراودھ نامک راکشش اس بن کا سوامی ہوں، اور ہر روز مٹیوں کا مانس کھا کر شتر
 سمیت گھومتا ہوں۔ اپنے بچے میں بھنے آدنی کو بنا کھائے میں بھی نہیں چھوڑتا۔ پرنتو اس پتلی کمر والی
 سندری کو پر اپتا کر کے میں نہیں معاف کرتا ہوں، وراودھ کے ان ابعیان بھرے وچنوں کو سن کر خوفزدہ
 ہو کر جانکی کا پنے لگی سیتا کو اس حالت میں دیکھ کر شری رام چندر جی نے تیز بانوں سے اس راکشش کو
 چھید ڈالا۔ بانوں سے یا کل ہو کر وراودھ نے سیتا کو زمین پر رکھا اور کبودہ سے ٹھہر و ٹھہر دیکھ کر دانت پیتا
 ترشول لے کر رام لکشمین کی جانب دوڑا۔ پرنتو بجلی کے سان جھپٹے اس ترشول کو شری رام نے اپنے بانوں
 سے دو ٹوک کر دیا۔ یہ دیکھ کر اس راکشش کے کبودہ کا پارا وار نہ رہا، اور جھجلا کر اس نے رام اور لکشمین
 کو اٹھا کر بھاگنا شروع کیا۔ اپنے پی اور دیور کو راکشش کے ہاتھوں چھیدا دیکھ کر جانکی دونوں ہاتھ اٹھا کر رونے
 لگی۔ تب اس بھینکر بل والے راکشش کی ہاتھی کے سونڈ کے سان بھجا کو ایک ایک کر کے رام اور لکشمین نے توڑ
 ڈالا۔ بازوؤں کے ٹوٹنے پر وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ تلوار اور بانوں سے کٹے ہوئے شریہ والے اس
 راکشش کی دہیہ سے بہتے ہوئے خون کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوا تھا کہ مانو کسی پر بت پر برساتی بل والے نامے
 بہہ رہے ہیں۔ تب بیچ آنکھوں سے دیکھتے ہوئے وراودھ نے کہا۔ ہے نہ شریٹھ! تم اندر کے سان بل
 والے ہو۔ تمہارے ہاتھوں سے اس پانی شریہ کو چھوڑتے ہوئے مجھے شاختی پر اپتا ہوتی ہے۔ بے کشتریہ
 کمار! یہیں پر بھونی کھود کر مجھے گاڑ دو۔ کیونکہ میری جاتی میں یہ ریت ساق کال سے چلی آئی ہے۔ اتنا کہہ کر
 وہ راکشش مر گیا۔ تب لکشمین نے اس پانی کی دہیہ کو ایک بہت بڑا گڈھا کھود کر وہیں دبا دیا۔

مہارشی شری بھنگ کا آشرم!

وی وودھ راکشش کو مار کر شری رام چندر جی شری بھنگ رشی کے آشرم میں پہنچے، اور اس پون
 مہانما کے چرن چھو کر وہاں بیٹھ گئے۔ شری بھنگ اس سے بوڑھے ہوئے ہوئے موت کی گھڑیاں گن رہے
 تھے۔ سیتا، رام اور لکشمین کا آستھیہ کر کے وہ بولے۔ ہے راکھو! تیرے جیسے پیارے اتھنی سا سواگت کر کے
 میرا جیون سہل ہوا۔ بہت سال سے میں اس دہیہ کو چھوڑنے کی اچھا سے یہاں بیٹھا تھا۔ آج میں برہم لوک
 میں جاؤں گا۔ تم میری اودھر دیک کر دینا۔ اتنا کہہ کر وہ تپسوی جلتی ہوئی آگ میں پردیش کر کے
 پر لوک کو چلا گیا۔ شری بھنگ رشی کے جل جانے پر اس بن کے سب رشی آشرم میں اکٹھے ہو کر شری رام
 کے پرنتی بولے۔ ہے راکھو! آپ ہمارے راہہ ہیں۔ پھلا ہار کرتے ہوئے ہم سب تپسوی لوگ جھن تپتا

میں لگے ہوئے ہیں، اتنا کو منہ کرتے ہیں اور اپنے تپ کا چوتھا بھاگ راجہ کو فیتے ہیں، پر تو آپ جیسے پر اکرنی اور ستہ سنگھ نامہ کے ہوتے ہوئے بھی ہم راکششوں کے ہاتھوں مارے جاتے ہیں۔ جو دشمنی! پیماندہی منہ اکرنی اور چتر کوٹ پر بت پر نواس کرنے والے رشی مٹی اور ہاتھ تارہ دوش ہی ان راکششوں کے ہاتھوں پیرتسکے جاتے ہیں۔ یہ لوگ ہمارے تپوں کو بھنگ کرتے اور گیوں کو برباد کرتے، اور سادھی میں چمپے غافل مٹیوں کو مار ڈالتے ہیں۔ سو ہم تہاری شرمن آئے ہیں۔ راکششوں سے ہماری رکشا کرو۔ ہم پر ارتھنا کرتے ہیں۔ ہے رام! اس ڈکھ اور غیر معمولی پڑا سے ہمیں بچاؤ۔

تپولیوں کے ان دچنوں کو سن کر رام نے جواب دیا۔ ہے مٹی لوگو! آپ مجھے آگیا دیوں، جو کچھ کہ میں نے کرنا ہے۔ تپا کی آگیا سے میں اس بن میں آیا ہوں۔ میں راکششوں سے اس بن کو خالی کر دوں گا۔ اور اس پر کار اپنے بن باس کے دنوں کو سہل کر دوں گا۔ ہے تپولیوں! میں آپ کے سامنے جن میں سے بہت سے براہمن پد کو پراپت کر چکے ہیں پر تلگا کرتا ہوں کہ پر حقوی کو راکششوں سے خالی کر دوں گا۔ تم سب مجھے آشیر واد دو۔ جو کہ حقیقت میں سچلنا کی گنجی ہے۔

اس پر کار راکششوں کے مارنے کی پر آگیا کر کے شری رام، لکشمین اور سیتا سمیت سوتیکیشن رشی کے آشیرم میں آئے۔ وہاں بردہ ہاتھ تاجا بھار سے شو بھائے ان تپولیوں کو گھنڈا والے پر یوگی مہارشی سوتیکیشن کو دیکھ کر شری رام چندر جی نے اس کے چرن چھوئے۔ دھرم و صوبہ شری رام چندر جی کو دیکھ کر سوتیکیشن نے بڑے پیار سے اسے اپنی گود میں بھر لیا، اور پادھیہ اردھیہ اور پھلوں سے ان کا ستکار کیا۔ پھر سور یہ استا ہونے والا دیکھ کر رام، لکشمین اور سیتا کے ساتھ، سوتیکیشن رشی کے ساتھ میٹھ کر سندھیا اُپاسنا کی، اور راتری بھر وہاں آرام کیا، پراہ سال شری رام چندر جی مٹی کی پری کرما کر کے بولے۔ ہے ہما مٹی! ڈنڈک بن میں نواس کرتے والے رشیوں اور مٹیوں کے درشن کرنے کی ہماری اچھا ہے۔ جو سینکڑوں اور ہزاروں برسوں سے پھل پھول کھا کر سردہ ہو گئے ہیں۔ جن کے درشن ماتر سے ہی جہنم جہنم کے پاپ مٹ جاتے ہیں۔ سو اب ہم کو چلنے کی آگیا دیجئے۔ تب سوتیکیشن رشی نے بڑے پریم سے دلع کرتے ہوئے کہا، ہے رام! تیرے راستے شجہ ہوں، یہ رشی اور مٹی جو گیان کا اتھاہ بھٹا رہیں ان کے درشن کر اور ڈنڈک بن جو پھلوں پھولوں سے بھرا ہوا ہے، جن میں نانا پرکار کے جیوتن تو نواس کرتے ہیں اور مٹیوں کی سنگت سے جو شاننت اور نہر بچھے ہو کر سکھ سے وچرتے ہیں جن میں صاف اور نرل جل والے کلوں سے بھرے ہوئے انیک پرکار کے جل چروں سے شو بھائے ان سرور ہیں۔ جس میں پر بتوں کے سینے میں سے نکلتے جل کے جھرنے اور اپنے شبد سے الٹا کر رہے ہیں اور جس میں کولوں کی پیاری کوک اور موروں کے شبد ہر دیہ کو خوش کرتے ہیں، ایسے ڈنڈک بن میں گھوم کر لکشمین

اور سمیت اپنے بن باس کو کامیاب بنا۔ بے رام! بڑے بھاگیہ سے ایسے بنوں کے درشن پر اپت ہوئیں۔
 سوبکشن رشی سے وداع ہو کر شری رام چندر جی آگے چلے، تو جاگی دھرم شبدوں میں بولی۔ ہر ناٹھ!
 آپا وید اور شاستروں پر دھرم رہنے والے اور دیالو ہیں، پر نہ تو اس وقت آپا ایسا کرم کرنے میں محو ہیں
 جو نہیں کرنا چاہیے۔ بے ناٹھ! آدمی کے یہ تین دوش ہیں۔ جو اچھا سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں سے
 پہلا جھوٹا بولنا ہے۔ سودہ نہ آپا نے کبھی بولا ہے اور نہ بولو گے۔ دوسرا دوش پرانی استری گمن ہے۔
 یا پرانی استری کی چاہ۔ جو دھرم کو ناش کرنے والی اور لوک پر لوک کو بگاڑنے والی ہے۔ سو یہ تو آپا میں
 ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ آپا سدا مجھ سے انور گرا رکھتے ہو، اور ایک اپنی ورت دھارن کئے ہوئے سدا
 چاریوں میں سر نشیٹ پر سدا ہو۔ آپا چندریہ ہو اور استری کو دیکھنا تو کیا من میں بھی چنتن نہیں کرتے ہو۔
 پر نہ تو ہے سوامن! یہ تیسرا دوش رو دور تا نہیں لگنا چاہتا ہے۔ آپا نے راکششوں کو مارنے کی بھیشن پرنگیا
 تپو یوں کے سامنے کی ہے۔ اسی میں میں دوش دیکھتی ہوں۔ بے ناٹھ! لکشمین سمیت آپا نے دھنش چڑھا
 کر اس بن میں پر دیش کیا ہے۔ اس میں آپا کا کلیان نہیں دیکھتی ہوں۔ بے ناٹھ!..... بیشستر دھاری ہونے پر
 کھتریہ کا بیج اور بل بڑھ جاتا ہے۔ سو میا نہ ہو کہ ان بیچارے لکشمش جاتی کے بن چروں کی جھپوں نے
 تمہارے ساتھ کچھ بھی بڑا نہیں کیا، برحقا ہی ہتیا کر ٹالو یہی وچار کر میرا ہر دیہ بیائل ہو رہا ہے، اور میں بن میں
 داخل ہونا نہیں چاہتی۔ ہے آریہ پتر! کسی بن میں تپوی — دھرم میں گن ایک رشی رہتا تھا۔ وہ پہلار کرتا
 ہوا انیشور کی بھگتی کیا کرتا تھا۔ اس کی بھگتی پتیا وڈو کر اڈو لے لے سکے تپا کو بھنگ کرنا چاہا۔ اس وچار سے اڈو
 کھتریہ کے بھیش میں کھرگ لے کر.... اس کے پاس آیا اور عمر ہو کر رشی کے پریتی بولا۔ ہے مہاشنی! یہ میرا
 کھرگ آپا اپنے پاس رکھئے، یہ میری امانت ہے۔ تب اس رشی نے اس کھرگ کو اپنے پاس رکھ لیا۔
 اس کی رکھوالی کے لئے وہ سدا اُسے اپنی کمرے اندر سے رکھتا تھا۔ اس پر کارستہ کھرگ دھارن کرنے
 سے اس کے من میں تاس بھاؤ آیا اور اس کی ہر دھرمی رو دور ہو گئی۔ پھل یہ ہوا کہ تپا جھوٹا گیا اور جہاں تہاں
 جیوں کی ہتیا کرنے لگا۔ اور امانت میں نرک میں جا کر رہا ہے آریہ پتر! یہ ایک پراچین کہتا ہے۔ ہر سور یہ
 کلا اتھن! بیشتر کی سکتی اور آگ کی سکتی..... ایک سامان ہوتی ہے۔ یہ بات میں آپا کے
 کلیان کے لئے سکھاتی نہیں، بلکہ یاد کرتی ہوں، کیونکہ آپا سب دھرموں کے جاننے والے ہیں۔ آپا
 اور لکشمین سدا دھنش اٹھائے پھرتے ہیں، اس لئے کہتی ہوں کہ کسی نہ دوش کی ہتیا کا پاپا نہ لینا۔ کیونکہ
 انھوں نے آپا کے پریتی کوئی تیر بھاؤ نہیں دکھایا اور بنا تیر کے کسی کو مار ڈالنے سے لوک میں نڈا ہوتی جو
 بنوں میں دھنش دھارن کا مقصد کیوں آریوں کی رکشا کرنا ہی ہوتا ہے۔ بے ناٹھ! کہاں بن اور کہاں
 شتر کہاں تپوی دھرم اور کہاں پرائیوٹی ہتیا۔ یہ ایک دوسرے کے برعکس ہے اور آپا نے بن میں

رہ کر تپوی دھرم کو سوکیا رکھا ہے۔ سو اسی کا پالن کیجئے بدھی مان لوگ بے انتہا دکھ جھیلنے پر بھی دھرم کا سادھن کرتے ہیں، سنار میں شکم سے کبھی شکم پر اپت نہیں ہوتا۔ سدا دکھ بہن کرنے سے ہی شکم پر اپت ہوتا ہے۔

سیتا کے مکھ سے یہ وچن سن کر شری رام چندر جی بولے۔ بے پر یہ! تم نے میرے ہتھ کیلئے ہی سب کچھ کہا ہے، اور یہ تیرا یہ وچن کہ آریوں کی رکشا کرنا ہی دھنش دھارن کرنے کا ایک ماتر مفید ہے۔ سو ہے جائگی! یہ رشی منی اور تپوی لوگ تیرے سامنے میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا کہ وہ راکششوں کے ہاتھوں ڈکھی ہیں۔ سو میں نے ان آریوں کی رکشا کے لئے ہی یہ پر تگیا کی ہے یہ کھتری کا دھرم ہے۔ بے سیتا! براہمنوں کے سامنے کی گئی پر تگیا کو میں اب جھوٹا نہیں کر سکتا۔ مجھے سچائی پر انوں سے بھی پیاری ہے۔ میں اپنے پران تیاگ سکتا ہوں۔ لکھشن کو تیاگ سکتا ہوں، اور تجھے بھی تیاگ سکتا ہوں، پر تو سچائی کو نہیں تیاگ سکتا۔ ہے جنک ڈلاری! براہمنوں کی سیوا تو مجھے بن کہے ہی کرنی چاہئے۔ کیا وچن دے کر ہے پر یہ! میں تجھ پر خوش ہوں کہ تم نے اپنے نل کے سان ری یہ وچن کہے ہیں۔

اتنا کہہ کر شری رام چندر جی لکھشن اور سیتا سمیت اگست منی کے درشنوں کے لئے چلے۔ ایک بنوں میں گھومتے پھرتے شری رام چندر جی کو دس برس گزر گئے۔ اس سال میں انھوں نے ایک لکھشنوں میں نواس کیا کہیں ایک برس کہیں دو برس، اور کہیں چار پہنے نواس کیا، اور کہیں دس پہنے۔ پر تو اگست منی کے آشرم کو نہ ڈھونڈ سکے۔ انت میں وہ پھر سو تکیشن رشی کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ ہے مہا منی! دس برسوں میں میں نے گھوم گھوم کر پتہ پتہ چھان مارا پر تو اگست جی کے درشنوں کی اچھا پوری نہ ہوئی۔ ان کا پتہ بتلائیے۔ تب سو تکیشن منی نے پرسن ہو کر کہا۔ میرے آشرم کے سولہ کوس لکھشن کی جانب جاؤ۔ وہاں بڑا شو بھائے مان پٹی کا بن ہے۔ جس میں بے شمار پھول ہر موسم میں کھیلے رہتے ہیں جو بن کھیشیوں کے مدھر گل رو سے ہمیشہ گونجتا رہتا ہے۔ جہاں بہن، سارس، چکوسے، گولے سند اور نرل جلوں والے سروں پر کھیلے رہتے ہیں۔ اسی سند بن میں اگست جی کے بھائی کا آشرم ہے اور وہاں جا کر کچھ دن نواس کرنا اور پھر لکھشن دشا کی طرف کنارے کنارے چلنے جانا، وہاں چار کوس کی دوری پر ہمارا رشی اگست کا آشرم ہے جس کے درشن ماتر سے سب پاپا دھل جاتے ہیں۔

شری رام چندر جی کا اگست منی کے آشرم میں جانا

سو تکیشن رشی کی پری کر مار کر کے شری رام چندر جی بنوں اور پھولوں کی ٹوہنیا دیکھتے ہوئے شام

کے وقت رشی کے آشرم میں پہنچے۔ اُس رشی نے شری رام چندر جی کا بڑے پریم اور آدر کے ساتھ
ستکار کیا۔ راتر ہی بھر وہیں دشرام کر کے پراتہ کال مٹی سے وداع ہو وہ اگست جی کے آشرم کی طرف
چلے۔ ارگ میں پھولوں سے بھری ہوئی لتاؤں سے بھرے ہزاروں برکھشوں کو دیکھا۔ دہنت ہاتھوں
کے سونڈوں سے توڑے ہوئے ہزاروں درختوں کو گرے پایا، اور انیک بانروں کو شکاؤں پر چھوٹے
پایا۔ تب بکھشیوں کے میٹھے سروں کو سن کر شری رام چندر جی بکھشن کے پر قی ہوئے۔ یہ ویرا دیکھو یہاں
کے بتوں کی ہر پالی، کیسی چکنی، کوئی جیو جنتو ایک دوسرے کو نہیں اراتا۔ مہا تا اگست نے اس بن کو اپنے
بتوں سے کیا شانت بنا دیا ہے۔ ان کے اثر سے بکھشن اس بن میں کسی پرکار کا خون خرابہ نہیں کرتے
اور بکھشن دہنت کو چھوڑ کر شانت جیون بسر کر رہے ہیں۔ بے بکھشن اس وقت تمام رشیوں میں
اگست جی کی پدی سب سے اونچی ہے۔ اس بن میں دیوتا، بکھشن، بکھش، گندھرو ناگ سب جاپوں
کے انسان دھرم پر چلتے ہوئے آپس میں پریم سے رہتے ہیں۔ اس شانت بن میں کوئی پور ڈاکو جھوٹا
یا کچی نہیں رہتا سو تو آگے جا کر مہارشی کو میرے آنے کی سوچنا دے۔

بڑے بھائی کی آگیا پاکر بکھشن نے آشرم میں جا کر مٹی کے شاگر کو کہا کہ ہے سو یہ! چکر دتی مہارام
دشرتھ کے بڑے پتر لگو کل اتنس اپنی پتی سمیت مہا مٹی اگست کے درشن کے لئے آئے ہیں۔ میری طرف
سے تو ان کو یہ سوچنا دے۔

جب شاگر دے جا کر بکھشن کا یہ نویدن اگست مٹی کو کہا تو وہ سنتے ہی خوش ہو کر شاگر دے ہوئے
رام کی باٹ دیکھتے دیکھتے میرے نیر تھک گئے۔ دھنیہ ہوں میں جو آج کنواں پیاسے کے پاس آیا...
ہے پتر! جلدی جا کر رام بکھشن اور ستیا کو لے آؤ۔ ان کے لئے پوچھنے کی کیا ضرورت تھی۔ تب سندر اور
چتر و چتر اس آشرم میں شری رام داخل ہوئے اور ادھر اگست مٹی بھی سو اگست کے لئے باہر نکلے اور رام
کا سو اگست کیا۔ رشی کو دیکھ کر رام چندر جی کا شر دھا سے سر جھک گیا، اور وہ بکھشن اور ستیا سمیت ہاتھ
جوڑ کر کھڑے ہو گئے۔ تب مٹی نے بڑے پریم سے انہیں بچایا اور یاد دہیہ ادر دھنیہ اور کھل پھولوں سے
ان کا ستکار کر کے کہا، ہے رام! چر کال سے میرے نیر چکر مہارام چندر لکھ کو دیکھنے کے لئے
تمس رہے تھے۔ آج بھاگیہ سے میں تجھ دھرا تا مستہ داوی یو دھا اور مٹی مان پیارے اتیتی کو اپنے
آشرم میں دیکھتا ہوں۔ یہ کہہ کر رام کو کچھ استر شستر دیتے ہوئے اگست نے کہا۔ ہے راگھو! یوتاؤں
اور اسروں کے سنگرام کے لئے پڑے ہوئے یہ استر شستر میں تہیں دیتا ہوں۔ جنہیں گمہن کرنے کے تو
یوگیہ ہے۔ ہے سور یہ کل سور یہ! یہ دو یہ دھنش جسے دشو کر مانے سورن اور وجر... سے بنایا
ہے میں تیرے لئے دیتا ہوں، اور یہ بان جو کھی بے ارتھ نہیں جاتے جن کی چمک سور یہ کی کرنوں

کے سامان ہے، اور برہما کے دیئے ہوئے ہیں۔ میں تیرے لئے دیتا ہوں، اور اندر سے فیض ہوئے
 آگ کے سامان چلتے ہوئے بانوں کے پھیلتے، یہ بھی نہ ٹوٹنے والا کھڑگ میں تجھے اور پن کرتا ہوں۔ ہے
 راگھو! انہیں دھارن کر کے تو اندر کے سامان ناقابل شکست ہو گا۔ ہے بہا بھاگ! تمہارے درشنوں
 سے میں کرتہ ہوا۔ اس ویرکشمین کے درشن سے بھی جس کے کندھے سنہار کو جیتنے کے لئے ہی بنائے
 گئے ہیں۔ میں خوش ہوا ہوں، اور یہ جانکی جس کا پتی پریم سنہار میں آدرش ہے، جس نے کبھی دکھ نہیں
 دیکھا تھا اور کیوں پتی پریم سے ہی چھایا کے سامان چھپے چھپے علی آئی اور اب راستے کی ٹھکانہ سے
 پیرت معلوم ہوتی ہے۔ اس کے درشنوں سے تو پایوں کا ناش ہو جاتا ہے۔ ہے رام! پراتہ کال سے
 ان کٹمن جنگلوں میں چلتے چلتے ٹھکن ہو جاتی ہے۔ اب تم وشرام کرو اور بن باس سال کو یہیں بسر کرو۔
 مٹی کے ٹکڑے سے یہ پیار بھرے دھن سن کر رام نے ہاتھ جوڑ کر اتہ دیا ہے مٹی سریشٹہ! بڑے
 جتن سے بھی راہ بہا راہ جن کے درشن نہیں کر پائے ہیں آج میں ان کو ان نیتروں سے دیکھ رہا
 ہوں۔ مجھ سے بڑھ کر آج سنہار میں کون بھاگیہ وان ہے۔ ہے پتو دھن! بھائی اور استری سیت
 میں آپا کا احسان مند ہوں۔ آج کی راتری میں یہاں آرام کروں گا، مگر بن باس کے باقی دن
 گزارنے کے لئے کوئی ایسا استھان بناؤ جہاں پھلوں پھولوں والا سکھن بن ہو، اور نزل جل سے
 بھرا ہو۔ ہے ہما منے! وہاں میں آشرم بنا کر سکھ سے رہوں گا۔ اگست مٹی نے کچھ سال دھار کر کے
 اتہ دیا ہے رگھو نندن! میرے اس آشرم کو تم اپنا ہی سمجھو۔ آپ کے چرنوں کی دھول سے یہ
 گنیا پو تر ہوئی، آپ کے یہاں تو اس کہنے سے میں سمجھتا ہوں کہ میرے بھاگیہ جاگے پر تو اگر تم
 ایکانت میں ہی آشرم بنانا چاہتے ہو تو یہاں سے آٹھ کوس دور تیخ دنی نامک مہا بن ہے۔ جو پھلوں
 پھولوں سے بھرا ہوا اور انیک پرکار کے مرگ پھنسیوں سے بکیتا ہے۔ جہاں پر بت سے اتہ کر ٹھنڈے
 جل والی گوداوری ندی سدا بہتی رہتی ہے۔ اور جن کی شوبھا کو دیکھنے کے لئے دیوتا بھی ترستے ہیں۔ ہے راگھو!
 وہاں تو آشرم بنا کر تپا کی آگیا کا پالن کرو وہاں سیتا پرکرتی کی شوبھا کو دگنی کرے گی۔ وہ استھان بہت سندر
 ہے۔ پو تر اور صاف ہے۔ یہ جو بدھوک بن سامنے دکھائی دیتا ہے، اس کے اتر میں جانا، اس کے آگے
 پر بت آئیگا اسکے سیمپ ہی تیخ دنی کا منوہرن آئے گا۔

تب سندھیان پاناکر کے وہ راتری انہوں نے وہیں بسر کی اور بڑی بھور اگست مٹی سے وداع ہو کر
 لکشمین اور جانکی سیت تیخ دنی کی طرف چلے پڑے۔

شری رام چندرجی کی جٹایو سے بھینٹ!

اسی آگے آگے رام اور چھپے لکشمین اور پنچ میں سیتا جی پنچ وٹی کی طرف چلے۔ اُس وقت وہ تینوں اس پر کار شو بھائے مان ہوئے بیسے جیو اور برہم کے پنچ میں ایسا کا پردہ ہوتا ہے۔ کندھوں پر دھنش بان دھارن کئے چتر و چتر بھو لوں کی سوگندھی میں بے ہوئے بنوں کو پار کرتے ہوئے انہوں نے ایک پرست آسکار والا بڑا منتر دیکھا، لکشمین نے اُس بھیم کائے آدنی کو رکشش سمجھا، اور دھنش تان کر بوجھا۔ تم کون ہو؟ لکشمین کے اس پرسن کا اتر ماتہ جوڑ کر دیتے ہوئے اُس نے شری رام کو کہا۔ ہے دشر تھی! اڈنگ بن میں تمہارے آنے کی خبر پا کر کئی سال سے میں یہاں پڑا ہوں۔ ہے ویر! تو مجھے اپنے پتا کا ستر سمجھ۔ میرا نام جٹایو ہے اور میری جاتی گردھ ہے، اردن کا پتر ہوں۔ ہے رام! بن میں اپنے ساتھ رہنے کی مجھے آگیا دو۔ میں سدا تمہاری سہائتا کرتا رہوں گا۔ جب تم اور لکشمین بن میں گھومنے جاؤ گے تو میں جاگتی کی رکشا کیا کروں گا۔ اتنا کہہ کر جٹایو نے رام اور لکشمین کو چھاتی سے لگایا، اور پھر ان کے ساتھ پنچ وٹی کی طرف چلا۔



شری رام چندرجی کا آشرم بنانا

پنچ وٹی میں پہنچ کر رام چندرجی لکشمین کے پریتی بولے۔ اگست منی کا بتایا ہوا پنچ وٹی بن یہی ہے۔ ہے ویر! یہ دیکھو سدا کھلے رہنے والے پھول بن کو کیسے سندر مناظر پیش کر رہے ہیں۔ یہاں پر کوئی اچھا سا استھان دیکھ کر آشرم بناؤ۔ ہے لکشمین! یہ دیکھو سندر جل والی گوداوری، جس کے تٹوں پر اُگے پشپو کے برکش پرتے دایو سے جھول رہے ہیں۔ جس میں مہنس، جل، گنگا اور چکر واک کھیل کر رہے ہیں۔ جس کے کنارے پر مرگوں کے جھنڈ گھوم رہے ہیں، اور جو دھیمے دھیمے بہہ رہی ہے، اور یہ دیکھو اُونچے اُونچے برکش پھلوں کے بھار سے جھکے کیسے شو بھاد رہے ہیں، اس کے انیک استھان سورن، چاندی اور تانبے کی دھا توؤں سے کیسے چکا رہے ہیں۔ ان کے پیلے، سفید اور لال پرکاش سے سنگھار کئے ہوئے ہاتھیوں کے سامان دیکھو پڑتے ہیں۔ اور یہ بن بھی تال تال کھیل ناگ کیشتر آرم اشوگ دیو داؤ چندن کدھمب بڑششی دھا دا پودوں اور برکشوں سے بھرا ہوا کیا سہا ونا معلوم ہوتا ہے۔ سو ہے ویر! اس پوتر استھان پر آشرم بنا کر رہنا اچیت ہے۔ تپا بڑے بھائی کی آگیا پاکر لکشمین نے فوراً لگیا بنانی شروع کر دی۔ کھنتر سے گھو دھپلے بھونی کو ایکسار کیا پھر سنی کی دیواریں بنا کر ان پر ششی کی لکڑیاں ڈال کر، بن کے گھاس پھوس سے اُس پر چوت بنا ڈالی۔ اس کے بعد پھر ایک اور اُسی کے سامان پتوں کی لگیا بنائی اور پھر کنگ مٹی باڑ چاروں طرف لگیا کے لگا دی اس پر

کھینا کر اُس کو دیکھنے کے لئے رام چندرجی کو کہا، شری رام چندرجی اور جاگتی اُس کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے اور ٹھٹھن کو گلے سے لگا کر بولے۔ ہے بتس! تمہارے جیسے پتر کے ہوتے ہوئے میرے لئے بن میں گھر سے ادھک آرام وہ ہو گیا ہے، اُس کے بعد ہون گیا کہ شری رام نے ستیا سمیت کھینا میں پرورش کیا۔ ٹھٹھن محو ہو کر ان کی خدمت کرنے لگا۔ اور یہ تینوں اُس آشرم میں دو یہ سکھ کو پراپت کرتے ہوئے نو اس کرنے لگے۔

شرت کال کے دو ماہ سکھ سے بیت گئے، اور ہدیت رتو گئی۔ ایک دن سورئہ اُدے کے سے شری رام چندرجی جاگتی سمیت گوداوری ندی پر اشنان کے لئے چلے۔ پیچھے پیچھے ٹھٹھن گھڑا اٹھائے چلا، جب ندی پر پہنچے تو ٹھٹھن سردی اور ٹھنڈی دایو سے جسم تن ہو گیا۔ اُس سے ٹھٹھن کنارے پر گھڑا رکھ کر بولا۔ ہے ما با ہو! اب وہ موسم آ گیا ہے جو آپ کو بہت پیرا ہے۔ یہ رتو کیا ہے مانو برسوں کا گنا ہے۔ دیکھئے سردی کیسی سخت پڑنے لگی ہے۔ پر تقویٰ اناج سے بھر پور ہو رہی ہے۔ آج کل جل نہیں ٹھاتا، پر آگ اچھی لگتی ہے۔ نگرہوں میں لوگ دھوم دھام سے گیوں میں اناج کی پوجا کر رہے ہیں۔ سارے بھارت ورش میں دودھ، دہی اور گھی کی ندیاں بہنے لگی ہیں، راجے بہا راجے خستہ دوز کو فسخ کرنے کے لئے چڑھ نکلے ہیں، اور سورئہ کے ٹھٹھن ہونے سے اترہ دشا شو بھا بن ناری کے سان ہو رہی ہے۔ سورئہ کے دور ہو جانے سے ہمالیہ پر برف کے انبار لگ گئے ہیں اور وہ اپنے نام کو سارے تنگ کر رہا ہے۔ آج کل بن دو پیر کال میں گھوٹنے کیلئے اچھے ہیں۔ سورئہ کا تپا کیسا پیرا لگتا ہے اور چھایا کیسی دکھ دیتی ہے۔ منہ تیج والے بھگوان بھاسکر اور اس سے ڈھکا ہوا سارا بن پالے سے پٹو ٹھٹھن کو جا د بنا رہا ہے۔ ہے رام! آج کل راتریاں ٹھنڈی، برف سے دھندلی اور لمبی ہو گئی ہیں، کہ پالے کے ارے انسان ٹکڑا جا رہا ہے۔ پر صبح ہونے میں نہیں آتی۔ اس سے کھرے کے چھا جانے سے چند رات ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جسے سانس لگنے سے شیشہ دھندلا ہو جاتا ہے۔ دیکھئے، اگرچہ پورن ماشی کی راتری ہے، پر نتو چندر ویر کی چاندنی کیسی ہلکی سی ہو رہی ہے۔ ہے ہما بھاگ! سردی کا کھ بھی پر چند دھوپ اور کھنور سردی کو برسوں کا کھلے بنوں میں بہن کرنے سے اسی چندرما کے سماں ٹیام رنگ ہو گیا ہے۔ برف سے ملا ہوا پتہ ٹھٹھن دایو جو آگے سے بھی زیادہ ٹھنڈا ہو گیا ہے، کس پر کار اپنے سرد جھونکوں سے جسم کے رونگٹے کھڑے کر رہا ہے۔ ہے ناٹھ! جو اور گیہوں کے ان گھیتوں میں کس پر کار اوس کے بند وٹنگ رہے ہیں۔ مانو قدرت نے موتی بکھیر دیئے ہوں۔ ہے تا تا! سورئہ کتنا اُد پر آ گیا ہے۔ پر نتو پالا ابھی گھٹنے کا نام نہیں لیتا، اور پر بھات کال کی دھند میں لپٹا سورئہ کرنوں کے نہ ہونے سے سلی بٹھا والا چندرما ہی تو دکھائی پڑتا ہے۔ یہ دیکھئے ہری ہری گھاس جو اوس سے گیلی ہو رہی ہے پٹی ہوئی بن کی جھوٹی کیسی سہاونی دیکھ پڑتی ہے اور وہ دیکھئے جنگلی باغی جو کہ پیاس سے پیرتا ہے پر نتو بے حد ٹھنڈے جل کو

چھو لینے سے کس پر سار سونڈ کو سکوتر رہا ہے، اور یہ جل میں کھینے والے سارس، چکود اور چکودے اس پر کازندی کے کنارے چپا چپا بیٹھے ہیں، جیسے یہ دھ سے جیسے بھیت ہوئے کازر متیہ چپا چپا الگ کھڑے بھتے ہیں، کھڑے اور اندھکار میں ڈوبایہ بن ایسا معلوم ہوتا ہے، انو چادر لپیٹ کر سو رہا ہے۔ اس سے کھڑے ۵ ندی کا جل ڈھکا ہوا ہے۔ کنارے کی اوس کے جل سے بھگی ہوئی ریت پاؤں کو گھائل کر رہی ہے۔ جراتا! سردی سے کلوں کے پتر جھڑ گئے ہیں، اور کیول ٹھنڈھ کھڑے رہ گئے ہیں۔ ہے پر شو تم! ایو دھیا کے باہر بھرت اس سے تمہارے دیوگ کا ڈکھ سہن رہا ہے۔ جو اس پالے سے بھی ادھک ڈکھ دانی ہے۔ دھنیہ پر وہ کیلی رست جو راجیہ پا کر بھی راجیہ کے ٹکھوں کو چھوڑاں ٹھوڑ بھینتا رتو میں بھوخی پر سوتا ہے اور پھلار کر کے تپوی جیون بسر کرتا ہے۔ بلاشبہ وہ اس سے آپ کے سان جٹا منڈل ہاندھے کنڈل ہاتھ میں لے اپنے پردھانوں سمیت سر یو کے بے مد ٹھنڈے جل میں اشنان کرتا ہوگا۔ ہے دیو! سکھ اور یثو رہے میں بلا سو کمار دیہ والا بھرت کس پر کازر راتری کے خاتے پر برف جل میں اشنان کرتا ہوگا۔ ہے تات! کمل کے سان نیروں والا، شام ورن، سندروپ والا، تلی کر والا، لپی بھجاؤں والا، میٹھا بولنے والا بھرت سب پر کازر کے عیش و عشرت پر لات مار کر آپ کی بھگتی میں لین ہے۔ اوہ، حیرت! اس نے بکینٹھ کو جیت لیا۔ ہے تات لوگ کہتے ہیں کہ منٹھ اما کے بھاد پر جاتا ہے۔ پتا کے نہیں۔ پر نتو بھرتا نے یہ بات الٹی کر دی ہے۔ کیونکہ وہ اپنی ظالم فطرت اما کے پچھے نہیں گیا جو اس کے ہارے اور سارے دیش کے ڈکھ کاکارن ہے۔ نکمشن کے منٹھ سے کیلی کی نذا سن کر شری رام چند رچی نے کہا، ہے ویر! کیلی کی نذا مت کرو۔ کیونکہ بن باس میں میں نے تپوی دھرم گرہن کیا ہے، اور تپویوں کے لئے دوسروں کی نذا کرنا اور سننا مناسب نہیں ہے۔ کیلی جیسی بھرت کی اما ہے ویسی میری بھی ہے اور میں تو بھرتا کے ان مدھر اور نمر وچنوں کو کبھی نہیں بھول سکتا، جو اس نے چتر کوٹا میں آ کر میرے پر تپتی کہے تھے۔ ہے نکمشن اوہ دن کب آئے گا جب ہم چاروں بھائی ایک دوسرے کے گلے ملیں گے۔ اس پر کازر بھرتا کے دیوگ میں بیاگل ہوئے شری رام اور نکمشن نے جانگی سمیت برف کے سان ٹھنڈے جل والی گوداوری میں اشنان کیا ہے

شورپ نکھا کاناک کان کاٹنا!

شری رام چند رچی نکمشن اور جانگی اشنان کر کے آشرم میں پہنچے، تو اچانک ایک نکمشن کنیا و بال آئی، اور تپوی مکھ منڈل والے، لپی بھجاؤں والے، مت چال والے، کمل نین و شال ہر دیہ، سو کازر تیلے رنگ والے، کام دیو کے سان سندروپ کو دیکھ کام سے موہتا ہو گئی، اور پاس

آکر بولی تم کون ہو؟ اور اس بن میں جہاں راکھشوں کا راجہ ہے، کس لئے آئے ہو؟ تمہارا پتہ یوں
 کا بھیس ہے کہ وحش کندھے پر رکھے استری سمیت گھومتے ہو۔ یہ دونوں متفاد دھرم دیکھ کر مجھے حیرت
 ہوئی ہے سو تم اپنا حال کہہ کر میرے ہتھکڑیاں کو دور کرو۔ غورپا ٹکھا کے اس پر کار پوچھنے پر شری رام
 چندرجی بولے۔ ہے راکھشی کنیا! میں چکرورتنی راجہ دشرکھ کا پتر رام نام سے مشہور ہوں۔ یہ میرا چھوٹا
 بھائی ہے اور یہ متھلانریش راجہ جنگ کی پتری سستی سیتا ہے۔ بتا کی آگیا سے چودہ برس بن میں نواس
 کرنے آیا ہوں، ہے راکھشی پتری! اب تو بتلا کہ کس کارن یہاں آئی ہے؟ کیا تیرا نام ہے اور کس مقصد
 سے ان بنوں میں تو اکیلی گھومتی پھرتی ہے۔ تب کام سے پیرتا ہوئی ہوئی راکھشی کنیا نے جواب دیا۔
 ہے رام رتنی کے سامان سند رکھ والی میں بے خوف ہو کر سدا ان بنوں میں گھومتی رہتی ہوں۔ تینوں لوگوں
 کو جیتنے والے لنگاپتی کی میں بہن ہوں۔ بڑے ڈیل والا، بل کے نشہ میں سدا سویا رہنے والا کنبھ کرن،
 اور دھیشن یہ دونوں بھی میرے بھائی ہیں۔ جو لنگا میں ہی نواس کرتے ہیں، اور ہے رام! کمر اور ووشن
 جن کے پر اکرم کے سامنے ٹھہرنے والا سنہار میں کوئی بر لاہی ہوگا، وہ بھی میرے بھائی ہیں، جو اس
 پنج وٹی کے سوامی ہیں۔ ہے رام! تیرے روپ اور سڈول شری کے کو دیکھ کر میرا سن میرے ہاتھ سے
 جاتا رہا ہے، اور ہر دیہ سے تجھے اپنا چلی مان چلی ہوں سو آپ میرا ہاتھ سو لیکھا کر کے چر کال تک میرے
 ساتھ سکھ سے رہو۔ اہو بھگیاہی ہے رام تیرے، جو اچانک تین لوک کے راجہ راون کے ساتھ تیرا
 تعلق ہو گیا، اور وہ استری تجھے اپنا ہر دیہ دے چکی ہے جس کے پراپتی کے لئے سینکڑوں راجہ اور بھاراجہ
 پان دینے کو تیار ہیں۔ اس بڑے پیٹ والی بد صورت راکھشی کے کنبھ سے یہ وچن سن کر شری رام چندر
 جی بولے۔ ہے بھدرے! میں شادی شدہ ہوں، اور یہ میری استری ہے۔ دھرم انوسار میں تمہیں
 ورنے قابل نہیں ہوں، ہاں میرا بھائی لکشمین اکیلان میں آیا ہے۔ سو تو اسے اپنا پتی بنا کر سکھ سے
 نواس کر۔ یہ سن کر کام کی آگ سے جلتی ہوئی غورپا ٹکھا فوراً اٹھ کر لکشمین کے پاس جا کر بولی۔ ہے
 راجا کمار! تیرے سند روپ کو دیکھ کر میں مگدھ ہو گئی ہوں۔ سو مجھے استری روپ سے اٹھی کار کر کے میرے
 ساتھ سکھ سے نواس کر۔ راکھشی کے ایسا کہنے پر اک جتور لکشمین بولا۔ ہے سندری! راج کنیا ہو کر تو مجھے
 واس کی استری بننا پسند کرتی ہے۔ داسی کہلانے سے سنہار میں تیرا تان گھٹا جائے صلا سو جو ووشال
 لوچنے ارام گی ہی تو چھوٹی پتی بن۔ اُسی کے تو یوگیہ ہے لکشمین کے اس جواب سے خوش ہو کر وہ
 بھیا ناک راکھشی کنیا پھر رام کی طرف لوٹی اور کرودھ سے کانپتی ہوئی بولی۔ ہے رام! اس کرال
 روپ والی، اسی جتنا جو کہ لڑھی کے کارن میرا پان کرتا ہے۔ سو آج اسے چر کر تیرے سامنے کھاؤ گی
 پھر تیرے ساتھ دواہ کر کے اسی بن میں تیرے ہی ساتھ نواس کروں گی۔ اتنا کہہ کر وہ بھیںکر راکھشی

نیتروں سے آگ برساتی ہوئی کرودھ سے سیتا کی جانب بھٹی، بجلی کے سان اچانک سیتا پر گرتی ہوئی
 شورپا نکھا کو رام نے بڑی مشکل سے سنبھالا، اور پھر نکشتن سے بولے، ہے ویر! اس دُشٹ، ظالم اور
 نردوئی رکشتنی کے ساتھ مذاق کرنا اچھا نہیں ہے۔ ہے تاں! سیتا آج سو بھاگیہ سے ہی بچ گئی ہیں سو
 تو اس کو روپا پوچھلی کے ناک کان کاٹ کر اسے سبق دے۔ رام کی یہ آگیا پاتے ہی لہی بھجاؤں ولے نکشتن
 نے پھرتی سے اُس کے ناک کان کاٹ ڈالے۔ اُس سے وہ گھور پیرا سے بیاکل ہوئی ہوئی خوفناک جھوں
 سے بن کو گونجاتی ہوئی، جہاں تہاں خون گراتی ہوئی، اپنے بھائی کھر کے سامنے اس پر کار جاگری جیسے گلن
 منڈل سے بجلی گرتی ہے۔ لہو سے بھری ہوئی اپنی بہن کو باحقہ کے سہارے سے اٹھاتا ہوا کرودھ سے کھڑا ہوا۔
 ہے بہن! یہ میں آج کیا دیکھتا ہوں، کس پانی نے تیری یہ دشا کی ہے۔ کس نے زہر لے سانپا کو انگلی سے
 پھڑپھڑا ہے۔ آج میرے تیزبان کس کے کیجے کا خون پینا چاہتے ہیں۔ ہے شورپا نکھا! گھبراہٹ۔ ہٹ پھوڑ
 کر بھے سارا حال تبلا۔ بھائی کے دھیرج بھرے وچن سن کر وہ بولی۔ ہے کھر! ایو دھیا پتی دشرتہ کے دو
 پتر پڑے پر اگر نمی، تیجسوی اور بل ولے اس بن میں آئے ہیں۔ اُن کے ساتھ میں نے اپسراؤں سے بڑھ
 کر یہ... ایک سندر استری دیکھی۔ میں نے ان کے پاس جا کر اُسی استری کے بارے میں پوچھا جس سے
 کرودھ ہو کر انھوں نے میرے ناک کان کاٹ ڈالے۔ ہے بھائی! اُن دونوں بھائیوں کا اور اس سفید
 بدن استری کا خون میں جب تک نہ پیوں گی، تب تک میرا ہر دیہ شانیت نہ ہوگا۔ بہن کے مکھ سے یہ حال
 سن کر کرودھ سے کانپتے ہوئے کھر نے چودہ رکشتوں کو جو بڑے بلوان اور بھیم کائے تھے، شورپا نکھا
 کے ساتھ بھیجا، اور آگیا دی کہ اُن دُشٹوں کو استری سمیت مار ڈالو۔ آج میری بہن خون سے تربیت ہوگی۔
 تب باغیوں میں بڑے بڑے پردہ ڈنڈ لے کر اور گمزد سنبھال کر وہ کالے کالے رکشتوں کو شورپا نکھا کے
 ساتھ اس پر کار چلے جیسے آندھی کے ساتھ بادل چلتے ہیں۔ شری رام چندر جی نے اُن رکشتوں کو شورپا
 نکھا کے ساتھ آتے دیکھ کر کہا ہے ویر! دیکھ یہ موت سے گھرے ہوئے رکشتش ہم پر چڑھ آئے ہیں۔
 تو سیتا کی رکشا کر میں دیکھتے دیکھتے ان کو ہم لوک پہونچاؤں گا۔ اس پر کار دمنش تان کر کھڑے ہوئے اور
 پاس آئے ہوئے شری رام چندر جی بولے۔ اے ادھم رکشتشوں! پتیوی دھرم کا پالن کرتے ہوئے ہم
 اس بن میں تو اس کرتے ہیں، اور بنا پردہ دیکھے کسی کو کچھ نہیں کہتے۔ سو تم آشرم سے دُور رہو اور لوٹا جاؤ
 جب تک میرے دمنش سے تیر نہیں چھوٹے۔ اپنے پران بچا کر بھاگ جاؤ۔ رام کے مکھ سے یہ وچن سن کر وہ
 ابھیان سے بھجاؤں کو تولتے ہوئے شستہ اٹھا کر اُن پر جھپٹ پڑے۔ پر تو جلتے ہوئے آگ کے سان چودہ
 تیزبان رام نے اُن کی طرف چھوڑے جو اُنکی چھاتی کو پھاڑ کر اندر ایسے گھس گئے، جیسے سانپا ہانیوں...
 میں گھس جاتے ہیں۔ اور وہ لہو لہاں ہوئے ہوئے بھون پھر کر گر پڑے۔ بے جان رکشتوں کو زمین پر

گرا دیکھ کر شورپا نکھا خوف زدہ اور دوڑتی ہوئی کھر کے سامنے جا کر رونے لگی، اس کو اس حالت میں دیکھ کر کھر نے کہا، اب تیرے رونے کا کیا کارن ہے؟ کیا وہ چودہ رکشش میرے حکم کو ٹال کر کہیں چلے گئے ہیں، یا ڈر کر بھاگ گئے ہیں۔ ہے شورپا نکھا! تو ادھیر نہ ہو، اور اپنے شتر کو میرا ہی جان۔ کھر نے جب ایسے دھیرج بندھانے والے شبد کہے تو وہ لکٹی روتی ہوئی بولی۔ جن چودہ بھیم کائے رکششوں کو تم نے رام کو مارنے کے لئے بھیجا تھا وہ سب کے سب پر اگر مری رام کے ہاتھوں چھن ماتر میں مارے گئے۔ سو ہے بھائی! اندر کے سان بل والے رام سے خوف زدہ ہو کر میں تیرے پاس آئی ہوں، جو کچھ میں شکتی ہے تو ان کانٹوں کو ابھی جڑ مٹوں سے اکھاڑ دے نہیں تو سب رکشش ان کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔ اور آخر میں تیرے لئے بڑے بھٹے کا سامنا ہوگا۔ ہے کھر! میری ناک کاٹ کر حقیقت میں اس نے تیری ہی ناک کاٹ ڈالی ہے۔ بہن کا اپنا بہن کر تیرے جینے سے مر جانا بہتر ہے۔ اگر تم نے میرے اپنا کا بدلہ نہیں لیا تو میں ابھی تیرے سامنے پران تیاگ دوں گی۔

شورپا نکھا سے بیڑ کایا ہوا کرودھ سے نیرلال کر کے بولا۔ ہے شورپا نکھا! رام کا تیج میرے سامنے ایسا ہی ہے جیسے سوریہ کے سامنے جگنوبا۔ آج میں اُسے ہم پوری کو پیونچاؤں گا۔ اُس کے سانس ختم ہو چکے ہیں۔ اس پر کار بہن کو تسلی دے کر وہ رکشش راج و چتر گھوڑوں والے سوریہ کے سان چکے ہوئے رتھ کو لے کر چودہ ہزار رکششوں کی سینا کے آگے آگے چلا۔ ان رکششوں کی میٹھ کے سان گرجتی اور ڈھول سے سوریہ کو چھپاتی ہوئی سینا شورپا نکھا کے دکھائے مارگ پر چلی۔ اتنی بڑی سینا کو دیکھ کر شری رام چندر جی رکشش سے بولے! بڑا بھٹے سامنے آیا ہے اتنا! آج ہو کی ندی بہے گی۔ آج رکشش لوگ ایک آریہ کا بل دیکھیں گے۔ ہے رکشش! ہماری جے ہوگی اس میں تنک بھی شک نہیں۔ کیونکہ میری دائیں بھجیا بار بار بیڑک رہی ہے۔ تو جانکی کو لے کر پریت کی ادھیری گھیا میں چلا جا۔ بھائی کی آگیا کے آگے سر تسلیم کر کے رکشش سینا سمیت پریت کی کندرا میں چلا گیا۔ تب شری رام نے ٹوٹے والا کوچ دھارن کیا۔ آگ کے سان اُسی کوچ کو دھارن کرنے سے شری رام ادھیرے میں اُٹھی آگ کے سان چکے لگے۔ اُس بے مثال اور خوفناک سنگرام کو دیکھنے کے لئے دیوتا، مکیش، کتر اور چارن اکٹھے ہو کر شری رام چندر جی کی استثنیٰ کرنے اور پر ماتا سے پکارنا کرنے لگے کہ ہے تر لو کی کے پالک! پرہتوی کو پیڑا دینے والے.... رشیوں، منیوں کو ڈکھ دینے والے رکششوں کا شری رام چندر جی کے ہاتھوں، جو گتو پالک اور براہمن رکشش ہیں، ناش ہو دے۔ تب ان چندر جی نے چاروں طرف رکششوں کی سینا کو دیکھ کر کہا کرودھ سے وحش لی ڈوری پر بان جوڑا۔ تیج سے بھیم ہونے والی قیامت کی آگ کے سان جلتے ہوئے رام کی آنکھوں کو دیکھ کر تین لوگ بھٹے سے کانپ اُٹھے۔ ادھر بڑے تیج والا رکشش راج کھر رام کے آشرم پر پہنچ کر سینا

سہمت اس پر کار بانوں کی درشا کرنے لگا، مانوسنا رکناش کرنے کے لئے سارے اول بارش کرتے ہوں۔ کھرا اور اس کی سینا سے چھوڑے ان بانوں کو شری رام ایسے دھیر بھارت سے سویکار کرتے رہے جیسے سمندر ندیوں کو۔ سینکڑوں بانوں سے لہو لہاں ہوتے شری رام چندر جی اس پر کار اپنے استھان اچل، اور اڈول کھڑے رہے جیسے بجلیوں کے پر ہار (چوٹا) سے ہالیہ۔ اس سے ان کی شو بھاشام کے گھرے بادلوں میں سور یہ کے سماں ہو رہی تھی۔ تب بڑے کرودھ سے شری رام چندر جی اپنے دھنش کو گول سنڈلا مار کر کے دیگا سے بان چھوڑنے لگے۔ ان کی تیزی اور بھرتی کو دیکھ کر دیوتا لوگ حیرت میں آ گئے۔ بانوں کو نہ جوڑتے، نہ کھینچتے اور نہ چھوڑتے کوئی دیکھتا۔ کیول چمن چمن میں سینکڑوں رکششوں کو بھومی پر لٹاتے ہی دیکھائیا۔ تھوڑے ہی سے میں اس دشر تھ ندن نے ہزاروں رکششوں کو مار کر تتر بتر کر دیا۔ شری رام جی کے بانوں سے وہ رکششوں کی بڑی سینا بن کے بانوں کے سماں چلنے لگی۔ دیکھتے دیکھتے رکششوں کی لاشوں سے میدہ کشیتر بھر گیا۔ اور چلنے کے لئے مار گنا رہا۔ تب خوف زدہ ہوئے ہوئے رکشش رام کے تچ کو سہن نہ کرتے ہوئے ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ دوشن نے اپنی سینا کو گرتے مرنے اور ہائے ہائے کرتے دیکھ میگہ گرجنا کی اور تیز بانوں سے شری رام چندر کو گھیر لیا۔ دوشن کو سامنے دیکھ بھگوان کے کرود کی کوئی انتہا نہ رہی۔ انہوں نے چلتے ہوئے گھرے اس کے دھنش کو کاٹ ڈالا، اور چار بانوں سے چاروں گھوڑوں کو زمین پر سٹلا دیا، اور پھر آدھے چندر آکار ولے بان سے اس کے سار تھی کا سر کاٹ دیا۔ گھوڑوں سمیت سار تھی مر جانے پر شری رام چندر پر دوشن نے کرودھ سے ایک بڑا بھاری پڑھی اٹھایا اور ان کے سر پر پیونچ گیا۔ تب بڑی بھرتی سے بھگوان نے اس کے دونوں ہاتھ کاٹا ڈالے۔ بھجاؤں کے کٹ جانے پر پٹرتا ہوا ہوادہ زمین پر گر کر بے ہوش ہو گیا۔ اس رکشش کے گرنے پر دیوتاؤں کا دھو سادھو کی دھونی کی۔ اپنے سینا پتی گھر کے بھائی دوشن کی یہ دشا دیکھ کر ہزاروں رکشش ایک ساتھ رام چندر جی پر ٹوٹ پڑے۔ پرنتو بہا پر اگر می شری رام نے سورن اور وجہ کے بنے بانوں کے ذریعہ انہیں وہیں ڈھک کر دیا۔ کھلے ہوئے بالوں والے اور خون سے لٹھ پٹھ ان رکششوں سے میدہ بھومی ایسے پٹا گئی جیسے گیہ کی ویدی پر کٹا۔ خون سے لٹھ پٹھ رکششوں سے وہ بھومی نرک کے سماں دکھائی دینے لگی۔ چودہ ہزار بھنگر رکششوں کو اکیلے رام چندر جی نے مار ڈالا۔ کیول سینا پتی تری شر اور رکشش راج کھر یہ دونوں ہی پٹ سکے تب پرانوں کا موہ چھوڑ کر تری شر اترتھ سے کود پڑا اور ہاتھ جوڑ کر گھر کے پرتی بولا۔ ہے ہاتھ! آپ مجھے رام کو مارنے کی آگیا دیں۔ رن بھومی میں میں آپ کے کھائے ہوئے ان کو سار تھک کروں گا۔ آج آپ بہا با ہو رام کو میرے ہاتھوں مرادیکھیں گے یا مجھے ہی میدہ بھومی میں لیٹا پائیں گے۔ تب کھرنے خوش ہو کر اسے آگیا دی، اور ہم راج سے بلایا ہوا تری شر رام کو مارنے کے لئے ایسے دور ایسے پتنگ

دیکھ کر دوڑتا ہے، اُدھر شری رام نے بھی بانوں سے تری شتر کا سواگت کیا۔ لمبی بھجاؤں والے شری رام چند رچی نے تیز بانوں سے اُس کے سار سار گھوڑے اور جھنڈے کو کاٹ دیا۔ یہ دیکھ کر تری شتر اُکھلا ہاتھ میں لئے رتھ سے کود کر شری رام کی جانب دوڑا، مگر بہا بلی دسرتھ نندن نے اُسے نزدیک آنے کا موقعہ ہی نہ دیا اور ایک تیز بان اُس کی چھاتی میں مارا جو اُس کے کوچ کو بھاڑ کر ایسے اُس کی چھاتی میں گھس گیا۔ جیسے سانپ بانہی میں داخل ہوتا ہے۔ اُس بان کے لگتے ہی کھر کی سینا کا سینا پتی بہا پر اکر مئی بھیم کر ماتری شتر اُمر گیا۔

دوش اور تری شتر کے مر جانے پر کھر اکیلا رہ گیا، اب وہ اکیلا ہی رام کے سامنے چلا۔ اور کرودھ سے بانوں کی درشا کرنے لگا۔ دیکھتے دیکھتے اُس بہا رتھی نے بانوں سے دشاؤں کو بھر دیا۔ اُدھر شری رام چند رچی نے بھی آگ کے سان چلتے بانوں سے کھر کے رتھ کو بھر دیا۔ پھر دونوں طرف سے بانوں کی ایسی بارش ہوئی کہ سارا آکاش بھر گیا اور دیو کا مارگ بھی ٹک گیا۔ اُس وقت خوش ہو کر کھر گر جا اور رتھ کو رام چند رچی کی جانب بڑھایا، اور اُن پر بانوں کی بارش کرنے لگا۔ گھوڑے ہی سے میں اُس رکشش نے شری رام کے دھنش کو کاٹ ڈالا، اُس رکشش کے اس بھیانک ایدھ کو دیکھ کر دیو تالوگ سانپ اُٹھے۔ مگر بے مثال طاقت والے بھگوان رام نے اُگت سنی کا دیا ہوا بڑا دھنش اٹھایا اور اُسے تان کر کھر کی جانب دوڑے اور چمن ماتر میں کھر کے گھوڑوں اور سار رتھی کو مار گرایا۔ اپنے آپ کو رتھ میں دیکھ کر وہ کرودھ کر نیچے کود پڑا اور رام کی جانب دوڑا۔ اُسے موت کے سٹھ میں آتے ہوئے دیکھ کر بھگوان رام بولے۔ ہے رکشش راج! نزدوش پرانیوں کو دکھ دینے والا دشت، پاپی منشیہ برہما ہڈ کا سوا جی بھی کیوں نہ ہو پر نتوانت میں وہ اپنے پاپ کا پھل ضرور بھوگتا ہے۔ ہے پاپا چاری! فطرت سے ہی دشت اور ظالم کرم والے انسان کے پران لینے والے اس پرکار گھات میں لگے رہتے ہیں، جیسے سانپ کو مارنے کیلئے۔ ہے فی شاچرا ڈنڈک بن میں رہنے والے، کسی کو دکھ نہ دینے والے آتما کے ساکھتات میں لگے ہوئے قیوبوں اور سنی گن کی ہتیاؤں کا پھل آج تجھے پراپت ہونے والا ہے۔ ہے کھر! پاپ کی جڑ نہیں ہوتی اور انسان کے کرم اپنے پال پر پھلتے پھولتے ہیں۔ جیسے رتھ کے آتے پر پھل بھوک۔ زہریلا اناج اپنا اثر جلد ہی ہی دکھاتا ہے، ہے رکشش! پاپیوں کو مار کر اس دھرتی کا بھار اتارنے کے لئے میں یہاں آیا ہوں۔ سو تو اپنے آپ کو مرا ہوا ہی سمجھ۔

شری رام چند رچی کے مکھ سے یہ دچن سُنا کر۔.... کھر نے جواب دیا۔ ہے کاسکتیقہ! ویر لوگ اپنے منھ سے اپنی پر خننا نہیں کیا کرتے۔ تم نے اپنی پر خننا کر کے اپنی بھننا ظاہر کی ہے۔ مجھ کو مارنگی طاقت تم میں نہیں ہے۔ یہ میری گداجس نے ہزاروں آدمیوں کے پران لئے ہیں، آج تمہیں بھی رن بھومی میں

سلائے گی۔ آج میری بہن کا بدلہ نہیں ملے گا۔ اتنا کہتے کہتے بجلی کے سامان چمکتی گدا کھر نے رام کی جانب پھنکی۔ پرتو
 یم کے پھندے کے سامان آتی گدا کو شری رام نے راستہ میں ہی بان سے ساٹ ڈالا۔ اور انیک بانوں کو اسے
 ہولہاں کر ڈالا۔ تب لہو کی گندہ سے متوالہ ہو کر کھر رام کی جانب دوڑا، پر نواگستارشی کے دیئے ہوئے آگ
 کے سامان جلتے ہوئے ایک ہی بان سے کھر کی چھاتی پھاڑ دی۔ بان کی پٹراسے جھٹا ہوا پر بت نمار کھش زمین پر
 گر پڑا۔ کھر کے مرنے پر دیوتا کتر گندھرو اور چارن جے جے کرتے ہوئے پشیمونی ور شا کرنے لگے، اور سب مل
 کر استی کرتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بولے۔ بے دشر حقہ نندن! آپ نے ہم پر بڑا اچھا کر کیا ہے، آج دندک بن
 میں رہنے والے رشی بے خوف ہو کر سوئیں گے، آپ کی جے ہو، بے کوشل کشور! آپ کی جے ہو اس موقعہ
 پر نکھشن بھی کند اسے نکال کر ستیا کو آشرم میں لے آیا اور ستیلنے خون سے رنگے ہوئے اُدے ہوتے ہوئے
 سور یہ کے سامان شترؤں کو جیتنے والے اپنے سوانی کو دیکھ کر خوش ہو کر نرے گلے سے لگایا:

اکنپن رکھش کالنگا میں جانا۔

کھر کے سینا سمیت مارے جانے پر اکنپن نامک ایک رکھش جو بیچ گیا تھا ہاگ کر لنگا پتی راون کے پاس
 پہنچا، اور ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے نکیش! دندک بن کے رہنے والے چودہ ہزار رکھش کھر، دوش اور تری شرا
 سمیت مارے گئے، میں بڑی کھفتا سے بیچ کر آیا ہوں۔ ایکا ایک دُکھ دانی سا چارن کرنا نوراون کو آگ لگ گئی
 چھکایاں چھوڑتا ہوا بولا۔ ہے اکنپن! اس نے میرے جن استھان کو اُجاڑ ڈالا ہے؟ میرے بھائیوں کو مار کر کس نے
 اپنی موت کو بلایا ہے؟ میں تجھے ایسے دان دیتا ہوں، تو وہاں پر کاسب حال مٹا۔ تب اکنپن ہاتھ جوڑ کر بولا۔
 ہے دیوتاؤں کے شتر و! ابو دھیا کے راجہ دشر حقہ کے پترنے جس کے پر اکرم کی کوئی تھاہ نہیں ہے، جس کے
 اونچے کندھے اور وشال ہر دیہ تینوں لوگوں کو جیتنے میں سمرتھ ہیں، اس شام سندر رام نے اکیلے ہی یہ بھیم
 اکنپن نے ہاتھ جوڑ کر جواب دیا۔ ہے راجن! نہیں۔ دیوتاؤں کی امداد سے کھر کو مارا ہے۔
 سے بھرا پڑا ہے۔ سنو! میں اس کے گنوں کا ذکر کرتا ہوں۔ وہ رام بڑا پتھوی، دھنور دھر، وڈیہ استروں کو
 جاننے والا، وچلانے والا، بلوان، روپا کی کھان اور دھرم یدہ میں ماہر ہے۔ اس کے ساتھ اُسی کے سامان
 گنوں والا اس کا چھوٹا بھائی نکھشن ہے۔ میں نے رام کو اپنی آنکھوں سے یدہ کرتے دیکھا ہے۔ اور اس کے
 امودہ بانوں سے راکھشوں کے بھیا نکا ناش کو بھی دیکھا ہے۔ لنگا ادھی پتی! جس کھر کے ہتھکار ماتر سے
 دیوتا کانپتے تھے وہ اپنی ساری سینا سمیت کھرا رہنے میں بھی ناقابل رہا۔ یہ حیرانی تھی جو میں نیکرہ بھونی میں دیکھی

ہے راجن! اگر آپ اپنی ساری سینا سے بھی اُسے مارنا چاہیں تو بھی آپ اُسے نہ مار سکیں گے۔ مگر اسکو جیتنے کا ایک آپائن ہے کہ اُس کے ساتھ اُس کی پریم روپا وئی استری ہے۔ جس کی سندریتا کے سامنے پریم نگنائیں، اپسراں، کنریاں اور سنسار کی تمام سندریا چھ ہیں۔ اُسے اگر آپ ہر دیکھا، لائیں تو رام اُس کے دیوگ میں گھل گھل کر مر جائے گا۔

اکنپن کے اس آپائن سے بہت ہو کر راون فوراً اپنے رتھ پر سوار ہوا اور آکاش میں اڑتا ہوا سا گر پار مار تیج نامک رکشش کے پاس پہنچا جو اُس کا پریم متر تھا۔ مار تیج نے لٹکا پتی راون کو دیکھ کر اُس کا سٹکار کیا، اور پھر غمزدہ سے پوچھا کہ کس ارتھ سے آپکا ادھر آنا ہوا۔ آپ کے جلدی آنے سے مجھے ششکا ہوتی ہے کہ کوشل تو ہے؟ مار تیج کے ایسا پوچھنے پر راون بولا، ہے متر! دشر تھہ زندن رام نے میرا جنم سٹھان نشٹ کر ڈالا۔ چودہ ہزار رکششوں سمیت میرے بھائیوں کا دھ کیا۔ میری بھجائیں توڑ دی گئیں ہیں، اور اس سے پیرت ہوا ہوا میں تہاری سہا تھا چاہتا ہوں۔ ہے متر! رام کی روپا وئی استری کو ہر کر لٹکا لے جانا چاہتا ہوں۔ اس کام میں تہاری سہا تھا چاہتا ہوں۔ راون کے یہ وچن سن کر مار تیج بولا۔ ہے رکشش راج! جس نے تہیں سینا ہرنے کی رائے دی ہے بلاشبہ وہ تہارا ہر دیہ سے دشمن ہے۔ کیونکہ سینا کو ہرنا سانپ کے مکھ سے دانست لٹکانے کی طرح بھاناک کام ہے۔ ہے راون! سنگھ کے سان لپی بھجائوں ولے پر اکرمی رام سے یڈھ میں پار ہیں پاؤ گے۔ سانپ کے سان وٹش سو چھوٹے رام کے بانوں کو سہن کرنے کی طاقت آج سنار میں کسی کے پاس نہیں ہے۔ سو تو اگر اپنی موت نہیں چاہتا تو چپ چاپ اپنا لٹکا چلا جا۔

شورپ نکھا کا لٹکا میں راون کے پاس جانا

مار تیج کی طرف سے زراش ہو کر راون لٹکا میں آ گیا۔ اُدھر شورپ نکھا اتنے بڑے جن سہار کو دیکھ لٹکا پہنچی۔ اُس نے پر بت کے سان اوٹنے محل پر اپنے بھائی کو بیٹھے دیکھا۔ جو چاروں طرف سے متر یوں سے گھرا ہوا تھا۔ سورن کے آسن پر بیٹھا وہ دُور سے ایسی شو بھا کو پراپت ہوا جیسے سورن کی یدی میں گھی سے جلی ہوئی آگ۔ اُس اپنے پر بت قد بھائی کو دیکھ کر جس نے اپنے باہول سے سندروں کو جیت لیا ہے اور پر بتوں کو قبضے میں کر لیا ہے، جس نے دایکپ ناک ناک راج کو جیت کر لٹکا کی پتی کو ہر لیا ہے۔ جس نے کبیر کو جیت کر اپنی آگیا میں چلنے والا شپک ومان چھین لیا۔ اندر وغیرہ دیوتا جس سے خوف زدہ ہو کر سر جھکاتے ہیں، دیو دیو جیسے نکھا کرتے ہیں اور ورن دیوتا جس کے س جل بھرتا ہے اور جو مرتیو کو بھی مار دینے کی طاقت رکھتا ہے۔ ایسے اتھاہ بن ولے بھائی کو اُس نے

بیموشن پہننے ہوئے شتر دوں سے سچے بیٹھے دیکھا، ڈر سے بیاکل ہوئی ہوئی ناک کان سے بیڑا ٹوپ نکھا۔۔۔ اس کے پاس جا کر یوں بولی۔

شوگ ہے تیری بدھی پر، شوگ ہے تجھ پر، شوگ ہے تیرے ان متر یوں پر، ہے رکشش راج! تیرے لئے بڑا بچنے اچٹن ہو گیا ہے۔ مگر وٹے بھوگوں میں لین ہوا ہوا تو بے خبر پڑا ہے۔ ہے نکیش! جو راجہ سے پر اچٹتا کار یہ نہیں کرتا وہ راجہ سمیت نشٹ ہو جاتا ہے۔ جو راجہ اپنے دیش کی رکشا کے لئے سدا ہوشیار نہیں رہتا وہ دن بہ دن گراوٹ کو حاصل کرتا ہے۔ جس کے گپت چر، خزانہ اور مٹی اپنے ہاتھ میں نہیں ہے۔ وہ راجہ کرنے کے یوگیہ نہیں ہے۔ ہے راجن! گپت چر ہی راجہ کے نیر ہیں۔ ان کے بنا راجہ اندھا ہے۔ ہے بھائی! میں تو دیکھتی ہوں کہ تمہارے گپت چر مور کھر اور منتری اندھے ہیں۔ جواتی بڑی بھیا ناک گھٹنا سے ناواقف ہیں جن استھان نشٹ ہو گیا، چودہ ہزار رکشش تیرے بھائیوں سمیت مارے گئے، بہن کے ناک کان کٹ گئے یہ تو شراب، مانس اور استریوں میں بیت ہوا تو کچھ نہیں دیکھتا جانتا ہے۔ جو رشی منی اور پیسوی لوگ کل رکششوں کے نام سے ڈرتے تھے آج وہ بھلیں بیٹے اور راجاؤں کے سامنے دندک بن میں گھومتے ہیں۔ ہے راو! سوکھا ہوا پتہ اور مٹی کا ڈھیلہ بھی کام آ جاتا ہے۔ مگر سنگھاسن سے گرا ہوا راجہ کسی کام کا نہیں ہوتا۔ جو راجہ آلسہ رہت ہو کر اپنے راجہ کی ہر بات جانتا ہے اور قہندریہ ہے اس کا راجہ اٹل رہتا ہے۔ ہے بھائی! جو راجہ آنکھوں سے تو سویا ہوا ہے مگر منتی کی آنکھوں سے جاگتا ہے، جس کا کردہ قیامت کا نشان ہے اور جس کی خوشی بیمار کی مٹا ہر پر پر جاؤں گی پو جا کرتی ہے۔ یہ تو ہے لٹکا پتی! تجھ میں تو میں ایک بھی گن نہیں دیکھتی۔ جو تجھے رام سے کئے گئے اتنے بڑے ہتیا کا ہڈ کا پتہ نہیں لگتا۔

تب کچھ شرمندہ سا ہو کر راو! بولا۔ ہے شورپا نکھے! میں جن استھان کے رکشش و دھ کا سارا حال سن چکا ہوں، کیوں تیری راہ دیکھ رہا تھا۔ سو تو اب ان بن باسیوں کو مرا ہوا ہی جان۔ ہے بہن! تیرے ناک کان کاٹنے والے کو اب اندرا، ایم، کبیر، برہما اور ویشنو کوئی بھی نہیں بچا سکتا۔ جو کچھ میں نے کرتا ہے وہ میں نے سوچ لیا ہے۔ ہے شورپا نکھے! ستیا میرے ہی یوگیہ، یہ جان کر جو تمہارے نیرے بہت رام کے ہاتھوں کٹٹ پایا، اس کا پھل میں تجھے دوں گا۔ رام مارا جائے گا اور ستیا میرے محل میں آکر تیری داسی بنے گی۔ اتنا کہہ کر لٹکا پتی راو! نے سما کو ختم کیا، اور آسکاش رتھ میں بیٹھ کر پھر مار تیج کے پاس پہنچا، اور پریم پیار دکھاتا ہوا اس کے پر تپتی بولا ہے اتنا! سنکٹ کے بسے متر ہی کام آیا کرتے ہیں۔ اس لئے میں تمہارے ہی پاس آیا کرتا ہوں کیونکہ بہت کھوج کرنے پر بھی میں تیرے سامان بلوان، ہننی کٹل، ستہ پریمی اور قابل اعتماد کسی کو نہیں پاتا ہوں۔ ہے اوتیج! پتا سے لٹکے ہوئے کھتر یہ کل کلنک،

ادھرتی اور استری پر ہاتھ اٹھانے والے کاکر رام کے ہاتھوں میرے چودہ ہزار رکشش لے گئے، یہ دیکھ کر میرا ہر دلیہ جل رہا ہے۔ راتری کو نیند نہیں آتی اور دن بھر تڑپتا رہتا ہوں۔ ہے آجا انو بھیج ! شورپا نکھا کی ناک کاٹنے سے ساری رکشش جاتی کی ناک کٹ گئی۔ دیوتا اور رشی مٹی جو پہلے ہالے نام سے کہلاتے تھے آج ہماری کاکر تا پر بنتے ہیں۔ اس اپمان سے ہمارا نیدھ میں مرجانا ہی اچھا ہے۔ سو ہے ماریچ ! رکشش جاتی کو اس بڑے اپمان سے بچا، سیتا کے ہر لانے میں میری سہا سکا کر سنبھار میں تو بہر و پیا پر سدھ ہے، تیرے سامن سوا انگ بھرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔ سو تو چاندی کے بنڈن والا ستہرا ہرن بن کر رام کے آشرم میں گھوم۔ ہے ماریچ ! مرگ کے روپ میں دیکھ کر جاننی نہیں پکڑنے کے لئے رام مکشش سے کہے گی۔ اور جب وہ تیرے پیچھے پیچھے دوڑ نکل جائیں گے تو میں اپنی سیتا کو ہر لونگا۔ اور پھر تیری کے دیوگ میں ڈر بل ہوا ہو اور رام میرے ہاتھوں مارا جائے گا

رام کے اس پرکار کہنے پر ماریچ نے جواب دیا۔ پہلے بھی میں نے تم کو کہا تھا کہ ایامت سوچو اور اب بھی میرا دھار وہی ہے کہ سیتا کے مرنے سے تیری مرتی و ضرور ہوگی۔ ہے دیامت ! تاں شاستروں کو جلنے والا سو کر بھی پرانی استری کو ہرن میں پاپا خیال نہیں کرتا، یہ حیرت ہے۔ ہے دیش کنندھ ! سو ریہ سے کرن کو بیسے کوئی الگ نہیں کر سکتا، اسی طرح سیتا کو رام سے الگ کرنا ناممکن ہے۔ رام کے تیج کو تو نہیں جانتا، وہ تو بلی اور منوچی کے بھی پران لے سکتا ہے، پھر تو تو کیا چیز ہے۔

ماریچ کے اس جواب پر کہ وہ ہوا راون ہاتھ میں تلوار لے کر بولا۔ اے دھرمی والے ! تو رکشش کل میں کلنک پیدا ہوا ہے۔ تیرے وچن ایسے ہی تشیل اور نہاد ہیں، جیسے بخر بھومی میں بیج ! تیری ان دلیلوں سے میں اپنے وچار نہیں بدل سکتا۔ سیتا کو میں نے ضرور ہرنا ہے، اور تجھے میرے سنے کے مطابق ضرور عمل کرنا ہوگا۔ ہے موری کھے امیری آگیا بھنگ کر کے تو سکھ نہیں پاسکتا۔ راجہ کی آٹیا ہاتھ جوڑ کر سر پر دھارن کر فی چاہیے۔ سو اگر تو سیتا ہرن میں میری سہا سکا نہ کرے گا تو رام مکشش کے ودھ سے پہلے تو اپنے کو مرا ہوا خیال کر۔

راون کے ان وچنوں کو سن کر ماریچ خوف زدہ ہو گیا، اور مزید کچھ کہے بغیر بولا "اچھا چلے" تب خوش ہو کر راون نے اُسے کٹھ سے لگا کر کہا۔ اب تو سچا رکشش ہے۔ اور میرا پدم ستر ماریچ ہے۔ اس کے بعد وہ دونوں رتھ پر سوار ہوئے اور ڈنڈک بن میں پہنچ کر رام کے آشرم کو دیکھتے ہوئے راون کی آگیا سے ماریچ نے اُسکی سے ہرن کا سوا انگ بھرا، اور کوڈتا بھانڈتا آشرم کے نزدیک آگئے۔ لگا۔ نلیم کے سامن سُندرا اور چمکیلے رنگوں والے، اونچی اور لمبی گردن والے، اندر نیل کے سامن پیٹا والے، مدھر نیشپ کے سامن پللیوں والے، ہر تانسی کے سامن کُڑوں والے، پتلی ٹانگوں والے، سوڈول اور

سُکھت دیہہ والے، اندر دھنش کے..... رنگ والی سندر پونچھ والے اُس سندر چتر و چتر یا مرگ کو ہری ہری گاماس چرتے اور ناتا پرک کے کھیل کرتے دیکھ کر جاگتی حیرت میں آگئی، اور آٹھریہ سے اُس کے بارے میں سوچنے لگی:

سونے کے مرگ کا شکار

چاندی اور سورن کی آجھا سے یکت اُس یا مرگ کو پراپت کرنے کی ابعیا شاسے جاگتی نے اپنے پتی کو اونچے سُر سے بلا کر کہا۔ آؤ آؤ سوامی! لکشمین کے ساتھ جلدی آؤ۔ یہ سورن مرگ تمہارے دیکھنے یوگیہ ہے۔ سینا کے بلانے پر دونوں بھائیوں نے اُس مرگ کو دیکھا۔ تب لکشمین نے اُسی یا مرگ کو اچھی طرح دیکھ کر کہا کہ ہے تانتا! سورن کی دیہہ والا، رتن جُت اس پر کار کا مرگ آج تک کبھی نہیں دیکھا۔ ممکن ہے کوئی رکششی چال ہمارے بھانسنے کے لئے رچا گیا ہو لکشمین کے اس وجہ کو سنا ان سنا کر کے سیتا بولی ہے سوامی! یہ مرگ چھوٹا سنار کا ایک چتر و چتر ہے اس کی شو بھانے میرے من کو ہریا ہے اسے آپ پکڑ لائیے۔ اس کے ساتھ میں کھیل کروں گی۔ ہے آریہ پتر! بن باس ساپت کر کے آپ جب گھاس پر دراجان ہوں گے تو یہ سونے کا مرگ ہمارے محلوں کی شو بھانے گا۔ اس مرگ کو دیکھ میرے دیور اور ساسی حیرت میں آئیں گی، اور اگر جیتے جی نہ پکڑ جائے تو اسکا مرگان ہی لے آئے۔ اس کی مرگ چال کو گھاس پر بچھا کر میں پریشور کی اپنا کیا کروں گی۔ سیتا کی اس خواہش کو دیکھ کر شری رام چندر جی لکشمین کے پرتی بولے ہے ویر! یہ انوکھا مرگ جو آج تک نہ دیکھا گیا ہے آج اپنے روپ کے کارن یا تو پکڑ جائے گا یا مارا جائے گا۔ کس کا ہر دیہ اس سورن کے مرگ کو دیکھ کر چل نہ اٹھے گا۔ اس کے رتن جُت مرگان پر جاگتی بیٹھ کر سندا کیا کرے گی، سو اس کا شکار کرنا چاہیے۔ اور اگر یہ حقیقی ہرن نہیں، تو رکششی آیا ہے۔ تو میں اس کا ودھ کیا جانا ضروری ہے۔ کیونکہ میں رشیوں کے سامنے راکششوں کے مارنے کی پرتگیا کر چکا ہوں سو تو سادھان ہو کر سیتا کی رکشاکر میں اس ہرن کو پکڑوں گا یا اس کی مرگ چالا لاؤں گا۔

اتنا کہہ کر شری رام چندر جی تلوار اور دھنش لے کر مرگ کی طرف دوڑے، ان کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ مرگ آکاش میں چھلانگیں مارتا اور کودتا ہوا گھرے گھنے بن میں گھس گیا۔ شری رام چندر بھی نشانہ باندھے ہوئے اُس کے پیچھے دوڑنے لگے۔ سور یہ کرفوں کے سان بھی وہ مایا مرگ دکھائی دیتا اور کبھی غائب ہو جاتا۔ وہ اُس سے ایسی شو بھا دینے لگا جیسے شرور تو کا چندر ماقوڑے سے بادلوں کے نیچے چھپ جاتا ہے اور پھر پگھٹ ہو جاتا ہے۔ اس پر کار چھپتے اور پگھٹ ہوتے ہوئے وہ مایا مرگ شری رام چندر جی کو بہت دور بن میں لے گیا۔ تب کہ وہ سے باپتے ہوئے رام نے پرکشش جھڈ سے نکلے ہی اُس مرگ کو ایسا تیز بان مارا کہ وہ اُس کا بنا دتی بھیس کاٹ کر اس پر کار چھپاتی میں گھس گیا، جیسے سانپ باہی

میں گھس جاتا ہے۔ بان کے گتے ہی وہ مرگ روپا کو چھوڑ کر وہ بھیا ناک رکشش تاڑ برکش کے برابر
 آکاش میں اچھل کر زمین پر گر پڑا، اور اویغے سر میں "لکشمین" لٹا جائی، کہہ کر مر گیا۔
 اُس وقت تیری رام چندر جی کو لکشمین کا مقن یاد آیا کہ اُس نے سچ کہا تھا۔ سچ یہ تو رکشش مایا نکلی۔
 تب وہ خون سے بھرے اُس وکرال رکشش کو وہیں چھوڑ کر آشرم کی جانب بڑھے من میں کسی بڑی بات
 کی شدت کا کرتے ہوئے۔ انہوں نے سوچا یہ دشت "لکشمین" لٹا جائی، اس پر کار اوچی آواز سے کہتا ہوا سر لہے
 ایسا نہ ہو کہ لکشمین میری امداد کو ادھر آئے اور کوئی رکشش سیتا کو ادھر مار ڈالے۔
 ادھر آشرم میں بھیجی ہوئی جائی نے جب "لکشمین" اور "جائگی" کی آواز سنی تو وہ گھبرائی
 ہوئی بولی ہے "لکشمین" ! شکم جا کر اپنے بھائی کا پتہ لو۔ میرا ہر دیہ یا کل ہو رہا ہے۔ میں نے پڑا کر پکارتے
 ہوئے ان کا شدید اچھی پکار سنا ہے۔ ہے راکھو! مصیبت میں پھنسے ہوئے اپنے بھائی کی سہانا کرنا تیرا
 دھرم ہے۔ سیتا کے کہنے پر لکشمین بولا۔ ہے جگ نندی ! مجھے اکیلا چھوڑ کر نہ جانے کی بھائی نے آگیا دی ہے
 سوان کی آگیا کو میں کسی پرکار بھی لکشمین نہیں کر سکتا۔ تم دیہج دھرو۔ رام ابھی آتے ہی ہوں گے۔
 لکشمین کے جواب کو سن کر اور جل کر سیتا نے کہا۔ ہے لکشمین ! تو مہر روپا سے بھائی کا ویری ہے، جو
 تو ان کے دکھ بھرے شبد سن کر بھی اُن کی امداد کو نہیں جاتا۔ تو بھائی کو مصیبت میں پھنسا دیکھ کر بھی چپ چاپ
 بیٹھا ہے۔ ہے ستر کے تیرا بھائی کے مر جانے پر میری رکشا سے کیا لایہ ہو گا۔ اس پر کار کہتے کہتے جائی کے
 ستروں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ سیتا کی یہ حالت دیکھ کر لکشمین پھر راتہ جوڑ کر بولا۔ اما تیرا سوامی دیو دانو
 رکشش بکیش کتر گندھرو اور انساؤں کو یدھ میں جیت سکتا ہے۔ تو تھوڑی دیر شانتی کر کے پرکشا کر۔ وہ
 آتے ہی ہوں گے۔ ہے دیوی ! کھر دوشن کو مار کر ہم نے راکششوں سے دیر بڑھا لیا ہے۔ اس کارن رکشش
 ڈنک بن میں ناما پرکار کی بولیاں بولتے اور ناما پرکار کے روپا دھارن کر کے گھومتے ہیں۔ ہاتا رام
 تھے میری رکشا میں چھوڑ گئے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تو کسی شکل میں عینس جائے۔ اسی کارن میں ڈرتا ہوں، اور
 تھکا اکیلی چھوڑنے میں اسمرتہ ہوں۔ لکشمین کے اس جواب سے جائی کی آنکھیں لال ہو گئیں، اور وہ مینوں سے
 آگ کے انگارے چھوڑتی ہوئی بولی۔ لکشمین ! رام کو وپتا میں دیکھ کر بھی تو من ہی من آند سنا رہا ہے۔
 مورکھ ! تیری دشت کا مننا کبھی پوری نہ ہوگی، تو میری پراپی کے لئے رام کے ساتھ بن میں آیا ہے، یا تو بھرتا
 کا گیت چر ہے۔ جو اس پر کار بیٹھا بیٹھا باتیں بناتا ہے۔ میں گوداوری میں ڈوبا مروں گی، آگ میں جل جاؤں گی
 لیکن پرانے پرش کو چھوؤں گی۔ سیتا کے ان شبدوں نے لکشمین کے ہر دیہ کو چھید ڈالا، اس کے رونگٹے کھڑے
 ہو گئے، اور مور چھانے لگی۔ مگر بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھال کر بولا۔
 ہے جائی ! میں تیری اس بات کا کوئی اثر نہیں دے سکتا۔ کیونکہ تو میری اما کے سانہ ہے۔ استر پاں

فطرتاً چنل ہوتی ہیں۔ پرتو میں بانوں کے سامان تیرے ان شبدوں کو نہیں سہہ سکتا۔ دھکا دے پھر پھر جو تم نے مجھے لیے بندھے جبکہ میں یہاں بھائی کی آگیا سے کھڑا ہوں۔ لیکن ہونہار بڑی پر بل ہے جو تجھے بڑے سنڈ میں ڈال رہی ہے۔ ہے بن کے دیوتاؤں! تم سب سنتے ہو، میں نہیں رکھتی کر کے کہتا ہوں، کہ میں جاتا ہوں اور جانگی کے ذریعہ زبردستی بھیجا جاتا ہوں۔
یہ کہنے کر لکھن کندن سے پردہ غش رکھ کر رام کی جانب چلا ۛ



سیتا ہرن

لکھن کے چلے جانے پر سنیا سی کا روپ دھارن کر کے لکھنا پتی راون سیتا کے پاس آیا۔ پتی ورتا جانگی کو کیا معلوم تھا کہ گیر دے کپڑے پہنے کنڈل ہاتھ میں لئے، لکڑی کی چسوں یا دوکائیں دھان کے یہ سنیا سی حقیقت میں راون ہے اور تنکوں سے ڈھکے کوئیں کے سامان مجھے چھلنا پاتا ہے۔ سندر ہونٹوں اور دانٹوں والی پم روپ ورتی جانگی کو اکیلا دیکھ کر راون بولا۔ ہے سدری! تو اس بن کی دیوی ہے یا ساکھنا لکھتی ہے وکام دیوی کی استری رتی ہے۔ ہے سلوچنے! تیرے روپ کو دیکھ کر میرا من بس میں نہیں رہا۔ ہے سدری! سنار میں تیرے سامان سدری نہ میں نے آج تک دیکھی اور نہ سنی ہے۔ پرتو جگر ورتی راجہ کے محلوں کے قابل سمجھتے اسی بن میں کیلی دیکھ کر آسچر یہ میں ہوں، تو کون ہے، کس کی کنیا ہے، کس کی استری ہے اور کس کارن راکھشوں سے بھرے ہوئے اس گھوڑ بن میں تو اس کرتی ہے۔

راون کے اس پرکار پر شن کرنے پر سیتا نے اتر دیا۔ ہے پرنٹیا! ہے پری وراث! ہمتیں اور ہتھارے جس کو نکسار یہ آسن ہے، یہ جل ہے اور یہ آپا کے لئے بھل ہیں۔ میں آپا کا سواگت کرتی ہوں۔ ہے سنیا سی میرا نام سیتا ہے۔ مٹھلا کے راجہ جنگ کی میں پتری ہوں، اور ایو دھیا کے راجہ دشر تھ کا بڑا پتر بڑا بھجوی سور یہ کے سامان پرتا پی، ویروں میں شرومن جس کی آپو پچس برس کی ہے اس کی سہا پکی ہوئی۔ پتا کی آگیا سے اپنے چھوٹے بھائی بھرت کو راجیہ دے کر چودہ برس کے لئے میل پتی بن گیا بھی گیا ہے۔ ہے ہمانی! اس ستہ وادی کے ساتھ میرا دیورہ لکھن جو شستروں کو مارنے والا ہے۔ میری رکشا کے لئے آیا ہے۔ آپا تھوڑی دیر یہاں ورا بجئے وہ ابھی آتے ہی ہوں گے۔ ہے ہمانی! اب آپا بتائیے کہ آپا کون ہیں، اور اس بھرے بن میں کیوں گھومتے ہیں؟ سیتا کے ایسا پوچھنے پر وہ راکھش راج گرج کر بولا۔ ہے جانگی! جس کے نام سے دیودانو منشیہ کنز گندطر وغیرہ خود تادہ ہیں۔ پون دیوتا جسے شکھا کرتا ہے۔ درن جن کے یہاں پانی بھرتا ہے اور اندر جن کے محلوں



میں پرکاش کرتا ہے، وہ میں تینوں لوک چودہ بھون اور سات کھنڈ کو جیتنے والا راون ہوں ہے سیتے! کندن کے سمان رنگ والی تچہ سندری کو دیکھ کر اپنی استریوں کو بھول گیا ہوں، اور تجھے اپنے محل میں لے جانا چاہتا ہوں۔ ہے وصال ہو چنے! میرے محل میں ناتا دیشوں کی سندریاں ہیں، وہ سب تیری سیوا کریں گی، تو ان کی پٹا رانی بن۔ ہے جاگتی! چاروں طرف سندری سے گھری ہوئی پرست کی چوٹی پر لٹکا پوری مشہور ہے۔ وہاں میں رہتا ہوں۔ وہاں تو میرے ساتھ رہ کر سکھ بھوگے گی۔ ہے کو ملائی! تو بنوں میں رہنے کے یوگیہ نہیں ہے۔

راون کے ان وچنوں سے کپت ہوئی سیتا بولی۔ ہے فی شاچر! ہمالیہ پرست کے سمان اچل اور ہما سمندر کے سمان گہرا گھیر، بڑے بلوان، سب گنوں کی کھان رام کو تو نہیں جانتا، اور گیدڑ کی طرح مجھ اکیلی کو دیکھ ایسے وچن کہتا ہے۔ ہے بیج سنگھ کے مٹہ سے تو دانت اٹھا کر چاہتا ہے۔ رے مورا کھے! تو مرنا چاہتا ہے، پتی ہوئی تلوار کو زبان سے چاٹنا چاہتا ہے۔ لے رکھش! تو نگلے سے پھر باندھ کر ساگر کو تیر کر پلار کرنا چاہتا ہے۔ تیرا منور تھ اس ہے وقف کے سمان ہے جو چاند اور سورہ کو ہاتھ سے پکڑنا چاہتا ہے۔ سیتلے کے اس اپمان جنگا جواب کو منکر راون نے کرودھ کو آنکھوں میں بھر کر اور غصے سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ ہے سیتے! تو میرے بل اور پرتاپ کو نہیں جانتی۔ میں آکاش میں کھڑا ہو کر زمین کو گیند کے سمان اٹھاؤں۔ سمندر کو چلو میں بھر کر پان کر جاؤں، اور موت کا بھی گلا گھونٹ دوں۔ اتنا کہتے کہتے نیل پرست کے سمان وکرا ل روپا دھارن کر کے گیر دے کپڑے اتار دیئے اور دونوں ہاتھوں سے سیتا کو اٹھا کر کندھوں پر ڈال لیا۔ اسی سے اس رکشش راج کا ویمان وہاں آ پہونچا۔ راون سے پکڑی ہوئی سیتلے نے "ہارام ہارام" اس پر سار پکارا اور اپنے کو چھڑانے کے لئے بہترے ہاتھ پاؤں مارے۔ پر تو کام سے پیرت ہوئے راون نے اس کو باندھ کر ویمان میں پھینک دیا، اور آکاش ارگ سے لے اڑا۔ اس سے پاگل سی ہوئی سیتا ولاپ کھنے لگی۔ ہاکشمن تو کہاں ہے، پانی راون مجھے لئے جاتا ہے۔ ہاستر انڈن! تیرے بلوان ہاتھ اس سے میری رکشا کیوں نہیں کرتے۔ ہائے آج کھکی کا منور تھ سچل ہوا اس پر سار ولاپ کرتی جاگتی نے جٹا لو کو دیکھا۔ اُسے دیکھ کر آکاش میں روتی ہوئی سیتا نے پکار کر کہا۔ ہے آریہ! ہے جٹا لو! یہ دیکھ لٹکا پتی راون مجھے زبردستی ہر کر لے جا رہا ہے، تم میرے سر کے دوست ہو۔ رکشا کرو، رکشا کرو۔

جٹا لو ودھ!

شین سے دبوچی ہوئی کُردی کے سمان سیتا کے اس دل سوز شہد کو سن کر جٹا لو نے آکاش

کی جانب منہ اٹھا کر اُس گردہ نے کہا۔ ہے براہمن! چاروں ویدوں کو جاننے والے ہو کر تو کس سارن پرائی استری کو ہر کر لئے جاتا ہے۔ ہے بھائی! سروگن سکتین شری رام چندر جی کی یہ استری ہے۔ کس پر سارن گایان بان ہو کر تو اس بُرے کام میں بھنسا۔ راجہ کا کام تو استریوں کی رکھنا کرنا ہے۔ پرنتو کام سے پیرت ہوا تو بھلے بُرے سا گایان چھوڑ بیٹھا ہے۔ اس کو چھوڑ دے۔ ہے دش کدھر! تو جوان ہے، شتر دھاری اور کوچ پہننے ہوئے ہے۔ اور میں بہت بوڑھا شتر ہین اور کمزور ہوں۔ پرنتو جب تک میرے تن میں پران ہیں۔ سیتا کی رکھنا کروں گا، اور تجھے اس کام سے روکوں گا، تو اسے چوروں کے سامن ہر لایا ہے۔ سو تو آج میرے ہاتھوں مارا جائے گا، یا میں ہی تیرے ہاتھ سے مارا جاؤں گا۔

جٹایو کے ان اچان بھرے اور کھوڑ و چنوں کو سن کر راون کرودھ ہوا ہوا اُس کمپش راج جٹایو کی جانب دوڑا۔ جو ویان پر بیٹھ کر سیتا کو چیرنے کے لئے اُس کی طرف آ رہا تھا۔ وایو سے پرتاڑت بادلوں کے سامن کھلے آکاش میں ان کی ٹکڑ ہوئی۔ جس کے خب سے لگن منڈل جاگ کر گونج اٹھا۔ کرودھ سوتے ہوئے جٹایو نے راون کو مار مار کر گھائل کر دیا۔ پرنتو سونیل پر بہت کے سامن راون کے سامنے اُس کی کوئی نہ چلی۔ یہ دھ میں اس کی دونوں بھجائیں کٹ گئیں، اور پیرا سے بادل ہو کر وہ زمین پر گر کر بے ہوش ہو گیا۔ لہو لہاں ہوئے ہوئے جٹایو کو پر بخوی پر گرتے دیکھ کر سیتا بھی اُس کے پیچھے گری۔ تب راون نے اُس گرتی ہوئی سیتا کو بالوں سے پکڑا اور "ہارام" لکشمین کہتی ہوئی سینا کو ویان میں پھینک کر لٹکا کی طرف لے چلا۔

سیتا ولاپ!

راون سے ہری جاتی ہوئی سیتا دونوں بھجائوں کو پیار پیار کرولاپ کرنے لگی۔ اُس سے سونے کے بھوشنوں سے بھوشیتا اور سنہرے کپڑوں کو پہنے ہوئے وہ جانتی ایسی پرتیت ہوئی مانوساے میگمہ میں سجلی چمک رہی ہو۔ وایو سے اُٹتے ہوئے اُس کے پہلے کپڑوں سے راون ایسے معلوم ہوا مانوساے آگ کے پرکاش سے پرت چمک اٹھا ہو۔ دشال متاک والا، سندر کیشوں والا، نرمل، اُجول، گورورن والا، ہرن کے سامن خیروں، اور شبہ دنتا سنگتی والا، جانگی سا لکھ لکھاتی راون کی گود میں گھرا ہوا ایسا دیکھ پڑتا تھا مانوساے بادل کو بھاڑ کر پوزنا کا چندر انکل رہا ہو۔ سونے کے رنگ والی سیتا کے ساتھ راون ایسا شو بھاکیت ہوا مانوساے ہاتھی کی دیہہ میں سونے کی زنجیر لٹک رہی ہو۔ اس پر سار وہ راون آکاش مار گتے ہر کرے جاتی ہوئی سیتا کو لئے جا رہا تھا۔ اس وقت جگل کے شیر، باگھ وغیرہ جگل کے مرگ راون کے خلاف غصے سے اس کے ویان کے نیچے نیچے دوڑنے لگے۔ جل کے نالوں کو بہاتے ہوئے پرتیت ایسے معلوم ہوتے تھے مانوساے سیتا کے لئے آنسو

بہار ہے ہی۔ اُس وقت سفید اجگر کھڈ سے ڈھکا ہوا سور یہ ایسا معلوم ہونے لگا مانو جانگی کے دکھ کو دیکھ کر اس کے منہ کا رنگ اڑ گیا ہے۔ سیتا کے دلاپ کوٹن کر بن کے پشتو کھپش دلاپ کرنے لگے۔ آہائش کی طرف دیکھتے ہوئے ہرنوں کی آنکھوں سے آنسو پکڑ رہے تھے۔ بن کے برکش شوک سے اپنی شاگھاؤں کو جھکائے اُداس کھڑے تھے اور دکھ و شوک سے دلاپ کرتی ہوئی سیتا کُری کے سامان راکھشش اندر سے پکڑی ہوئی چلی جاتی تھی ۛ

رکشش کندھا پر بیت پر جانگی کا بانروں کو دیکھنا

جانگی نے جب دیکھا کہ اس رکشش سے ملتی پراپت کرنے کا کوئی آپائے نہیں ہے تو وہ بڑی دینتا سے آنسو بہاتی ہوئی بھگوان سے پرا رتھا کرنے لگی، کہ ہے دین بندھو ہے دکھیوں کے دکھ دور کرنے والے پریشور! اس سے تیرے سوا میر اور کوئی نہیں ہے۔ میری رکتھا کرو۔ ہے دیا کے بھڈار! ہے اوم اوم میں بیاک پر بھو! میری عصمت کی رکتھا کرنے والا تو ہی ہے۔ ہے ناٹھ! اٹو بڑا ہاؤں کا سہارا اور شرنا گتوں کو شرن دینے والا ہے۔ ہے دیا لو! میں تیری شرن میں ہوں۔ اس پر کار پر رتھا کرتے کرتے اُس دیوی نے نیچے ایک پر بت پر پانچ بانروہ کو بیٹھے دیکھا۔ ان کو دیکھ کر جانگی نے پہلے دوپٹے میں اپنے آنسو ششوں کو باندھ کر نیچے گر دیا۔ بھوشنوں کے نیچے گرنے سے وہ بانرہا نکا کاش کی جانب دیکھنے لگے۔ پر تو کام کے مدھ میں پاگل ہوا ہوا راون ویاک سے ند، ندی، سرودھ پر بیتوں اور وشال سمندر کو پار کرتا ہوا نکا جا پہونچا۔ لٹکا میں پیونج کر اُس رکشش اندر نے جانگی کو مئے ناکا رکشش کے بنائے سندر محل میں رکھا، اور پھر ظالم رکششوں کو بلا کر حکم دیا کہ کوئی پرش یا استری اس کو میری آگیا کے بابل نہ پاوے، اور ہیرے، سوئی، سورن و جویدار تھ پہننے دکھانے کو مانگے اسے فوراً دیا جاوے۔ اور تم میں سے کوئی بھی اگر اسے کھور وچن کے گتا تو فوراً مار دیا جاوے گا۔

اس پر کار راکھششوں کو ہیرے پر گتا کر راون محل سے باہر نکلا، اور سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ اُس نے اپنے بڑے بڑے آٹھ سینا پتیوں کو بلا کر آگیا دی کہ ڈنڈک بن کے جن استھانوں کو رام نے اُجاڑ دیا ہے، سو تم وہاں جا کر نو اس کر و اور رام لکھشش کی ہر ایک حرکت کی مجھے سوچنا دے۔ ہر بلوان رکششوں! رام اور لکھشش کے مار ڈلنے کی کوششیں کرو۔ میں نے تمہارے پر اکرم کو یہ مدھو میوں میں انیک بار دیکھا ہے۔ سو تمہیں اس کام پر مقرر کرتا ہوں۔ ان راکھششوں کو بن استھان بھیج کر راون فوراً دوبارہ محل کے اندر سیتا کو دیکھنے گیا، وہاں جا کر اُس کاچی نے راکھششوں کو گھری ہوئی شوک سے پیرتا رتی ہوئی جانگی کو دیکھا ۛ

راون کا سینا کو پریرنا کرنا۔

دُکھ سے آنسو بہاتی ہوئی سینا کے نزدیک جا کر وہ پتہ رکھش بولا۔ ہے مدراشی آج یہ سارا راجہ تیرا ہوا اور میں جو تین لوگوں کا راجہ ہوں وہ بھی آج سے تیرا داس ہوا۔ تو مجھے پرانوں سے بھی بڑھ کر پیاری ہے۔ ہے سینے! دیش دشانہروں سے لائی ہوئی سب سیری استریاں تیری داسیاں ہیں۔ تو مجھے تیری روپا سے سو لیکار کر اور اس راجہ کی پٹ رانی بن کر لٹکا پر نشان کر، کیکنوری اسب دیو دانو رکھش اور منشیہ تیرے داس ہوں گے۔ اور میں بھی تیرے اشارے پر چلوں گا۔ تو ایشک کے جل سے اشنان کر کے سکھ سے میرے ساتھ رسن کر۔ ہے جنک پتری! پور و جنم کے پاؤں کا پھل تم نے بن باس کے روپ میں پراپت کیا ہے اب پیٹوں کے پھلنے کا سے آیا ہے۔ جو تو مجھے در کر تین لوک کی اومیشور کی بننے جا رہی ہے۔ ہے کل بوجنے! دویہ لائیں، دیوتاؤں کے بھوشن اور نانا پرکار کے بھوجن پر اترے سب تیرے لئے حاضر ہیں، اگر تو میرے کو سو لیکار کرے۔ ہے جانکی! یدہ میں کبیرے چھپنے ہوئے پشک ویمان پر تو میرے ساتھ بیٹھ کر مغموم بھل کے سامان تیرا یہ سکھ رونے کے لئے نہیں ہے۔ اگر تو دھرم اور لوک لجا کے نام سے خوف زدہ ہے تو تیرا یہ دچار بھی نہ مٹوں ہے۔ ہے نہتہنی! یدہ میں ہر کر لے جانا بھی ویدک بدھی ہے۔ سو تو مجھے انگی کار کر کے دیو در بھ سکھ کو پراپت :ۛ

سینا کا راون کو دھکارنا

کام پٹیت راون کے یہ وچن سن کر شوک سنت سینا پچ میں ترن (تنگا، رکھ کر بولی۔ ہے شٹ! دھرم دھورین دشرقہ کے پتر شری رام چندر جی ستہ وادی دھرماتما اور بڑے پراکرمی ہیں۔ وہی میرے پتی اور وہی میرے ایشٹ دیوتا ہیں۔ سکھ کی چال والے مہا بیا ہوشری رام جی لٹکا سمیت تیرا ناش کر میں گئے، اس بات کو تو اٹل جان۔ لے کا نہ! اگر تو ان کے سامنے مجھے ہرن کرنے کا ساہس کرتا تو بلاشبہ تیری وہی گتی ہوتی جو تیرے بھائیوں کھر دوشن کی ہوتی ہے۔ ہے سورکھ! تو میرے پتی کے سامنے ایسے ہی ہے جیسے گروڑ کے سامنے سانپ۔ شری رام کے بان تیرے جسم کو اس پر کار چلانی کر دیں گے جیسے دیگ وئی ندی گنگا تلوں کو توڑ ڈالتی ہے۔ ہے راون! دیوتا اور رکھش تجھے نہیں مار سکتے۔ یہ ستہ ہے۔ پرنتو شری رام چندر جی تجھے جیتا نہ چھوڑیں گے۔ اب تیرے جیون کے دن غمورے رہ گئے ہیں۔ سو تو اپنے ایشٹ دیوتا کو یاد کر۔ ہے راون! تیرا تچ بل اور بدھی نشٹ ہو گئی ہے۔ ہے رکھش! جس کا ناش

نزدیک ہوتا ہے۔ اُس کی بدھی نشٹا ہو جاتی ہے۔ سو تو اپنے آپ کو سال کی پاش سے جکڑا ہوا سمجھ ہے
لکھنیش! براہمنوں سے منتر کے ذریعہ پوتر ہوئی لگیہ کی ویدی جیسے چندال کے بیٹھنے کے یوگیہ نہیں
ہوتی۔ اسی پر کار راگھو ونشی شری رام چندر جی کی پتی کو تو چھوٹے کے قابل بھی نہیں ہے۔ بے سُر کہ!۔۔
ہنس کے ساتھ گھومنے والی ہنسی جل کو گٹ کے ساتھ کیے رہ سکتی ہے۔ ہے رکشش ادھم! یہ جسم فانی
ہے۔ سو تو اسے بھلے ہی کاٹ دے۔ پر تو میرے سامنے اُس دھرماتما شری رام چندر جی کی نندانہ کر۔
سیتا کے مکھ سے ایسے کھٹور وچن سن کر راون غصے سے بولا۔ ہے جنگ نندنی! میں چاہوں تو ابھی
تیرا سر کاٹ لوں۔ پر تو تجھ پر دیا کرتا ہوں اور سن! اگر تو ایک برس کے اندر اندر تو مجھے سو یکا نہ کرے
گی تو تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا جائے گا۔ ایسا بھیا نکا وچن کہہ کر پھر وہ راکششیوں کے پرقتی بولا کہ
ہے بھنیکر کرم کرنے والی راکششیو! تم سیتا کو ڈکھ دے دے کر اس کے ابھیان کو پورا کرو، اور اس کو
اشوک باٹیکا میں لے جا کر رکھو۔

راون کی آگیا پاکر وہ راکششیاں سیتا کو اشوک باٹیکا میں لے گئیں جو انیک پرکار کے پیشوں اور
پھل پھولوں سے لدی ہوئی تھی۔ جہاں پکھشیوں کا شور وغل کانوں کو سکھ دیتا تھا۔ اور جہاں سدا بہنت
رہتا تھا:

شری رام چندر جی کا آشرم کو لوٹنا

مرگ روپ ماریچ کا ودھ کر کے شری رام چندر جب آشرم کی جانب واپس آئے تو انہوں
نے اپنی طرف لکھشن کو آتے دیکھا، وہ بولے! ہے ستر اندن! جانتی کہاں ہے؟ اور اُسے اکیلی چھوڑ
کر کیسے تو یہاں آیا ہے؟ ہے لکھشن! چھاپا کے سان میرے پیچھے رہنے والی میری پران پیاری
کہاں ہے۔ جس کے بنا میں ایک چھن بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ تجھے اکیلے دیکھ کر میرا کلیجہ منہ کو آ رہا ہے۔
کیا جنگ نندنی جیوت تو ہے؟ ہے ستر اندن! اگر جنگ نندنی جیوت ہے تو آشرم میں جاؤں گا،
نہیں تو پرانوں کو تیاگ دوں گا۔ بلاشبہ اُس بہا پانی پر کشش نے "لکھشن" کہہ کر تجھے بھی دھوکے
میں ڈال دیا ہے، اور جانکی کا بھیجا ہوا تو ادھر میری سہائتا کو آیا ہے۔ ہے لکھشن! لاکششی آیا ہے
دھوکہ کھا کر تو نے راکششوں کو بدلہ لینے کا موقعہ دے دیا ہے۔ ڈشٹ راکششوں نے کھر کا بدلہ لینے
کے لئے سیتا کو ضرور مار ڈالا ہو گا۔ ہے بہا! ہو! آج میرے دُر بھاگیہ کی کوئی تھاہ نہیں ہے:

شری رام چندر جی کا آشرم میں سیتا کو نہ دیکھ کر ولاپ کرنا

اس پر کار چنتا میں پڑے ہوئے شری رام چندر جی جب آشرم میں پہونچے تو وہاں سیتا کو نہ پایا۔ سیتا کے بنا وہ کٹیا ایسی شو بھاہیں ہو گئی، جیسے سردی سے ماری ہوئی کلنی۔ اس سے آشرم کے برکھش پتوں کو گراتے ہوئے ایسے معلوم ہونے لگے مانویہ بھی سیتا کے دیوگ میں آتو بہار ہے ہوں۔ آشرم کے اندر شری رام چندر جی نے دیکھا کہ مرگان اور کٹا ادھر ادھر بکھرے پڑے ہیں۔ آسن لے ہوئے ہیں اور چٹائی اونڈھی پڑی ہے۔ پھولوں کے پودے جہاں تہاں اٹے اور ٹوٹے پڑے ہیں اور کہیں کہیں برکھشوں کی جھکی جھکی ڈالیاں آدھی ٹوٹی پڑی ہیں۔ آشرم کو اس بگڑی حالت میں دیکھ کر وہ بڑی چنتا سے سوچنے لگے کہ سیتا کہاں گئی۔ کیا اس کو ہر کر کوئی لے گیا یا کوئی رکھش کھا گیا ہے۔ یا وہ پھول پھنے گئی ہے، کو اندی پر جل لینے چلی گئی ہے۔ اس پر کار بہت دچار کرنے اور کھوجنے کے بعد بھی سیتا کو نہ پایا تو ان کے نیتروں کے آگے اندھکار چھا گیا۔ آنکھیں لال ہو گئیں۔ داغ چکر لگیا، اور پاگل سے ہو گئے، اور سیتا کے دیوگ میں بھی ندی کی طرف دوڑتے، جمعی ندی کی طرف بھاگتے اور کھجی برکھشوں کے آس پاس چکر لگانے لگے۔ اپنی پران پیاری کی جدائی سے دکھی ہوئے ہوئے وہ کبھی تو کد مہا برکھش کے نیچے کھڑے ہو کر پوچھتے کہ ہے کد مہا! میری سیتا کو تیرے پھولوں سے بہت پیارتھا، اگر اس کا کچھ پتا ہے تو بتاؤ۔ کبھی ویلہ کے پاس جا کر کہتے۔ ہے ویلہ! تیرا پیسے تو اس سے گہرا تھا۔ تم نے ویلہ کے سنتوں والی اس بھائی کو دیکھا ہے تو بتاؤ۔ کبھی کسی اور برکھش کے پاس جا کر کہتے کہ بلاشبہ اس برکھش نے جانکی کو دیکھا ہے، کیونکہ پھولوں سے لدا ہوا ہونے کے کارن یہ صاف ظاہر ہے کہ اس کا ہر دیہ اس کو دیکھ کر پھول رہا ہے۔ پھر وہاں سے ہٹ کر اشوک کے نزدیک جا کر پوچھتے کہ ہے برکھش! تیرا نام اشوک ہے۔ سیتا کو ملا کر میرے شوک کو دود کر۔ پھر تار کی طرف دیکھ کر کہتے۔ ہے تار! تیرا تو بہت اونچا ہے۔ فرا دیکھ تو میری پران ولہا کہاں ہے۔

اس پر کار شوک سے ولاپ کرتے ہوئے شری رام چندر جی آم، کد مہا، تار، جبو، انار وغیرہ پیڑوں سے پوچھتے کہ فنا جنک ولاپ کرنے لگے کہ ہے سیتا! ہے پران پر! تو کہاں ہے؟ ہے جانکی! اگر برکھشوں کی اوٹ میں چھپ کر تو میرے ساتھ ہنسی کر رہی ہے تو اب میرے سامنے آ جا۔ میں بے مد دکھی ہوں۔ ہے یہ! جن مرگ شاوکوں کے ساتھ تو ہمیشہ کھیلا کرتی ہے اور جنہیں بچوں کے سان لینے ہاتھ سے لکھا کھلایا کرتی ہے، اس وقت وہ تجھے نہ دیکھ کر آنکھوں میں آنسو بھر کر ادھر ادھر بٹک رہی ہیں۔ ہے دیکھن! سیتا کے بنائیں جیتا نہیں رہ سکتا۔ ہا! بلاشبہ میرا پتا سورگ میں مجھے دھتکارے گا اور صاف طور پر کہے گا کہ ہے انار! یہ! چودہ برس بن میں گزار کر کیسے آیا ہے۔ ہے سیتا! تو مجھے چوڑ کر

کہاں چلی گئی ہے؟ دلدل میں پھنسے ہاتھی کے سان وکھی بجائی کو اس پر کار و لاپا کرتے دیکھ کر لکھن بولا۔
ہے نہ وہ تم! ہے نہ پتی! اور و لاپا کرنے سے کچھ لاکھ نہ ہوگا۔ میرے ساتھ چل کر اس بڑے پرست
میں سیتا کی کھوج کرو۔ جس میں انیک کنڈائیں اور سینکڑوں برکشتوں کے جھنڈ ہیں، بانگی بنوں میں گھومنا پند
کرتی ہے اور پھولوں کو بہت پیاری ہے۔ شاید بنوں میں گھومنے گئی ہوگی یا گوداوری کے تٹ پر پھیلویں کا
تماشہ دیکھ رہی ہوگی۔ یا خوف زدہ ہو کر بن میں گھسی ہوگی۔ ہے میدعا بن! بلاشبہ ہماری طرح وہ بھی
ہیں ڈھونڈ رہی ہوگی۔ سو دکھ کو بھول کر ہمیں شگر اس کی کھوج کرنی چاہیے۔

لکھن کے ان خبندوں نے شری رام کو کچھ دھیرج دیا۔ سو وہ اس کو ساتھ لے کر پرست کی کنڈاؤں
میں سیتا کو ڈھونڈنے لگے۔ پرست شلایں شکم اور کنڈرائیں اور سنگن جھاڑیاں ایک ایک کیے سب دیکھیں۔
پتہ پتہ جھان مارا۔ پرستونہ ملی۔ انت میں نہ اشا گن ہو کر شری رام چند راجی لکھن سے بولے۔ ہے بجائی! پرست
کی ایک ایک شلادیکھ لی۔ پھولے ہوئے کملوں والی پدینیوں میں بھی ڈھونڈا پرستو پران پر یہ کے درشن
نہ ہوئے۔ اتنا کہتے کہتے اس بڑے دھیرج ولے کا دھیرج بھی ٹوٹ گیا، اور وہ بن میں 'ہا سیتا' ہا پران
پر یہ، اونچے سر میں پکارنے لگا۔ لکھن کے بار بار دھیرج دینے پر بھی مہاتارام اپنے آپ کو بھول گیا۔ اور
دیوگ کی پٹراسے پاگل پرشوں کے سان سینا کونہ دیکھتا ہوا بھی دیکھتے ہوئے کے سان اس پر کار و لاپا
کرنے لگا۔ ہے پشپو کی پیاری! تو اشوک برکش کو ٹہنیوں میں اپنے شریہ کو چھپا کر کیوں دیکھ رہی ہے میں
کیلے کے سان جگمگاؤں کو کیلے کی اوٹ میں دیکھ رہا ہوں۔ تم میری آنکھوں سے اوچھل نہیں ہو سکتیں۔ پران
پرانیشوری! کرنی کار کے بن میں چھپی کیوں میرے ساتھ مذاق کر رہی ہے۔ اب بس کر میں زیادہ دیوگ
نہیں سہہ سکتا۔ سوینے! تیرے بنایہ آشرم سونا ہو رہا ہے۔ ہا لکھن! ہا لکھن! سیتا کو کھالیا ہے۔
اس میں اب کچھ بھی شک نہیں رہا۔ کیونکہ اگر وہ جیتی ہوتی تو میرے بلانے پر آجاتی۔ یہ مرگ نیتوں میں آنسو
بھر کر میری طرف دیکھتے ایسے معلوم ہوتے ہیں، مانو مجھے یہ کہہ رہے ہیں کہ سیتا کو کوئی راکشش کھا گیا ہے
یا آریہ کے بنائیں کیے ایو دھیا میں جاؤں گا۔ لوگ مجھے نامزد نہ وہ پر یہ، اور نہ دنی کہیں گے۔ راہ جنگ کو
میں کیا جواب دوں گا۔ جب وہ سیتا کی نکل پوچھیں گے۔ ہے لکھن! اب میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں
رہا سو تو مجھے چھوڑ کر ایو دھیا کو لوٹ جا، اور میری طرف سے ہمت کو کہنا کہ اب تو ہی ایو دھیا کا راجہ کر
اور میری ماما اور ستر اوکھیتی کو میری طرف سے پنام کہنا۔ میری اما کے پرستی سینا کے وناش اور میری آتم
ہتیا کا سارا حال کہہ دینا۔ اب میں اپنے پران تیاگوں گا۔ اتنا کہہ کر شری رام چند راجی اور بھی و لاپا کرنے لگا۔
اور اشوک میں گن ہوئے ہوئے پھر لکھن کے پرستی بولے۔ ہے بجائی! میرے بیبا پانی سنار میں کوئی نہیں
ہے۔ دیکھو سمندر کے جزیروں کے سان ایک ایک کے پیچھے دوسرا دکھ لگتا میرے سامنے آ رہا ہے اور

اس کا انتہا ہونے میں نہیں آتا۔ راجہ ہاتھ سے نکل گیا۔ گھر بار سبھی پر یو آر کٹب سب چھوٹ گئے، پتا سو رگ کو چلے گئے۔ بن بن کی مٹی چھانی۔ اتنے دُکھوں کے ہوتے ہوئے بھی کیوں پران پیاری سیتا کا ایک سہارا تھا، جس کا مکھ دیکھ کر میں جیتا تھا۔ پرنٹو کٹل دیو کو یہ بھی ایک آنکھ نہ نہایا اور سیتا کو مجھ سے جھین لیا۔ بلاشبہ وہ سندر کیشوں والی نسل لو چنان میں راکششوں کے ہاتھوں میں بھی ہوئی کر رہی کے سان رو رہی ہوگی۔ تم کہتے ہو کہ وہ بن میں گھومنے لگی ہوگی، پرنٹو وہ ڈرپوک ہے اور اکیلے بن میں جانے سے ڈرتی ہے۔ اور نہ ہی آج تک گوداوری پر کبھی اکیلے گئی ہے۔ سو ضرور ہی راکششوں نے اُسے کھالیا ہے یا ہر لیا ہے۔ ہے بن کے برکشتو! پران پیاری کہاں ہے؟ اُسے کیا ہوا ہے اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ، ہے دیو دیو! تیری گتی سارے سنار میں ہے۔ تو ہی سیتا کے کیشوں کی سو گندھی اڑا کر یہاں لا۔ ہے سو یہ دیو! تو سنار کو دیکھتا ہے۔ مجھے بتا کہ سیتا کہاں ہے؟؟

لکشمین کا پھر دھیرج دینا

بڑے بھائی کو دُکھی ہوئے ہوئے انا تک کے سان روتے دیکھ کر لکشمین نے اُس کے چہروں کو چھو کر کہا، ہے راگھو! بڑے تپ سے پتہ سے تم کو پراپت کیا ہے۔ تمہارے دیوگ میں ہی اس ہی پتہ نے پران دیئے ہیں اس پرکار اگر تم نے روتے روتے پران دے دیئے تو تمہاری اور میری مائوں کی، اور میری کیا دشنا ہوگی۔ اس پرکار وپار کرو۔ ہے نروتم! دھیرج دھرو! سنار میں کس انسان پر شکلات نہیں آتیں۔ دکھ شکوہ پرانیوں کا بھوگ ہے۔ ہے راگھو! شکوہ نہیں رہا تو دکھ بھی نہیں رہے گا، سدا دن ایک سے نہیں رہتے۔ یہ انسان کال کے چھوٹے میں بیٹھ بھی نیچے اور کبھی اوپر ہوتا ہے۔ ہے بھائی بڑے بڑے دیوتا رشی اور مہی دیو کے ہاتھوں میں چھوٹا سکتے۔ ہے ستہ وادن! آپا تو سا کھٹا ستا برہمہ پتی کے سان پڑھی مانی ہیں۔ آپا کو کون سکھاتا دے۔ سو آپا سن کو قائم کر کے جائی کی کھوج کریں۔

لکشمین کے استوت سے بہرہ سے ہوئے ان دیویوں کو سن کر رام چندر جی کو کچھ سا ہوا، اور وہ سیتا کی ٹوہ لینے کے لئے کھر اور دوشن کے جن استھان کی جانب چلے۔ تب سارے بن کو اچھی پرکار دیکھتے دیکھتے انھوں نے ارگ میں لہو میں ڈوبے ہوئے لپٹ پتا کے ہتر جٹا یو کو دیکھا۔ پر بت کے سان اُس ڈیل ڈول والے پکشی کو دیکھ کر شری رام چندر جی کے کردہ کی گھاہ نہ رہی اور وہ لکشمین سے بولے۔ اسی دُشٹا نے جائی کو کھالیا ہے۔ آج میرے ہاتھوں یہ بیم یو رہی کو بھیجا جائے گا۔ یہ کہہ کر نیتروں سے انگٹے برساتے ہوئے شری رام چندر جی دُوری پران رکھ کر جٹا یو کی طرف دوڑے۔

کچھ سے بھینچ پھوڑتا ہوا گھائل جٹا یو شری رام چندر جی کو دیکھ کر بولا۔ ہے رام! اچھا ہوا تم آگئے۔ شاید تمہارے درشن کے لئے ہی میرے پران اٹکے ہوئے تھے۔ ہے رانگو! لٹکا پتی راون نے میرے پران لے لئے ہیں، اور تمہاری پران پیاری سیتا کو ہر کر لے گیا ہے۔ ہے دھیر شرمی! جس کو تم بخینوئی بوئی کی طرح بن میں ڈھونڈ رہے ہو، اُس کو تو راون کے دیان میں روتے اور میں نے سہائتا کیلئے پکارتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے اُس دیوی کی سہائتا کے لئے ہمالی راون پر حملہ کیا۔ یہ اُس کا دغش ہے، یہ اُس کے بان ہیں۔ یہ اُس کے رتھ کا کچھ بھاگ چور چور ہوا پڑا ہے۔ پر تو بوڑھا ہونے کے کارن میں اُس راکشش سے پار نہ پاسکا۔ جب لڑتے لڑتے اُس کی بجائیں تنک گئیں تو اُس نے سیری بجائوں کو کاشا ڈالا۔ ہے دشر تھی! اب سیری موت ناز دیکھا ہے۔ زیادہ بولا نہیں جاتا۔ زبان کھینچی جا رہی ہے اور تمام حواس خستہ جواب دے رہے ہیں۔ سو تم میرے مرجانے پر میرا داہ سنکار کر دینا۔ میں تمہارے پتا کا بستر ہوں۔ اتنا کہہ کر اُس نے رام کو گلے سے لگا لیا اور پھر تقویٰ دیر بعد موت کو پراپتا ہوا ۛ

جٹا یو کا داہ سنکار

لہو سے بھرا پران ہن جٹا یو کو یہ تقویٰ پہ پڑا دیکھ کر شری رام چندر جی بولے۔ ہے لکشن! راجیہ چھین گیا، گھر سے نکالا گیا۔ سیتا کھوئی گئی، اور آج یہ دوج جٹا یو بھی مارا گیا۔ بلاشبہ مجھ سے بڑھ کر سنار میں اچھا کتا کوئی دوسرا نہیں ہے۔ ہے لکشن! مشکلات کی پھانسی جو میرے گلے میں پڑ گئی ہے، جب تک جیتا ہوں نہیں چھوٹے گی۔ یہ میرے پتا کا پیارا راتر میرے ڈر بھاگیہ کے کارن ہی مارا گیا ہے۔ چہ کال تک ڈنڈک بن میں تو اس کر کے اس دوج نے اپنے شریہ کو میرے رتھ ہی نکا دیا ہے۔ ہے ویر! جائی کے ہر جانے کا بچھے جتنا شوک ہوا ہے۔ اُسی سے کہیں زیادہ اس کے مرنے کا ہوا ہے۔ میں اسے اپنے پتا کے سان سمجھتا تھا۔ ہے لکشن! شکیر لکڑیاں لا۔ میں اپنے ہاتھوں اس کا داہ سنکار کروں گا۔ تبا بڑے بھائی کی آگیا پا کر لکشن نے بہت سی لکڑیاں اکٹھی کر کے چتا بتائی۔ شری رام چندر نے ارنیوں کا شوقن کر کے آگ نکالی اور پھر اُس دوج کا جسم چتا پر رکھ کر اس پر سنکار کئے۔ ہے بلوان! گروہ راج! گئیہ کرنے والے، انکی ہوتہ کرنے والے، یدھ بھوجی میں سامنے ہو کر لڑنے والے اور سنکارام سے نہ بھاگنے والے اور بھوجی ورن کرنے والے نینہ جس لوک میں جاتے ہیں آج تم میرے ہاتھوں سے جلائے جانے پر اسی اتم بد کو پراپتا کرو، اور اسی لوک

میں جاؤ۔ تمہاری کیرتی سنار میں اٹل رہے گی، یہ کہہ کر اُنھوں نے چٹا کو آگ لگا دی، اور اُس پر کاری چٹایو کے جسم کو بھسم کر دیا۔ اس کے بعد گو داوری ندی کے کنارے پر جا کر دونوں بھائیوں نے چٹایو کو جل اٹھلی دی اور وہ بکشتی راج جو دوسرے کے لئے یہ میں مارا گیا تھا سو گئی کو پراپت ہوا۔

کبندھہ راکشش کو مارنا!

چٹایو کو جل اٹھلی دے کر دونوں بھائی سیتا کی کھوج میں دکش پیچیم دشا کو چلے۔ کچھ دور آگے چل کر وہ ایسے مارگ پر پہونچ گئے جہاں کوئی پکڑنڈی نہیں تھی۔ راستہ نانا تانڈوں اور برکشتوں سے ایسا ہو گیا تھا کہ وہاں چلنا کھن ہو گیا تھا۔ پرنتو سیتا کی کھوج میں بیا کل ہوئے ہوئے دونوں بھائی اس شکل بن کو پار کرتے ہوئے تھے۔ اس پر کار وہ جن اٹھان سے تین کوس دور جا کر بڑے بھیا نک کروچ نامک بن میں پہونچے۔ وہ بن جل سے بھرے ہوئے بادل کے سان سگھن اور اندھکار سے تھا۔ مختلف رنگوں کے خوشبو دار پھولوں مرگوں اور پکشتیوں سے بھرے اُسی درگم بن میں وہ سیتا کی کھوج کرنے لگے۔ پرنتو بہت تلاش کرنے پر بھی اُسے وہاں نہ پا کر آگے چلے۔ کروچ بن کو پار کر کے تنکا شرم نامک جنگل میں پہونچے۔ یہ جنگل بڑا بھیا نک اور جنگلی جانوروں سے بھرا ہوا تھا۔ اُس میں گھومتے پھرتے انہوں نے ایک ایسی کندرا دیکھی جو پاتال کے سان گہری اور تاریک تھی۔ اُس بھیا نک کندرا کے کچھ پر ایک بڑی مہلی کھلی و کراں سے والی لمبوتری بڑے بڑے دانتوں والی سر کے بالوں کو کھولے ہوئے ہڈیاں چباتے ہوئے راکششی دکھائی دی۔ ان دونوں کے نزدیک پہونچنے پر وہ قہقہہ مارتی ہوئی راکشش سے چیٹا گئی اور بولی۔ میرا نام ایو گھمی ہے۔ تم کو پا کر میں خوش ہوئی۔ اس بن میں میرے ساتھ گھومو اور شکہ سے رہو۔ اُس کی اس حرکت سے راکشش کو بڑا کرودھ آیا، اور میان سے تلوار نکال کر ناک، کان اور ہتھ کاٹ ڈیئے۔ تب اُنہو کی دعا را بہاتی ہوئی وہ راکششی بھیا نک کرودھ کرتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی۔ اس پر کار ایو گھمی راکششی کو بد صورت کر کے دونوں بھائی اپنے پر اکرم سر اس بن کو پھاڑتے ہوئے آگے چلے۔ بہت دور نکل آنے پر اس تاریک بن میں ایک بھیا نک خبشنا جو گیکہ کی گرچا کے سان بن کو پھاڑتا ہوا، ساری پرعتوی کو کپیلے مان کر گیا۔ اُس خبدا کا پتہ لگانے کے لئے دونوں بھائی تلواریں سُوت کر جب آگے بڑھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ باقی کے قد والی گردن کے بنا جس کی چھاتی پر مکھ، اور آنکھیں چمک رہی ہیں، ایسا کبندھہ راکشش اپنی سٹھی میں بن کے جانوروں کو پکڑے ہوئے مارگ روکے کھڑے ہے۔ جب دونوں بھائی اُس کے نزدیک پہونچے تو اس لمبی مہیاؤں والے کبندھہ نے اُن کو جھپٹ کر پکڑ لیا اور دونوں بھجاؤں سے دبا ہوا بولا۔ بھاگیہ سے تم مجھے بھو آج تم کو کھا کر تپتا ہوں گا۔ اپنے اٹھ دیو تاکارن

کرد۔ اس موقع پر لکھنن خوف زدہ ہو گیا مگر شری رام نے اُس کی بچاؤں کو کاٹا دیا۔ اور وہ چنچ مار کر پرتھوی پر گر پڑا۔ خون کا چشمہ بہاتا ہوا وہ راکشش پر پرتھوی پر گر گرتے ہی شری رام چندر جی سے بولا۔ ہے نہ شرتھ! راکشش یونی سے چڑا کر تم نے میرا بڑا اچکا لگیا۔ تمہارے ہاتھ سے میں سو گئی پاؤں لگا۔ یہ میں اندر کی کرپا سے پہلے ہی جانتا تھا۔ سو تم اب میرا داہ سنسکار کر کے میرے شریہ کو ٹھکانے لگا دینا۔ کنبہ کے مکھ سے یہ وچن سن کر رام جی بولے۔ ہے راکشش راج! تمہاری کامنا پھل ہو۔ میں ایسا ہی کروں گا۔ پر تو ڈنڈک بن میں میری عدم موجودگی میں راون میری پتی کو ہر کئے گیا ہے۔ میں اُس کو، اُس کے بل کو اور اُس کے پر اکرم کو بالکل نہیں جانتا تم اگر کچھ جانتے ہو تو کہو۔ تب وہ بولا، ہے آریہ! راون لٹکا کا راجہ بڑے بل سے یکت ہے۔ دیودا نو سب اُس سے خوف زدہ ہیں۔ سو اگر تم اُس سے یذہ کرنا چاہتے ہو تو نیتی سے کام لو۔ ہے راکھو! میں تمہیں اُپائے بتاتا ہوں۔ سنو، ریشیہ موک پر بتا پر جس کی سیما پہا پور ہے۔ سنگر یوناک بانر راجہ ویر بانروں کے ساتھ تو اس کرتا ہے۔ وہ بانر راج بڑا تخیوی سندرسہ وادی، دھیر، ویر، بدھی مان دیتی پنی اور بڑی سینا والا راون کو مارنے میں سمرکت ہے۔ اُس کے بڑے بھائی نے اُس کا راجیہ اور استری جین کر اُسے گھر سے نکال دیا ہے۔ اگر تم اُسے برتر بنانو تو تمہارا منور تھ پورا ہوگا۔ اس کو بھی تمہارے جیسے پر اکرمی پریش کی ضرورت ہے۔ سو تم آگ کی ساکشی کر کے اُس سے دوستی کرو۔ وہ راکششوں کے سبب اتھانوں کو جانتا ہے اور مایاوی چالوں کو سمجھتا ہے۔ وہ اپنے چور بانروں سے دریہ سیتا کی کھوج کرے گا۔ چاہے وہ آکاش و پاتال میں ہو۔ اور ایک بار وہ سیتا کو پالینے پر بانر راج راکششوں کو مار کر ضرور تمہاری کامنا پوری کر دے گا۔ اتنا کہہ کر کنبہ پر انوں کو تیاگ لاپنے پور و ختم کے پتیہ پھل سے دو یہ لوک کو چلا گیا۔ تب شری رام چندر جی اُس کا داہ سنسکار کر کے لکھنن کے ساتھ پہا پور کی جانب چلے۔ وہاں پہونچ کر انہوں نے اُس کے سندرتھ پر بھیننی کے رنگ آشرم کو دیکھا:



شبری کا آشرم

کنبہ کا داہ سنسکار کر کے شری رام لکھنن کے سیت سنگریو کے درشن کے لئے چلے۔ چلتے چلتے وہ پہا کے پھمی کنارے پر پہونچے۔ اُس سندراستھان پر انھوں نے شبری کے آشرم کو دیکھا۔ جو انیک پرکار کے برکتوں سے بھرا ہوا تھا۔ اُس آشرم میں انہوں نے شبری کے درشن کئے۔ شری رام چندر جی کو اتنے دیکھ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور دونوں کے چرنوں کو چھو کر جل و آسن دے کر پو جا کی۔ تب آسن پر بیٹھ کر شری رام چندر جی نے پوچھا۔ ہے تپو نی! تمہاری پتیہ پھل تو ہوئی۔ اس میں کوئی دگن تو نہیں آیا۔ تم

نے کرودھ کو توجیت لیا ہے؟ تمہارا آبار تو نیست ہے۔ تم کشل تو ہو؟ تمہاری گود سیوا تو کامیاب ہوئی۔
شری رام چندر جی کے ایسا پوچھنے پر وہ بوڑھی بھلتی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ ہے رگھو نندن! آپ کے درشن
سے میری گوروسیوا پھل اور میرا یہ جیون پھل ہوا۔ ہے رگھو! منی لوگ جن کے چرنوں کی میں سیوا کرتی
تھی، اس دن سورگ کو چلے گئے جس دن آپ چتر کوٹا پر دھارے تھے۔ اس فانی جسم کو چھوڑتے ہو انہوں
نے کہا تھا کہ شری رام چندر جی تیرے آشرم میں آئیں گے، تو ان کی تن من سے سیوا کرنا۔ سو ہے ناٹھ!
میں نے آپ کی سیوا کے لئے اس ستنگ بن کے لذیذ اور میٹھے جنگلی بیر اور پھل وغیرہ اکٹھے کئے ہیں آپ
انہیں سو لیکار کیجئے۔

تب اس بر دھا بھلتی کے دیئے پھل وغیرہ کو شری رام نے بڑے پیار سے کھایا۔ پریم اور شردھا
سے دیئے ہوئے ان پھلوں کو کھا کر شری رام چندر جی بولے۔ ہے تپسوئی! تیرے ان بیروں اور
پھلوں نے مجھے راجاؤں کے لذیذ کھانوں کو بھی بھلا دیا ہے۔ سونے کے تھالوں میں پر دے ہوئے بڑے
بڑے چتر پتیوں کی پاک شالاؤں میں چتور رسویوں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے پدارتھوں میں بھی
ایسا سواد نہیں پایا، جیسا کہ میں ان پھلوں میں دیکھتا ہوں۔ ہے بر دھن! آج میں تحفا کشتات انا کو شلیا
کے ہاتھ کے دیئے ہوئے پھلوں کو کھایا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے۔ اتنا کہتے کہتے شری رام چندر جی
کے نیتروں سے پریم کا نیر بہنے لگا۔

اس کے بعد اس بھلتی نے اس بڑے بن کی طرف انگلی کر کے کہا، ہے رام! یہ جو سیکھ گھا کے
سمان کالا بن سامنے دکھائی پڑتا ہے، اس کو مستنگ بن کہتے ہیں۔ مرگ اور کچھتیوں سے بھرے اسی
بن میں میرے گورؤں نے بڑا بھاری بگیاہ کیا تھا۔ وہ دیکھو بگیاہ کی ویدی سے ابھی تک تھوڑا تھوڑا سونگڑ
دھواں اٹھ رہا ہے۔ وہ بگیاہ کے برتن جوں کے توں پڑے ہیں۔ اور ان کی یاد دلاتے ہیں۔ ہے رگھو!
اس جیون میں میں نے تپ کیا، ورت کئے، گوروسیوا کی، مگر ایک آشا آپ کے درشنوں کی تھی، سو آج پوری ہوئی۔
اب میں اس بوڑھی دیہہ کو چھوڑنا چاہتی ہوں، اور وہاں ہی جانا چاہتی ہوں جہاں وہ منی لوگ گئے ہیں۔
تب شری رام چندر جی نے نیتروں کو نیر بہاتے ہوئے اس بڑھیا سے کہا۔ تیری پوجا سے میں پر سن ہوا، تو سیکھ
سے جا، پرما تا تیری کامنا پوری کرے۔ شری رام چندر جی کے ایسا کہنے پر اس بھلتی نے سادھی لگائی اور یوگ
بل کر پیرانوں کو دھرم دوار میں لیجا کر شرمیہ کو تیاگ دیا۔ تب شرمیہ کا داہ سنسکار کر کے شری رام چندر جی کے دشمن سمیت پیا پر
پہنچے جو سندر باغ باغیچوں کو بھی ہوئی، آکاش کے سمان نرل بھیم جل والی، سفید ریت والی، نمل اور سونگڑ دھت پھولوں
سے نیل ورن والی نانا پر سار کے رنگوں کے سندر تھی۔ اسکو دیکھ کر شری رام چندر کے ہر دیا کا شوک دور ہو گیا اور وہ ہاتھ
سنگریو کے درشنوں کے لئے کنارے کنارے چلنے لگے۔

کشتی کتدھا کا نڈ

پمپا کی شو بھا دیکھ کر شری رام چندر جی کا دلاپ کرنا

پمپا پور پہنچ کر شری رام چندر جی الکا ایک بیا کل ہو گئے، اور سیتا کے دیوگ میں دلاپ کرتے ہوئے بولے۔ ہے لکھنن! دیکھ یہ پمپا کیسی شو بھا دیتی ہے۔ جس کا پھل مونگ کے سان نزل ہے جس میں لال پیلے اور نیلے کل پھول رہے ہیں جو چاروں طرف سے سندر پھولوں سے گھری ہوئی ہے جس کا جمل ٹھنڈا اور نیروں کو پرسن کرنے والا ہے۔ ہے لکھنن! پمپا کے نزدیکی ان مقامات کو دیکھ جو لال پیلے نیلے گلہستوں کے سان دکھائی پڑتے ہیں، ان کے چاروں طرف پھولوں سے لدے ہوئے پیڑوں کی چوٹیوں پر چڑھی ہوئی پشت تائیں کیا بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ ہے لکھنن! یہ پھولوں اور پھولوں سے بھر جاتا ہے، دایو سگندھی سے بھر جاتا ہے۔ ہے سو بہتر ہے! پھولوں سے سجے ہوئے اس بن کو دیکھ جو پر بت پر پھول ورثا کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ رنگارنگ کے بن پر کش پون کے دیگے ملتے ہوئے پر بت شلاؤں پر پھول بکھیر رہے ہیں۔ ہے لکھنن! دیکھ! پون ان پر کشوں سے کس پر کار کھیل کرتا ہے کہیں گرے ہوئے پھولوں کو شلاؤں پر سے اڑا کر ایسے دھکیلے ہیں جیسے دایو نواح کرتا ہوا کلیوں کو گراتا ہے۔ ہے ویر! دیکھ! پر بتوں کی پٹھاؤں سے نکلتا ہوا پون، پر کشوں کیساتھ ناچتا گولگے سان گان کرنا کیسا پیارا لگتا ہے۔ ہے ویر! ان کرنی کار کے پر کشوں کو دیکھ جو سورن سے ڈھکے ہوئے پیلے کپڑوں والے سینکوں کے سان بن کو چاروں طرف سے گھرسے ہوئے کھڑے ہیں۔ ہائے یہ بسنتا رتو جس میں بھنورے سگار ہے ہیں، پون مٹی سے بہہ رہا ہے۔ ہے ویر! بدھو ماس رو پی یہ اگنی جس کے کہ اشوک کے سنوک اگکائے ہیں، بھنوروں کی گونجار دھونی ہے۔ اور کوکلا میں لال رنگ کی لائیں ہیں۔ بلاشبہ ہلا کر راکھ کر ڈالے گا۔ ہے لکھنن! یہ رتو میری پیاری کو بے حد پیارا ہے۔ دیکھ! پر کشوں کی شاکھائیں بلور کے جھونکوں کے سان کیسے سندر معلوم ہوتے ہیں۔ ہے ویر! دیکھ! پر بت کے شکروں پر ناچ کرتے ہوئے سوروں کے سنگ کام آتے ہوئی ہوئی سورنیاں کیسی ناچ کر رہی ہیں، اور سور بھی شکھ پھلا پھلا کر ان کے پیچھے دوڑ رہے ہیں۔ آج اگر میری پران پیاری یہاں ہوتی تو وہ بھی اسی پر کار میرے ساتھ نکلتی۔ ہے لکھنن! جہاں جانکی ہے اگر وہاں بھی بسنتا نکلا ہو گا تو وہ بھی میرے بردہ میں

پے چین ہوگی۔ ہے لکھن! وہ کل نینا، مدھر بھاشی، کو ملا لگی جانگی میرے دیوگ میں رو رو کر پران دے
 دیگی۔ اس کا من سدا مجھ میں لیں رہتا ہے۔ مجھ سے جدا جدا ہوتی ہوئی وہ جل سے نکالی گئی مچلی کے سان
 تڑپا رہی ہوگی۔ ہے وید! جو جو چیزیں مجھے پہلے جانگی کے ساتھ سکھ دیتی تھیں آج دکھ ہمارے ہونے
 ہیں۔ ہے لکھن! ان بھنوروں کو دیکھ جو دایو منڈل میں اڑتے ہوئے لاکس بنجری پر گونجا کر رہے ہیں۔
 ہا! اگر سیتا میرے ساتھ ہوتی تو اس پمپا پور کو دیکھ کر بے حد خوش ہوتی جو بال سور یہ کے سان پر بھاؤ لے
 کلوں سے چاروں طرف گھری ہوئی ہے۔ ہے لکھن! دیکھ کسی پرکار والو کے تھکولوں سے ہزاروں کل
 ایک ساتھ ایک طرف جھکا جاتے ہیں۔ بلاشبہ یہ کل ذل میرے نیتروں کو بے حد پیار سے لگتے ہیں۔
 کیونکہ یہ جانگی کے نینوں کے سان ہیں۔ کلوں کے سیرش سے منو گندھوت ہوا ہوا یہ دایو جانگی کی سانوں
 کے سان ہوا ہے۔ آہ! آج اگر سیتا یہاں ہوتی تو اس بسنت کی شو بھا کو دیکھتی جس میں پر بتوں کے
 شکھر کیٹوؤں کے بے شمار پھولوں سے مانو جل رہے ہیں، اور دایو نانا برکھٹوں کو سپر ش کرتا ہوا
 کبھی پر بسنت کی چوٹیوں پر اور کبھی جل کی ترنگوں پر نہرتیہ کر رہا ہے۔ یہ دیکھ بسنت کے والو سے مست
 ہوئے ہوئے بھنورے کبھی کبھی بیٹھے اور کبھی تیز پھولوں کا رس لے کر پھولوں کے مارگ میں سالہے ہیں
 اور دیکھ! اپنے آپ جھڑے ہوئے پھولوں سے بھری ہوئی دھرتی پھولوں کی سچ کے سان معلوم ہوتی
 ہے۔ آج بسنت اپنے پورے جو بن پر ہے اور پھول مانو ارشنا سے ایک دوسرے سے بڑھ بڑھ کر کھل
 رہے ہیں۔ ہے سو مترے! آج اگر سیتا کے درشن یہاں ہوں تو میں ایو دھیا تو کیا اندر پوری کو بھی
 تیاگ دوں۔ ایسی سند ہری ہری بھون پیہ میں اس کے ساتھ گھوموں۔ ہے لکھن! دیکھ ان پر بتوں
 کی چوٹیوں پر مرگ اپنی مرغیوں کے ساتھ رمن کر رہے ہیں۔ پرنتو میں ابھاکا سیتا کے دیوگ میں بنوں
 کی سنی چھان رہا ہوں۔ اس پران پیاری نے میرے لئے محلوں کو چھوڑا، سارے پری جنوں کا تیاگ
 کیا، سب سکھوں پر لانتا ماری پرنتو آج وہ نہ جانے کہاں کیسے دکھ میں ہوگی۔ ہا درد یو! اب میرا
 جینا مشکل ہے، کس پرکار میں پدم تیرا گھنشی کے بنا پران دھارن کروں۔ ہے پرمانن! کب میں اس
 سند اور پیاری کا بھولا بھالا سکھ دیکھوں گا۔ کب اس کے بیٹھے اور بہت سے بھرے ہوئے وچن
 سنوں گا۔ ہا! ایو دھیا میں لوٹنے پر جب کوشلیا مجھ سے پوچھے گی کہ جانگی کہاں ہے، جسے میں نے
 تیرے ہاتھوں میں سونپا تھا؟ تب میں کیا جواب دوں گا، کس پرکار اسے اپنا منہ دکھاؤں گا۔ ہے
 لکھن! میرے سر پر مشکلا تا کا پہاڑ گر رہا ہے۔ جس کے نیچے آیا ہوا میں کبھی پنج نہ سکوں گا۔ یہاں پر
 میرے پران پھیر و پران تیاگیں گے۔ تو جا اور میری ماناؤں کو اور بھرت کو میری مرتیو کا سا چار
 سنا دے۔ اس پرکار کہتے کہتے شری رام چندر جی ہما دلا پا کرتے کرتے مورچھا کھا کر پھتوی پر

گر پڑے۔ بڑے بھائی کی یہ اوتھا دیکھ کر لکھن نے اُن کے سر کو گود میں رکھا اور کل پھولوں سے پکھا
چھلنے لگا۔ جب کچھ جینا ہوئی تو تیتروں میں آتو بھر کر بولا۔ ہے نرو تم! شوک نہ کر، آپ جیسے ہمارے پرش کو
گھبراتا نہیں چاہیے۔ ہے رگھونندن! اب راون بیج نہیں سکتا۔ چاہے وہ تین لوگ چودہ بھون میں کہیں چلا
جائے، اُس کی موت اب طے شدہ ہے۔ ہے راکھو! وپتی میں دھیر یہ رکھ کر پرشارتھ اور اتساہ سے کام کرنا
چاہیے۔ اتساہ وان پرش کے سامنے دپتی نہیں ٹھہر سکتی۔ اتساہ ہی سنار میں ایک بڑی شکتی ہے جس کو سب
کام بندہ ہو سکتے ہیں۔ اتساہ ہی پرش بھی ڈکھی نہیں ہوتے، اس اتساہ سے اسی پرشارتھ ہے راکھو!
ہم راون کو مار کر سیتا کو لائیں گے۔

لکھن کے ان ہمت کاری اور دھیر بندھانے والے بندوں کو سن کر رام کے من میں کچھ اتساہ پیدا ہوا
اور وہ کاریہ کھشر (میدان غل) میں گودنے کے لئے پہا کو پار کر گئے۔

ہنومان کا شری رام چندر جی کے پاس آنا

پہا پود کو پار کر کے دونوں بھائی ریشیہ ٹوک پریت کے پاس پہونچے۔ وہاں بانر راج سگر یو، جو
بالی کے بھٹے سے سدا چوکس رہتا تھا۔ اُنک بیج والے ان دونوں دھار یوں کو دیکھنے لگا۔ اچانک ان
اچنیوں کو شتر دھارن کئے، گھومتے دیکھ کر سگر یو خوف زدہ ہو گیا، اور اُس کے چیت میں انیک پرکار
کے شک اٹھنے لگے۔ سگر یو کی یہ دشا دیکھ کر ہنومان بولا۔ ہے بانر ادھی پتی! آپ بالی کے دوسریوں
بیاگل ہیں یہاں اُس کا بل نہیں چل سکتا۔ تب سگر یو نے اپنے تمام منتریوں کو اکٹھا کر کے کہا۔ ہے بھائیوں!
یہ دونوں شتر دھاری بالی کے پیچھے ہوئے گپتا چر ہیں، اور مینوں کے بھیں دھارن کر کے ہماری ٹوہ لیتے
آئے ہیں۔ اگر جلدی ہی ان کا اچیت پر بندہ نہ کیا گیا تو ہم سب کی بالی کے ہاتھوں مرتیو نشیت ہے۔ سگر یو کے
کلمہ سے یہ وچن سن کر ہنومان نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے راجن! تمہارے دشت آتا بڑے بھائی کو میں یہاں
نہیں دیکھتا اور نہ ہی وہ یہاں آسکتا ہے۔ سو تم دھیر ج دھارن کر کے بُدھی کے ساتھ سب کام کرو، کیونکہ
دھیر یہ بن راجہ سنگٹ میں اچیت اُپائے نہیں سوچ سکتا۔ ہنومان کے ایسا کرنے پر سگر یو بولا، ہے ہنومان! اندر
کماروں کے سامان ان دونوں راج کماروں کو دیکھ کر مجھے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ضرور بالی کے دوست ہیں،
اس لئے ان پر دشا اس کرنا مناسب نہیں۔ سو ہے ہما ویر! سو تم ان کے پاس بھیں بدل کر جاؤ اور بات چیت
سے تین سے جس پر کار بھی ہو سکے اُن کے ہر دیہ کی بھانا کا پتہ لو، اور اگر اُن کی شدہ بھادنا دیکھو تو یہاں لے آؤ
نہیں تو جلدی آکر ہمیں خبر دو۔

ہنومان کی بھینٹ!

سگر یو کی آگیا پاکر ہنومان نے اپنا بھکاری کا سا بھیس بنایا، اور پرست سے نیچے اتر کر بڑی ستر سے دولوں ہاتھوں کو جوڑ کر شری رام چندر جی کی استی کرتے لگا۔ پھر ساٹھاٹک ڈنڈوت کر کے بولا۔ ہے راج رشیو! آپ اس دیش میں کیسے آئے ہیں۔ آپ منشیہ ہیں یا دیوتا جو اس بھومی کو پوتر کرنے کے لئے دیولوک سے نیچے اترے ہو۔ ہے ویر بڑا ہتھیار یو! ہماتا سگر یو سے، جو اس دیش کے راجہ ہیں، بھیجا ہوا میں آپ کے پاس آیا ہوں، تاکہ آپ کے لئے کھانوں پوچھ سکوں۔ میرا نام ہنومان ہے، اور میرے سوانی سگر یو بھائی کے ہاتھوں ڈکھی ہوئے ہوئے آپ سے ستر آئے۔ چاہتے ہیں۔ ہنومان کے ایسا پوچھنے پر شری رام چندر جی لکھن سے بولے ہے ویر! یہ ہنومان ہمارا راج سگر یو کا منتر ہے، سو تو اس سے گفتگو کر۔ بلاشبہ یہ بانی میں چتور، چاروں ویوں کا جاننے والا اور بیا کرنا کا پنڈت معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جیسے صاف اور شدہ تلے ہوئے شبد اس کے منہ سے نکلے ہیں۔ ایسا وید شاستروں کا نہ جاننے والا نہیں بول سکتا، اور بات کرتے وقت اس کے کھمٹک، بھویں، اور شریہ پر کوئی دکار نہیں آیا۔ اس کی دچتر اور مدھر بانی نے میرے کانوں میں مرتا ٹپکا دیا، اور من کو میں میں کر لیا ہے۔ ہے لکھن جس راجہ کا دوت ایسا بدھی مان، سیدھا وی اور چتور ہو، اس کے ساریہ کیسے بدھ نہ ہوں۔

بڑے بھائی سے اس پر کار پر سیریت کیا ہوا لکھن پون پتر ہنومان سے بولا۔ ہے کپش! دھرتا سگر یو کے گنوں کو ہم جانتے ہیں۔ اس کے درشنوں کے لئے ہم یہاں آئے ہیں۔ ہے ودوان! چکر ورتی راجہ دشرتہ سنہار میں مشہور ہوا ہے۔ یہ شری رام چندر جی ان کے بڑے پتر ہیں، اور میں ان کا چھوٹا بھائی ہوں۔ راجہ سے نکل کر جو وہ برس کے لئے یہ بن میں نواس کرنے آئے ہیں۔ ان کے گنوں پر گدھ ہو کر داں روپ سے ان کی سیوا کے لئے میں بھی ساتھ آیا ہوں۔ ہے ہنومان! دن کے انت میں جیسے سور یہ کے چھپے اس کی لال پر بھا چلتی ہے اسی پر کاران کی پران پر یہ پتی ان کے ساتھ علی تھی، پر نتواندھکار روپی راون را کیش نے اسے ہر لیا ہے، اسی دھار سے میں اور رام چندر سگر یو کی شرن میں آئے ہیں۔ ہے ہنومان! جو رام چندر سارے سنہار کو شرن دینے والے ہیں، آج دنوں کے پھیر سے تمہاری شرن آتے ہیں، اور تمہارا پر سار چاہتے ہیں۔ ہے کپی پرور! جس راج ادھی راج دشرتہ کے چرتوں میں بھومندل کے سب راجے ہمارا بے جھکتے تھے، اس کا پیارا پتر بھاگیہ کے پھیر سے سگر یو کی شرن میں آیا ہے۔ سو شوک اور دکھ سے بیڑت شری رام چندر جی کو سگر یو اپنے دل بل سمیت مدد دیوں۔ اتنا کہتے کہتے لکھن کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے، اور کنتھ ڈک گیا۔ لکھن کے وچن سن کر پون پتر ہنومان بولا۔ ہے لکھن! آج ہمارا دیش پوتر ہوا



ہمارے پتر آپ کے درشنوں سے کرتارہ ہوئے۔ آپ جیسے مندر یہ پراکرمی اور پدھاوی پُرشوں کے بجائے
ہی سے درشن ہوتے ہیں۔ ہے راگھو! تمہاری طرح سُوریہ پتر سُگر پوجی اس سے بڑی شکل میں ہے۔ اس
کی استری بھی بالی سے ہری گئی ہے، اور وہ بھی اپنے راجیہ سے نکالا گیا ہے، اور بھائی کے ڈر سے نو اس
کرتا ہے۔ سو میں اُس کی طرف سے آپ کو یقین دلانا ہوں کہ بانر راج آپ کی سب پرکار سے سہاوتا کرے گا۔
اتنا کہہ کر ہنومان شری رام چندر جی اور لکشمین کو بڑے آدر کے ساتھ رشیہ نوک سے ملیہ گری کے اوپر
سُگر پوج کے پاس لے گیا۔

شری رام چندر جی کا سُگر پوج کے ساتھ مہتر تاکرنا۔

دونوں بھائیوں کو ساتھ لے کر ہنومان سُگر پوج کے سامنے جا کر یوں بولا۔ ہے بانر راج! چکورتی رام
دشترہ کے بڑے پتر شری رام چندر جی اپنے چھوٹے بھائی لکشمین سمیت آپ کے ہی درشنوں کو آئے
ہیں۔ ڈنڈک بن میں اس کیسے وقت ان کی پر یہ کور لکشمین اندر راون ہر کر لے گیا ہے۔ اب یہ آپ
کی مہتر تا چاہتے ہیں۔ انہیں سو کیا کرو، کیونکہ یہ بڑے گن بان، بدھی مان اور پوجک کے یوگیہ ہیں۔
ہنومان کے وچن سے پر سن ہو کر سُگر پوج بولا، ہے راگھو! آپ کے درشن سے میں بہت خوش ہوا۔ ہم
تم ایک دُکھ سے ڈکھی ہیں، اور لی کر ایک دوسرے کا دکھ دُور کرنے کی سمر کہہ رکھتے ہیں۔ سو اگر تم سچے
ہر دیہ سے مہتری چاہتے ہو تو یہ میرا ہاتھ ہے، اسے اپنے ہاتھ میں پکڑو اور اگنی کو ساکشی کر کے سو گنڈھا اٹھاؤ
کہ ہمارے ہاتھ کبھی الگ نہ ہوں گے اور ایک دوسرے کی بھجائیں کہ آپس میں سہاوتا کرتے رہیں گے۔
اُس سے ہنومان نے بھکاری کا بھیس تیاگ کر آگ کو بلایا۔ شری رام چندر جی نے آگ کو ساکشی کر کے
سُگر پوج کے ہاتھوں کو پکڑا اور پھر دونوں بڑے پریم سے ایک دوسرے کے گلے ملے۔ آپس میں دوستی
ہو جانے پر سُگر پوج سمیت شری رام چندر جی اور لکشمین جی سندرا سنوں پر بیٹھ گئے، اور ایک دوسرے کی
جانب اتر پت پتر دل سے دیکھنے لگے۔ اس کے بعد چندن اور پھولوں سے شری رام چندر جی کی پوجا کئے کے
سُگر پوج بڑے ہر ش سے بولا۔ ہے راگھو! میں بڑے اپان کے ساتھ زندگی گزار رہا ہوں۔ میرے بھائی
بالی نے میری استری کو ہر لیا، اور میرا راجیہ چھین لیا ہے، اب اُدھر کے مارے ملیہ گری پر نو اس کرتا ہوں۔
سو آپ بالی سے میری رکشا کیجئے۔

سُگر پوج کے ایسا کہنے پر شری رام چندر جی بولے کہ کیش! اب میں نے تمہارا ہاتھ پکڑا ہے، سو تم
دھیرج دھرو میں اپنے دجربان ان تیزبانوں سے اُس کا ودھ کروں گا۔ چھوٹے بھائی کی استری کنیا کے

سمان ہوتی ہے، اس کاہن کر کے اس پنچ نے لوک اور ہر لوک میں منہ کالا کیا ہے۔ سو اب تو اسے مرا ہوا ہی سمجھ۔ اسے مار کر میں تجھے راجیہ تلک دوں گا، یہ میں آگ کے سامنے پر تگیا کرتا ہوں۔

سیتا کے آجھوشنوں کو دیکھ شری رام چندر کا ولاپ کرنا

بالی دودھ کی پرتگیا ہو چکنے پر سگر یو نے شری رام چندر جی کو کہا، ہے رگھو! ہنومان کے مکھ سے میں تمہاری دکھ کھٹا سن چکا ہوں، پر تو اب تم دھیرج دھارن کرو۔ میں شیکر ہی تم کو سیتا سے ملا دوں گا۔۔۔۔۔ ہے مہا بابو! چاہے وہ آکاش، واپاتال میں بھی ہو، میں اسے ضرور تلاش کروں گا، راون تو کیا امدروغیر دیوتا بھی اسے ہر کر جیتے نہیں رہ سکتے۔ ہے رگھوننڈن! دش سے ملا ہوا بھوجن کوئی بچا نہیں سکتا۔ اسی پر کار سیتا کو کوئی بچا نہیں سکتا۔ ہے دشرتھ! تھوڑے دن ہوئے ایک رکشش ایک استری کو دیان میں اڑنے لے جا رہا تھا۔ اس کے مکھ سے ہارام، لکشمین اس پر کار کے وجہ ہم نے سنے۔ شاید وہی سیتا ہو، کیونکہ میں اچھی طرح اسے دیکھ نہ سکا۔ اس استری نے ہم پانچ بازوؤں کو یہاں دیکھ کر کچھ دستر اور آجھوشن یہاں کر دیئے جو ہم نے ابھی تک سنبھال کر رکھے ہیں۔۔۔۔۔ اتنا کہہ کر سگر یو نے پرہیتا کی کندل سے ان آجھوشنوں کو لا کر شری رام چندر کے آگے رکھ دیا۔ ان آجھوشنوں کو دیکھ کر شری رام کا دھیرج جاتا رہا۔ نیتروں میں آنسو آگئے اور ان کو ہر دیہ سے لگا کر پرہتوی پر گر پڑے۔ دکھ اور کرودھ سے ان کی سانس اس سے ایسے چلنے لگی مائو بل میں بٹھا سانپ پھنکار رہا ہو! تب چیم چیم آنسو پہلے ہوئے شری رام چندر جی بولے سبے لکشمین! سیتا کے ان آجھوشنوں کو تم پہچانو، کیونکہ میری بڑھی اس سے ٹھکانے نہیں ہے۔ پر ان پر یہ کے دیوگ سے میں گیان شونہ ہو رہا ہوں۔ شری رام چندر جی کی آگیا پاکر لکشمین نے کہا کہ ہے نروتم! نہ میں ہاتھوں کے نگھنوں کو پہچانتا ہوں اور نہ گلے کے پار کو، اور نہ ہی ماتھے کے کسی آجھوشن کو پہچان سکتا ہوں۔ کیونکہ آج تک میں نے کبھی سیتا کے ہاتھوں کو اور مکھ کو نہیں دیکھا، ہاں روز پاؤں چھونے کے کارن میں ان پیروں کو پہچانتا ہوں اور بلاشبہ یہ سیتا ہی کے ہیں۔

رام چندر کے ایسا کہنے پر شری رام چندر جی سگر یو سے بولے سورہ! تیری پر ان پیاری کو وہ کس دشائیں لے جا رہا تھا سیتا کے اس اپان کے بدلے میں پرہتوی پر سے رکششوں کا بیج ناشس کر ڈالوں گا۔ جس نے جانکی کو ہن کر کے میرے کرودھ کو جگایا ہے، اسے میں ہم کر دوں گا۔ ہے کیش! جس رکشش نے میری پر یہ کہہ رہا ہے، اس کا پتہ بتاؤ۔ میں آج ہی اس کا دودھ کر دوں گا۔

سگر یو کا شری رام چندر جی کو دھیرج دینا

شری رام چندر کو سیتا کے دیوگ میں بے مدد کھی دیکھ کر سگر یو کے نیتروں میں بھی آنسو آگئے۔ پرتو وہ ہاتھ جوڑ کر بپتی آواز میں بولا۔ ہے راگھو! میں اُس پانی راو ن کا بل پورش اور ٹھکانا نہیں جانتا۔ پرتو میں پر تگیا کرتا ہوں کہ راو ن کو مار کر سیتا کو اُس کے پنجے سے چھڑا لوں گا۔ آپ دھیرج دھارن کریں۔ دھیریہ وان پرش آفت میں دلاپ نہیں کرتے۔ بندھوؤں سے دیوگ پر انوں کا ڈر، دھن کا ناش وغیرہ سنگٹ انسان پر ہی آیا کرتے ہیں۔ پرتو دھیریہ وان پرش دھیریہ سے ان سب آفتوں کو پار کر جاتا ہے۔ اور سور کھ جن شوک میں ڈوب کر اپنے کو ناش کرتے ہیں، اور جگ میں ہنسی کر دیتے ہیں۔ ہے راگھو! میں مہتر بھاو سے ایسا کہتا ہوں، آپ کو اپدیش نہیں دیتا۔ کیونکہ آپ سر دگن سپن اور چاؤں ویدوں کے جاننے والے ہیں۔

سگر یو کے ان وجہوں کو سُن کر شری رام چندر جی بولے۔ ہے کپش! پیارے مہتروں کو جو کام کرنا چاہیے وہی تم نے کیا ہے۔ تمہارے سمجھانے سے میں دھیریہ کو پا گیا۔ سچ مچ تمہارے جیسے مہتر کا ملنا مشکل ہے۔ ہے باتر راج! سیتا کو کھوجنے اور راو ن کو مارنے میں تم میری امداد کرنا اور میں تمہارے سامنے ہی دُشٹا بلی کو ماروں گا۔ اس کے بارے میں تم کو جو جو باتیں کہنی ہوں بے فکر ہو کر کہو۔ ہے سور یہ پتر! میں نے جو پر تگیا تمہارے سامنے کی ہے۔ اُسے ہالیہ پر بت کے سان اٹل خیال کرو۔ بلی اب سچ نہیں سکتا۔ اُس کے دُشٹا کر م اب پھل لا کر رہیں گے۔

شری رام چندر جی کے مکھ سے بلی ودھ کی پر تگیا سُن کر سگر یو کے ہر ش کا کچھ ٹھکانہ نہ رہا، اور وہ اپنی دُر دشا اور بلی کے بل کا وزن کرتا ہوا بولا۔ ہے راگھو نندن! میں بلی کے بل کو آپ کے پر تگیا کہتا ہوں، تم دھیان دے کر سنو اور اُس کے مارنے کا اُپائے سوچو۔ ہے رام! بلی نے میرا راجیہ چھین کر کھوڑ و چنوں کے ذریعہ دھتکار دیا، اور میرے پر انوں سے پیاری استری کو اپنے محلوں میں ڈال لیا۔ وہ دن رات میرے مارنے کی ترکیبیں سوچتا رہتا ہے۔ اُس کے دُر سے میں اس پر بت پر نو اس کرتا ہوں۔ میرے سب سا کھی ایک ایک کر کے میرا ساتھ چھوڑ گئے۔ اب یہ ہنومان وغیرہ چار مہتر دن رات میری رکشا کرتے ہیں۔ جہاں میں جاتا ہوں یہ میرے ساتھ جاتے ہیں، اور جہاں میں ٹھہر جاتا ہوں یہ بھی ٹھہر جاتے ہیں، ہے راگھو! اپنے بڑے بھائی کے دُر سے میرے پر ان شوک گئے ہیں، وہ بڑا بلوان ہے۔ بن کے بڑے بڑے بر کھش اپنی بھجاؤں سے اٹھا کر دیتا ہے دوندوی نامک رکشش جو اٹھاہ بل والا تھا۔ اُس کو اٹھا کر بھومی پر بلی نے ٹپک دیا، اور

مار ڈالا۔ سال کے برکشت کو اپنی بھیاؤں میں بھر کر وہ جب چھوڑا ہے تو پتوں سے خالی کر دیتا ہے۔ اس کی غیر معمولی قوت کو جب میں دیکھتا ہوں تو چپت میں شک پیدا ہوتا ہے کہ کس پر کار آپا اس پر بت قد والے بانر کو ارب گئے۔

سگر یو کے یہ وچن سگر لکھشن نے ہنس کر کہا۔ ہے سگر یو! شری رام چندر جی بالی کو مار دیں گے۔ ایسا وشواس نہیں جس پر کار ہووے تم کہو۔ تب سگر یو نے جواب دیا کہ جو سال کے ساتا بڑے بڑے سال کے برکشت کھڑے ہیں، بالی نے ایک ایک کر کے ساتوں برکشتوں کو بندھا ہے۔ جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ سو شری رام چندر جی اگر ان میں سے ایک کو بندھیے تو مجھے وشواس ہوگا۔ شری رام کے بل کو تولنے کے لئے میں ایسا نہیں کہتا، ان کی بانی پر ہی مجھے وشواس ہے، پر نتو بھائی بالی کے بل سے ڈرا ہوا ایسا کہتا ہوں۔

سگر یو کے ایسا کہنے پر سور یہ کے سان یجبوی شری رام نے دھنٹ کو سنبھالا، اور ڈوری پر بان کو جوڑ کر اس کی شکار سے سارا برکتا گونجا دیا۔ پھر اس بان کو آکر نکلنے کے اس تیزی سے سال پر چھوڑا کہ وہ ایک ساتھ ہی ساتوں برکشتوں کو اور برکتا کے شکھ کو پھوڑ کر یہ مقوی میں دھنٹ گیا۔ تب شری رام چندر جی کے اس حیرت کن بل کو دیکھ کر سگر یو حیران رہ گیا اور ہاتھ جوڑ کر استی کرتا ہوا بولا۔ ہے راگھو! جس نے ایک ہی بان سے سات برکشتوں کو پر بت سمیت پھوڑ ڈالا، اس کے آگے یدھ میں کون ٹھہر سکتا ہے۔ آپ یدھ میں اندر آدی دیوتاؤں بھی شکست دے سکتے ہیں۔ اس بالی کی بساط ہی کیا ہے؟ ہے رام! آج ہی اس بالی کو مار کر میرے فکر کو دور کرو۔ میں آپ سے ہاتھ جوڑ کر پکار ٹھنکا کرتا ہوں۔

بالی سگر یو یدھ

شری رام چندر جی بولے۔ ہے سگر یو! آج ہی میں دھنٹ بالی کو ماروں گا۔ یہاں سے ہم کشتی کندھا کو چلتے ہیں۔ تم ہمارے آگے آگے چلو اور اپنے دھنٹ بھائی کو یدھ کے لئے لٹا رو۔ ہم سے پر تھاری سہاٹا کریں گے۔

اس پر کار نچہ کر کے وہ سب کشتی کندھا کو چلے۔ اس سے شری رام چندر جی نے اپنے دھنٹ کو چڑھا کر ہاتھ میں رکھ لیا اور سب سے آگے آگے چلے۔ ان کے پیچھے سگر یو اور لکھشن چلے۔ ان کے پیچھے یون پتر ہنومان، تل، نیل اور تار نامک بانر چلا۔ جو یدھ و دیا میں بڑا اٹھل تھا۔ انیک ندی، نیل، بن، وین اور گجوں کو پار کر کے کشتی کندھا میں وہ پہنچے۔ جہاں برکشتوں کے ٹکھن کچ میں ٹھہر کر سگر یو کو بالی کے ساتھ یدھ کرنے

کے لئے بھیجا، اور اُس کی پیٹھ پر پتھکی دے کر کہا کہ باز نیدر! ہم ان برکھتوں کی اوٹا میں ٹھہرتے ہیں تم بے خوف ہو کر اُس کے ساتھ پیدہ کرو۔

شری رام کے ان شبدوں سے اُتساہت ہو کر سگر یو پڑے کرو دھ سے بانی کو لٹکارنے لگا۔ اُس سے گر جتا ہوا ایسا معلوم ہونے لگا، مانو قیامت کا بادل ستار کے دناس کے لئے گر جتا کر رہا ہے۔ اُس گر جتا سے گوتیں مارے خوف کے ایسے بھاگنے لگیں جیسے اتیا چاری راہ کے دیش سے کلیں اور سی سادھوی استریاں چلی جاتی ہیں۔ بن کے جیو جنتویہ کے گھوڑوں کے سان چاروں طرف دوڑنے لگے۔ آکاش پر اڑتے ہوئے پکھلی جگر گھات کے سان پر حقوی پر گرنے لگے۔ اس پر کار وہ باز نیدر سگر یو شری رام چند جی سے اُتساہ دلایا ہوا بانی کو پکارتا ہوا ایسے گرج رہا تھا جیسے طوفان آنے پر سمندر گر جتا ہے۔

سگر یو کی اس بھینک گر جتا کو سنتے ہی بانی کے کرو دھ کی کوئی مخافہ نہ رہی اور وہ پیروں سے بھومی کو کپکپاتا ایسے محل سے باہر نکلا جیسے است آمل کے شکم سے سور یہ باہر نکلتا ہے۔ دونوں بھائی آتے سامنے ہوتے ہی ایک دوسرے پر ٹوٹا پڑے۔ کرو دھ سے پاگل ہوئے ہوئے وہ دونوں بھائی لوہے کے موسلوں کے سان ٹکوں اور لاتوں سے ایک دوسرے پر وار کرنے لگے۔ یہ دیکھ کر شری رام چند جی نے اپنا دغش سنبھالا، پر نتوان دونوں کا ڈیل آکار، روپ اور پچ ایک سان ہونے کے کارن وہ بانی کو پہچان نہ سکے اور بانوں کو چھوڑنے میں سلوٹج کرتے رہے۔ اتنے میں بانی کی مار کو نہ سہہ کر سگر یو ریشیہ پر بت کی طرف بھاگ گیا۔ شری رام چند جی کھٹن، ہنومان تل نیل اور تار کے ساتھ اُسی بن میں سگر یو کے پاس پہنچے۔ جہاں وہ اپنے آپ کو کوس رہا تھا۔ بازووں سمیت شری رام چند جی کو دیکھ کر سگر یو نے لجا سے مٹھ پیچے کر لیا، اور آنسو بہاتا ہوا بولا۔ بے راگھو! تل پیدہ کے لئے پیچ کر آپ کھڑے کھڑے دیکھتے رہے۔ یہ آپا نے اپنی پر تگیا آنسو سار کار یہ نہیں کیا۔ اگر آپ کو میری سہا ئتا نہیں کرنی تھی تو پہلے ہی صاف کہہ دینا تھا، تہارے بھروسے آج میں مریتو کے جال میں پھنس گیا تھا یہ آپا تے کیا کیا؟

سگر یو کے ایسا کہنے پر شری رام چند جی بڑی ویتا سے بولے۔ بے کمپش! کرو دھ کو تیاگ کر کے وہ کارن نیئے جس سے میں نے بان نہیں چھوڑا۔ ہے سور یہ سبت! روپا رنگ آکار، سر و گتی اور چٹیا میں تم دونوں میں سے کون بانی ہے اور کون سگر یو ہے اس کی میں پہچان نہ کر سکا۔ اس لئے میں نے اپنا بھینکر اور پر بانوں کو ہر لینے والا بان نہیں چھوڑا۔ ہے ویر! اگر میں بنا سوچے سمجھے بان چھوڑ دیتا تو ممکن تھا کہ تمہیں جاگتا، تو میں اس لوک میں اور پر لوک میں مٹھ دکھانے کے قابل نہ رہتا۔ سنسا ر میری سور کھتا پر ہنتا اور میں آیو بھو دتا ہوتا۔ سو ہے باز نیدر! سٹنکا کو چھوڑ کر پھر سگر رام کر اب کے میں تم پر کوئی نشان لگا دوں گا۔ اس پر کار سگر یو کی سٹنکا دور کر کے شری رام چند جی نے لکھٹن کو کہا ہے ویر! اس پھولوں سے بھری تارا کو اٹھا کر سگر یو

کے گلے میں باندھو۔ تب لکھن نے ویسا ہی کیا۔ جس سے وہ ایسے شوبھائے ان ہونے لگا، جیسے نگلوں کی قطار سے کرشن میگھ شوبھا پاتا ہے۔ اس کے بعد وہ سب پھر شیشی کندھا کی طرف چلے گئے۔

دہاں پہونچ کر سگریو نے پہلے سے دو گنے زور سے بالی کو لٹکارا۔ اس کی وہ گرجا بن، پرست اور کچوں کو پھاڑتی ہوئی بالی کے محل میں جا پہونچی۔ جیسے سن کر وہ اندھی کے سامان گھر سے باہر نکلا۔ اس وقت تارا پیار سے بولی۔ ہے دیر! سو کر اٹھا ہوا پرش جس پر کار رات بھر بھوگی پھول والا کو پیٹنیک دیتا ہے اسی پر کار اس کرودھ کو حقک ڈالو۔ ہے دیر! سنو، جس سامان میں ہتھیں باہر جانے سے روکتی ہوں۔ ایک بار سگریو ارکھا کر بھاگ گیا، پر نتو پھر اس کا اسی پر کار گرجا اور لٹکارنا میرے ہر دیہ میں فلکا پیدا کرتا ہے، کہ سگریو ساتھی کے بنا نہیں آیا ہے۔ ہے دیر! آج مجھے انگد کمار نے یہ سا چار سنایا ہے کہ ایو دھیا کے راجہ دشرتھ کے دونوں پتر جولان میں آجئے ہیں سگریو کی سہائتا کے لئے آئے ہیں۔ ہے دیر! رام کے گنوں اور پتر کریم کو بھی میں نے سنا ہے۔ قیامت کی آگ کے سامان شتروں کو جلا ڈالنے والا، بھگتوں میں اڈورکت اور پربھا کے لئے کلپ برکش کے سامان سب کی کامناؤں کو پورا کرنے والا، بڑا دودان، میدھا دی اور پر کر می ہے۔ ہے دیر! اس کے ساتھ درودھ کر کے تمہارا جینا شکل ہے۔ سو اب ہتھیں سگریو کے ساتھ بیر چھوڑ کر تتر کر کرنی اچیت ہے۔ اسے یوراج پد پر آئیں کرود۔ وہ تمہارا چھوٹا بھائی ہے۔ بھائی کے سامان پر پتھوی پر دوسرا کوئی بندھو نہیں ہوتا۔ سو تو دان مان وغیرہ سے اس کا ستکار کر۔ وہ بھی بیر بھاؤ کو چھوڑ کر تیرے آدھین ہو جائے گا۔ ہے دیر! یہ وچن میں تیرے ہتھ کے لئے ہستی ہوں، سو تو سو یکار کر۔

بالی ودھ!

تارا کے اس پر کار روکنے پر بالی نے جھڑک کر اسے بھومی پر ٹپک دیا اور پھر کرودھ سے بولا۔ تو استری ہے۔ نہ بھاؤ سے ہی کا تیر ہے۔ بھائی کی لٹکار کو کا تیروں کے سامان گھر میں گھس کر سننا ناممکن ہے۔ وہ شوکر دیر جو بھی کسی سے دبا نہ ہو، کب دشمن کی گرجا سہہ سکتا ہے۔ رام کو میں جانتا ہوں، وہ نیلے خیل ہے۔ دھرماتا ہے کیسے مجھ پر حملہ کرے گا۔ تو اب واپس لوٹ جا، میں سگریو کے ساتھ بڑھ کر دوں گا۔ ہاں تجھ سے پر تگیا یہ کرتا ہوں کہ اس کے پران نہ لوں گا۔ آنا کہہ کر سامنی کی طرح، کرودھ سے پھینکا ساراتا ہوا بالی گھر سے باہر ہوا، اور کمر کس کر مکھ تان کر سگریو کی جانب دوڑا۔ سگریو بھی سونے کی مالا تیجھوی بالی کو اپنی طرف آئے دیکھ کر اس کی طرف دوڑا۔ تب وہ دونوں بھونچال سے ہلتے پہاڑوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرائے۔ لگوں، لاتوں اور پاؤں کا دار کرتے ہوئے وہ دونوں اندر اور درتے کے سامان

لڑنے لگے۔ جب شری رام چندر جی نے سگریو کو بالی سے دبا ہوا دیکھا تو انہوں نے مریو کے ٹولہ نہریے بان کو دھنش پر رکھ کر بالی پر چھوڑا۔ وہ بان اندروجر کے سامن کرکٹا اور چکٹا بالی کی چھاتی کو بھاڑ کر اس پر سار اس کے اندر گھس گیا، جیسے سانپ بانجی میں پر دیش کرتا ہے۔ اس بان کے گلتے ہی ہمارا کرنی بانزیدر بالی بے سندھ ہو کر پر پھوی پر گر پڑا۔ آشنون اس کی پورن ماشی کے دن وہ کیش گر ہوا بھی پورن چندر کے سامن بچ کو نہ چھوڑتا بھیتا۔ تب بھوئی پر گرے ہوئے بالی کے پاس پہونچ کر رام لکھمن اس کے دوش کرنے لگے۔ بالی ان دونوں راجکاروں کو دیکھ کر کھنور پر نونرتا کے ساتھ دچن بولا۔ ہے راکھو! چپ کر بان مار کر تم نے کونسی دیر تا کا کام کیا ہے۔ ہے رگھو نندن! سندر کے سب لوگ بھتیں دھیر، دیر، پر اکرنی دھراتا اور نیلے شیل۔ آتک چاروں ویدوں کو جانتے والا، نیقی دان اور پتری بھگتا کہتے ہیں، اور آپ کالیش بکھان کرتے ہیں۔ اگرچہ تار انے مجھے باہر آنے سے روکا، پر نتو آپ کے ان گنوں کو جانتا ہوا میں آپکی جانب سے بے خوف سگریو کے ساتھ جٹ گیا۔ ہے راکھو! میرا یہ نیچہ تھا کہ آپ مجھے دوسرے کے ساتھ بڑھ کرتے نہیں ماریں گے۔ کیونکہ یہ گفتری مریدا کے انوکول کام نہیں تھا، اور نہ ہی آپ کے ساتھ میرا کوئی پیر تھا۔ پر نتو اب میں نے سمجھ لیا کہ دھرم کی دھوجہ ہاتھ میں لے کر تنکوں سے ڈھکے ہوئے کنوئیں کے سامن تمہا پر آپ کرتے ہو۔ دھرم کی اوٹا میں ادھرم کرتے ہو، ہے راکھو! میں نے آپ کے خلاف آج تک کچھ بھی تو نہیں کیا۔ پھر کس اپرا دھ سے آپ نے میرے پران لئے ہیں۔ ہے راجن شام، وام، ڈنڈ، بھید، دان، کشما، ستہ، دھیرج یہ تو راجاؤں کے گن ہوتے ہیں بنا اپرا دھ کے کوئی راجہ ڈنڈ نہیں دیتا پھر کس اپرا دھ سے آپ نے مجھے دھ کیا ہے۔ جواتی نندنیہ کرم ہے۔ ہے راکھو! مجھے نردوش کو آپ نے مارا ہے۔ مگر جس نے آپ کی استری کو ہر لیا ہے اس کے سامنے تو میں آپ کا پر اکرم نہیں دیکھتا ہوں۔ مجھ اساد دھان کو آپ نے چپ کر مارا ہاں، سامنے ہو کر بڑھ کرتے تو نیچہ ہی آج میرے ہاتھ سے مارے جاتے۔ ہے راکھو! میری مریو ہونے پر سگریو سنگھاسن پر بیٹھ گیا، اس سے مجھے کوئی ڈکھ نہیں پر نتو آپ کے اسی کپٹ سے اتی دکھی ہوں۔

بالی کے ان کھنور شبدوں کو سن کر دھراتا شری رام چندر جی دھرم سے کینت دچن بولے ہے بالی کیے تم بالکوں کی طرح ایسے دچن کہتے ہو؟ جس کارن میں نے نہیں مارا ہے۔ وہ سنو۔ ہے بانزیدر ابن پریت ندی تالوں سمیت یہ تمام دھرتی اکش واکوؤں کی ہے۔ اکش واکو ہی اس کے ایک ماترہ سواتی ہیں اور انہیں ہی پاپیوں کو ڈنڈ دینے کا حق ہے۔ ہے کیش! اکش واکو کل اتنس ہمارا راج بھرتا اس سے دھرم انوسار راجیہ کر رہا ہے۔ وہ ستہ وادی، دھراتا، سرل اور نیائے شیل نیائے سے ست پرشوں کا پالن کرتا ہے۔ اور دشت ظالم منشیوں کو ڈنڈ دیتا ہے۔ اس چیتر کی تی آگیا سے ہم سارے دیش میں گھوم رہے ہیں اور اسی کی آگیا سے شترؤں کا دمن اور سادھوؤں کی رکشا کرتے ہیں۔ ہے بالی! تو کام ہں ہو کر غلط راستے پر

چل رہا ہے۔ بڑا بھائی، پتا اور گورو تینوں پتلے کے سامان ہوتے ہیں۔ ایسا دھرم شاستر میں کہا گیا ہے، اور چھوٹا بھائی، شاگرد، پتر یہ تینوں پتر کے سامان ہیں۔ پرنتو اس دھرم پتہ کو تیاگ کر چھوٹے بھائی کی استری کو ہر لیا ہے جو دھرم انوسار تہاری بہو یعنی پتری بننے کے قابل ہے اور جیتے جی اس کی استری کو بھوگنا ہوا پاپا ہے۔ بے بھائی! تجھے اسی پاپا کا ڈنڈ دیا گیا۔ اور ایسا کر کے میں نے اپنا فرض پورا کیا ہے۔ میں سور یہ کل اتنی گشتریہ ہوں۔ تیرے بھیا ناک پاپا کو جو کہ لوک مراد کے خلاف ہے، اپنی سگی بہن اور چھوٹے بھائی کی استری کو کام کے وش ہو کر جو بھوگنا ہے۔ وہ مارے ڈالنے یوگیہ ہے۔ بے بالی! تجھے ارکریں نے تیرے پچھلے پاپوں کا ڈنڈ دیا ہے۔ سو تو اب بھیا ناک پاپ ہو کر سورگ کو جائے گا۔ بے یار نہ ندر! بڑے پریشوں میں اندھا تاناک ایک راہر ہوئے ہیں۔ انھوں نے بھی شر وں کو ڈنڈ دیا، جو ایسے ہی ڈشکر م کا بھائی تھا جیسا تم نے کیا ہے۔ پرنتو ان کو ڈنڈ نہ دینے کا پاپا لگا اور گھور دکھ اٹھایا ہے۔ بے کیش! ایسا تیرا بھائی پاپا کرنا بیکار ہے۔ میں نے دھرم انوسار تجھے ڈنڈ دیا ہے۔ میں سو تتر نہیں ہوں بلکہ بھرت کی آگیا کا پالن کرنے پر مجبور ہوں۔ رام کے ایسا کہنے پر بالی اپنے ان گھور وجہوں پر بھیا ناک پاپ کرنے لگا۔ اور ہاتھ جوڑ کر بولا ہے۔ رام! جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ سچ ہے۔ مجھے اپنی مرتیو کا شوک نہیں، کیونکہ ایک نہ ایک دن ہر پرانی کو مرنا ہے۔ نہ ہی مجھے تارا کا شوک ہے اور نہ ہی دوسرے سمندھیوں کا دکھ ہے۔ پرنتو اگلہ کی جانب دیکھ کر مجھے بہت دکھ ہوتا ہے کیونکہ بڑے لادڑ پیار سے میں نے اس کا پالن کیا ہے۔ وہ مجھے نہ دیکھ کر سوکھ کر کاٹا ہو جائے گا۔ ابی بالک ہے، کبھی تجھ سے جدا نہیں ہوا۔ ہے رام! میرا یہ اکلوتا بیٹا تہاری شرن میں ہے، آپ اس کی اور سگریو کی رکشا کیجئے۔ بے راجن! سگریو اور اگلہ میں آپ وہی بھاؤ رکھتے یوگیہ ہیں، جو آپ کا بھرت اور گھمشن میں ہے اتنا کہہ کر بالی چسپا ہو گیا اور پھر نہ بولا۔

تارا ولایت

بالی کے مرنے پر اس کی سینا کے خاص خاص بازوؤں نے اُسے یہ دکھ دانی سماچار دیا۔ پتی کے ودھ کو سن کر تارا بے حد ریا کل ہوئی ہوئی پر بہت کندرا سے باہر نکلی، اور چھاتی پٹنی کش زحیتی واپس پہنچی جہاں یو دھیاؤ میں بالی مرا پڑا تھا۔ گری کے سامان تارا اسار وانا اور اگلہ کا بے بہارا ماتم کرنا دیکھ کر سگریو کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ تارا نے پتی کے پاس آکر اسے انگھن کیا اور ولایت کرتی ہوئی بولی۔ بے بھرتا! گری کے بس میں نہ آنے والا تو سگریو کے ہاتھوں سے مارا گیا۔ بلاشبہ اس میں سال کا ہاتھ تھا۔ اسے آج رام نے تجھے چپ کر مار کر کھتری دھرم کو دل داڑیا ہے۔ ہے بیٹا اگلہ! آج اپنے پتا کو آنکھ بھر کر دیکھ لے، پھر یہ موقع نہ ملے گا۔ ہے ہاتھ آج

آپا کیسے سو رہے ہو، اٹھ کر اپنے پتر کے آنسو پونچھو، جو آپا کو دیکھ دیکھ کر رو رہا ہے۔ ہے سو امن! مجھے اور انگد کو کس کے ہاتھ میں سوئے جلتے ہو۔ ہائے! میرے وطن کو نہ مان کر آج آپا اس بھوئی پر لوٹے ہیں۔ جس امتحان پر انیک دیروں کو آپا نے ملایا تھا۔ وہی امتحان آج آپا کے لئے ویر کی بجائے بن گیا۔ ہے پوتر ہر دیہ والے! ہے اُونچے کل والے! پیارے! — مجھے اناٹھ کر کے تو کہاں چلا گیا ہے۔ آج میری گئی بنگل ہو گئی ہے۔ آج میں دکھ کے سمندر میں ڈوب رہی ہوں۔ ہے انہ! مجھ ڈو جی ہوئی کی رکشا کر۔ بانہ جانے میرا ہر دیہ پھر کا ہے جو اس سے ٹکڑے نہیں ہو جاتا۔ پتر بھی ہے، ایشوریہ بھی ہے، لوک کے سب ٹکڑے موجود، پر نتوان سب کے ہوتے ہوئے بھی میں ودھوا کے نام سے پکاری جاؤں گی۔ اس پر کار ولاپ کرتی ہوئی تار کے سامنے نیل نے بالی کی دیہہ سے بان کو نکالا۔ بان نکلتے ہی اُس کے جسم میں سے خون کا چشمہ بہہ نکلا۔ تب خون سے لال ہوئے ہوئے اپنے پتی کو استا ہوتے ہوئے سوریہ کی طرح دیکھ کر تار نے اپنے پتر انگد کو کہا۔ ہے پتر! ایم لوک کو جاتے ہوئے اپنے پتا کو ہاتھ جوڑ کر یہ نام کر۔ تب روئے ہوئے انگد نے اپنی سُو ڈول بھجاؤں سے پتا کے چرنوں کو سپر ش کیا۔ مریت پتی کے چرنوں کو سپر ش کرتے ہوئے پتر کو دھکتی ہوئی آنسو بہا کر ہوئی۔ ہے اناٹھ! یہ آپا کا پیارا پتر آپا کو ابھوادن کرتا ہے۔ اسے اٹھ کر ایشوریہ کیوں نہیں دیتے۔ آج بدھ روپنی گیمہ کو پورن کر کے اب بھر تھ میں آپا نے کس پر کار سیرے بنارام بان روپنی مل سے نشان کیا، ہے اناٹھ! اپنی کے بنا کوئی بھی گیمہ پورن نہیں ہوتا۔

اسی پر کار گھور ولاپ کرتی ہوئی تار کو بانزیندہ بالی کے شودلاش سے خاص خاص بانروں نے جب انگد کو دیا تو اُس نے سوریہ کے سان تجھوی مکھ ولے شری رام چندر جی کو ہاتھ میں دھنش بان ڈو کھڑے دیکھا۔ انہیں دیکھ کر تار اندر دیک جاکر ہوئی۔ ہے رگھونندن! تو دیر ہے، تجھوی ہے، چندریہ اور دھرماتا ہے۔ بے شمار طاقت کا انگ ہے، پر تھوی کے برابر کھٹاوان ہے، ہے رگھو! جس بان سے تم نے میرے پتی کے پران لئے ہیں، اسی سے میرا بھی انتا کر۔ میں مر کر اپنے پران پتی کے پاس جاؤں گی۔ ہے کوشلیانندن! استری سے جدا ہوا ہوا پرش کام آثر ہو کر بہا دکھ کو پراپت کرتا ہے۔ اسی کارن تو مجھے شیکار۔ میرا پتی سورگ میں میرا انتظار کرتا ہوگا۔ ہے نر شریٹھ! استری ودھ کے پاپ سے ٹونہ ڈر اور مجھے بالی کا ہی روپ سمجھ کیونکہ میں اسی کا آدھا انگ ہوں۔ ہے رام! کھوئی ہوئی استری کو لانے سے بڑھ کر سنار میں کوئی پتہ نہیں ہے۔ سو میرے پیارے کو میرا دن دے کر لوک میںیش کا بھائی بن۔ تار کے ان ہر دیہ بید حاک شبدوں کو کس کر شری رام جی اُسے دھیرج دیتے ہوئے بولے۔ ہے بالی تپتی! تیرا شوک کرنا ہے ارٹھ ہے۔ سارا سنار پرانا کے اہل نیم میں بندھا ہوا ہے۔ پر میشور کی آگیا کے بنا کوئی کام نہیں ہوتا۔ ودھاتا کی ایسی اچھا تھی سو تو اب منساپا کو چھوڑ کر دھیرج دھارن کر۔ تیرا پتر انگد یوراج پد کو پراپت کرے گا۔ روئے اور ولاپ کرنے سے مریت پرانی کو

کشت ہوتا ہے۔ تیرے پتی نے یدھ میں پیٹھ نہ دکھا کر اس دیرگتی کو پراپت کیا ہے، جو یوگیوں کے لئے بھی
 درجہ ہے۔ سواپ کرنے یوگیہ کاریہ کو کر۔
 تارا کو مختلف ڈھنگ سے تلتی دے کر مکشمن نے منوچیتا ہوئے ہوئے سگر یو کو پرتھوی پر سے اٹھا کر کیا
 ہے دیر! تارا اور بالی کو ساتھ لے کر بالی کے داہ سنسکار کی تیاری کر رہے انگد! تو آخری رسومات کے لئے
 گئی، چندن اور شوگندھت ساگری لے آئے اور ہے تارا! تو جلدی سے اسی دیر کے لئے ارتھی تیار کر لاء۔
 تب شری رام چندر جی کی آگیا سے انگد ساگری لے آیا، اور تارا بھی بے حد شو بھا والی پکشیوں اور پرکشتوں
 کے پتروں سے سجی ہوئی یوگیوں کے ویانوں کے سان بالی کے گواکشتوں سے ری بھرشت ارتھی تیار کر
 لائی۔ تب نیتروں سے آنسوؤں کی دھارا بہاتے ہوئے سگر یو نے بھائی کا شو ارتھی پر رکھا، اور پھر انگد! تارا
 نل نیل وغیرہ بڑے بڑے یو دھاسمیتا روتے ہوئے ارتھی کے پیچھے پیچھے چلے۔ ان کے پیچھے پیچھے کشتی کندھا
 تو اسی لوگ روتے ہوئے چلے۔ ارتھی کے آگے بانر لوگ چاندی، سورن اور رتن لٹاتے ہوئے چلے۔ سب کے
 پیچھے تارا اور دوسری استریاں اپنے کرونا جنک ولاپ کے ذریعہ پہاڑوں کے پتھروں کو لگھلاتے ہوئے چلیں۔
 ان کے ولاپ سے اس سے ایسا معلوم ہونے لگا کہ بن پر بتا ندی ند سب بالی کے دیوگ میں رو رہے
 ہیں۔ بانریوں کے دکھ بھرے وچن پر بتوں سے ٹکرا کر سارے بن میں گونجنے لگے۔ تب ندی کے ایک
 پلن میں بن کے کاٹھ سے بانروں نے ایک سندر چٹا بنائی۔ وہاں پہونچ کر چٹا کو زمین پر رکھ دیا گیا۔ اس سے
 بے انتہا دکھ سے دکھی ہوئی ہوئی تارا ارتھی پر لیٹے پران پتی کو دیکھ کر، اس کے ماتھے کو چوم چوم کر ادھر سر کو گود
 میں رکھ کر دل شکن ولاپ کرنے لگی، کہ ہائے! میرے شکموں کا انتہا ہو گیا۔ ہے راجن! ہے پیارے! ہے
 ماند! آنکھیں کھول کر اس دکھیا کی جانب دیکھ۔ ہائے نر جو ہونے پر بھی تیرا نگہ منڈل اسی پر سار چکا رہا
 ہے۔ جیسے جوتا البتھ میں چکنا تھا۔ ہے شتروں کا ناش کرنے والے! وہی میں تیری پتی ہوں، جسے تو
 چند رکھی کہہ کر لپکا کر لیا تھا۔ وہی یہ تیرے سبندھی ہیں، جسے تو اپنی بھجائیں کہا کرتا تھا، اور وہی یہ تیرا پتر
 انگد ہے۔ جس کی روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں ہیں، ہے پیارے! اٹھ کر ان کو دھیرج دے۔ اس پرکار
 روتی روتی اور ولاپ کرتی ہوئی استریوں میں سے انگد اور سگر یو نے شو کو اٹھا کر چٹا پر رکھا۔ اس نے
 بعد نیتروں سے آنسو بہاتے ہوئے انگد نے آگ دے کر چٹا کی پردہ کٹائی۔ تب بالی کے اادی شر پر کے
 بھسم ہو جانے پر شری رام چندر جی مکشمن اور سگر یو وغیرہ بانروں سمیت بالی کے لئے جل اٹھلی دینے لگے۔

سگر یو کو شری رام چندر جی کا اہیشک دینا

بالی کا داہ سنسکار کر کے شوک سے مڑ جھائے ہوئے سب بانر شری رام چندر جی کے چاؤں

طرف ہاتھ جوڑ کر اس پر سار کھڑے ہو گئے جیسے بہہا کے سامنے رشی گن۔ ان میں سے بہا ویر پون پتر ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے راگھو! آپ کی دیا سے سگر یو شتر در بہت ہوا سواپنے ہاتھ سے اس کا اچھٹیک (راج تلک) کر کے انگد کو یوراج بنائیے۔

یون پتر کے ایسا کہنے پر شری رام چندر بولے۔ ہے بہا ویر! بکشی کندھا نگری میں داخل ہو کر میں سگر یو کو راج سنگھاسن پر نہیں بٹھا سکتا۔ کیونکہ تپا کی آگیا کا پالن کرتا ہوا میں چودہ برس کے لئے بن میں رہنے پر مجبور ہوں۔ نگریاؤں میں جا کر میں پرنگیا جنگ کرنے میں اسمرتہ ہوں۔ ایسا کہہ کر پھر سگر یو کے پر تپتی بولے۔ بانر بندر! تم نئی دان ہو اور لوک پیو ہار کے جاننے والے ہو۔ اس کارن اپنے بھتیجے انگد کو یوراج بناؤ۔ یہ بالک تھا کہ بڑے بھائی کا بڑا بیٹا ہے۔ اور بل پر اکرم میں بھی اُس تلیتہ ہے۔ سو اس کو یوراج پد پر تقاپت کر کے اپنے بٹھے بھائی اور اپنے آپ کو کرتا ہاتھ کر دے۔ ہے کپیش! یہ شراون کا ماس ہی، اور ورشاریہ تو پوئے جو بن پر ہے۔ اس کارن جا لگی کی کھوج ان دنوں نہیں ہو سکتی۔ تم نگری میں جاؤ اور میں اسی پر بتا پر نو اس کروں گا۔ اسوج کے مہینے میں سیتا کے ڈھونڈنے اور راون کو مارنے کی کوششیں کرنا، اس سے تم راجدھانی میں جا کر اور راج تلک پر اپتا کر کے اپنے سوہر دیہ مہتروں کو خوش کرو۔

شری رام چندر جی سے وداع ہو کر سگر یو بکشی کندھا کی طرف چلا۔ اُس سے اُس بانر بندر کو ہزاروں بانروں نے گھیر لیا اور جے جے کے نعرے لگانے لگے، اور پھول برساتے ہوئے نگری میں داخل ہوئے۔ محل میں پہونچنے پر بہر دھان بانروں اور نگری نواسیوں نے سگر یو کو ڈنڈوٹ پر نام کیا، اور وہیں پر راجیہ کے قاص قاص پریشوں اور براہمنوں نے اُس مہاتما کو راجیہ اچھٹیک دیا۔ جیسے دیوتاؤں نے دیوتہ کو اچھٹیک دیا تھا۔ راجیہ تلک کے بعد ہمارا راجہ سگر یو سنو دن سے بھوشنت سفید چھتر والے سنگھاسن پر بیٹھ کر براہمنوں کے لئے انیک پرکار کے رتن، سورن، چاندی، کپڑے اور ان وغیرہ دان کرتے ہیں۔

پہر سمر بن پر نو اس!

سگر یو کے کبھی کندھا پر چلے جانے شری رام چندر جی لکشمین کے ساتھ پر سمر پر بتا پر نو اس کرنے لگے۔ اُس پر بتا پر بے شمار شیر، جیتے وغیرہ جنگلی جانور نو اس کرتے تھے جن کی گرجا سے وہ پر بتا سدا کو نجاتا رہتا تھا۔ بھانٹی بھانٹی کی لتاؤں سے ڈھکا ہوا بانر، بھالو، گویچہ چور جنگلی بلروں سے بھرا ہوا وہ سکمن پر بتا دور سے میگھ کی گٹھا کے سان دکھائی دیتا تھا۔ اُس پر بتا کی چوٹی پر بنی ایک کندرا میں دونوں بھائی نو اس کرنے لگے۔ اُس گچھا میں آسن لگا کر شری رام چندر جی لکشمین سو بولے

ہے دیر ہم ورشار تو یہیں بسر کریں گے۔ دیکھو، اس پرست کی شکوہ نانا پرکار کے دعا توؤں سے یکت ہونے کے کارن سفید کالے اور لال ورنوں سے کسی شو بھائے مان ہو رہی ہے۔ ورشا کے جل سے گرجا کرتے ہوئے جل کے چٹے نیچے کی طرف دوڑتے ہوئے کیے سندر معلوم ہوتے ہیں، اور ہماری گھما کے نزدیک ہونے سے یہ پہاڑی ندی ہمارے لئے بے حد سفید ہوگی گھما کے دروازے پر یہ شلا ہے، وہ بجلی کے بیج کے سان کیسی کالی اور سندر ہے۔ یہاں سے کشتی کندھا بھی دور نہیں ہے۔ ہم لوگ بڑے سکھ سے یہاں نو اس کریں گے۔ دیکھو! یہاں باجوں اور گیتوں کا سُر اور بانروں کی گرجا نیز مردگوں کا شہد صاف سنائی پڑتا ہے۔ اس سے سکھ یو اپنی پتی سمیت راجیہ کو پراپت کر کے بڑے سکھ میں ہوگا۔ پرنتو ہے سو متر اندن جاتگی کے بنا میرا ہر دیہ بے حد شوک سے تپا ہوا ہے۔ ورشا کال کی یہ ٹھنڈی والیو میرے سنپت ہر دیہ اور بھی سننا پڑے رہی ہے۔ اتنا کہتے کہتے ان کے نیتروں میں سے آنسو نکل آئے۔ تب بڑے بھائی کو شوک آتمہ دیکھ لکھشن بولے۔ ہے راکھو! شوک کرنا بے ادب ہے، شوک سے انسان اتساہ ہن ہو کر اپنے کار یہ کونٹا کر لیتا ہے۔ ہے ہمایا ہو! اگر آپ شوک میں لگن ہو جائیں گے تو راون جیسے پرا کر فی کشتی راکھشن کو کیسے ماریں گے۔ آپ تو سندر سمیت اس سارے بھومندل کو الٹ سکتے ہیں۔ راون کی تو گنتی ہی کیا ہے۔ ورشار تو کے گذرتے ہی راون پر یو اس سمیت مارا جائے گا۔

ورشار تو کا تذکرہ!

لکھشن کے تلی دینے پر شری رام چندر کو آسرا بندھا اور ہر دیہ میں اتساہ پیدا ہوا اور وہ پکرتی کی شو بھا کو دیکھ کر پیم پر پتی سے کہنے لگے۔ ہے لکھشن! دیکھو، ورشا کال کیسا سہاونا ہو گیا ہے۔ لمبے چوڑے قد والے بادل بڑے بڑے پرتوں کے سان لگن منڈل میں دوڑ رہے ہیں۔ آکاش سمندروں کے جل کو پی پی کر نو اس تاکا گرجہ دھارن کر کے اب مانوامرت کی ورشا کرے گا۔ جس سے بے شمار اوشدھیاں اور دشتیاں اور ان پیدا ہوں گے۔ ہے دیر! ایک کے اوپر ایک کھڑے ہوئے ان میگھوں کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے مانو سور یہ تک پہنچنے کے لئے پرماتما نے سیڑھیاں بنا دی ہوں۔ ہے لکھشن! دیکھ، سانچہ کی لالی کر رنکے ہوئے سفید کنارے والے جل سے بھرے ہوئے بادل رو پی کپڑے کے ٹکڑوں سے آکاش نے انو اپنے گھاؤ پر پٹیاں باندھی ہیں۔ شیل، مند اور سوگندھت والی رو پی سانس کو چھوڑتا ہوا سندھیا رو پی چندن سے جہر چیتا اور کچھ گورے سے بادل رو پی کپول والا آکاش کام آٹھ پُرش کے سان دکھائی دیتا ہے تیز گرمی اور دھوپ سے پیرت ہوئی ہوئی بھومی ورشا کے نوین جل سے بھر پور ہو کر شوک سنپت جاتگی کی

طرح آتھوں کی دھارائیں بہا رہی ہے۔ آہ! بادل سے چھنی ہوئی شیل والی کیوڑے کی لپٹوں کو گزند
 ہوئی ہوئی اسجلی سے پی جاسکتی ہے۔ کیوڑے کی سوگندھی میں بسا ہوا، ارجنوں کے سفید پھولوں سے آکیرن
 پہاڑی ندیوں سے زیر آب یہ پرست سگر ہو کی طرح اتوا بھٹک کے جل سے اشنان کر رہا ہے۔ ہے لکھن
 یہ پرست اس سے برہنچاریوں کے سامان دکھائی دیتے ہیں۔ دیکھ کالے کالے بادل تو مرکان ہیں ان کے،
 جن کو انہوں نے دھارن کیا ہے۔ اور پہاڑی نالوں کی دھارائیں ہی یگیو پوسیت ہیں اور گھیر کر جناب دیو منتر
 کی دھونی ہے۔ ہے دیر! دیکھ کرشن میگھ (کالے بادل) گر جتا ہوا ایسا معلوم ہوتا ہے مانو بجلی کے کوڑوں
 سے مار کھا کر چنچتا ہے۔ ہے دیر! بجلی کے سامان کالے میگھوں میں سالی بجلی ایسی دکھائی پڑتی ہے، مانو لکھتی
 راون کی گو دین بیٹھی ہوئی پیلے کپڑوں والی جاگتی ہو۔

ہا! ان میگھوں کو دیکھ کر جنہوں نے اپنی سالی چادر سے دشوں دشاؤں کو ڈھا پ لیا ہے۔ میرا ہر دیہ
 جاگتی کے دیوگ میں بے حد دھمی ہوتا ہے۔ ہے ستر اندن! بارش کے جل سے دھولی بیٹھ گئی ہے۔
 ٹھنڈا پون بہنے لگا ہے۔ گرمی کے تمام اُپر روشنائت ہو گئے۔ راہ لوگ اس رتوں میں دوسرے دیشوں پر چلے
 نہیں کر سکتے۔ پر دیشی اپنے اپنے گھروں کو چل پڑے ہیں، اور یہ مانتر وکے لالچی ہنس مانتر وک کی طرف منھ
 کئے اڑتے جا رہے ہیں۔ ہے لکھن! ان دنوں لگتا رہا بارش ہونے سے بھونی میں گڈھے اٹھان اٹھان پر
 بھر گئے ہیں۔ جس سے سواریاں رُک جاتی ہیں۔ آہ! ان میگھ لتاؤں سے گھرا ہوا آکاش کہیں سفید اور کہیں کالا،
 ایسا دکھائی پڑتا ہے مانو ٹوٹیل سندر میں کہیں کہیں پرست دکھائی دیتے ہیں۔ ہے لکھن! یہ پہاڑی نالے ورشا
 کے نئے جل سے بھرے ہوئے کیے دیگ سے بہتے جا رہے ہیں، اور یہ مور انہیں دیکھ دیکھ کر کس پر بارناج
 کرتے اور کوئی کوئی کرتے ہیں۔ وہ دیکھ بن باسی لوگ کالے کالے جبو بھلوں کو جو بارش کے جل سے ٹپھے
 اور ریلے ہو گئے ہیں۔ اور وایو کے جھرونگوں سے پرہقوی پر گر رہے ہیں۔ اٹھا اٹھا کر کھا رہے ہیں۔ ہے دیر!
 بگلوں کی قطار سے یکت ان میگھوں کو آکاش میں منڈلاتے ہوؤں کو دیکھ، جویدھ بھونی میں بھاگتے ہوئے
 ہاتھیوں کے سامان لگتے ہیں۔ آہ! جہاں تہاں چمکتی ہوئی بجلیاں ان کی پتا بایں ہیں اور ان سے یہ اتنی شو بھائے
 مان ہو گئے ہیں۔ سانچہ ہونے والی ہے۔ اس سے بن کیسے شو بھاوے رہے ہیں۔ جن کے ایک طرف نئی نئی
 گھاس کی چادر بھی ہے اور دوسری طرف مور اپنی پریاؤں کے ساتھ ناچ رہے ہیں۔ ہے دیر! دیکھ، یہ
 سفر کیا سندر ہے کہ بگلوں کی قطار سے شو بھائے ان کالے کالے، جل سے بھرے ہوئے میگھوں نے برتوں
 کے شکھر پر دشرام کرتے ہوئے چلنا شروع کر دیا ہے، اور لال لال پیر بوٹیوں سے بیاپت، نوپات گھاس کو
 پی ہوئی یہ بھومی ایسی دکھائی پڑتی ہے مانو کوئی نو یو بنا سدری لال بیل بوٹوں والی ہری ساڑھی پہنے لیٹی
 ہے۔ ہے لکھن! جس پر کار یہ سفید بگلوں کی قطار میگھوں کی جانب اڑی جاتی ہے۔ اسی پر کار کامنی استریاں

ان میگھوں کو دیکھ اپنے پیادوں کو ملنے جاتی ہیں۔ آہ! درشاہ تو کس پر کارسند لگتی ہے۔ جنگلوں میں جہاں
 تہاں مورناچ رہے ہیں۔ کد سبی کی شا کھاؤں میں پھول ہی پھول دکھائی دیتے ہیں۔ ساند گومیں تیرے کامنا
 والے ہوئے ہوئے ایک دوسرے کو چاٹ رہے ہیں۔ ساری پریتوی بارش سے ہری بھری ہو گئی
 ہے۔ ندیاں بہہ رہی ہیں۔ میگھ برس رہے ہیں۔ ہاتھی چنگھاڑتے ہیں۔ بن سٹو بھائے مان ہو رہے ہیں دیوکی
 پرش پر یاؤں کی یاو میں تڑپ رہے ہیں۔ مورناچ رہے ہیں اور بانر لوگ سگر یو کے راجیہ پانے سے
 خوش ہیں کد مپ کے برکھشوں کی ٹہنیوں پر ٹپکتے ہوئے مہنور بارش کی بوندوں سے چوٹا کھائے کتنے
 خوش نظر آتے ہیں، اور رس کو چھوڑتے ہیں۔ لکھنن! دیکھ، یہ مست ہاتھی میگھ کی گرجناں کر کسی دوسرے
 ہاتھی کی چنگھاڑ سن کر پیچھے مڑ گیا ہے۔ دیکھ! یہ بھٹی کیے خوش ہیں جو پتوں پر اٹھی ہوئی بارش کھل کی بوندوں
 کو پی رہے ہیں۔ سوکھی مٹی میں دبے نیند کسا جاگ اٹھے ہیں، بادلوں کی گرج سنکر، اور نئے جل کی دھاراؤں
 سے بھیسا کر اکیا ایک اکھوں کی تعداد میں کھینوں میں کودنے لگتے ہیں۔ دیکھ، ہالے بادلوں کے اوپر چڑھے
 ہوئے دوسرے کالے ادل ایسے دکھائی پڑتے ہیں، جیسے پہاڑ پہاڑ پر چڑھ گئے ہوں۔ سمندر کی گرجناں بھی
 جن کی گرج کے سامنے بھکی پڑ گئی۔ ایسے نیلے میگھ انتنا جلوں سے، ندیوں، سردوروں اور ساری پریتوی
 کو جل سے کر رہے ہیں۔ ٹوسلا دھار بارش ہو رہی ہے اور دایو کے زور کے جھونکوں سے برکھش جھوم رہے
 ہیں۔ ندیوں کے تنوں کو توڑ کر جل دیگا سے بہہ رہا ہے۔ جس سے مارگ اڑک گیا ہے۔ بڑے بڑے قد
 والے بادل اپنے جلوں سے پریتوں کے سامان شو بھا دے رہے ہیں۔ جل کی تیز رفتار دھاراؤں کو دعویٰ
 ہوئی پریت کی چوٹیاں اپنے دامن میں ندیوں کو چھپائے کیسی سندر دکھائی پڑتی ہیں بھٹی ٹھنسلوں میں
 چھپ گئے ہیں۔ کھل شرا گئے ہیں، اور اٹتی کھل گئی ہے۔ اس سے جان پڑتا ہے کہ سور یہ اب است اہل
 کو جانے والے ہیں۔ بانی مارا گیا۔ اتنا بڑا راجیہ پر اپت کر کے سگر یو اپنی تپتی کے ساتھ ورشا کا آند لے رہا
 ہوگا۔ پریتو نہ جانے میں اپنی پر یہ کے کب درشن کروں گا۔ ہے لکھنن! شراون ماس کا انتنا ہو گیا، اب
 اس بھا درپد کے پینے میں براہن سام وید کا کان کریں گے۔ آج کل سر یوندی پورن ہو کر بڑے دیگا
 سے پتی ہو گئی، اور اس کا شبد ایسا ہوتا ہوگا، جیسے بن کی یا ترا کے سے ہمارے رتھ کے پیچھے ایدھیا
 واکسیوں کا ہوا تھا۔ ہے ویر! ورشا کے ارے مارگ ڈرگم ہو گئے ہیں۔ اس رتو میں شتر دیر چڑھائی
 نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں نے دواع ہوتے سے سگر یو کو کچھ نہیں کہا تھا۔ پریتو وہ دمراتا ہے۔ سے
 آنے پر اپنے آپ ہی سیرے اچکار کو سرن کرے گا۔ اس کارن میں چپ چاپ یا بھا شرت کال کی
 باٹ دیکھ رہا ہوں جو قوڑے دن تک آنے والی ہے۔

شرت کال کا ورثہ !

ورشہار تو کا انتہا ہو گیا، اور بادلوں نے آسمان منڈل کو تیاگ دیا ہے۔ اب شہری رام چندر جی گلن منڈل کی سفید، چندر منڈل کی نرل اور تاروں بھری صاف رات کو دیکھ کر بے حد شوک میں گن ہوئے وہ سوچنے لگے کہ سگر نو کیتا رتھ ہو کر مجھے بھول گیا ہے، اور دشتے بھوگ میں ڈوبا ہے۔ سو جانگی کو اپنے کا اب کوئی اپائے نہیں ہے۔ ا! سارس کے سان سرس (بیٹھا، بولنے والی سیری پران پر یہ پوچھ نہ جانے کیا بیت رہی ہوگی۔ جو پران پیاری پہلے راج ہنسوں کی آواز سے جاگتی تھی، نہ جانے اب کس پرکار رہتی ہوگی۔ ان چکوں کے شبہ کو سن کر جو اپنی پریاؤں کے ساتھ سروروں میں دہار کر رہے ہیں، وہ کل نہیں کیے جئے گی۔ بلاشبہ یہ شر در تو اس کے کام کو بھر سکاے گا اور وہ میرے دیوگ میں تڑپ رہی ہوگی۔ اس پرکار گہرے و چاروں میں گن ہوئے ہوئے رام اتی دکھی ہوئے اور اس پرکار دلاپ کرنے لگے، جیسے مل کا پیاسا چاک میگھ کے لئے دلاپ کرتا ہے۔ اس وقفہ میں ککشن بن سے پھلوں کو بیکرواں پیہونچا، اور بڑے بھائی کو پتی کے دیوگ میں دلاپ کرتے دیکھ دھیرج دینے لگا۔ تب شہری رام چندر جی بار بار ککشن می سانس بھرتے ہوئے بولے۔ ہے ککشن! گھور کر جن کرنے والے سیکھ، پر بتوں، بنوں، ندیوں اور ککشنوں کو مل سے بھر کر اب شانت ہو گئے۔ موسلا دھار بارش سے دھوئے ہوئے پریت اب چندرا کی کرونوں سے چکنے لگے ہیں۔ چندر ماتاروں، اور سور یہ کی پر بھاؤں سے شرت کال کی ککشنی دلاس کر رہی ہے۔ شرت کال کی شو بھا اب ان کملوں میں وراج رہی ہے جو پر بھات سور یہ کی کرونوں سے ابھی ابھی نکلے ہیں۔ دیکھ مانس دور سی ہنس لوٹ آئے ہیں، اور ان چکر واکوں سے ندیوں کے برتیوں میں کھیل رہے ہیں۔ جن کے سندرنکھ کملوں کی دھول سے بھر گئے ہیں۔ ستوالے ہتھیوں میں، اور بلوان اونچے ٹکڑو... والے ساندوں میں وئرل نیر والی ندیوں میں شرت کال کی شو بھا کھجی ہے۔ ہے ککشن! دیکھ مور جو ورشہار تو میں جگل میں ناچ کرتے تھے، اب میگھوں کے چلے جانے پر زاندا اور اُداس دکھائی دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنے چہرہ روپ بھوشن کو تیاگ دیا ہے اور دیوگیوں کے سان پر یاؤں کے دھیان میں منہ لٹکائے کھڑے ہیں۔ سور یہ کے پرکاش میں نیلا آکاش تاوار کی تیز دھار کی طرح چمک رہا ہے۔ ندیوں کے دیگ گھٹ گئے ہیں اور اپنے منہ پر واہ سے مانو پرانیوں کو اُپیش دیتے ہیں کہ چارون کے جو بن میں ایمان کرنا مناسب نہیں ہے۔ کملوں کی سونڈھی سے بھرا ہوا دیو بہہ رہا ہے۔ میگھوں کے ہٹ جانے سے دشائیں پرکاش والی ہو گئی ہیں۔ سور یہ کی کرونوں نے کیچر کو شوکھا دیا ہے۔ اور اب پھر دھول اُبھرنے لگی ہے۔ شرتوں کے دیشوں پر چڑھائی کرنے کے لئے راجہ لوگ متن کر رہے ہیں۔ شر در تو سے

مضبوط ہوئے ہوئے سائڈ سینگوں سے سٹی اکھاڑ اکھاڑ کر سٹی اشنان کر رہے ہیں، اور گنوؤں کے سموہ میں گریج گریج کر دوسرے سائڈوں کو یہ کہہ کے لئے لٹکا رہے ہیں۔ بے لکھٹن! شرت کمال کے گنوؤں سے متولے باغی گنڈ ستلوں سے مدیہاتے، چنگھاڑوں سے ہنوں کو اور چکر واگوں کو خوف زدہ کرتے سوئڈوں سے جل کو پینتے، جل کملوں کو توڑ رہے ہیں۔ لکھٹن! دیکھ، چند رات تو اس کاٹکھ ہے اور تاکے اس کے نیر اور چاندنی ہی دوپٹہ ہے ایسی سفید کپڑوں والی یہ شردراتری سندر عورتا کے سامان شو بھالے رہی ہے۔ یہ دیکھ! سارے پکھٹیوں کی قطار کھیتوں میں اناج کھا کر آسمان میں تیزی سے اڑتی ہوئی ایسی معلوم ہوتی ہے، انو پھولوں سے کھتی ہوئی مالا آکاش میں دایو سے اڑی جا رہی ہو۔ بے لکھٹن! ندیوں کا جل نزل ہو گیا ہے، اناج یک گیا ہے، ہوا کا ویک گھٹ گیا ہے، اور چند رات اور آکاش نزل ہو رہے ہیں، ان فشانوں سے پتہ چلتا ہے کہ بارش کا موسم ختم ہو گیا ہے۔ بے لکھٹن! راجاؤں کی یا تراؤں کے دن آگئے ہیں پر نتونہ تو سگر بونے ابھی تک میری سندھ لی ہے اور نہ ہی کچھ جتن کیا ہے۔ ورشا کال کا یہ چوہا میرے لئے سو برس کا ہو کر گذر گیا ہے۔ پر نتو مجھ دکھی پر ابھی تک سگر بو دیا نہیں کرتا۔ ا! مجھ سے بڑھ کر سنا میں اٹھا کا کون ہو گا۔ راجیہ تھیں گیا، دیش سے نکالا گیا، استری ہر لی گئی، اور اس دڑ آتا باز سے بھی ٹھکا گیا۔ بے لکھٹن! اڈھیٹھ بانرے سیرے ساتھ ورشا کال گزرنے پر سینتا کی کھوج کروں گا، ایسی پرنگیا کی تھی۔ پر نتو اب تمام کمال کر میری طرف دھیان نہیں دیتا۔ بے لکھٹن! تم کٹی کندھا میں جا کر اس لمپٹا (بدعاش) باز سے کہو کہ ہے نور کھ! پرنگیا کر کے جو اس کا پالن نہیں کرتا وہ پریشوں میں بیچ ہے۔ سو تو اب میرے دھرتیہ دھنٹ کی ٹنکا رس کر اسی مارگ پر چلنا چاہتا ہے۔ جس پر کہ تیرا بھائی گیا ہے۔ بے لکھٹن! چوہا سا گذر گیا ہے مگر سگر بو شراب اور عورتا میں پھنس کر میری جانب سے غیر حاضر ہو گیا ہے۔ سو تو جا کر میری طرف سے اُسے سچیت کر:

لکھٹن کا کٹی کندھا میں جانا!

شری رام چند راجی کی آگیا پا کر لکھٹن کرودھ سے تپا ہوا کندھے پر دھنٹ بان رکھ کر کٹی کندھا کی جانب چلا۔ جلدی پیو پیچنے والے اس شتر وجہ نے مارگ میں جھاڑ جھنکار، برکھش دتاؤں کو پاؤں کی ٹوکروں سے توڑ کر الٹا کر دیا، اور پھر کٹی کندھا کی سندر گھا میں داخل ہوا۔ دویہ رتنوں والی اونچی محلوں والی، اس ناری کو جلدی جلدی پار کر کے وہ راگھو سگر بو کے سمیر کے سامان اونچے اور دشتال محل میں پیو پیچا۔ اس بہان تجبوی سور یہ کے سامان چمک دار کھ منڈل والے دشر تہ سٹ کو دیکھ کر سگر بو کیو ک باز

خوف زدہ ہو کر چاروں طرف بھاگنے لگے، اور دُور جا کر ہاتھوں میں شترے کر کھڑے ہو گئے۔ اُن سب کو کچھ نہ کہہ کر ساتوں ڈیوڑیوں کو پار کر کے لکھنئیں سگر یو کے رن نو اس کو پار کر گیا۔ وہاں پہونچے ہی اُس کے کانوں میں دینگے مدھمگان کا سُرنائی دیا۔ اُس نے دیکھا کہ اندر کی استریاؤں کو بجانے والی استریا یوگیوں کے من کو بھی سوہ لینے والی کریاؤں اور اداؤں سے تاج رہی ہیں۔ اُس کے انگلیوں کی جھنکار اور شراب میں غرق ہوا سگر یو نیم وا آنکھوں سے بیٹھا ہے۔ جو کچھ شری رام چندر جی نے کہا تھا، اب لکھنئیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ سگر یو کو کام آندہ اوروشے کی دیکھ کر اُس کے کردہ کاٹھکانا نہ رہا۔ اُس سے اُس نے اپنے دجر کے سامان دھنش کو کھینچ اور اُس کی ٹنکار سے سارے راج بھون کو کپکپا دیا۔ بجلی کے کڑکنے کے سامان ٹنکار کو سُنتے ہی سب استریاں بہم کر کونوں میں دو پا گئیں۔ سگر یو کا دُور سے منہ اُتر گیا اور وہ گھبرا کر تار سے بولا۔ ہے تی تابنی! شری رام چندر جی کا یہ چھوٹا بھائی بلا وجہ کیوں کر وہ میں بھرا دھر آ رہا ہے۔ تو اس کے پاس جا کر بیٹھے دچنوں سے اُسے شانت کر۔ تب پتی کی آگیا سے وہ متولے بینوں والی سورگ کی پری کے سامان سندر، سورگ کی میکلا والی، چارو دانسی، مدھ سو جھوتی ہوئی لڑکھرائی لکھنئیں کے پاس پہونچی۔ استری کو نزدیک کھڑے دیکھ کر وہ برہمچاری بھجپا کر ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ اُس نے اپنی آنکھیں نیچی کر لیں، اور کردہ کو دایا۔ تب لکھنئیں کو سر جھٹکائے کھڑا دیکھ کر تار کا دُور دُور ہو گیا، اور شراب کے کارن شرم کو چھوڑ کر راج پتر کے ساتھ لیٹ کر بولی۔ ہے راگھو! آپ کے کردہ کا کیا کارن ہے۔ کسی نے آپ کی آگیا کو ملا ہے۔ ہے ہایا ہوا! یہ سے آپ کے لئے کر دہ کرنے کا نہیں ہے، اور نہ ہی اپنے داس پر کر دہ کرنا اُچیتا ہے۔ ہے سور یہ کل دیپا! اگر آپ کے داس سے کوئی بھول ہو گئی ہے تو بھی آپ کھٹما کرنے یو گئیہ ہیں۔ سگر یو نہ تو احسان فراموش ہے اور نہ ہی کپٹی دجھوٹا ہے۔ وہ آپ کے اُپکار کو بھولا نہیں ہے۔ شری رام چندر جی کی دیا سہی اُس نے اپنے راجیہ کو، رُوما کو اور مجھ کو پر اپت کیا ہے۔ ہے دشر تھ نندن! بالی سے نکالے گئے سگر یو نے گھور دکھ اٹھائے ہیں اور دوبارہ سکھ کو پا کر سے پر آپ کے پاس نہیں پہونچ سکا۔ دیکھو! دشوا متر جیا منی بھی گھری تاجی نالک! ابہر اپر موہتا ہو کر دس برس تک اس کے ساتھ رن کرتے رہے، اور پر اپت کال کو بھول گئے۔ پھر سگر یو تو ایک اچھے پرائی ہے۔ اسی کارن ہے راگھو! پتو دصرم کو پر اپت دکھوں سے تنکے پوتے اس بانر راج کو کھٹما کریں۔ میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں کہ شری رام کی ساریہ کے لئے وہ مجھے رُوما کو، انگد کو اور تمام کوتیاگ دے گا، آپ دشوا کریں۔ ہے راگھو! آپ کی سہاٹک کے لئے تمام بانر سہراؤں کو دوت بھیج دیئے گئے ہیں۔ آج ہی اُن سب کے آنے کا دن ہے۔ اس کارن شری رام چندر جی کی سیوا میں حاضر ہونے میں دیر ہو گئی ہے۔ ہے راگھو! آج ہم بے شمار بانروں کے ساتھ سگر یو جانی تھتہ

کے پاس چلے گا، تم کرو دھ کو تیاگ دو :

لکشمین سگر یو سمود

تارا سے خوش کیا ہوا لکشمین وہاں پہنچا جہاں سگر یو خوف زدہ ہوا بیٹھا تھا۔ لکشمین کو دیکھتے ہی وہ بانہر نیدر سورن کے آسن کو چھوڑ کر کھڑا ہو گیا۔ تارا اور روم کے درمیان کھڑے ہوئے سگر یو کو دیکھ کر لکشمین نے تنک کرو دھ سے کہا۔ ہے بانہر نیدر! نزل من ولے، اتم کل ولے، دیا لو اور مبتدر یہ راجہ کا ہی سنار مان کرتا ہے۔ ہے راجن! اشو (گھوڑا) دان کی پر تگیا کر کے جو نہیں دیتا ہے، اُسے سو گھوڑوں کی ہتیا کا پاپ لگتا ہے۔ گنو دینے کی پر تگیا کر کے جو نہیں دیتا اُسے ہزار گنوؤں کا پاپ لگتا ہے، اور جو کسی انسان کو سہا تادینے کا وچن کر کے اپنے وچن کا پالن نہیں کرتا وہ اتم ہتیا کے مہا پاپ کا بھاگی بنتا ہے۔ ہے کیش! گنو گھاتی، چور اور رات کوتالے توڑنے ولے کے لئے شاستر نے پر انچیت لکھے ہیں، پر نتو احسان فراموش کا کوئی پر انچیت نہیں ہے۔ احسان ناشناس کا نرک میں یاس ہوتا ہے۔ سو تو اب اپنے کئے وچن کا پالن کر ہے سگر یو! راگھو نے تجھ پر اپکار کیا ہے، اُس کو بھول جانا تیرے لئے اچت ہے۔

لکشمین کے ایسا کہنے پر سگر یو غمنا سے بولا۔ ہے رگھو نندن! تیرے بڑے بھائی کے پر تاپ سے ہی میں نے اپنا نشیٹ کیا ہوا راجہ پایا ہے۔ سو اُس کے اپکار کو میں تمام زندگی نہیں بھول سکتا۔ شری رام چندر جی اُس دشت کشش کو چھین میں اپنے تیج سے بھٹم کر سکتے ہیں۔ مجھے سہا تک بنا کر تو وہ کیول میرا نام بڑھانا چاہتے ہیں۔ جس کے لئے میں ان کا احسان مند ہوں۔ ہے لکشمین! راون کو مارنے جاتے ہوئے یہ داس بھی ان کے پیچھے پیچھے چلے گا۔ اگر میرے سیکھ نہ پہنچنے کے کارن آپا کے من میں کرو دھ ہو تو معاف کریں۔ کون انسان ہے جس سے بھول نہیں ہوتی۔

سگر یو کے ان وچنوں سے پرسن ہو کر لکشمین نے کہا، ہے راجن! تیرے جیسے متر کو پا کر میرا بڑا بھائی کیتا رہتا ہوا، سو تو اب جلدی میرے ساتھ چل، اور سیتا کے ویوگ میں روتے ہوئے راگھو کو دھیرج دے۔

سگر یو کا شری رام چندر جی کے پاس جانا

دشرتہ زند لکشمین کی پرینا سے سگر یو نے سب بانہر سرداروں کو چلنے کی آگیا دی۔ جلدی سے راج کپہ پاکی منگوائی گئی۔ تبا تارا وغیرہ استریوں کو وداع کر کے سگر یو نے لکشمین سے کہا کہ وہ شریٹھ آپ اس پاکی

میں بیٹھے اور لکھن میں کو اس میں سوار کر خود بھی اس میں بیٹھ گیا۔ تب پردھان بانر سگریو کے سر پر سفید چھتر چھلانے لگے۔ اس پر سارے لکھنوں اور نقاروں کے گھوش میں اور ہزاروں یودھاؤں کے شتروں کے جھنکار میں سگریو لکھن سمیت شری رام چندر جی کے پاس پہنچا اور ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا۔ اپنے راجہ کو ہاتھ جوڑے کھڑا دیکھ کر تمام بانر بھی ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے۔ سینا سمیت سگریو کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے کھٹے سے لگایا اور پھر اس کی استی کرتے ہوئے بولے کہ ہے بانر راج! جو سے پردھرم، سے پردھرم اور سے پردھرم ارقتہ سادھن کرتا ہے وہی شان کرنے کے یوگیہ ہے، اور جو دن رات بھوک و لاس میں پھنس کر اندلیوں کے تحت ہو جاتا ہے وہ راجہ اس انسان کی طرح ہے جو برکشت کی آگے والی شاخ پر سوتا ہے اور جب گر جاتا ہے تو روتا اور پشچاتا پا کرتا ہے، سو کپش! اب تیرے کام کرنے کا وقت آ گیا ہے، سو جیسے مناسب سمجھو کام کرو۔

شری رام چندر جی کے یہ بتی بھرے وچن سنکر سگریو بولا۔ ہے راکھو! میں آپ کے آپکار سے دبا ہوا سدا آپکا کا داس ہوں، اسی کارن ان ہزاروں بانروں کو، جو سنہار کے سبب بانروں کے سردار ہیں۔ ساتھ لے کر آپ کے پاس آیا ہوں، جو اندر کے سان پر اکر رہی ہیں، اور جن کی سندر کے سان بے شمار فوجیں چاروں طرف کھڑی ہیں۔ ہے بھگوان! یہ سب لکھناتپتی کو مار کر سیتا کو لا دیں گے۔ کیوں آپ کی آگیا کی دیری ہے۔ سگریو کے لیے وچن سن کر شری رام اس کپش کو گلے لگا کر بولے۔ ہے راجن! سب سے پہلے یہ پتہ لینا چاہیے کہ سیتا جیوت ہے یا مر گئی۔ راؤن کا نو اس کہاں ہے، اور اس کا بھل پورش کتنا ہے۔ یہ سب کچھ جان لینے کے بعد میں کرنے یوگیہ کا یہ کو سوچوں گا۔ ہے کپش! اس کام میں نہ میں اور نہ ہی لکھن سمرکتہ ہیں، تم ہی اسے کر سکتے ہو۔

تب سگریو بڑے بڑے یوتھ پتیوں کو بلا کر آگیا دینے لگا کہ ہے ہبا ویر یودھاؤں! اب میری لاج اور راکھو کا جیون تہارے ہاتھ میں ہے۔ سو تم دشوں دشواؤں میں جا کر جانگی کی کھوج کرو۔ پرتوں کے ڈرگم استھان، بنوں اور ندیوں کے تیر، گنگا، جنا، سرپو، کوشک، سندھو، سرسوتی ان کے ہر ایک مقام پر تلاش کرو۔ برہم مال، دی دیہ، مالو، کاسکی، کوشل، مگدھ، انگ، کلنگ، کشمیر وغیرہ دیشوں کی اینٹ اینٹ دیکھو۔ سندرول کے چھوٹے بڑے ٹاپوؤں میں سے کوئی بن دیکھو نہ چھوڑو۔ ہالیہ و منڈاپل و ونڈھیاپل وغیرہ پرتوں کی گچھائیں، چوٹیاں اور شکاروں پر تلاش کرو۔ دیکھو ایک ماس کے اندر راؤن اور جانگی کا پتہ لانا ضروری ہے۔ نہیں تو تم سب اپنے کو مرا ہوا سمجھو۔ سب بانروں کو اس پر کار کھوڑا گیا ہے کہ پھر اس نے ہنوان کو مخاطب کر کے کہا۔ ہے بانر ہان! میں جانتا ہوں کہ بھومی، آکاش، پاتال، بن، پریت، مٹی، کوئی ایسا استھان نہیں ہے، جہاں تیری گتی نہ ہو۔ تو دیو، دانو، اسر، گندھرو، آگ اور منشیوں کے سب استھانوں

کو جانتا ہے۔ سارے سمار میں تیرے سان تجوی اور پر اکرنی مذنیہ بھی کوئی دوسرا نہیں ہے۔ تو بڑا
 نیتی وان، کاریہ نکل اور سے کو پہچاننے والا ہے۔ سو ہے ہنومان! تو ہی سیتا کی کھوج کر۔ اگر وہ میں نے
 سب بانروں کو آگیا دی ہے مگر حقیقت میں تجھ پر ہی بھروسہ کر سکتا ہوں۔ سگر یو کے اس پر کارستان
 دینے پر شری رام چند رجبی نے سمجھ لیا کہ ہنومان پر ہی کپی راج سگر یو کا پورا دوشو اس ہے۔ اس سے کام
 بنے گا۔ ایسا جان کر انہوں نے خوش ہو کر ہنومان سے کہا کہ ہے وہ یہ! سگر یو کے سان میں بھی تم پر ہی بھروسہ
 رکھتا ہوں۔ سو تو میرے نام سے انکت اس انگکوٹھی کو گرہن کر اور جہاں کہیں جائیگی کو دیکھنا میری یہ نشانی دینا
 اسے پاکر وہ تجھ پر کوئی شک نہ کرے گی۔ اور میرا دوشو سمجھ کر بے فکر ہو کر ساری بات کہے گی۔
 تب انگکوٹھی کو لے کر ہنومان نے ماتھے سے لٹکایا اور سگر یو ورام چندر کے چرنوں کو چھو کر وہاں سے
 سیتا کی کھوج کے لئے سب بانروں سمیت روانہ ہو گیا۔

بانروں کا سیتا کو تلاش کرنا

سگر یو کی سینا کے بڑے بڑے بانر، انگد، تار اور ہنومان سگر یو کے بتلائے ہوئے دیشوں میں نزل
 کی قداد میں پھیل گئے۔ بن، پرہیت، مذمی، مذوں کو دیکھتے وہ بڑے بڑے دُرگم استھانوں کو، پرہیوں کی
 اندھیری گھاؤں، اونچی اونچی چوٹیوں، سمندروں کے ٹاپوؤں، مذیوں کے کناروں اور چٹوں، ٹکروں،
 گراموں، گھیتوں، رشیوں کے آشرموں، رگھیش گن کے ٹھکانوں کو دیکھتے دیکھتے انہوں نے سب
 دیشوں کو چھان مارا مگر سیتا کا کہیں پتہ نہ پایا۔ تب وہ تنگے ہوئے، بھوک پیاس اور اتساہ میں ہو کر ایک
 بن میں بیٹھ گئے۔ پھر کچھ کال و شرام کر کے سوچنے لگے کہ اتر، پورو، پچیم کا کوئی کو نہ ایسا نہ چھوڑا جو ہم نے
 نہ دیکھا ہو۔ جہاں کھپٹی نہیں جاسکتے، جہاں انسان تو کیا دیوتا بھی نہیں جاسکتے، ان دُرگم استھانوں کو بھی
 ہم نے سٹی جھان ماری ہے۔ مگر جائی کا کچھ پتہ نہ پایا۔ سو اب کیا کرنا چاہیے۔ ایسا وچار کرتے ہوئے وہ
 کلشن دشا کی طرف چلے۔ تب وندھیا چل کے سب استھانوں کو دیکھتے ہوئے وہ وہاں پہنچے جہاں اپار
 سمندر اپنی گرجنا سے چاروں دشاؤں کو گونجا رہا تھا۔ تب وہ بندھیا چل کی گھاٹی میں بیٹھ کر سوچنے لگے کہ
 ہمارا سارا جتن پھل ہوا۔ بہت کھوجنے پر بھی جائی کا پتہ نہ ملا۔ سو اب سگر یو کو منہ دکھانے سے مرنا ہی بھلا
 ہے۔ دیکھو مہاتما جٹیو نے بھی تو رام کے لئے پران دیئے ہیں۔

جہاں یہ سب بانر نہ لاش ہو کر اس پر کار پائیں کر رہے تھے، وہیں پر ایک گدھ بھی نو اس کر تا تھا۔
 ان کی بات سن کر وہ جھکی ہوئی کمر والا پاس آکر بولا کہ ہے بانر لوگوں! پھر کمال کے بھد میں تمہارے مکھ سے

لپٹے پیارے بھائی کا نام سُنا ہے، چنا یو میری بھائی تھا۔ جویدھ میں لٹکا پتی راون کے ہاتھوں مارا گیا۔ پرنتو بوڑھا ہونے سے میں راون سے بدلہ لینے میں اُسمر تھ ہوں۔ ہاں بانی ماتر سے میں راگمو کی مدد کر لیا تھا، راون کو مارنا سب سے پہلے میرا فرض تھا۔ کیونکہ اُس نے میرے نر و اشی بھائی کا دودھ کیا ہے۔ پرنتو بڑھا پسنے میرے روپا بل اور یچ کو ہر لیا ہے۔ اسی لئے ہمیں طاقت کے مطابق ہمارا تانے آیا ہوں۔ ہے بانر دل سارے مہوشوں سے سچی ہوئی ایک استری کو جو بے حد خوبصورت تھی راون ہر کرے جا رہا تھا۔ یہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ وہ لویو نا ہارام بالکشن ایسے پکارتی جاتی تھی۔ سو بلاشبہ وہ رام کی ہی پتی ورتا استری جالگی تھی۔ اب وہ لٹکا پوری میں بیٹھی ہے، جو یہاں سو چار سو میل دور سمندر کے پار ہے۔ ہے بانر لوگوں! وہ نگرے بھیانک اور بڑے بلوان راکششوں سے بھری ہوئی، دشو کر یا کی بنائی ہوئی، سورن کے ذریعہ سورن کے مخلوں، سورن کی اٹاریوں سے سورن سے چمکتی ہوئی پربت کی چوٹی پر بسی ہے۔ سورن کی دیوار سے گھری ہوئی اُس لٹکا میں اشوک بالک کے اندر ریشمی کپڑوں والی چکوی کے سان جدائی کا غم سہتی ہوئی سیتا اُداس ہوئی ہوئی بیٹھی ہے۔ سو تم سمندر کو پار کرنے کا اپنے کرو، پھر اپنے کاریہ میں کامیابی حاصل کرو گے۔ سیتا اور رام کے پران بچاؤ گے، سگر یو کو اپنے دین سے نکلت کر دے گے۔ ہے بانر و! جلدی کرو، کیونکہ پتی دیوگس کو نہ سہتی ہوئی جالگی پران دینے کو تیار ہے۔

جامبوان کا ہنومان کو سمندر پار کرنے کو کہنا۔

اپار ساگر کو دیکھ کر سب بانر بے حد شوک آثر ہو کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے انگد، نل نیل، تار وغیرہ کسی کا بھی سمندر میں کو دے نہ ساسا ہنس نہ پڑتا تھا۔ اُس سے سب کو بڑے دکھ میں دیکھ کر بوڑھے جامبوان نے ہنومان کو کہا۔ ہے یون پتر! تم کو نے میں دُکب کر چپا چپا کیوں بیٹھے ہو۔ تم بل میں سگر یو کے سان ہو، اور پراگرم میں تو میں ہمیں رام لکشن سے بھی کم نہیں دیکھتا۔ ہے ہا ہا ہو! گر دڑ کے پنکھوں میں جتا بل ہے، اُتھا ہی بل ہمارا بھیجاؤں میں ہے۔ آج اپنی انا انجانا کے دودھ کو سا رنگ کر دے کیونکہ پرا دیکار کے لئے ہی کھشتر رانیاں پتر کو جنم دیتی ہیں۔ ہے ہا دیو! تم دایو کے پتر ہو اور گتی و یچ میں بھی اُس کے سان ہو۔ سو تم کو اس کاریہ کے لئے تیار ہونا چاہیے۔ ہے دیو! بانروں کی سینا میں کیوں دو دیر اسی کام کو کر سکتے ہیں، ایک تم دوسرے انگد۔ انگد اگر چہ بالک ہے، مگر اپنے پتا کے سان تینوں لوگوں کو جیتنے میں سمر تھ ہے۔ اگر انگد سمندر میں ڈوب جائے یا لٹکا میں راکششوں سے مارا

جلے تو سنار کے گاکہ سگر یو نے راجہ کے لاپچ میں اس کو گھل نیتی سے مروا ڈالا ہے۔ اس لئے
 ہے سستا! بانروں کی رکشا سگر یو کی لاج اور دشمن کا رول کے پران بچانے کے لئے تو ہی سند پاد
 جا۔ ہے ویر! اگر میں بڑھاپے سے نزل نہ ہو گیا ہوتا تو آج سب سے پہلے میں ہی سند میں کودتا کج ہم
 سب تیرے ہمارے پر جیتے ہیں، تو ہی ہماری نو کا کارن دھار ہے۔ سو تو اپنے پرشار تھو
 سے بانروں کو پار کز ہم تیرے لوستے تک یہاں کھڑے رہیں گے۔ ہے انجنا کے پتر! سگر یو کو گیول ماتر تم
 پر بھروسہ ہے اور دشمن نڈن بھی تم پر ہی دشو اس رکھتے ہیں۔ جامہ بان کے ایسا کہنے پر ہاد پر چاتی
 کو اٹھارتا، بیچ ڈنڈوں پر تال ٹونکتا سند کی طرف سنہ کر کے کھڑا ہو گیا، اور آٹھیں بند کر کے سن میں لٹکا
 کا دھیان کرنے لگا۔

شری بالیکی راجہ کو راج کرتا کشتی کندھا کا نڈ سا پتا۔

اتھ سند رکاند

ہنومان کا سمندر کو پار کرنا۔

جامیوان کی پریرنا سے ہماویر ہنومان سن میں لٹکا کا دھیان کر کے ساگر کے نزدیک پر بہت پرچہ گیا۔ اور اس کے شکر پر کھڑے ہو کر بولا۔ ہے بانر لوگوں! فکر نہ کرو۔ میں اپنے بل سے سمندر کو پار کر سکتا ہوں۔ آکاش ارگ سے اڑتا ہوا اگر دیکھتی کے سامن اس سے بھی دس گنا چڑا سمندر پار کر سکتا ہوں اور اب اتم فکر کو چھوڑ کر شری رام چندر جی کا دھیان کرو۔ اتنا کہہ کر وہ ویر کیشری متوالے شیر کے سامن ادھر اُدھر گھومنے لگا۔ اُس سے اُس کی دیہہ متوالے ہاتھی کے سامن دشاں دکھائی دینے لگی۔ سمندر کو پھانسنے کی خواہش سے اُس نے اپنے جسم کو چھٹکا اور پھر ایک بڑے برکش کو بجاؤں میں پکڑ کر جھجھوڑ دیا۔ جس سے اُس پٹر کے پھول پتے جھڑ کر بھوئی پر سچے گئے۔ اُس سے اس کا مکھ منڈل سور یہ کے سامن رکھنے لگا۔ تب سب بانر لوگ اُس پر چند مورتی کو ہاتھ جوڑ کر پر نام کرنے لگے۔ پھر سونیل سنگھ کے سامن گر جتے ہوئے اُس کچی راج نے اپنی دونوں بجاؤں کو اکٹھا کیا، اور دونوں چروں کو پیچھے کی طرف سکڑ کر آکاش کی جانب دیکھا پھر بران والو کو روک کر اچھلنے کے لئے تیار ہوا، اُس سے آکاش میں دو یا دھرا درسد لوگ ویانوں میں بیٹھ کر اُس کے اس ہمیم کرم کو حیرت سے دیکھنے لگے۔ تب سب بانروں کو اپنے پیچ اور پر اکرم سے حیرت میں ڈالتے ہوئے ہماویر بولا ہے ویر! جس پر کھار شری رام چندر جی کا بان بڑے ویک سے آکاش میں چلتا ہے، اُسی ویک سے میں لٹکا میں جاؤں گا۔ اور سیتا کی گھوج کروں گا۔ اگر میں نے اُس کو وہاں نہ پایا تو سورگ لوگ میں جاؤں گا۔ اگر میں نے وہاں بھی سیتا کو نہ پایا تو دُشت راون کو ہاتھ کر لگو کے چروں میں ڈالوں گا۔ میں جانکی کے بے بنا نہیں آؤں گا۔ اس میں کچھ بھی شک نہ کرنا۔ اتنا کہہ کر یوں پتر ہنومان اچھل کر آکاش پر چڑھ گیا، اور گر وڑ کے سامن تیزی سے لٹکا کی جانب اڑا۔ ہنومان کے اڑنے ہی اس کی جھلک سے ٹوٹے بہت سے پٹر اُس کے ساتھ آکاش میں اڑے۔ تب وہ ویر دیہہ ان کے ساتھ ہی نرمل آکاش تیرنے لگا۔ جنگل کے ویک سے اڑے ہوئے وہ پٹر کچھ دور جا کر سمندر میں گر پڑے جیسے پردیش کو جاتے ہوئے کے پیچھے کچھ دور تک بندھو لوگ جاتے ہیں۔ اُس وقت پھولوں کے درمیان پٹروں کے اڑتے ہوئے ویر کا جسم عجیب دکھائی پڑتا تھا۔ پشیتا برکھٹوں سے گھرا ہوا ہنومان چلکے ہوئے

جگنوؤں سے جگمگاتے ہوئے پریت کے سمان شو بھائے مان ہوا۔ آکاش سے سمندر میں گرتے ہوئے پھول و چتر شو بھا دینے لگے۔ لال، پیلے، نیلے اور کاسنی رنگ کے پشپ سموہ میں اڑتے ہوئے پون سنت اس پر کار شو بھا دینے لگے مانو بجلیوں سے الکرت میگہ اندھیوں سے اڑایا جا رہا ہے۔ آکاش پر سے گرے ہوئے بے شمار پھول سمندر پر کچھ گئے اور ان سے وہ اونچی ترنگوں والا سمندر ایسا شو بھا دینے لگا جیسے شربت سال میں ستاروں سے آکاش۔ ویک سے اڑتے ہوئے پون پتر جب نیچے مکھ کرتے تھے تو ایسا جان پڑتا تھا مانوں سا گر کو پی رہے ہوں۔ اور جب اوپر کی طرف منہ کرتے تھے تو ایسا جان پڑتا تھا مانو انت آکاش کو پاں کے لئے جاتے ہوں۔ ان کے چلتے دوئوں نیز سا گر تپا پر کھڑے انسانوں کو ایسے دکھائی دیتے مانو دو دادا نل بل رہے ہوں۔ ان کے تیج سے جلتے ہوئے دوئوں نیز آکاش میں چند رما اور سورہ کے سمان اپنی کرنوں سے سا گر روشن کر رہے تھے۔ اٹالال لال کٹی پر دیش دُور سے ایسا دکھائی پڑتا تھا جیسے پریت کی چھاتی میں گیر و کی کھان دکھائی پڑتی ہو۔ آندھی سے بھی زیادہ تیزی سے اڑتے ہوئے ہنومان کی دوئوں بخلوں میں سے وایو ایسے شبد کرتا تھا مانو درشار تو کھا بدل گر جتا ہو۔ آکاش میں اڑتی ان کی دشاں دیہہ اور ان کی سمندر میں پڑتی چھا یا دوئوں مل کر ایسا دکھائی پڑتا تھا مانو سا گر میں کوئی کشتی چل رہی ہو۔ پریت قد والا چوڑی چھاتی سے آکاش کو چیرتا ہوا وہ پون پتر سا گر کی اونچی ترنگوں کو پار کرتا جاتا تھا۔ اس پر کار میگہ کے سمان گر جتا، سا گر کی ترنگوں کو چیرتا، بھومی کو روشن کرتا، اس بھیا نک سمندر کو پار کرتا وہ انجا کا پتر ایسے اڑا چلا جاتا تھا، مانو ترنگوں کو گنتا جاتا ہو، اس پر کار سو یو جن چوڑے اس سا گر کو پار کر اس نے بن سموہ کو دیکھا۔ سا گر اور سا گر کے ساحلی مقامات اور سا گر میں گرتی ندیاں دیکھ کر اس کی راج کامن خوش ہوا۔ پرے شکر پر اتر کر اس نے پریت پر بنی اندر پوری کے سمان لنکا پوری کو دیکھا لنکا کو دیکھتے ہی اس وجر دیہہ کی تمام تمکنا دُور ہو گئی، اور وہ بڑے ویک سے لنکا کی جانب چلا۔ نیلے اور ہرے ہرے گھاس والے، انیک پرکار کے پتوں سے سو گندھت اور سیٹھے پھلوں سے بھرے بن کو دیکھ کر وہ بہر بھاری لنکا کے پاس پہنچا جس کے چاروں طرف کیلوں سے سو شو بھت چل کی کھائی بنی ہوئی تھی۔ پریتا پر سی لنکا کو جو آکاش گامی پوری کے سمان معلوم ہوتی تھی۔ انیک رنگوں کی دھو جیا میں لہر رہی تھیں۔ جس کے گھروں اور بھونوں کی اونچی اڈیاں آکاش کو چوم رہی تھیں۔ اور جس کے آتھان آتھان پر وکرال رکھش پہرہ دے رہے تھے، اس لنکا کو دیکھ کر ہماؤ پر ہنومان پریت کی ایک چوٹی پر بیٹھ گیا، اور نگری کے اندر جانے کا پائے سوچنے لگا۔ سب طرف نظر ڈال کر اس نے سوچا کہ پوری کے چاروں طرف بلوان ظالم رکھش گھوم رہے ہیں، جو سیتا کے ہر لانے کے سکارن ہر ایک آنے جانے والے پر کڑی نظر رکھتے ہیں۔ اس کارن اسی روپ میں ہیں

کسی پرکار بھی پوری کے اندر داخل نہیں ہو سکتا، کوئی ایسی ترکیب سوچنی چاہیے کہ ان مایادی رکھشوں کی آنکھوں میں ڈھول ڈال کر میں جانکی کو تلاش کر لوں۔ کونسا اپائے گروں کہ میں دُراتاراون کی آنکھوں کو بچ کر ستیا تک پہنچ جاؤں۔ کس پرکار میں اکیلا اکیلا نت میں سینا کے درشن کروں۔ اور راگمو کا سندش اُس تک پہنچاؤں۔ اگر رکھشوں نے مجھے دیکھ لیا تو بلاشبہ میں اُن کے ہاتھوں مارا جاؤں گا۔ سینا کا ملنا ناممکن ہو جائے گا، اور شری رام چندر جی کا کار یہ نشت ہو جائے گا۔ رکھشوں کے ہمیش میں اندر جانا بھی ناممکن ہے کیونکہ میری اور ان کی شکل میں بھی تو فرق ہے۔ مجھے دیکھتے ہی یہ دشت لوگ پیمان لیں گے، اور یہ بھینکر کشش والو کو بھی اندر نہیں جانے دیتے اور گیا مجھے؟ تو اچھا رات ہونے پر اس ہمیش میں میں پہاتا کے بھروسے اندر جاؤں گا۔ اسی پرکار من میں فیصلہ کر کے پون پتر نہ جن مقام پر پیڑوں میں چھپ کر شام کے انتظار میں بیٹھ گیا، اور دُشرام کرنے لگا۔ جب سور یہ است ہو گیا تو وہ پرکاری پون پتر اندھکار میں دیوار کو بھانڈ کر لنکا کے اندر داخل ہوا۔ اُس سے اُس کی اندر نے مانو کوٹ (دیوار) کو بھانڈ کر اپنا پایاں پیراون کے سر پر رکھ دیا۔ کوٹ سے اتر کر وہ لنکا کے بازاروں کی طرف چلا۔ جو سب پرکار سے بچے میگموں کے سامان اونچے اونچے سورن اور رتنوں سے جڑتا بھونوں اور دیکپوں سے جھنگتا رہے تھے۔ گلیوں، اور بازاروں میں گھومتے ہوئے اُس نے نانا پرکار کے چتر و چتر بھون دیکھے۔ اُس نے دیکھا کہ کہیں نزدیک لوگ گار رہے ہیں، کہیں شراب پئے رکھشیں باک رہے ہیں۔ کہیں دید پاٹھ اور سوا دھپائے کر رہے ہیں اُس سندر پوری کو دیکھتا باغ باغیچوں میں سے ہوتا وہ مدھی کے کنارے پہنچا۔ بہت دیر تک تلاش کرنے پر بھی جب اُس نے سینا کو کہیں نہ پایا تو نراش ہو کر گلیوں میں، گروں میں اور مکانوں میں تلاش کرنے لگا۔ ایک ایک کر کے اُس نے سینکڑوں گروں، مندروں اور بھونوں کو دیکھا، پر نہ تو سب طرف سے مایوس ہو کر آخر میں وہ انجنا کا پتر اُس راج محل میں داخل ہوا جہاں لنکا پتی راون تو اس کرتا تھا۔ اور جہاں راج بھل کے گھمبہ گھمبہ لوگ، راج منتری اور راج پر یوار کے لوگ رہتے تھے۔ چھپے چھپے کوٹ بھانڈ کر اندر پہنچتے ہی سب پہلے وہ محلوں کے چاروں طرف گھوما۔ اُس کے بعد وہ اُس بڑی شالہ کی جانب چلا جسے راون جان سے بھی پیاری خیال کرتا تھا، اور جو سنسار کے دو بھونوں میں اعلیٰ ترین خیال کی جاتی تھی۔ اُس شالہ کے اندر جا کر اُس نے دیکھا کہ اُس کی سیڑھیاں رتنوں کو جڑی ہوئی ہیں۔ سونے سے بنے جھروکے اور کھڑکیاں دیکپوں کے پرکاش سے آکاش کو پرکاشت کر رہے ہیں۔ نیچے سفید پتھر کا فرش ہے اور استھان استھان پر باعقی دانٹا کا کام کیا ہوا ہے۔ جس کی چھتیں بہت اونچی ہیں اور دشتالہ نیوں سے جڑی ہوئی رتنوں سے جڑے کھنبوں کے سہارے کھڑی ہیں۔ جس میں گھٹنوں تک کھمب جانے والا ملائم غالیچہ بچھا ہوا ہے۔ اُس شالہ کو جس کا پرکاش

راتوں پر پڑ کر در شکوں کو حیرت میں ڈال دیتا تھا، دیکھ کر سہومان چلتا رہ گیا، اندر بھون سے بھی
 بڑھ کر عسرتا سے مُر مع اس سالہ کے ایک طرف اس نے ایک سُنڈریا لنگ دیکھا، جس پر شراب
 کے نشے میں لٹکا پتی راون آنکھیں موندھے بیٹھا تھا۔ اُسے دیکھتے ہی خوف زدہ ہو کر وہ کپی راج پیچھے
 ہٹ گیا، اور وہاں اُس نے متوالے راکششوں کو اپسراؤں میں بیٹھے دیکھ کر سوچا کہ بالمشبہ آکاش
 سے سنا رہے گئے کہ راون کے پاس استریوں کے روپ میں نو اس کہتے ہیں۔ کیونکہ تاروں ہی کے
 سمان ان عورتوں کا روپ اور رنگ روشن اور درخشاں ہے۔ لگانے اور ناچنے کے کارن ان میں
 سے بہت سی استریوں کے بال، آنکھیں (بھویں)، اور پھولوں کے بھوشن بکھر رہے تھے۔ بہت سی
 استریوں کے تلک بچھ گئے تھے۔ کئی ایک کی پاؤں کی جھانریں اُلٹ پڑ گئی تھیں۔ کتنی استریوں
 کے کپڑے کھمک گئے تھے، اور بہت سی استریوں کے بار ڈھیلے ہو کر دونوں سنتوں کے درمیان
 ایسی شو بھا دے رہے تھے، مانو نرم جل میں نہیں کھیل رہے ہوں۔ اس پر کار شراب کے نشے
 میں سوتی ہوئی وہ سُنڈریاں ندی کے سمان شو بھا دیتی تھیں، کیونکہ اُن کے انگ انگ میں پہنے
 ہوئے بھوشن پچھتیوں کے سمان دکھائی پڑتے تھے۔ اور دونوں جگہاں ندی کے توں کے سمان
 تھیں۔ کمر پر لٹکتی سونے کی نگریاں تپا پر بچھو لے کلوں کے سمان شو بھا دیتی تھیں۔ اُن رمنیوں کے
 ولاس اور تیر نیم کش ہی ندیوں کے گرہ (گھر) وغیرہ جانور کے سمان تھے۔ اس پر وہ نیم وا آنکھوں والی
 سُنڈریاں ندیوں کے سمان دکھائی دیتی تھیں۔ اُن میں سے بہت سی استریاں ایک دوسرے کی
 بھجائوں میں بھجائیں ڈال کر شراب کے نشے میں سو رہی تھیں۔ انہیں دیکھ کر ایسا جان پڑتا تھا کہ وہ
 ایک گھناہن ہے، وہ استریاں بنوں کی بھولی ہوئی ڈالیوں کے سمان ہیں، جو ایک دوسرے کے
 ساتھ لپٹی ہوئی ہیں۔ اُن کے پیشپ سمان بھوشنوں سے سارا محل معطر ہو رہا تھا۔ وہاں سیتا کو نہ دیکھ
 کر وہ کپی راج باہر نکلا، اور آدھی رات تک راون کے بھائیوں، پیتروں اور مکھیہ مکھیہ آدمیوں کے
 گھروں کو دیکھتا رہا۔ پر تو کہیں سیتا کو نہ پا کر وہ مندوہی کے محل میں گھسا۔ وہاں جا کر اُس نے مندری
 کے سونے والے کمرے کو دیکھا۔ جو مینوں سے بنا ہوا تھا اور جہاں خوبصورت تصویریں آویزاں تھیں۔
 وہاں ایک پلنگ تھا جس کے چاروں طرف پھولوں کی مالائیں لٹک رہی تھیں، اور جن کی بھینی بھینی
 خوشبو سے سارا محل معطر ہو رہا تھا۔ اُس پلنگ پر جل سے بھرے ہوئے میگھ کے سمان کمانتی والے،
 کانوں میں کندل پہنے، ماتھے پر لال تاک لٹکائے، دو یہ کپڑوں کو پہنے، بے مد خوبصورت مندر اصل
 پر بہت کے سمان بڑے بڑے ڈیل والے کام کر پڑا سے تھکے ہوئے راون کو سوتے دیکھا۔ اُسے دیکھتے
 ہی پون پتر ڈر کر سیڑھیوں میں چھپ گیا، اور وہاں سے دیکھنے لگا۔ سورن کنکنوں والی دونوں

بھاؤں کو بٹھائے ہوئے بلوری پلنگ پر سویا ہوا راون اُس سے ایسا شو بھائے مان ہو رہا تھا، مانو
پرست سے کوئی دشال جبرنا اُتر رہا ہو، یا سوتا ہوا وہ رکشش راج ایسا دکھائی پڑا تھا مانو نرل گنگا
کے تپا پر کوئی بڑا ہاتھی پڑا ہو۔ اُس رکشش راج کے سونے کے کمرے میں پون پتر نے چند راکے
منہ والی، سُندر کندلوں والی، اور بیو لوں سے شو بھاشت بہت سی استریوں کو دیکھا۔ اُن میں سے
ایکانتا میں بھی ایک بیج پر اُس نے ایک بے حد خوبصورت اور حسین ترین دوستیزہ کو دیکھا۔ جس کا
حسن چاروں طرف چکا چوندا پیدا کر رہا تھا۔ اُس کے روپ کو دیکھ کر ہنومان سمجھا کہ یہ ہی سیتا ہے پر وہ
راون کی پش رانی مند و دری تھی۔ مگر اچانک اُس کا خیال بدل گیا کہ شری رام سے بچھڑی ہوئی سیتا
کبھی ایسی آرام کی فیند نہیں سوکتی۔ نہ بھوشن پہن سکتی ہے، اور نہ شراب کا سیون کر سکتی ہے، سو یہ استری
اگرچہ روپ میں سورگ کی بیویوں سے بھی بڑھ کر ہے، مگر سیتا نہیں ہے۔ اس پر کارمن میں سوچ کر
وہ اُداس ہو گیا، اور وہاں سے باہر نکلا، اور من میں دُچار نے لگا کہ میری آنکھوں نے آج تک کبھی
پرائی استریوں کو نہیں دیکھا تھا۔ پر نتو یہاں میں نے یہ پایا کیا ہے۔ کیونکہ سوتی ہوئی دوسری
استریوں کو دیکھنا ہمارا پاپ ہے۔ یہ خیال کر کے وہ من ہی من پھپھانے لگا۔ پر نتو کچھ سے بعد یہ سوچ کر
اُس کے من کو شانتی ملی کہ راون کی استریوں کو میں نے دیکھا ہے اس میں کوئی بھی شک نہیں، پر نتو
میرے من میں دُکار پیدا نہیں ہوا۔ اچھی اور بُری حالت میں ہی انسان کو من و شیوں کی جانب دھکیلتا
ہے۔ پر نتو میرا من اچل، اڈون اور مضبوط ہے۔ جس کار یہ پر میں لٹا یا گیا ہوں وہ بنا استریوں کو دیکھے
پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ سو نہ چاہتے ہوئے بھی مجھے یہاں آنا پڑا۔ انہیں خیالوں میں دُوبا ہوا وہ برہمچاری
اندروں کو قابو میں کرنے والا پون پتر وہاں سے نکلا، اور سوچنے لگا کہ شری رام چندر جی کی پر یہ اب
اس سنسار میں نہیں ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ ادھر میں لٹکا کے محل، گلیاں اور بازاروں کا
ایک ایک کونا دیکھ لیا ہے، اگر وہ جیتی ہوتی تو ضرور مل جاتی۔ اُس پتی کی پیاری دھرم میں عہد دیکھنے
والی آریا کو راون نے ضرور مار ڈالا ہوگا۔ ہا! میری ساری محنت بیکار لگی۔ جب میں لوٹ کر جاؤں گا،
تو سب بانز جنہیں میں پھر دسہ دے کر آیا تھا، کیا کہیں گے۔ جب بوڑھا جاسیوان مجھ سے پوچھے گا تو کیا
جواب دوں گا۔ بالی سُست اگد کو کیا کہوں گا۔ پر نتو نہیں مجھے ہمت نہیں چھوڑنی چاہیے۔ ہمت چھوڑنے
سے سب کام لٹٹ ہو جائے گا۔ دھیر یہ دان آدمی ہی اس دنیا میں کامیاب ہوتا ہے۔ جہاں جہاں
میں ابھی تک نہیں گیا، وہاں جا کر اب تلاش کرنی چاہیے۔ اس پر کارمن میں دھارنا کر کے وہ کچی اندر
پھر راج محلوں میں گھومنے لگا، اور بڑے اُتساہ سے ساتھ رکششوں کے گھروں اور راون کے رانی
کو اس میں سیتا کی کھوج کرنے لگا۔ اب کی بار وہ اپنے پرانوں کو تھیلی پر رکھ کر ایسے ایسے استھانوں پر پہنچا

جہاں ذرا سی بھول ہو جانے پر موت کا ڈر تھا۔ پرنتو اتنا کرنے پر بھی وہ اپنے ساریہ میں سہل نہ ہوا۔ اور سیتا کو نہ پاسکا۔ ہنومان نے ان محلوں میں انویم روپ والی وڈیا دھاری استریوں کو دیکھا، راون سے ہری ہوئی ناگ کنیاؤں کو دیکھا، نشتے میں چور کنریوں کو بھی دیکھا۔ مگر جنگ نندنی سیتا کو کہیں نہ پایا۔ تب وہ نراش ہو کر راون کے مندروں سے باہر نکلا اور اپنے سارے پرہی شرم کو ٹھیل جان کر شوک ساگر میں ڈوب گیا، کہ دوبار میں راون کے محلوں اور تمام لنکا پوری کو میں دیکھ چکا ہوں۔ پرنتو پتی پرانا جاگتی کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ بل سے ہری ہوئی سیتا بے حد تکلیف پہنچانے پر بھی راون کو سوکار نہیں کر سکتی، سو ضرور ہی اس نے پران دے دیئے ہیں یا پھرے میں پڑی مینا کے سان کی ایسی کو مٹھری میں بند کی گئی ہے جو میری پہونچ سے باہر ہے۔ ما! نہ جانے رام کی پیاری جنگ دھاری اس سے کس دنیا میں پڑی دلاپ کر رہی ہوگی۔ اب میں واپس جا کر راکھو کو یہ ڈھنکت ساچار نہیں سنا سکتا، کہ جاگتی مر گئی ہے یا نہیں لی۔ کیونکہ ایسا کرنے پر شرمی رام چند رجب فوراً پران تیاگ دیں گے۔ سگر بھی کہیں کا نہ رہے گا۔ پرنتو نہ کہنے میں بھی بڑا بھاری دوش ہے۔ سواب کیا کروں، میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ سیتا کو دیکھے بنا اگر کئی کندھا جاتا ہوں تو میرا لنکا میں آنا، ساگر کو پار کرنا وغیرہ سب بیکار جاتا ہے۔ اور سیتا میں نے نہیں دیکھی“ ایسے کٹھور شد بھی میں رام کے پرنتی نہیں کہہ سکتا۔ سواب میرا لوٹا کر جانا مناسب نہیں ہے۔ اب میں یہاں نو اس کرتا ہوا جاگتی کی کھوج کروں گا یا اپنے پران تیاگ دوں گا۔ ایسا کرنے پر ساگر پو اور راکھو میرے آنے کی آشا میں جیتے نہ ہیں گے یا کچھ اور پائے کریں گے اس پر کارمن میں درڑھ نچھیر کر کے پون پتر ہنومان لنکا میں گھوم گھوم کر سیتا کی کھوج کرنے لگا۔

ہنومان کا اشوک بائیکا میں جانا

نگری سے نکل کر تجبوی ہنومان لنکا کے باغ باغیچے، ریشپ کر نیاں، جھیل سرودر، تال تڑاگوں پر جا کر سیتا کی کھوج کرنے لگے۔ جب اس نے کہیں بھی رام کی پر یہ کھل مینی کو نہ دیکھا تو وہ اشوک بائیکا کے نزدیک پہونچا جو چاروں طرف سے اونچی سائٹوں دار جھاڑیوں سے گھری ہوئی تھی۔ ایک اونچے برکش پر چڑھ کر وہ کوٹا پر سے پر لے پار کو دگیا۔ بائیکا کے اندر پہونچ کر اس نے بسنت راتو سے پھلے پھولے برکشوں کو دیکھا، اور من میں بے حد خوش ہوا۔ یہ بائیکا سونے کے بناوٹی برکشوں سے سجی، نانا پرکار کے پکشیوں کے کل رو سے پورن تھی۔ سندر مرگ جہاں تہاں گھوم رہے تھے۔ پھولوں اور پھولوں سے جھکے ہوئے برکش والو سے جھول کر ولاس کر رہے تھے۔ مست بھونروں

کی گنجار اور کوکھاؤں کے خیم سر سے وہ اشوک بائیکا اشوک آتروں کے شوک کو دُور کرتی تھیں۔ برکشتوں کے گرے ہوئے رنگا رنگ کے پھولوں سے سچی اُس بائیکا کی بھومی دیکھنے والوں کے من کو ہرستی مٹی۔ اُس میں نزل جل سے بھری ہوئی، مٹی چڑت سیڑھیوں والی باڈیاں، ہنس، سارس اور چکوں کا کیرا ستھان بنی ہوئی بائیکا کی شو بھا کو دُور کر رہی تھی۔ اُس بائیکا میں صاف و شفاف جل والی کوں چل رہی تھیں، چٹکے دونوں تٹوں پر کھڑے ہوئے برکشت اپنے پٹیوں سے اُن کے امرت سان جل کو سُو گندھت کر رہے تھے۔ نندن بن کے سان اُس اشوک بائیکا میں گھومتے ہوئے ہنومان چتر کوٹا پر بتا دیکھا جو سنسار میں سب سے اعلیٰ اور پھولوں سے لدے ہوئے شبکروں سے مانو جگہ گارہا تھا۔ اُس پر بتا پر سے ایک چھوٹی سی ندی اتر رہی تھی۔ جس کے تٹوں پر اُگے ہوئے برکشت اپنی شا کھاؤں کو جل میں ڈبوئے ہوئے ایسے معلوم ہوتے مانو تیجسوی لوگ اُٹھان کر رہے ہیں۔ وہاں اُس کیس نے سونے کا بنا ہوا ایک پیڑ دیکھا۔ اُس کے سونے کے بنے ہوئے سکندھ، شا کھا میں، پھول اور پتے چندرا کی چاندنی میں تاروں کے سان چمکتے ہوئے من کو موہ لینے والے تھے۔ اُس برکشت کے نیچے چاروں طرف چار سونے کی ویدیاں بنی ہوئی تھیں۔ ندی کے تٹ پر بنے اُس سدر برکشت کو دیکھ کر ہنومان نے سوچا کہ سندھیا اپنا کے لئے رام کی پر یہ یہاں ضرور آئے گی۔ اگر جانکی زندہ ہے تو ضرور یہاں آکر سندھیا کرے گی۔ کیونکہ دھرم پریران دینے والی وہ آریا دھرم پریران دے گی، مگر جیتے جی سندھیا کا تیاگ نہ کرے گی، اُس میں کچھ بھی شک نہیں ہے۔ یہ سوچ کر وہ پانر اُس برکشت کے اوپر چڑھ گیا اور اپنے آپ کو شا کھوؤں اور تپوں کی اوٹ میں چھپا کر بٹھ گیا۔ اُس سے اس کے من میں نشیہ ہو گیا کہ یہاں جانکی ضرور آئے گی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ رام کی پیاری بنوں میں گھوم کر خوش ہوتی ہے۔ اُس کو مرگوں اور جانوروں سے پریم ہے اور وہ پتی دیوگ سے پُرت بھی ہے۔ پراتہ سندھیا کا سے بھی ہونے والا ہے۔ سو اگر وہ زندہ ہے اور آئی بائیکا میں ہے تو یہاں آئے بنانہ رہے گی۔ ان چاروں میں مکن ہوا ہوا وہ پون سنتا دُور تاک نظر پھیل کر جانکی کی کھوج کرنے لگا۔

جانکی درشن

اب برکشت پر چڑھا ہوا کپی راج ہنومان راو کی اُس بائیکا کو دیکھنے لگا جس کے سامنے اندر کا نندن بن اور کبیر کا چیترا تھ بن دونوں ہی پھیکے تھے۔ اُس بائیکا کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا مانو باغ روپی امکاش میں پشپ روپ تارے جگہ گارہے ہیں۔ یا کوئی ساگر ہے جو پشپا روپا رتنوں سے بھرا پڑا ہے۔

وہ ایشوک باڑیکا کیا تھی مانوسا کشتات کبیر کا گندہ مادن پر بت تھا۔ جس میں بدنت کے وایو سو گندھت پشپوں کے رسوں کو لئے ہوئے ہر جانب بہہ رہے تھے۔ انا پر کار کے کپشتی وچتر بولیاں بول رہے تھے۔ ایسی سندر باڑیکائیں اُس نے کیلاش کے سان او سنی سورن کچیت رتن جبت ایک محل دیکھا۔ اُس سورن محل کے نزدیک ایک برکش کے نیچے ایک استری کو مہوان نے بیٹھے دیکھا۔ جس کے کپڑے میلے تھے اور چور کشتیوں سے گھری ہوئی تھی۔ بھوک سے ڈبلی ہوئی ہوئی دین اور بار بار ٹھنڈی سانس بھرتی ہوئی، پھٹے پیلے نیلے پیلے کپڑوں والی، بھوشن ہیں، پشپ ہیں مکئی کے سان، شوک اور دکھ سے ماری ہوئی، دمعان مکن اُس سندر کی ایک چوٹی کالے سانپ کے سان چھوٹ کر جنگم پر گر رہی تھی۔ اس دکھت حالت میں اسکی کالی چوٹی ایسی شو بھا دی تھی جیسے در شا کال کے انت میں بن کی ہری ہری بھوئی نیلے رنگ کی قطار دھار نکرتی ہے۔ اُس دوشیزہ کو دیکھ کر پون پتر نے انومان لگایا کہ رام کی پیاری جنگ دُلا ری سیتا یہی ہے۔ اُسے دشا اس ہو گیا کہ نشٹ ہوئی شردھا کے سان، بھومی پر مٹی ہوئی نیم اور ورت والی، اپنے پیالے سے پچھری ہوئی، رگت ش گنوں سے گھری ہوئی، مرگ کے سان و شال مینوں والی جنگ آتا یہی ہے یہی سیتا ہے جس کے لئے کرونا، دیا شوک اور کام ان چاروں سے دشر تہ نذ ن سیتت ہو رہا ہے۔ بلاشبہ اس تپسوئی کامن رام میں اور رام کامن اس تپسوئی میں نواس کرتا ہے۔ اس سورن رنگ والی سدری کو پراپت کرنے کے لئے رام نے بالی کو مارا ہے، اور سگر لو کو دوبارہ سنگھاسن پر بٹھایا ہے۔ اسی لئے میں ندیوں کا سوامی سمندر پار کیا ہے۔ اس بے حد خوبصورت ماری کے لئے راکھو اگر برتوں اور سمندروں کو بھی اُلٹ دیں تو بھی کم ہے۔ اس کے لئے اگر راکھو تینوں لوگوں کا راجیہ بھی چھوڑ دیں تو بھی نامناسب نہیں ہے۔ کیونکہ ایسی سدری اور پتی پرائن ماری کے سامنے تین لوگ چودہ بھون، اور سات کھنڈ بھوئی کا راجیہ بھی سچہ ہے۔ ہا! آج یہ رام کی پیاری رگت شوں کے نیچے میں پڑی ہوئی دکھ اٹھا رہی ہے جو جنگ آتا پتی کے پریم پر اپنے سارے سکھوں کو نیچا ور کر کے اُس کے پیچھے چھپے ملی، آج وہ زبردستی اپنے پیارے سے جدا کر دی گئی۔ جو تپ کے لئے بن کے قند، مول، پھل کھا کر چھپا یا کی طرح اُس کے پیچھے ملتی ہے اور جو گھور دکھوں میں بھی پتی کے ساتھ نواس کرتی ہوئی اُس کو سکھ کا ادھار ساتی ہے، جو ہنسی کھلتی سدا دکھ میں بھی اپنے پتی کو سکھ کا سان پیدا کرنے پر جُٹی رہتی ہے۔ بہا دشت را دن کے دکھ دینے پر بھی جس نے اپنی عصمت کو نشٹ نہیں کیا۔ یہ وہی سستی ساد دعویٰ و صرم پرائن سیتا ہے اسے پراپت کر کے راکھو لیے خوش ہوں گے، جیسے سگر و نشٹ ہوئے ہوئے راجیہ کو پراپت کر کے ہوا ہے۔ بلاشبہ یہ جانتی جس کے سب سکھ نشٹ ہو گئے ہیں کیول رام کی ملن آشا پر مٹی ہے۔ ہا! نہ تو یہ رگت شوں کو بھوتی ہے اور نہ پھولوں کو۔ نہ پھولوں والے برکشوں کو اور نہ بھوئی و آکاش کو۔ کیول نیم و آکھوں کو دھیتی ہوئی

ایسی معلوم ہوتی ہے مانوسا کھشات راگھو کو اپنے سامنے دیکھ رہی ہو۔ اس پر کارسیتا کو دیکھتے دیکھتے اور اس کی حالت پر آنسو بہاتے راتری کا خاتمہ ہونے لگا، بھگوان چندر دیو آکاش پرشپا کے سان نیلے آکاش میں کچھ ایسی شو بھا دینے لگے، جیسے نرل جل میں مہنس تیرتا ہے۔ چندرما کے پرکاش میں کپی راج مہوان نے چندر بدن سینا کو اچھی پرکار دیکھا۔ اس سے جانگی کی ڈکھ سے یہ حالت تھی کہ جیسے بڑے بھار کو دبی ہوئی نوکابل میں تیرتی ہے۔ اس کے چاروں طرف ظالم اور کروپ راگھشیاں پہرہ دے رہی تھیں۔ ایسی دشائیں جانگی کو دیکھ کر مہوان نے من میں شری رام چندر جی کا دھیان کیا اور سینا کو ملنے کی ترکیب سوچنے لگا۔

راون کا اشوک بائیکا میں آنا

پھر بھات ہوئی۔ تارے ایک ایک کر کے آکاش میں چھپ گئے۔ کل کھلنے لگے۔ اشوک بائیکا میں بکھشیلوں کا شور ہونے لگا۔ لٹکا پوری میں سے وید منتروں اور نقاروں کا شور سنائی دیا۔ اسی سے لٹکا پتی راون اشوک بائیکا میں داخل ہوئے۔ اس کے ساتھ ساتھ شرابا کے نشے میں چور، اسپروں کے سان سندراستریاں بھی داخل ہوئیں۔ ان استریوں کے ساتھ چلتا ہوا راون پون پتر مہوان کو ایسا دکھائی دیا جیسا جل سے بھرا ہوا نیل میگہ بھلیوں سے شو بھائے مان ہوا چلتا ہے۔ اسے دیکھ کر وجر دیہہ مہوان پتوں میں سکڑ کر بیٹھ گیا۔ تب کام پٹرت راون سینا کو دیکھنے کے لئے اس کے پاس گیا۔ سندرا بھوشنوں والے، روپ اور جون سے مست راون کو دیکھ کر سینا ایسے کانپنے لگی جیسے آندھی آنے سے کیلے کا برکش۔ اس نے اپنی دونوں جھگھاؤں سے پیٹ کو اور دونوں ہاتھوں سے سنتوں کو ڈھانپ لیا، اور ڈر کر رونے لگی۔ بکھشیلوں سے گھری ہوئی سینا آسن سے بھومی پر بیٹھی ہوئی، شوک سے پٹرتا دین من کے ودھ کا کھوڑ ورتا دھارن کرتی، کئی ہوئی شا کھا کے سان، سارے بھوشنوں کے یوگم ہونے پر بھی بنا بھوشن کے، کیچڑ سے بھرے ہوئے کنول کی طرح سینا کو راگھش اندر نے ساگر میں ترنگوں سے غوطے کھاتی ہوئی نوکھا کے سان بیٹھے دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک ٹاک ڈرٹی سے آکاش کی جانب بکھتی ہوئی وہ رام کی پیاری مانو من کے رتھ میں سوار سنگاپ کے گھوڑے جوتا کر اپنے پیارے پتی کی طرف جا رہی ہے۔ اس کے نیتروں سے گرتے ہوئے موتیوں کے سان آنسو اس کے پیلے سنتوں کو گھلور ہے تھے۔ ڈکھ کے اتھاہ ساگر میں ڈوبتی، دھوم کیتو سے گرسٹا روہنی کی طرح پٹرتا، راہو سے گرسٹا پورن ماس کی راتری کے سان، مارے گئے ناٹک والی سینا کے سان، جل ہیں سوئی ہوئی

ندی کے سان، چند اہوں سے پوٹری کی گئی ویدی کے سان، بھی ہوئی دیپ شکھا کے سان، پہلے کپڑے
 اہوں کی راتری کے سان شری ہن، دھوپ سے جلائی اور اکھاڑی ہوئی کٹنی کے سان، بار بار کھنڈی
 سانس بھرتی، اس راج کمار سی جانگی کے پاس جا کر کھشش اندر راون ہنٹا ہوا ہولا۔ ہے مرگ نیتی!
 ہے گج گامنی! مجھے دیکھ کر ڈر سے اپنے کو چھپاتی ہوئی تو کیوں پیٹ اور سنتوں کو ڈھانپتی ہے۔ ہے
 چندر بدن! میں تیری اچھا کے خلاف تجھے سپرٹ نہیں کروں گا۔ تو مجھ پر دھواں کر اور شوک آتر نہ ہو
 ہے سندی! مہوشنوں کے یوگیہ تجھے بنا مہوشنوں کے سیلی حالت میں دیکھ کر مجھے دکھ ہوتا ہے، تو
 استری رتن ہے۔ یہ تیرا جو بن ندیوں کے بہاؤ کے سان چلے جانے پر پھر بھی واپس نہیں آئے گا ہے
 پہلے کپڑوں والی! دھاتانے تجھے بنا کر پھر روپ کا بنانا چھوڑ دیا ہے۔ ایسا میں خیال کرتا ہوں، کیونکہ
 تیرے سان سارے جگت میں کسی دوسری استری کو میں نہیں دیکھتا۔ ہے مدراکشی! تیرے کس کس
 انگ کی میں پرشتا کروں۔ جس انگ کو دیکھتا ہوں، وہی میری نظر انگ جاتی ہے۔ ہے جنگ نندی!
 تو رام کے موہ کو چھوڑ میں تجھے اپنی پٹ رانی بناؤں گا۔ میری یہ سب رانیاں تیری داسیاں ہونگی،
 اور میں بھی تیرا داس بن کر رہوں گا۔ ہے بھیرو! سارے لوگوں کا راجیہ جو میں نے اپنے بھج بل سے
 جیتا ہے، تیرے ادب کر رہا ہوں، اور اپنے آپ کو تیرے چرنوں پر بٹھا کر رہا ہوں، ہے دشاں بوجہ!
 سارے لگر جو میں نے جیتے ہیں، تیری خوشی کے لئے تیرے پتا کو دوں گا۔ ہے سیتے! تجھے دیکھ کر تو
 برہما بھی کام دل ہو جائیں، اور مریدا کو چھوڑ دیں۔ کیا پھر میں! سو تم خوش ہو کر مجھے سوکار کر دو۔
 ہے سیتے! اس سنہار میں میرا کوئی بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ میں نے ان بھجاؤں سے دیوتاؤں کے
 رتھ اور دیتوں کے جھنڈے توڑے ہیں۔ کیا پھر رام میرا مقابلہ کر سکے گا؟ تم اثنان وغیرہ سے
 اپنے جسم کو نزل کر دو۔ بھوشن پہنو، شراب پیو، لذت کھانے کھاؤ اور میرے ساتھ گھومو۔ تیرے لئے میرے
 رتنوں کے پھرے ہوئے خزانے کھلے ہیں۔ تو انہیں اپنی اچھا سے ان کو پاس رکھ یا کسی کو دے ڈال۔
 ہے کلیانی! تو میرے ایشوریہ کی جانب دیکھ اور اس کنگال، بن باس چیر پہنے والے کو ہر دیہ سوتال۔
 دیکھ رام کے پاس نہ دھن ہے، نہ راجیہ ہے، نہ کوئی داس ہے، نہ اتھنی، نہ گھوڑے اور رتھ ہیں۔ وہ
 تو جانیں بڑھائے بن میں گھومتا ہے۔ اس پر بھی مجھے شک ہے کہ وہ جیتا ہے یا مر گیا ہے۔ ہے جنگ
 نندی! کالی گھا کے آگے آگے چلنے والی بگلوں کی قطار جیسے پیچھے چلنے والی بجلی کو نہیں دیکھ سکتی، اسی
 پر کالا ب تو رام کو نہیں دیکھ سکتی، اور نہ ہی رام یہاں تک پہنچ سکتا ہے۔ ہے سندردانتوں والی۔
 ہے چارو بانسی! ہے نبتن! ہے پہلے کپڑوں والی۔ اگرچہ تیرے کپڑے پھٹے ہوئے ہیں، کیش کھلے
 ہوئے ہیں اور جسم میل ہے۔ پھر بھی تجھے دیکھ کر میں اپنی استری کو بھول گیا ہوں، اور اب ان کی

طرف دیکھنے کو من نہیں پاتا۔ سو تو غنڈ کو چھوڑا اور میرے ساتھ گھوم کر تینوں لوگوں کے راجیہ کو بھوگ۔

سیتا کا راون کو جواب!

لٹکا پتی راون کے وچنوں کو سن کر روتی ہوئی سیتا، بچ میں تنکا رکھ کر بولی۔ ہے مریدا کے خلاف چلنے والے! مجھ سے من ہٹا کر تو اپنی استریوں میں پریم رکھ۔ یہی دھرم ارگ ہے۔ ہے مورو رکھ! جیسے پانی پرش کو بدھی نہیں ملتی، ایسے ہی تو مجھے پراپت نہیں کر سکتا۔ میں تپ پرائن ہوں، اتم کل میں میرا جنم ہوا ہے۔ سو ایسا بچ کر م کھی نہ کروں گی، چاہے میرے پران بھی چلے جائیں۔ ہے نرا دم! جس پر کار تو اپنی استریوں کی عصمت کی رکشا کرتا ہے۔ ایسے ہی دوسرے کی استری کے دھرم کی بھی رکشا کر لے وچر مورو رکھ! کس طرح تو بار بار اس پر کار کے شہد کرتا ہے۔ جو نہیں کہنے یوگیہ ہیں۔ کیا اس نگری میں بیلے پریش نہیں ہیں جو تجھے سمجھا دیں یا تو بھلوں کا ہٹنا نہیں مانتا۔ جو اس پر کار کی بڑی باتیں کرتا ہو۔ ہے رکشش ادم! جس راجہ کی اندریاں بس میں نہیں ہیں، جو سدا انتی میں ڈو بار ہوتا ہے۔ وہ چاہے کتنا بھی ثروت کا مالک ہو، ضرور گرتا ہے۔ اُس کے نگر اور دیش دشمنوں سے لوٹے جاتے ہیں وہ ہمارا پانی سوت سے اپنے گناہوں کا پر انکشت کرتا ہے۔ میں تیرے دھن، راجیہ اور ثروت کے بوجھ میں نہیں ہکتی۔ میں دشر تھ کار، رکشش کے بڑے بھائی سے ایسے ہی جدا نہیں کی جاسکتی، جیسے سور یہ سے اُس کی پر بھا۔ اُس تر لو کی ناکہ راگھو کی بھجیا کو میں سر کے نیچے رکھ کر سوئی ہوں، اب دوسرے کی بھجیا کو کیسے چھو سکتی ہوں۔ جس پر کار و دیا سینی، برہمچاری، ورتی کو پراپتا ہوتی ہے اسی پر کار میں اُس مہاتار راگھو کی داسی ہوں۔ ہے دشان! تو مجھ کو اُس ہما با ہو رام سے ملا دے۔ میں تجھے کٹھا کروں گی اور اُن سے کٹھا دلوادوں گی۔ نہیں تو تو دکھی ہو گا اور اُس کے بانوں سے مارا جائے گا۔ جس کے سامنے اندریم، کبیر بھی تجھ میں کیا تو! ہے دُشٹ! ٹیکر ہی لٹکا کو بھیم ہوتا، رکششوں کو مرتا، رکششیوں اور ان کے بالکوں کو اناحقوں کے سامان دلاپ کر تا دیکھے گا۔

راون کا کرودھ میں آنا۔

جانکی کے نکھ سے ایسے کٹھور وچن سنکر راون کے نیر کرودھ سے چلنے لگے، وہ تیوری کو چڑھا کر دانتوں کو چبانا ہوا بولا۔ ہے جانکی! میں نے تجھے خوش کرنے کے لئے جیسے جیسے مڈھ وچن کہے تھے

اس کا اتر اتنا ہی کھوڑ دیا۔ تجھے دیکھ کر جو کام پڑا مجھے ہو رہی ہے وہی مجھے روک رہی ہے جیسے گھوڑوں کو سارہتی۔ کام پڑتا انسان کھوڑو جنوں اور گھوڑا پاں کو بھی سہن کرتا ہوا دیا کرتا ہے، اور ڈنڈ نہیں دیتا۔ اسی کارن ہے چند رکھی! تو ودھ کے یوگیہ ہوتی بھی ماری نہیں گئی۔ ہے سندرہ! تیرے روپ پر دیا کر کے تجھے دو اس تک اور کشما کرتا ہوں۔ اس کال کے بیتا جانے پر اگر تو میرے پلنگا نہ چڑھی تو میرے رسوئے پر اتنا کال کے بموجن کے لئے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے، اور تجھے لپکا کر میرے تھال میں پر دیں گے۔ راون کے مکھ سے سیتا کے بارے میں کہے گئے ایسے کھوڑو جن سن کر ان دیوتاؤں اور گندھروں کی کنیاؤں کے مکھ پر بھی دھک کی رکھائیں جھٹکنے لگیں جو بل سے ہر کر لائی گئی تھیں۔ انہوں نے انگلیوں کے اشارے سے سیتا کو دھیرج دیا، جو اس سے پران پیارے کے چپن میں رو رہی تھی۔ ان سے دھیرج دی گئی سیتا کا قدرتی اجمیان جاگ اٹھا اور وہ بھی ناگن کی طرح پھنکارتی ہوئی راون سے بولی ہے دوشٹا! امتیج والے سوریہ کے سان تجبوی، راگھو کی پتی کو تو نے جو باپ سے بھرے ہوئے دچن کہے ہیں سو تو اب ان کے ہاتھ سے بچ نہیں سکے گا، اندر کی اندرانی کے سان دمرم میں درڑستی والی رام کی پتی کو کیسی شکتی ہے جو من سے بھی چپن کرے۔ سو تو اب اپنے آپ کو مرا ہوا ہی سمجھ۔ رے تیج! تیرے یہ ظلم اور کام سے بھرے ہوئے نیر میری طرف دیکھتے ہوئے گر کیوں نہیں جاتے ہے دوشٹا! بدھی چکرورتی راجہ دشرتہ کی بہو کو جس نہ بان سے تم نے یہ شید کہے ہیں، سو جل کیوں نہیں گئی۔ میں پتی ورتا ہوں اور پتی کی آگیا کے بنا کوئی کار یہ نہیں کرتی۔ ورنہ اپنے پیچ سے تجھے جلا کر ہمسم کر دوں، اور تیری لڑکا کو جلا کر خاک کر دوں، اور تیرے پر یو اور کا ناش کر دوں۔ پر تو ابھی مجھے پتی کی آگیا نہیں ہے۔ لے شٹھ! رام سے میں الگ نہیں کی جاسکتی۔ یہ تو ودھاتے تیرے مارنے کے لئے رچنا رچائی ہے۔ رے کائرا! اتنے بل، اتنے تیج، اتنی سینا کے ہوتے ہوئے بھی تم نے مجھے راگھو کی عدم موجودگی میں ہر لیا ہے۔ اسی سے میں نے تیرے کائرا پن کو جان لیا ہے۔ ہٹ جا میرے سامنے سے۔ جا ابھی بھی تجھے کشما کرتی ہوں۔

راون کا جانی پر پھر کر ودھ کرنا۔

سیتا کے مکھ سے اپان جنگ وچنوں کو سن کر راون کر ودھ سے پاگل سا ہو گیا اور لال آنکھوں سے انگارے برساتا ہوا بولا۔ ہے بدھی ہین نور کہہ سیتے! ہے اندھ دوشواشی! ہے نہ بدھی! رام کے پیچے چلنے والی! ابھی تیرے ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہوں۔ ہے سندستی والی! جیسے سور یہ سندھیہ کا کا ناش کرتا ہے ویسے ہی اب تیرا ناش کر ڈالوں گا۔

اس پر کار سیتا کو ڈرا کر بھر وہ رکشش اندر بھیکر رکششیوں کی طرف دیکھ کر بولا۔ جس پر کار بھی ہو سکے سیتا کو میرے دیش میں لاؤ۔ یہ پریم سے نہ مانے تو اسے لیے ڈنڈ دو کہ یہ ہاتھ جوڑ کر میرے آگے پرار غنا کرے۔ اور مجھے اپنا پتی سوکیا کر کرے۔ اس پر کار رکششیوں کو آگیا دے کر کام سے اندھا ہوا راون سیتا کے سامنے کھڑا ہو کر بھرے بادل کی طرح گر جئے گا۔

اسی سے ایک وکراں روپ والی رکششی راون سے لپٹ کر بولی۔ ہے ناٹھ! آپ اس مائشی استری کے لئے کیوں اتنے ادھیر ہوتے ہیں، دیکھو پھیکا تو اس کا رنگ ہے۔ تپلے اس کے ہونٹ ہیں اور چھوٹا سا بعد اس کا قد ہے۔ ہے پر بھو! آپ میرے ساتھ گھومیں۔ اس بھاگیہ میں ایسا ٹکھ کہاں جو آپ جلیے پر اکرمی سندر، تینوں لوگوں کے جیتنے والے راجہ کے ساتھ ولاس کرے۔ ہے راجن! جو استری آپ کو نہ چاہے، اُس کی چاہ سے اپنے آپ کو برتھنا ستاپ دینے سے کیا لاجہ؟ اُس رکششی کے ان دچنوں کو سن کر راون خوش ہوا اپنے محلوں کو چلا گیا اور ناگ کنیاؤں سے رمن کرنے لگا۔

رکششیوں کا سیتا کو ڈرانا!

راون کے چلے جانے پر رکششیوں نے در وچنوں سے سیتا کو بے مدد کھی کیا، اور ایک پر کار سے اس کو بے عزت کرتی بولیں۔ ہے مورکھ! تین لوگ چودہ بھون کے ایشوریہ کے سوامی راون کی سیج کو ٹوکیوں پند نہیں کرتی۔ جس نے دیوتاؤں اور دانوں کو بیج بل سے جیتا ہے، اُس کی پتی بن کر اہل سہتی کا بھوگ کرے۔ ہے سندر! تو جس رام کو پریم کرتی ہے، وہ راجیہ سے بھرٹ، دیش سے نکالا ہوا، ہما لنگھالوں کے سامان بن میں ٹھوکر بن کھانا پھرتا ہے۔ ایسے گرم ہین، بد نصیب انسان کا آنجل چھوڑ کر تو سندر، تجبوی اور پرتاپی راون کی اردھائی بن۔ رکششیوں کے ان دچنوں کو سن کر وہ کل ٹینی آنکھوں سے آنسو بہاتی ہوئی بولی۔ ہے رکششیوں! کیوں تم مجھے ایسے در وچن کہتی ہو جن کے ماننے سے لوگ میں نندا اور پر لوگ میں نرک کی یاتنا میں بھوگنی پڑتی ہیں۔ ہے مورکھ رکششیوں! ایک آریا کے لئے پتی ہی اُس کا سب کچھ ہوتا ہے۔ سو میں تمہارے کسی بھی وچن کو سوکیا نہیں کروں گی۔ میرا ہر دیہ اُس دھرماتا دشرٹھ پتر کے من میں نو اس کرتا ہے جو دشتوں کو ڈنڈ دینے والا اور بھگتوں کی رکشا کرنے والا ہے۔ میں رام کی ہوں اور رام میرا ہے، چاہے وہ راجیہ بھرٹ ہے، دیش سے نکالا ہوا ہے، یا بنوں میں ٹھوکر بن کھانا پھرتا ہے۔ وہی میرا آردھیبہ دیوتا ہے۔ دیکھو پچی اندر کو، اردھنتی وسیٹھ کو، روسنی چندرما کو، لو پاندر اکست کو، سو کنیا جیون کو، ساوتری ستہ وان کو، شری ستی کپل کو، مذہتی سوداس کو، کیشنی سنگر کو اور

وینتی چپے تل کو ہی چاہتی ہے، اسی طرح میں دشرتھ نندن لکھن کے بڑے بھائی شری رام چندر جی کو ہی چاہتی ہوں۔ ان کو چھوڑ کر میں من سے بھی کسی کا حق نہیں کر سکتی۔

سیتا کے اس پرکار اتر دینے پر وہ راکششیاں کرودھ سے پاگل ہو کر مغمور و چن سینا کو کہنے لگیں، اور
"انا پرکار کے دکھ دینے لگیں۔

سیتا کی اس دردناک ہنواؤں نے شیشم کے درخت پر بیٹھے بیٹھے دیکھا۔ اُس سے اس کے نیتروں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی، اور وہ من ہی من دکھی ہو کر سوچنے لگا کہ کس پرکار جانگی کو ملیوں اور اُسے و معرج دوں۔ انہیں دیواروں میں ڈوبا ہوا ہنواؤں پر مشور کی پرارتنا کرنے لگا۔ کہ ہے ناٹھ! اس ابا کے دکھ کو شیکر دور کرو، اور پانی راؤن کو اٹھا کر اپنے بھگتوں کی رکشا کرو۔ اتنے میں راکششیوں سے ستائی ہوئی جانگی بھی آنچل سے آنسو بونچتی ہوئی اسی شیشم کے برکش کے نیچے آئی۔ اُس سے وہ کوشل کشوری بیٹیوں میں گھری ہوئی، ہرنی کے سان لینے انگوں کو سکیرتی ہوئی تانپ رہی تھی۔ اُس برکش کے نیچے آکر وہ ٹوٹی ہوئی آشا والی رام کی پیاری ایک قبلی ہوئی شاگھا کو پکڑ کر اپنے پتی کا سرن کرنے لگی۔ آنسوؤں کو اُس کے پیلے کپڑے بھگ گئے۔ اُس سے اُس کے دکھ اور شوک کا کوئی انتہا نہ تھا۔ کرودھ سے بار بار پکارتی سیتا "بارام لکھن" کہتی ہوئی بے ہوش ہو رہی تھی۔ اونچی آواز سے موت کو بلاتی ہوئی وہ بولی۔ مہاتماؤں نے سچ کہا ہے کہ بنا وقت کے آئے موت نہیں آتی۔ کہاں وہ راج محل جہاں میں پتا کے ساتھ رہتی ہوئی دو یہ سکھوں کا آپ بھوگ کرتی تھی اور کہاں یہ دن کہ پتی سے بچھڑی ہوئی، پھل سے ہری گئی، ان راکششیوں کے بس میں پڑی ہوئی، جل سے ٹوڑے تٹ کے سان دکھ کی ندی میں گر رہی ہوں۔ اُس پران پیارے کے بنائیں جل سے نکالی پھلی کے بنا تڑپا رہی ہوں۔ پرتو یہ پانی پران نکلنے میں نہیں آتے۔ دھتار ہے ایسے جیون پر جے میں اپنی اچھا سے تیاگ نہیں کر سکتی۔ بالاشہ میرا یہ ہر دیہ پتھر کا بنا ہوا ہے یا اجرام ہے۔ جو اتنے بڑے دکھ سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جاتا۔ دھتار ہے مجھ انا یا پر جوتی کے بنانا ایک جیتی ہوں، میں اس درد بھی پتت مہانج۔ دشرتھ راؤن کو بائیں پاؤں سے بھی نہیں چھوؤں گی۔ اُس کی کامنا کرنا تو کہاں؟ بالاشہ میرا پران دھار نہیں جانتا کہ میں یہاں پر ایسی شکل میں پھنسی ہوئی ہوں۔ ورنہ وہ پرتاپی کوشل کشور اس ایمان کو بھی سو کیا نہ کرتا جو اس پانی راؤن نے آج میرا کیا ہے۔ ابا اگر میرے سر کا پر مہر جیا پر راؤن کے ذریعہ مارا نہ گیا ہوتا تو ضرور راکھو کے بان سے آج تک راؤن مارا گیا ہوتا۔ ہے بھگوان! جس جٹا یونے لڑتے ہوئے میرے لئے پران دیئے تو اُس کو اپنے چرنوں میں جگہ دے۔ ابا وہ کیا ویر تھا؟ بوڑھا ہونے پر بھی وہ کس پرکار راؤن کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آج اگر یہ پرکار راکھو کو میرے یہاں ہونے کا پتہ چل جائے تو وہ کرودھ ہوا ہوا اپنے بانوں سے لٹکا کر راکششوں سے خالی کر دے۔

لوکائیں جیسے کھوٹے کرم ہو رہے ہیں، اس سے جان پڑتا ہے کہ یہ نگر حقوڑے ہی دنوں میں اُجر جائے گی۔
یلاشبہ بھرت کے بڑے بھائی کو یقین ہو گیا ہے کہ میں مر گئی ہوں۔ نہیں تو وہ میرے لئے ساری پر حقوی کو
چھان بین کرتے یا میرے پرانے پتی لکھنشن کے بڑے بھائی ہی اس سنار میں نہیں ہیں، اور راجیہ اور
استری کے ہر جانے کے شوک میں شریہ کو تیاگ کر اپنے پتا کے پاس چلے گئے ہیں، یا مجھ میں کوئی دوش
دیکھ کر وہ مجھ سے مایوس ہو گئے ہیں، یا اس راون نے جس پر کار مجھے دھوکے سے ہر لیا ہے اسی پر کار
دھوکے سے رام اور لکھنشن کو بھی مار دیا ہے۔ سو اب مجھے ایک آٹھن بھی اس سنار میں نہیں رہنا چاہیے، اور
ستی استریوں کے سامان یران دے کر اپنے پتی کے پیچھے چلنا چاہیے۔

اس پر کار راون کے بس میں پڑی ہوئی ستیا کے ان وچنوں کو جب ہنومان نے سنا تو وہ من ہی من
سوچنے لگا کہ جس کی کموج میں بانر لوگ ساری دشاؤں میں گھوم رہے ہیں، اُسے میں نے پایا ہے۔ یہی
ستیلے، رام کی پر یہ اور جنگ کی کنیا یہی ہے، اس میں اب کچھ بھی شک نہیں رہا۔

ستیا سے ملنے کیلئے ہنومان کا اُپائے سوچنا۔

شیشم کے نیچے کھڑی ستیا کے دکھ بھرے شبوں کو سن کر یون پتر ہنومان نے سوچا کہ تی کی یاد دیتی پتی
ستیا کو اگر اس وقت میں نے دھیرج نہ دیا، تو وہ ضرور یرانوں کو چھوڑ دے گی، اور میرے اپنے دلوں
جانے سا کوئی خاص پھل بھی نہ ہو گا سو پتی ویوگ کے اتھاہ دکھ ساگر میں ڈوبی ہوئی اس چندرکھی کو میں
رام ساندریش دے کر بچاتا ہوں، پر متوان ظالم رکھشوں کے سامنے تو میں ہرگز اپنے کو ظاہر نہیں کر سکتا۔
راتری بھی حقوڑی رہ گئی ہے۔ سو یہ نکل آنے پر تو مجھے بھی یہاں سے بھاگنا پڑے گا، ستیلے بات چیت
کے بنا اگر میں چلا جاؤں گا، تو راکھو اور سگر لو کی تمام رکھشیں بھی ناکام جائیں گی، کیونکہ ستیا اب زیادہ دیر
تک زندہ نہیں رہ سکتی۔ سو اب میں یہاں بیٹھا بیٹھا ہی رکھشوں سے آنکھ بچا کر دھیرے دھیرے جانی کو بچاتا
ہوں۔ اس پر کار اپنے من میں فیصلہ کر کے ہنومان نے دھیرے دھیرے گریٹھے شدوں میں کھنا شروع کیا۔

اکش واکوؤں کے دنش میں رتھ، ہاتھی، گھوڑے اور بڑی سینا اور وصال پر حقوی کا سوا می بڑے
یش والا، تیج والا، سور یہ کے سامان پرتاپی، پنیہ وان راجہ دشرتھ ہوا ہے۔ اس کا بڑا پتر چندرما کے ساتھ
والا ہے۔ دھنور دھار یوں میں شرو منی، سر و گن سپن، سدا چاری، اپنے بھگتوں کی رکشا کرنے والا لکھنشن
کا بڑا بھائی رام اپنے پتا کی پر تگیا کو نبھانے کے لئے جنگ پتری ستیا اور لکھنشن کے ساتھ ۴۴ برس کے لئے
ہماجن میں داخل ہوا۔ چرکال تک اُس نے بنوں میں نواس کر کے بن کے رکھشوں کا ناش کر کے ریشوں

میںوں کی رکشا کی۔ راوں کی بہن شروپا لکھا کے ہاک سان کاٹ کر اس تجبوی نے کھر دوشن کو مارا، اور اس پر کار جن استھان کو رکھنشوں سے خالی کیا۔ جن استھان کے ناش اور اپنے بھائی کھر دوشن کا مارا جاناس کر لکھا پتی راوں کو دھ سے پاگل ہو گیا۔ اس نے مار تیج یا روپ مرگ کی مد سے رام کی عدم موجودگی میں سیتا کو چھل سے ہر لیا۔ پران پر یہ سیتا کی کھوج میں رام سگر یو کو مہتر بنا کر مالی کا دھ کرنا بھا سگر یو کی آگیا پا کر لاکھوں بانر سیتا کی کھوج میں چاروں دشاؤں میں گئے۔ ان میں سے جٹا یو کے بڑے بھائی مہاتما سہیا پتی کے کھن سے میں سو یو جن جوڑے ساگر کو پار کر کے یہاں آیا ہوں۔ یہاں میں نے اس مرگ نیتی، اسی شکل والی، اسی قد والی، اسی گتی والی اور انہیں نشانوں والی کو دیکھ لیا، جیسا کہ مجھے شری رام نے بتایا تھا۔ اتنا کہہ کر کپی راج ہنومان چپ ہو گیا۔

رکھنشوں سے پی ہوئی، رام کے دیوگ میں جلی ہوئی، ٹوٹے ہوئے من اور آشا والی جانگی کے من میں جب یہ شہد پڑے تو اس کے آسچریہ کی کوئی تھاہ نہ رہی۔ اس نے بھرے ہوئے کیشوں کو اپنے منکھ سے ہٹا کر ادھر ادھر چاروں دشاؤں میں دیکھا۔ پرنتو ان شہدوں کو بونے والا اسے کہیں دکھائی نہ دیا۔ تب اس میں پران پی راگھو کا دھیان کرتی ہوئی وہ اس پر کھش کی جانب دیکھنے لگی، جہاں اس نے سیکھوں سے گھرے ہوئے سور یہ کے سان پتوں میں چھپے ہوئے ہنومان کو دیکھا۔

تب سگر یو کا منتری ہنومان دھیرے دھیرے اس پر کھش سے نیچے اترے اور دونوں ہاتھ جوڑ کر سیتا کے پر پی بولا۔ ہے کل لوچنے! تو کون ہے؟ کس کا رن سندر کپروں کے یوگیہ ہو کر بھی تو بنا کپروں کے رو رہی ہے۔ ہے دیوی! تیرا روپ دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ تو چندرما سے ہیں ہو کر آکاش سے گری ہوئی۔ ماراؤں میں شریٹھ سا کھشتا روہتی ہے۔ ہے کلیاتی! تیرے شوک کا کیا کارن ہے؟ کیا تیرا کوئی پیارا پر لوک میں تو نہیں چلا گیا۔ ہے سدری لکھا پتی راوں جس کو جن استھان سے ہر لایا ہے، کیا تو وہی رام پر یہ جانگی تو نہیں ہے؟ کیونکہ بار بار کھنڈی سانس بھرتی اور "ہارام ہارام" پکارتی ہوئی تجھے میں اندازے سے جانگی سمجھتا ہوں۔

ہنومان کے ایسا پوچھنے پر جانگی بولی، ہے بانر شریٹھ! تیرا اندازہ صحیح ہے۔ راجہ جنک کی کنیا، پلر دور پی مہاراجہ دشرٹھ کی بہو اور دھنودھاریوں میں شریٹھ شری رام چندر کی پتی میں ہی ہوں۔ تپا کی آگیا سے..... نکالے پتی کے ساتھ میں مہا بن میں آئی ہوں، وہاں سے یہ پانی راوں مجھے ہر لایا جو ہے کیش! دو ماہ کی مہلت اس رام شش اندر نے مجھے دی ہے۔ اس درمیان میں اگر راگھو نہ آئے تو میں اپنے پرانوں کو ہاک دوں گی۔ تب وہ تجبوی بانر پھر ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے دیوی! بڑے بیش ولے مہاترا رام کا بیجا ہوا میں تیرے پاس آیا ہوں۔ ہے جانگی! دشرٹھ کے بڑے پتر شری رام چندر جی اور مہا بابو لکھن...

دونوں کشل سے ہیں۔ اس سچی پر تگیا والے، چاروں ویدوں کو جاننے والے، اکش واکوکل رتن رام نے تجھے نکل کہا ہے۔ شوگ اور دکھ سے تپے ہو تیرے دیور نے تجھے تسکار کہا ہے۔

ہنومان کے مکھ سے اپنے پیارے بچے اور شگھ کے سان پر اکرمی دیو کا کشل سن کر ستیا کا مڑ جھایا ہوا ہڑیہ کسل کھل گیا۔ اس کے اُداس ہونٹوں پر مسکراہٹ کی ایک ریکھا دوڑ گئی، اور ہنومان کی جانب دیکھ کر بولی۔ ہے کپش! سنسار میں یہ کہاوت کہ جیتے جی انسان سودر ش کے بعد بھی سکھ پر اپنا کرتاؤ، سوچ ہی ہے۔

اس پر کار وہ دونوں اس حیرت انگیز طن سے فوش ہو کر ایک دوسرے سے وشواس پوڈک باتیں کرنے لگے۔ تب ستیا کو اپنے وجہوں سے دیر یہ دینے کے لئے کپی راج ہنومان اس کے بہت ہی نزدیک چلا گیا۔ ایک ایک اس بانر کے نزدیک آنے پر ستیا کے سن میں ایک پر کار کا شک پیدا ہوا، اور وہ اپنے کو دھتکار دینے لگی کہ اودہ! میں نے یہ بڑی سودگرتا کی جو اس کے ساتھ بات چیت کی۔ کیونکہ یہ تو وہ ہی مایادی راون بانر کے روپ میں مجھے دھوکہ دینے آیا۔ یہ کہہ کر جانگی برکش کی شاکھا کو چھوڑ کر فرش پر بیٹھ گئی اور پھر اس نے ہنومان کی جانب نہ دیکھا۔ ستیا کو خوف زدہ دیکھ کر دیر ہنومان نے دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر پر نام کیا، مگر اس سے جانگی کا ہر دیہ میں سایا شک دور نہ ہوا۔ وہ ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔ ہے مایادی راون! کیوں مجھے دکھیا کو بانر کا روپ دھارن کر کے دھوکہ دیتا ہے۔ تیرے جیسے وڈوان پنڈت کیلئے ایسا کرنا اچت نہیں ہے۔ ہے شگھ! سنیا سنی کا روپ دھارن کر کے پہلے تو مجھے ڈنڈک بند سے خڑا لایا ہے اور اب بانر کے روپ میں چھل کر تو میری عصمت کو ٹوٹنا چاہتا ہے۔ ہے رکشش راج! دیکھ، میں راگھو کے دیوگ میں مر رہی ہوں۔ اس پر بھی تو مجھے دکھ دیتا ہے۔ جانگی کے ایسا کہنے پر اس کپش کو بے حد دکھ ہوا۔ مگر بہت کر کے بولا، کوشل کشوری! سو یہ کے سان تجبوی دیشنو کے سان پر اکرمی، سب پرانیوں کو اسرا دینے والا، یثوی شری رام چندر جی کو مایا مرگ کے ذریعہ آشرم سے اٹھا کر جوڑ آتا تجھے ہر لایا ہے، وہ شگھ ہی اس کو کرم کے پھل کو بھوگے گا۔ ہے مٹھلی! ہتھوڑے ہی دنوں میں تو مکشش کے بانوں سے لٹکا کو کبھی بھوت ہوتے دیکھے گی۔ ہے جانگی جس ستہ وادی درڈر ش دھاری کے دیوگ میں ٹو بیا کل ہو رہی ہے اسی رام کا بھیجا ہوا میں دوت تیرے پاس آیا ہوں۔ تیرے دیوگ میں تڑپتے ہوئے وہ تجھے بنوں میں، برتنوں میں اور ندیوں میں تلاش کر رہے ہیں۔ اس ہما تا رام نے تجھے نکل کہا ہے۔ اور شتر دشمن کے بھائی مکشش نے تجھے ہاتھ جوڑ کر پر نام کیا ہے۔ ہے ماما! ان راکششوں کے بس میں پڑی ہوئی بھی تو جیتی ہے، سو بڑے آند کی بات ہے۔ اب بقوڑے ہی دنوں میں تو شری رام چندر جی مکشش اور سگر یو جی کے کردڑ بانروں کو لٹکائیں دیکھے گی۔ ہے جانگی! سگر یو نامک بانروں کا راجہ رام چندر جی کا چرم برتر ہے اور میں اس کا ہنومان! اس ستری ہوں۔ میں راون نہیں ہوں جیسا کہ تو مجھے

سمجھتی ہے۔ بل سے ہری جاتی ہوئی ٹوٹنے جو آبھوشن آکاش سے پھٹکے تھے وہ میں نے ہی اپنے ہاتھوں سے شری رام چندر جی کو دیئے تھے۔ ان بھوشنوں کو دیکھ کر ہالیہ سے بڑھ کر دھیرج والے راگھو کا بھی دھیرج پھوٹ گیا تھا اور وہ ہلک ہلکا ہوا سوچا کھا کر دیتا کہ بھوٹی پر پڑا ہوا ہے۔ سندری! تیرے بنا وہ راگھو جلتی ہوئی لگتی ہے تپے ہوئے پر بست کے سان سدا جلتا رہتا ہے۔ بے دیوی! تجھے نہ دیکھ کر وہ راگھو سندریوں و ہریتوں، ندیوں اور جھروں پر اُداس گھومتا رہتا ہے۔

ہنومان کے ان پریم بھرے وچنوں کو سن کر جانکی کے من کا شک جب کچھ دُور ہوا تو پون تیرہاوی نے ذرا آگے سرک کر کہا۔ ہے مہا بھائے! میں رام چندر جی کا دُوتا ہوں، یہ انگوٹھی انہوں نے تیرے لئے دی ہے تاکہ تمہیں مجھ پر یقین آ سکے۔ یہ کہہ کر ہنومان نے جانکی کو وہ انگوٹھی دے دی۔ جیس پر رام نام لکھا تھا۔

جسماں سے بچڑی ہوئی، بھرتا کے درشنوں کے لئے بیا کل جانکی نے جب اپنے ہر دیکے ٹھاکر کی انگوٹھی کو دیکھا تو اس کے آند کی سیانہ رہی۔ پر پھوٹی پر پڑی ہوئی ٹھیلی کو جیسے جل میں ڈال دیا جائے ویسے ہی بھرتا کی پیاری ماں آند کے ساگر میں تیرنے لگی۔ لال، سفید، و شمال مینوں والا اس کا اندر دیکھ لاہو سے چھوٹے ہوئے چندرما کے سان آند اور پریم سے نرل ہو گیا۔ شوک کی چھایا۔ اس کے مکھنڈل سے دُور ہوئی اور وہ اس سے بڑے دُشواں سے خوش ہو کر جھک ڈلا دی پون تیر کی استھتی کرنے لگی۔ کہ ہے کچی راج! کس مکھ سے میں تیری پریشنا کروں، تو بڑا پر کرنی، سمرتھ، بدھی مان، میدھاوی اور چتر ہے، جو کام ہزاروں انسان ایک ساتھ مل کر نہیں کر سکتے وہ تجھے اکیلے نے راکھشنوں کے استھان کو دبا کر کے دکھایا ہے۔ ہے کیش! استر اکا پتر لکھشن! اور اس کا بڑا بھائی کشل ہے، یہ سنا کر تم نے میرا سب شوک دیا ہے۔ یہ تو وہ شترؤں کو جیتنے والا قیامت کی آگ کے سان اپنی کرودھ لگتی اس پر پھوٹی کو کیوں نہیں جلا دیتا۔ ہے کیش وہ دونوں بھائی یکدھ ہیں دیوتاؤں کو سمرتھ ہوتے ہوئے جیتنے میں بھی راؤن کو نہیں مارتے اس سے میں سمجھتی ہوں کہ میرے ڈھوں کا انتہا نہیں ہوا ہے۔ ہے ہنومان! کیا دُور تو اس کرنے سے شری رام چندر جی کا مجھ سے پریم تو نہیں گھٹ گیا۔ ہے ویر! کوٹلیا، استر اور بھرتا کا کشل سا چار آتا ہے؟ کیا ایو دھیا پتی بھرتا مجھے چھڑانے کے لئے سور یہ کے سان لٹاؤں والی دھوم کو بھیجے گا؟ کیا وہ سے میں اپنے نیتروں سے دیکھوں گی، جب رام کے خوفناک استروں کو راؤن پر پھوٹی پر گرے گا؟ ہے ہنومان! سورگ کے سان رنگ والا، کسل کے سان گندھی والا، راگھو کا مکھ کسل اُداسی سے مرجھا تو نہیں گیا ہے ویر! پتا کے وچن پر راجیہ تیاگ کرن میں چلتے سے جو دھیر یہ اوڑل دُشواں اس نے دکھایا تھا کیا وہ اب بھی اس کے ہر دیہ میں موجود ہے؟

سیتا کے اس پرکار پوچھنے پر ہنومان نے جواب دیا، ہے میتلی! شری رام چندر جی جس سے میرے کلمہ سے تیری دشمنیں مگر اس سے وہ لاکھوں بانروں کو ساتھ لے کر لٹکا میں پہونچ جائیں گے تیرے دیوگ میں دھنور دھار یوں میں شریچہ رام ایسے پڑتا ہو رہے ہیں جیسے سنگھ سے پڑت ہاتھی۔ تیرے دھیان میں وہ سدا اس پرکار کن رہتے ہیں کہ چھڑکھی اور دوسرے جنتوان کے شریہ کو کھاتے ہیں، پرنتو وہ ان کو نہیں اٹھاتے۔ راگھو سدا فکر میں ڈوبا رہتا ہے۔ اس کا مکھ منڈل کبھی شوک سے خالی نہیں دیکھا گیا۔ وہ کبھی کچھ اور نہیں سوچتا۔ انعتا، بیٹھتا، چلتا، پھرتا سدا اٹھتی سانس بھرتا، نیتروں سے آنسو بہتا "ہاں ہاں ہاں" اس پرکار تیرا نام لیتا ہے۔ وہ مہاتا کبھی سوتا نہیں اور سوتا ہوا بھی سیتا سیتا کہتا ہوا اٹھ دوڑتا ہے۔ ہر سیتے! رام کا ہر دیہ تجھ میں ہے، تجھے نہ دیکھ کر وہ سدا دین دکھی اور شوک آتر رہتا ہے۔ ہنومان کے کلمہ سے اپنے پیارے کی کرونا جنگاں ابھاس کر جانکی کے نیتروں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ وہ نیتروں سے سنتوں کو بھگوتی ہوئی بولی — ہے بانر شریچہ! تم نے وش سے ملے ہوئے امرت کے سماں وچن کے ہیں۔ یہ بات جو تم نے کہی ہے کہ راگھو کا ہر دیہ دوسری جانب نہیں ہے اور وہ سدا اٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، میرا ہی چہن کرتے ہیں، سو یہ وچن امرت کے سماں مجھے پراپن کے دینے والے ہیں۔ ہے کیش! الیشور یہ میں یاد رکھ میں دیو ہی انسان کے گلے میں رسی باندھ کر گھسیٹتا ہے۔ کرموں کی گتی کو کوئی روک نہیں سکتا ہے۔ ہے ویر! رکششوں کو مار کر، لٹکا کو جلا کر، راون کا ودھ کر کے کب وہ راگھو مجھ دکھیا ری کو دشمن دے گا؟ ہے یون پتر! دس مہینے گزر گئے ہیں۔ دو ماہ کی مہلت اور ہے اس کے بعد ڈر آتا راون میرا ودھ کر ڈالے گا۔ راون بڑا کاجی، دشت، اتیا چاری ہے اور کسی کی بات ماننے والا نہیں ہے۔ وکیشن کی پتری کلانے مجھے بتایا کہ اس کے پتانے مجھے چھڑانے کا بڑا جتن کیا ہے، انیک بار راون کو کہا اور سمجھایا ہے مگر اس نے ایک نہ مانا، اور ابھی تک اپنے دشت و چاروں پر ٹٹا بیٹھا ہے۔ ہے یون سنت! راگھو پر اکرمی ہے، بلوان ہے، دیالو ہے اور بڑا امید حاوی ہے۔ اس لیکھنے چودہ ہزار رکششوں سمیت کمر روشن کا ودھ کیا ہے۔ اس سنار میں کون اس کے سامنے ٹھہر سکتا ہے۔ اس پرکار کہتے کہتے جانکی کا کٹھ رک گیا، اور آنکھوں میں آنسوؤں کی چھڑی بندھ گئی۔

دین دکھیا اور پتی دیوگ سے کمزور ہوئی ہوئی سیتا کے ان وچنوں کو سن کر ہنومان بولے۔ ہے میتلی! اب دلاپ کو بند کرو۔ کیونکہ تیرا سندیش پانے ہی ایو دھیانا کھ لاکھوں بانروں اور ریکھوں کو لے کر یہاں پہونچ جائیں گے، اور اگر تو آگیا دے تو میں ابھی تجھے اس رکشش کے بندھن سے چھڑائے دیتا ہوں۔ تو ٹیکھر میری پیٹھ پر سوار ہو، میں تجھے اس اپنی پیٹھ پر سوار کر کے مہا ساگر کو پار کروں گا، ہر سیتے! راون سمیت ساری لٹکا پوری کو اٹھا کر میں ساگر پار کر سکتا ہوں کیا پھر تجھے؟ آج ہی تجھے پرشرن پریتا

پر پہونچا دیتا ہوں۔ جیسے اگنی اندر کو اس کی ہوی پہونچاتا ہے۔ آج ہی تو دشرتہ نندن راگھو کو دیکھی گی۔ جیسے دیوتاؤں نے بھگوان وشنو کو دیتوں کے ودھ میں دیکھا تھا۔ اب تو دیر نہ کر اور میری پیٹھ پر چڑھ۔ سورہ است سے پہلے پہلے تو شری رام چندر جی کے ساتھ بھینٹا کرے گی۔ ہے سیتا! آنکھ جھپکتے ہی تجھے ساگر پار پہونچاتا ہوں۔ رکششوں کی اتنی سمرتہ کہاں جو مجھے پکڑ سکیں۔

پون پتر کے لکھ سے ایسے آئینچہ جناب وچن سن کر جانگی بولی ہے کیندر! سو یو جن جوڑا اگادہ ساگر تم مجھے اٹھا کر کس پر کار پار کر سکو گے؟ جب میں بھینک کر جنبا کرنے والے سمندر کو دیکھتی ہوں، تمہارے چھوٹے سے شریہ کو دیکھتی ہوں تو مجھے یقین نہیں آتا کہ جو کچھ تم کہتے ہو وہ کرنے میں سمرتہ ہو۔

سیتا کے کہنے پر ہنومان سن میں شرمندہ سا ہو کر سوچنے لگا کہ یہ ابلا میرے بل اور پورس کو نہیں جانتی۔ اس لئے ایسا کہتی ہے۔ سوا ب میں اپنا بھیا ملک آکار اسے دکھاتا ہوں۔ یہ وچار کر وہ بانرا پی دیہہ بڑھانے لگا۔ اور چمن ماتر میں بہریت کے سان قدوالا ہو گیا۔ وہ لنبے کی طرح لال سنہ والا، وجر کے سان دانتوں، اور ناخنوں والا سورہ کے سان تیج والا بن کر جانگی کے سامنے کھڑا ہو گیا، اور ماتھہ جوڑ کر بولا کہ ہے جانگی! پریتوں، نیوں، مذیوں بڑے اونچے بھونوں سمیت ساری لنگا کو اور ساتھ ہی سیناؤں کو اور راون کو اٹھا کر اگر تو آگیا دے تو لے چاؤں۔ اب بے ارتمہ کے شکا کو چھوڑ کر میری پیٹھ پر چڑھو۔ اور دونوں بجائیوں کے منتاپ کو دور کر دو۔

پون پتر کے اس بھینک روپ کو دیکھ کر جانگی حیرت زدہ ہو گئی اور پھر کیتی کیتا ارتمہ سے بھرا ہوا یہ وچن بولی۔ ہے بل دیر! اپنی کے شریہ کے بنا کسی دوسرے پرش کی دیہہ کے ساتھ میں سپرش نہیں کر سکتی۔ دراجاری راون نے زبردستی ہرتے سے میرے انگوں کو سپرش کیا تھا۔ اُس سے انا تھہ اور بے نس تھی۔ سو شری رام چندر رکششوں کو ودھ کر کے مجھے لے جائیں۔ اسی میں ان کی عزت ہے اور ایسا ہونے پر ہی میرے ہر دیہ کی جوالا شاننا ہو سکتی ہے۔ ستی سیتا کے لکھ سے ایسے پتی ورتا دموم سے یکت وچنوں کو سن کر ہنومان بڑا خوش ہوا اور بولا ہے کل لوچنے! تیرے جیستی ہی ایسے وچن کہہ سکتی ہے۔ میں شری رام چندر جی کو تیری حالت دستار سے سناؤں گا۔ اب تو کوئی ایسی نشانی مجھے ہے جو دشرتہ نندن رام پہچان لیں۔ اور میرے یقین پر دشوا اس کر لیں۔

جانگی کا شری رام چندر جی کو سندش دینا۔

تب سمندر چڑاسنی کو کھول کر جانگی نے کہا ہے پون پتر! الو یہ منی شری رام چندر جی کو دینا، کیونکہ اسے

راگھوعلی بھاتی پچلتے ہیں۔ اسے دیکھ وہ ہباتا مجھ کو، میری باتا کو اور دشرمتہ کو۔ ان تینوں کو یاد کرے گا۔ لکھن اور اس کے بڑے بھائی کو اور سگریو کو میری طرف سے کٹل سماچار دینا۔ اور جس آپائے کو کشلیانڈن رام مجھے اس دُکھ کے سہاگر سے پار کریں، ویسا کرنا۔ اور راون کا کردہ، راکششیوں کی جھڑکیاں اور ناہارپکار کے اہان جو تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں، انہیں جا کر رام سے کہنا۔ ہے ہنومان! تو بلوان ہے پڑا تھی؟ چتور ہے۔ سو آگے جیسا اچھت ہے ویسا کر۔

جانگی سے ایسا کہا ہوا وہ بڑے بل والا ہنومان "ایسا ہی کروں گا" کہہ کر دونوں ہاتھ جوڑ، نیتروں سے آنسو گرانا ہوا وہاں سے وداع ہوا۔

ہنومان کا اشوک بائیکا کو بہ باد کرنا۔

اب جانگی سے وداع ہو کر ہنومان نے وچار کیا کہ جانگی سا کھمبہ کاریہ تو میں نے کر لیا ہے، اب شتر و کا بل دیکھنا باقی ہے۔ کیونکہ بائرا ج سگریو جب مجھ سے یہ پوچھیں گے کہ راون کا کٹنا بل ہے، کتنی سینا ہے۔ کس دُشمنک سے راکشش پردہ کرتے ہیں، کیسے ان کے ابستر شستر ہیں تو میں انہیں کیا جواب دوں گا، سو یہ بات میرے ہانے یوگیہ جو سوا اب مجھے کوئی ایسی ترکیب سوچنی چاہیے کہ جس سے راون کی سینا میرے سامنے آئے۔ کچھ چھن تک اس نے وچار کیا اور پھر فیصلہ کیا کہ اس اشوک بائیکا کو جوندن بن کے سان سند رہے راون کو بے حد پیاری ہے، بہ باد کروں گا، ایسا کرنے پر راون ضرور مجھے پکڑنے کیلئے اپنی سینا بھیجے گا۔ ایسا حیلہ کر کے چلتے ہوئے نیتروں والا پر بت قد ہنومان اس بائیکا کا ناش کرنے لگا۔ تھوڑے ہی سے میں اس نے سینکڑوں برکھتوں کو اٹھا کر بھونچ کر ڈال دیا۔ سندھپوں والی لتاؤں کو جھٹک کر مل دیا۔ نرل بلوں والے سروروں کے گھاٹ توڑ کر پھینک دیئے۔ تھوڑے ہی سے میں وہ بائیکا جس کی سندر تا پر دیوتا بھی مہرتا تھے، ایسی شو بھاہین ہو گئی جیسے جھل کی آگ سے جلا ہوا بن شری بن ہوتا ہے۔ وہ بائیکا جس پکھشوں کے دم سرسٹ اپنے سنگیت بھرے کولاہل سے کالوں میں رس اُٹھیل رہے تھے، وہ تالاب جن میں رنگارنگ کی مچھلیاں اور قیل جیو کھیل رہے تھے، وہ پٹر جن کے پھل بڑے میٹھے اور رسیلے تھے، وہ تائیں جن کے پھول احوال میں خوشبوئیں بھر رہے تھے، چھن ماتر میں نشٹ ہو گئے۔ برکھتوں پر بسیرا کرنے والے پرندوں کے گروہ، اُڑاڑ کر چاروں طرف دوڑنے لگے۔ برکھتوں کی جڑوں میں بسنے والے سانپا نراش ہو کر چاروں طرف اڑنے لگے۔ اس اشوک بائیکا میں جو اونچے اونچے پھروں کے بنے بھون تھے۔ وہ سب اس بانر مہان نے توڑ پھوڑ ڈالے۔ ساری بائیکا اُڑ گئی اور اشوک بائیکا اشوک بائیکا بن گئی۔ جب سب

باٹیکا برباد ہو گئی تو پون پتر ہنومان کو دکر سنگھ دروازے کے تورن پر چڑھ گیا، اور دیدہ کیلئے رکششوں کی بات دیکھنے لگا۔

ہنومان اور رکششوں میں دیدہ!

رکششوں کے گرنے اور بھونوں کے ٹوٹنے کے شور و غل کو سن کر رکششیاں بھی جاگ اٹھیں جو رات بھر جانگی کا پہرہ دے کر اب سو رہی تھیں۔ وہ راون کے پاس جا کر اشوک باٹیکا کی بربادی کا حال بیان کرتی ہوئی بولیں۔ ہے راجن! اشوک باٹیکا میں ایک بڑے بل اور بڑے پر اکرم والا بانر گھس آیا ہے جس نے جانگی سے نہ جانے کیا گفتگو کی ہے۔ اُس کی شکل اور قد بے حد خوف ناک ہے۔ ہے بہاراج! باٹیکا کا اُس نے ایک بھی رکشش اکھاڑے بنا نہیں چھوڑا۔ تالاب توڑ دیئے ہیں، محل گرا دیئے ہیں، اور بتاؤں کو اجاڑ ڈالا ہے۔ اُس ظالم بانر کو جلدی سزا دیجئے جس نے جانگی سے گفتگو کی ہے اور باٹیکا کا ناش کیا ہے۔ یہ سا چار سن کر رکشش راج راون کے نیروں سے انگارے برسنے لگے، وحشت کے سان اُس کی بھونپن تن گئیں۔ اُس بڑے تجبوی نے جلتے ہوئے دیکوں سے تیل کی بوندوں کی طرح کردہ سے آنسو بہاتے ہوئے فوراً کنکروں کو ہنومان کے پکڑ لانے کا حکم دیا۔ اپنے بہاراج کا حکم پاتے ہی وہ رکشش لوہ مدھکر اور کھڈے ہاتھوں میں لئے اشوک باٹیکا کی جانب دوڑے۔

دروازے کی سنار پر بیٹھے ہوئے ہنومان نے ان رکششوں کو دیکھا تو میگھ کے سان گر جبا کرتے ہوئے اپنی مونچھوں کو پھینکا۔ تب وہ سب کنکر ہنومان پر لوہ مدھکر اور پرچھے و پتھروں کی در شا کرنے لگے۔ ان شتروں کی چوٹ سے کردہ ہو کر کچھ گر جبا کی، اور ان رکششوں پر گر کر دانتوں اور ناخنوں کو انہیں پھاڑنا شروع کیا۔ کالے کالے رکششوں سے گرا ہوا وہ پون پتر لاقوں، مکوں اور دھولوں کو بڑے بڑے بودھاؤں کو زمین پر ٹپکنے لگا۔ تب اُس بہار پر کرمی کپی کی مار کو بہن نہ کرتے ہوئے، پرانوں کا سوہ چوڑ کر کنکر بوگ ہنومان پر ٹوٹا پڑے۔ ہنومان اسی سے ہنکا مار کر مینا پر چڑھ گیا، اور ایک بڑا سا لوہے کا ڈنڈا نکال کر رکششوں پر ٹوٹا پڑے۔ رکششوں کے درمیان لوہ کے ڈنڈے کو گماتے ہوئے ہنومان ساکشات یم کے سان نظر آنے لگا۔ وایو دیگا سے وار کرتے ہوئے پھن ماتر میں اُس نے سینکڑوں رکششوں کو مار ڈالا، اور پھر مینا پر جا کر بیٹھ گیا۔ تب یم کے سان ہنومان کے ہاتھوں سے بچے کچھ کنکر بھاگ گئے۔ اور جلدی ہی لٹکا پتی راون کو یہ بھیانک سا چار سناتے لگے۔

جیومالی اور اکشتے کمار کا ودھ!

کنکروں کا مرنا سن کر راون نے بہت کے پتر جیومالی کو کہا کہ ہے شترؤں کو جیتنے والے! اکشتے دھاریوں میں شتریشٹھ ہے! تیرے بل میں جانتا ہوں، سو تو ہی اس کپیش کو مارنے یوگیہ۔
 رات راون کی آگیا پاکر بڑی دائرہ والا جیومالی استر شتر سے سج کر، گدھوں کے رتھ پر سوار ہو کر
 بیابانک شور کرتا ہوا ہنومان کو مارنے چلا۔ گدھ کے لئے تیار مینار پر بیٹھے پون پتر کو دیکھ اس نے تیز
 بانوں سے اسے چھپ ڈالا۔ ان بانوں کی چوٹ کھا کر پون پتر کا مکھ ایسی شو بھا کو پر اپت ہوا جیسے شتر،
 لال میں سور یہ کی کر نہیں کھل پھول پر پھیل رہی ہوں۔ اس سے لال ستھ والے ہنومان نے پاس پڑی
 ایک پتھر کی شلا کو اٹھا کر اکشتے پر پھینکا۔ یہ نہ تو جیومالی نے بڑی پھرتی سے دس بانوں کے ذریعہ اس شلا
 کو چور چور کر ڈالا۔ اس شلا کی بے انتہا پھینکا کر ہنومان نے ایک برکش اٹھا اور اسے اکشتے
 میں گھمانے لگا۔ جس سے بہت سے اکشتے مر کر گر پڑے۔ تب کہ وہ چار بانوں سے جیومالی
 اس برکش کو کاٹ ڈالا۔ اور دس بانوں سے ہنومان کو گھائل کر دیا۔ ان بانوں کے وار سے ہنومان کے
 سر پر سے خون کی انیک دھارا میں بہہ نکلیں۔ تب تو اس کیندر کے کردھ کی کوئی تھاہ نہ رہی، اس نے
 وہ ایک سوسل کو ایک اکشتے سے چھین کر جیومالی کی چھاتی کو نشانہ بنا کر پھینکا۔ اس سوسل کے
 لگنے ہی جیومالی کا رتھ چور چور ہو گیا۔ گھوڑے مر گئے اور وہ خود بھی مردہ ہو کر زمین پر گر پڑا۔
 جیومالی کے مارے جانے کا سا چار جس وقت راون نے سنا تو اس نے اپنے ساتوں منتری پتر
 اور اکشتے سینا کے پانچ بڑے بڑے ناکوں کو آگیا دی بلکیش راون کی آگیا پاکر ساتوں منتری پتر
 ہاں سے باہر نکلے۔ ان کے ساتھ بھیش گر خبا کرتی ہوئی سینا بھی چلی۔ انکی کے سامنے تھے ہوئے نکوں
 والے منتری پتروں کو دیکھ کر ہنومان نے تورن (مینار) کو بڑی زور سے بھجوا دیا۔ اور زور سے چلا یا۔
 نذر و جر کے سامنے اس گھوڑ خد کو سن کر اکشتوں کی سینا کا نپا اٹھی۔ ان میں سے انیک تو مارے
 لے بھومی پر گر پڑے۔ انیکوں کے کانوں کے پردے پھٹ گئے اور انیکوں بھاگ کھڑے ہوئے۔
 اپنی سینا کو بھاگتے دیکھ کر وہ منتری پتر بھی میگھ کے سامنے گر خبا کرتے ہوئے ہنومان پر بانوں کی بارش
 کرنے لگے۔ تب پون پتر بانوں کی مار سے بچنے کے لئے آکاش میں اڑ کر زور زور سے پتیرے بدنے
 لگے۔ اس پر کار وہ رام کا دوتا کچھ سے تک آکاش میں کھیل کرتا رہا۔ اس کے بعد بڑی گر خبا کرتا
 ہوا وہ شتر و سینا پر ٹوٹا پڑا اور کسی کو مکوں سے، کسی کو لاتوں سے، کسی کو چھاتی سے اور کسی کو
 خونوں سے کاٹنے لگا۔ جب وہ ساتوں منتری پتر سینا سمیت مارے گئے تو ساری لٹکا پوری میں

اہلکار متعین کیا۔ تب ویر پاکش، یو پاکش، ڈرگش، پگش اور بھاس کرن، یہ پانچوں سانپ کے سان ڈنے والے بانوں سے ہنومان کو گھاتل کرنے لگے۔ ڈرگش نامک رکشش نے پانچ بان ہنومان کے ہاتھ پر مارے۔ تب وہ گھور گر جہا کرتا، تمام دشاؤں کو گونجت کرتا آکاش میں اڑ چلا۔ تب ڈرگش بھی آکاش میں رتھ سمیت اڑ چلا اور اپنے بانوں سے ہنومان کو پیرتا کرنے لگا۔ اس پر کار بہت اونچے اٹتے ہوئے وجر دیہ ہنومان اس کے رتھ پر گر کر یوں پتر کے گرتے ہی وہ آٹھ گھوڑوں والا رتھ چور چور ہو گیا اور ڈرگش پر بہت سے سان قد والا زمین پر گر کر مر گیا۔ اس کے بعد ساکھو کے ایک برکش کو اکھاڑ کر اس نے اپنا پترنے باقی چار ناکوں کا دھ کر ڈالا۔ منتری پتروں اور ناکوں کو مرنے دیکھ کر تمام رکششی سینا چینی مار کر بھاگنے لگی۔ اب اپنی سینا کو کیلے بانر کے ہاتھوں برباد ہوتا دیکھ کر راون کا پتر اٹھنے کرا گر جہا ہوا ہنومان پر ٹوٹا۔ وہ دونوں آکاش میں گھومتے ہوئے ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے دو سیگھ۔ مگر جلد ہی ہنومان اس کو اکھاڑ کر اور آکاش میں گھا کر پر بقوی پردے مارا کہ اس کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ کمر اور چھاتی پس گئی، چوڑ سب ٹوٹا پھوٹ گئے اور راون کی آنکھوں کا تارا وہ رکشش کا ریم لوک کو چلا گیا۔

سیگھ ناتھ کا ہنومان کو باندھنا۔

اکھنے کمار کی موت کا سنا چارس کر راون کے شوک کا ٹھکانہ نہ رہا۔ اس کی آنکھیں انکارے پرستے لگیں۔ وہ اپنے پر تاپی پتر سیگھ ناتھ کو آگیا دیتا ہوا بولا۔ ہے اندر جیت اتم نے بڑی تپا کے ذریعہ بہا سے استروں کو پر اپتا کیا ہے۔ اپنے بیج بل سے یدھ میں دیوتاؤں اور دیوتیوں کو پر است کیا ہے۔ یدھ میں تمہارے پر اکرم کے آگے ساکشات اندر بھی ٹھہر نہیں سکا۔ سو ہے پتر اتم اپنے بل کے یوگہ کام کرو، اور اس پون پتر کو مرتیو دند دے جس نے تیرے بھائی اکھنے کمار کو مارا ہے اور سینا سمیت بڑے بڑے سرداروں کو پر بقوی پر گر کر دیا ہے۔

اپنے تپا کی آگیا پاکر تیوی سیگھ ناتھ یدھ کے لئے اشوک بائیکا کی جانب چلا۔ کل کے سان دشال لوجیوں والا دہ شری بان سیگھ کے سان شور کرتا ہوا، پر بہت میں سمندر کی طرح گر جہا کرتا ہوا قلعے سے باہر نکلا، ادھر تورن پر بیٹھے ہوئے یدھ کو تیار ہنومان نے رتھ میں بیٹھے سیگھ ناتھ کو آتے دیکھا تو اس نے گر جہا کر کے سارے ماحول کو دہلا دیا۔ اس کی گر جہا سے کرو دھ ہوا ہوا اندر جیت، سورن کے سان شری والا سیگھ ناتھ وجر بانوں کی بارش کرتے لگا۔ اس کی بھیانک بان درشا سے بچنے کے لئے وجر دیہ ہنومان آکاش میں اڑا اور منیر سے بدل بدل کر اپنی رکشا کرنے لگا۔ اب اپنے بانوں کو نشیل جان کر

سیکھ تانقہ بڑی چٹا کو پراپت ہوا، اور من ہی من سوچنے لگا کہ یہ کپی آکاش میں اڑتا ہوا میرے ستروں کو بے ارتعہ بنارہا ہے سو اب میں استروں کو بے ارتعہ نہیں گنواؤں گا۔ ایسا لٹچہ کر کے اس نے ہونٹوں کو برہم ہاتھ سے باندھ لیا، اور بل سے کھینچتا ہوا اسے راؤن کے نزدیکیاں کھڑا کر دیا۔ برہم ہاتھ سے بندھا ہوا پون پتر روپا، یون ایشور یہ سے گرد و تالٹا پتی راؤن کو دیکھ کر من ہی من رشک کرنے لگا، کہ آہا! کیسا اس کا روپا ہے، اتنی سندرتا ہے۔ کبھی یہ کیسا اتنا، صبر اور تیج چمک رہے کاش روپا کے سامان اس کے آج ابھی شدہ ہوتے تو یہ تینوں لوگوں کا راہبہ ہونے لگتے تھے، پر تو اس کے دُشکر ہونے، دُراچار اور روپا کی ذہنیت نے اس کو دیوتاؤں کی نظر سے گرا دیا ہے۔

تب بچل نیتروں والے، چوڑی چھاتی والے، سنگھ کے سامان اونچے سنگدھوں والے، ہاتھی کی سونڈ کے سامان لمبی بھیجاؤں والے پر بت قد ہنومان کو سامنے دیکھ کر راون کے نیتر کرودھ سے جلنے لگے اور وہ تیوری کو چڑھا کر اپنے ہہامنتری کو کہنے لگا کہ ہے ہہامنتری! اس چھوٹے سے بانر سے پوچھو کہ کہاں سے آیا ہے اور کس نے اس کو بھیجا ہے۔ سینکے ساتھ گفتگو کرنے کا اس کا کیا مقصد ہے۔ نندن بن سے بھی زیادہ سندھ، پر جانوں کے ٹکڑے کے لئے بنائی گئی اشوک بائیکا کو اس نے کس لئے توڑ پھوٹ ڈالا ہے، اور پھر میری آگیا سے بھیجے گئے سینکے رکھشوں کو مارنے میں اس کا کیا مقصد ہے۔

تب راون سے آگیا دیا ہوا برہنہ پتر ہنومان کے پر پی بولا کہ ہے بانہ! اگرچہ تم نے بڑی ڈھٹائی کی ہے اور تو مرتیو دت پانے کے یوگیہ ہے مگر تو ستہ ستہ بات کہہ دے تو تجھے معاف کر دیا جائے گا۔ ہے پردیسی! میں تجھے جان کی اماں دیتا ہوں۔ بتا کس کارن تم نے اتنا بڑا اپد روکیا؟

منتری کے ایسا کہنے پر وہ وشال ہر دیہ والا کپش نہ بیٹھے ہو کر راون سے بولا، ہے دشمندھرا! ہے راون! میں بانی کے بھائی کشتی کندھا کے راجہ سگر نو کا دوست ہوں، اور اس کی آگیا سے تیرے پاس بھیجا گیا ہوں۔ ہے نکلیش! ہمارے مہاراج نے تیرا کھنل پوچھا ہے، اور کہا ہے کہ تم نئی وان ہو، دھرم شاستر کے جاننے والے ہو۔ چاروں ویدوں کو جاننے والے ہو، بڑی تپیا سے تم نے یہ اکھنڈ راجیہ پر اپت کیا ہے۔ اتنے بڑے ددوان ہو کر جو تم نے پرانی استری کو روک رکھا ہے تو کیوں؟

یہ سنار میں قابلِ مذمت ہے، انوچیتا ہے اور کلک کا کارن ہے۔ ہے بہا با ہوا دھرم سے درود
 راجہ کو جسٹسوں سے اکھاڑنے والے اس بہا با ہو کو کرم میں نہیں گر تم نے موت کو دعوت دی ہے
 ہے راوون! بکشتن کے باتوں کو جو سانپ کی طرح زہریلے ہیں، نہ دلیوتاہن کر سکتے ہیں اور نہ
 رکشتش کیا پھر تو ان کے سامنے بھڑکے گا۔ ہے بہا راج! استیا کا اپان کر کے اندر کا پتر جنیت
 تینوں لوگوں میں دوڑا پھر، مگر کسی نے اس کو شرن دی، سو تم دانتوں میں تنکا رکھ کر رام کو معافی

انگو۔ جو بڑا دیا لو ہے اور ہریان ہے۔ ہے راجن! ماضی حال اور مستقبل۔ تینوں کال میں سکھ دینے والے، میرے وجہوں کو مانو اور چکرورتی راجہ دشترتھ کی بہو کو واپس کرو۔ نہیں تو کھر دوشن اور بال کے سان اپنے کو مرا ہوا سمجھو۔

اور وہ اور بنتی سے بھرے ان وجہوں کو سن کر رودھ سے راون بولا۔ تیرے جیسے کچھ بھی ہو اور ششمہ بانر کو دوت بنا کر سگر یو نے اپنی اگیا تا کا ثبوت دیا ہے۔ رے راجن! تو اور تیرا راجہ میرا بل کو نہیں جانتے، دیوتاؤں اور والوں جیت کر تمام پرہتقویٰ کو میں نے اپنی تعیلیٰ پر اٹھا لیا ہے۔ نے میرا پان کیا وہی ہم لوگ کو بھیج دیا گیا ہے۔ سو پہلے تیرا ودھ کر کے سگر یو سمیت رام اور کھشش ہم لوگ بھیجوں گا۔ اتنا کہہ کر راون نے منتریوں کو اگیا دی کہ ویر! اشوک یا ٹیکا کو بر باد کر دینا اس بانر کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو۔

تب راون کا مہا ستیری و بھیشن ہاتھ جوڑ کر بولا کہ ہے لکیش! یہ بانر اپنے آپ کو دوت بنا لیا ہے، سو اس کا ودھ کرنا بنتی اور دھرم کے خلاف ہے۔ اس کے مارنے سے سنار میں آپ کی جان ہوگی۔ تینوں لوگوں میں آپ کا اپنا میں ہوگا۔ ہے راجن! دوت دوسروں سے بھیجا ہوا، دوسروں سے کہے ہوئے وجہوں کو مٹاتا ہے۔ سو وہ ودھ کے یوگیہ نہیں ہے۔ جو شبد وہ کہتا ہے وہ اس کے اپنے نہیں ہوا کرتے۔ و بھیشن کی اس رائے سے راون کا کرودھ شانت ہوا، اور پھر کچھ سوچ کر بولا کہ ہے یہ بھی مانوں میں شریشٹھہ! تو نے ٹیکا کہا ہے دوت کا ودھ کرنا مناسب نہیں ہے۔ پر نولہ ڈیجہ دوت کو بنا سزا دیئے چھوڑنا بھی نامناسب ہے۔ سو میں اگیا دیتا ہوں کہ اس بانر کی پونچھ کر دنا اور تیل لگا کر شگر جلا ڈالو اور یہ علی ہوئی پونچھ کے ساتھ اپنے راجہ کے پاس جائے، وہاں اس پونچھ ہاں بانر کو دیکھ کر دوسرے بانر نہیں گے اور یہ بھی جب تک زندہ رہے گا اپنے اس کو کرم پر روئے گا۔ راجہ کی اگیا پاتے ہی کھرور رکھششوں نے فوراً میرا نے کپڑے اور روئی اس کی پونچھ کو لپیٹ دی اور پھر تیل سے بھگو کر اس کو آگ لگا دی۔ اپنی پونچھ کو چلتے دیکھ کر ہنومان کرودھ سے بھر گیا اور اس نے اپنی جلتی ہوئی پونچھ سے ان رکھششوں کو جنہوں روئی اور کپڑے اسے لپیٹے تھے اور جو اس سے اسے دیکھ دیکھ کر ہنس رہے تھے، مار مار کر پرہتقویٰ پر گر دیا۔ پر تو بہت سے رکھششوں نے اس کو گھیر لیا اور وہ لٹکا کے بازاروں میں پون پتر کو گھا کر پان کرنے لگے۔ اس جلتی ہوئی پونچھ سے ہنومان بازار میں چل رہے تھے۔ ان کے ساتھ ساتھ سینکڑوں رکھشش سوسل، برکہ، ڈھول پیٹے اس کے اپڑادھ کی گھوٹنا کرتے چلتے تھے۔ لٹکا کے سب بازار اس بانر کو دیکھنے کے لئے رکھششوں سے بھرا ہوا تھا۔ گھروں کی چیتیں، کھرکیاں اور چھتے ان رکھششیوں سے بھری ہوئی تھیں جو اس تماشے

کو دیکھنے کے لئے کھڑی ہوئی تھیں۔ راکششوں سے گھرا ہوا وہ سگر یو کا دوتا جدھر جاتا اس کو نگہا کر گیا جاتا۔ کرودہ میں پھر کر سہوان سوچنے لگے کہ میرے جیسے بلوان اور پر کر نمی پرش کو اس پر کار بے عزت ہو کر باز آروں میں گھومنا شوبھا نہیں دیتا، سوان ادمم راکششوں سے ضرور بدلہ لینا چاہیے ایسا وچار کر کے مہا ویر نے ایک ہی جھٹکے سے اپنے بندھنوں کو توڑ ڈالا اور بجلی کی طرح چمک کر نگر کے اونچے پھاٹک پر چڑھ گیا۔ اس پھاٹک کے تورن میں سے اس نے لوہے کا ایک بڑا سربا نکالا اور چمن ماتر میں سب راکششوں کو مار ڈالا۔

لنکا کو جلا نا

راکششوں کو مار کر اب مہا ویر سوچنے لگے کہ اشوک یا سیکا کو اُجاڑ ڈالا، بہت سی سینا کا تاش کیا، بڑے بڑے راکششوں کو یم لوک بھیجا، اب کیوں لنکا کا قلعہ برباد کرنا باقی ہے۔ اس قلعے کو توڑنے سے میرا کام پورا ہو جائے ایسا سوچ کر وہ یون پتر میگھ کے سان گھور کر جتا کر کے بجلی کے سان جلتی ہوئی پونچھ سے لنکا کی اٹاریوں پر کودنے لگا۔ پنج راکششوں سے بدلہ لینے کے لئے اس ویر بانر نے ہزاروں چتر و جتر اٹاریوں کو آگ لگا دی۔ یون کے سان ویاک والا یون ستا گھروں کو آگ لگاتا ہوا، بہت کے بھون پر چڑھ گیا، اور وہاں آگ لگا کر مہا پارشو کے محل پر کود گیا۔ اُسے آگ لگا کر دیر و لٹ کی اٹاری کو جلا ڈالا۔ پھر شک، سان، اندر جتا، جبو مالی، شونی، تاکش، کنبہ کرن، نرائنک، میگھیشتر، برہم شتر، وغیرہ راکششوں کے گھروں کو جلا کر آہا ش میں گھونٹنے لگا۔ اس سے بڑے مد سے ستوالا وہ بانر گھور کر جتا کرنے لگا۔ بڑے بڑے محلوں کو جلانے کے بعد وہ راون کے محل پر کود پڑا اور اُس کھمبہ بھون میں آگ لگا کر بھقیامت کی گر جتا کرنے لگا۔ اب تو لنکا کی بڑی دُردشا ہوئی۔ دایو کی تیزی سے آگ بھڑک اٹھی اور دیکھتے دیکھتے تمام نگر آگ اگلنے لگا۔ اُس سے موتیوں سے جڑے ہوئے جھروکے جل رہے تھے، رتنوں اور مینوں سے کھنچے ہوئے اونچے محل سر ایا آگ بن گئے تھے۔ اونچی اونچی اٹاریاں بڑے دھاکوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر رہی تھیں۔ اپنے اپنے گھروں کی راکشش کے لئے ہزاروں راکشش ہا ہا مار کرتے ہوئے ادمم دھر دوڑ رہے تھے۔ چاروں طرف یہ پکار سنائی دیتی تھی کہ ہا ہا یہ بانر نہیں ساکشات اگنی دیوتا ہی اس روپ دھارن کر کے آگیا ہے۔ بالکوں کو گود میں لئے استریاں اٹاریوں پر سے ایسے گر رہی تھیں جیسے آہا ش سے بجلیاں نکل کر پڑھتی پر گر رہی۔ موتی، مونگے، سونا، چاندی پچل وغیرہ پچل کر گھروں کی دیواروں پر بہہ رہا تھا۔

آکاش پر چند اگنی کے پرکاش سے پرکاشت ہو رہا تھا۔ لال اور شام رنگ کے دھوئیں میں اڑتے ہوئے چٹکارے آکاش سے گر رہے تھے۔ تھوڑے ہی سے میں ہنومان کی لٹکائی ہوئی بھینکر اگنی اپنے جوالا منڈل کا پر سار کرتی ہوئی قیامت کی آگ کے سان لٹکا پر بہت سے اگلے بھاگ کے تھوڑے سے بھبھک اٹھی، اور رکششوں کے شریہ کے مجاروپ گھی کا پان کر کے اپنی پر چند کر نوں بھونی، آکاش پر بہتا، ندیوں کو روشن کرنے لگی۔ جلتا ہوا لٹکا کا وہ پر بہت دور سے پلاش کا پھولا ہوا بن دکھائی پڑتا تھا۔ جب اس بھینکر آگ سے دھوئیں کے بھبھوکے اٹھتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا مانو نیل گل کے رنگ والا میگو چھایا ہے۔ اس جلتی ہوئی لٹکا میں ہزاروں رکشش جل گئے۔ وہاں کے نواسی "ہاتات! ہاتات! ہاتات! ہاتات!" کہہ کر رو رہے تھے۔ اس دیگ ولے پون پترنے وبعین کے گھر کو چھوڑ کر ساری لٹکا کو چھوڑ کر اس پر کار جلا دیا جیسے بہا دیو نے تری پور کو جلا دیا تھا۔

لٹکا کو جلا کر ہنومان پھر آشوک بائیکا میں آیا اور اسی شیشم کے برکش کے نیچے جائی کو دیکھ کر بولا۔ ہے ماما! میں تم کو کشل سے دیکھ کر خوش ہوا۔ اب تم دھیرج دھرو۔ شری رام چندر جی شیکری کٹی کندی حاتی سگر یو کے ساتھ کروڑوں بانروں کو لے کر یہاں آئیں گے اور سینا سمیت راون کو مار کر تھیں لے جائیں گے ہے دیوی! تم آشوک کو تیاگ کر ان کے آنے کی راہ دیکھو۔

اس پر کار ستیا کو دھیرج دے کر اس نے اس کا پاؤں چھوا، اور پھر شری رام چندر جی کے دشمن کے لئے وہاں سے دواغ ہو کر جلتی ہوئی پونچھ کو سمندر جل سے شانت کرنے لگا۔

ہنومان کا ساگر کے اس پار جانا۔

لٹکا کو بھسم کر کے بڑے تچ والا ہنومان میگو کے سان گر جتا ہوا آکاش میں اڑا اور دھنش کو چھوٹے ہوئے بان کے دیگ سے ساگر کو بھانڈ کر وہاں پہونچا، جہاں سب بانر اور ریچھ اس کی باٹ دیکھ رہے تھے۔ پون پتر کو نزدیکی آکاش میں گر جتا دیکھ کر جامہوان نے خوش ہو کر سب بانروں کو کہا، ہے دیر کیسیو! ہنومان کے اس پر کار گر جنے سے جان پڑتا ہے کہ وہ ضرور ہی کامیاب ہو کر آیا ہے۔ سو تم جلدی سے اس کی پوچا کے لئے تھ پر کھڑے ہو جاؤ۔ تب وہ سب ساگر کے کنارے میل پھول لئے کر اس دیر کے سواگت کے لئے کھڑے ہو گئے۔ ہنومان تھ پر آکر کر ویر جامہوان اور انکد کو پد نام کیا اور لٹکا کا سب سا چار اور ستیا کی بھینٹ کا حال سنا کر سب کو خوش کیا۔

ستیا دیکھی ہے، اس دین کے سنتے ہی وہ سب بانر اور بھالو اچھلنے لگے اور شری رام چندر جی کی

جے کار سے آشکاش کو گونجانے لگے۔ اس کے بعد سب بانہر ہنومان کو آگے اور لٹکاتی راون سے بدلہ لینے کے لئے نچھ کر کے سگر یو کے نو اس استھان پر سر بن کی جانب چلے۔ کو دتے اور گرہ سے گرجتے ہوئے وہ بانہر مدھون ناکا باغ میں پہونچے جو کہ سگر یو کے ماما دھمی مکھ سے رکشت اور پالست تھا۔ مارگ کی تمکان دور کرنے کے لئے انگڈ نے وہاں پڑاؤ کیا، اور سب بانہروں اور رچھوں کو مدھور۔ پھلوں کے کھانے کی آگیا دی جو بے حد میٹھے اور لذیذ تھے۔ ان پھلوں کو کھا کر وہ سب مست ہو گئے اور بڑے ہرش سے ناپتے کو دتے پر سر بن پر بت پر جا کر سگر یو سیت شری رام چندر جی اور لکشمین کے درشن کرنے لگے تب بڑے آدر سے ہاتھ جوڑ کر ہنومان سینا کا حال کہنے لگا کہ ہے ناٹھ! سو یوجن لمبے ساگر کو پار کر کے میں لٹکا میں سینا کے درشن کئے ہیں۔ ہے ناٹھ! راکھشیوں کے پرے میں بیٹھی ہوئی جنگ نندی کی مصیبت میں کیا بیان کروں۔ ظالم اور سخت دل والی راکھشیاں دن رات اس کا اپان کرتی اور جھڑکیاں دیتی ہیں۔ یہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ بھومی پر لٹی ہوئی، دین مکھ والی وہ سینا آپ کے آدھار پر جیتی ہے۔ اس کے کپڑے گندے ہو رہے ہیں۔ مکھ پھینکا پڑ گیا ہے۔ روتے روتے نیر سوچ گئے ہیں، چوٹی ٹھلی ہے، اور راون سے اپنی عصمت بچانے کے لئے سدا خوف زدہ رہتی ہے۔ اتنا کہہ کر ہنومان نے سینا کی دی ہوئی وہ دویہ منی جو اپنے تیج سے جل رہی تھی، شری رام چندر جی کو دی اور پھر یوں کہنے لگے۔ ہے پر بھو! میں نے اس کو آپ کا سندیش دے کر انیکا پرکار سے اس کا دھیرج بندھایا اور یہاں کا سب ساچار سنا دیا۔ ہنومان کے مکھ سے سینا کا ساچار پا کر شری رام بے حد خوش ہوئے۔ اور پھر اسے کٹھ سے لگا کر بولے۔ ہے مٹھی نندن! سینا نے میرے لئے کیا سندیش بھیجا ہے سو تو دستار سے تلا۔ شری رام چندر جی کے ایسا پوچھنے پر وہ بولا۔ ہے راگھو! وہ دن رات آپ کے نام کو جپا کرتی ہے۔ آپ میں اس کی اڈگ بگتی ہے۔ ہے ہبابا ہو! سینا نے کہا ہے کہ راون نے دوہینے مجھے اور دیئے ہیں۔ سولتے دنوں کے اندر اگر آپ مجھے نہ چھڑاسکے تو میں پران تیاگ دوں گی۔ آپ تینوں لوگوں کو جیتنے والے ہیں۔ آپ کے سامنے چھڑا رکھش تو کیا، دیوتا تک بھی بٹھرنے کی ہمت نہیں کر سکتے۔ سو ٹیکھ کر داسی کی رکھشا کیجئے۔

ہنومان کے ایسا کہنے پر شری رام چندر جی اس دویہ منی کو لے کر ولاپ کرنے لگے۔ ان کے ساتھ لکشمین بھی رونے لگا۔ اس منی کو ہر دیہ سے لگا کر نیروں سے آنسوؤں کی دھار اچھوڑتے ہوئے سگر یو سے بولے کہ ہے کٹی کندھا نریش! جس طرح کیلا گنو بچھڑے کو دیکھنے پر دودھ اتارتی ہے، اسی پرکار اس دویہ منی کو دیکھ کر میرا من گھل گیا ہے۔ ہے سگر یو! یہ منی دواہ کے سے میرے سسٹر راہہ جنگ نے چاکی کو دی تھی، اور اس کو وہ اپنی اگلوں میں بانڈھتی تھی۔ باشوک! آج میں اس چندر گھی کو

نہیں دیکھ رہا۔ جس کے کچھ پر اس سنی کی آہٹ پڑتی تھی۔ ہے سگر یو! جانکی اگر ایک ماس تاکا جیتی رہی تو
 میں اسے بچا لوں گا، یہ تم قہقہے جانو۔ ہے ویر! میں اس مرگ کو جینی کے بنارنہ نہیں رہوں گا۔ سگر
 ہی مجھے وہاں لے چل، جہاں میری پران پیاری رو رہی ہے۔ اس کی ایسی دردناک گرہن بھر بھی میں
 یہاں نہیں ٹھہر سکتا۔ ہا! وہ بھیرو، چند رکھی تیلی کر والی جس نے کبھی دکھ نہیں دیکھا، کس پرکار ان ظالم،
 کٹھور، وحشی کھشٹیوں میں رہتی ہے۔ ہے سگر یو! ٹیگر اپنی سینا کو آگیا دو۔ اب دیوتا لوگ میرے
 بانوں سے پر یو اور سمیت دھشت راون کو ہم لوگ میں جاتا دیکھیں گے۔

کوئی راج شری جے گوپال کرت بالیکی
 رامائن کا سندھ کا نڈ ساپت۔

لنکا کا ند

پون سنت ہنومان کے مکھ سے ستیا کا سب سا چار سن کر شری رام چندر جی بولے۔ بلاشبہ پون سنت نے وہ کام کیا ہے جسے کرنے کی کسی میں بھی شکتی نہیں ہے۔ گرد، وایو اور ہنومان کے علاوہ کس میں طاقت ہے کہ پار ساگر کو پار کر سکے۔ دیوتا، رکشش، گندرو، یچش اور دیتہ جس کی رکشا کرتے ہیں ایسی دُرگم لنکا پوری میں داخل ہو کر جیتے جی نکل آنا ہنومان کا ہی کام ہے۔ اس مہا ویر نے اپنے بل اور پردا کر م سے سگریو کی بھاری سیوا کی ہے۔ جو شخص کسی بڑے کام پر مقرر کیا گیا ہے اور وہ اس کو بڑے پریم اور اتساہ سے پورا کرتا ہے، وہ شری شتھ پرش کہا جاتا ہے اور اگر وہ شخص اس کام کو پریم سے نہیں پورا کرتا تو وہ مدھیم پرش ہے، اور اگر وہ آگیا دیا ہوا کام بھی نہیں کرتا تو وہ بڑا دھم پرش ہے۔ سو ہنومان نے اس مشکل کام کو کر کے اپنی شری شتھ کا ثبوت دیا ہے۔ ہنومان شکتیا کو دیکھا ہے، اس سا چار کو سن کر مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مانو میں اپنی ان آنکھوں سے ستیا کو دیکھ رہا ہوں۔ پرنتو شوک! میں اس وقت ایسی دین حالت میں ہوں کہ اتنے بڑے اُپکار کرنے والے کو بھی سمجھ نہیں دے سکتا۔ یہ بات میرے ہر دین میں بہت چھیتی ہے۔ پرنتو کیا کروں، بڑے دنوں کے سامنے انسان کی کچھ نہیں چلتی۔ ہاں! اس سے پریم سے اس پون پتر کو ہر دین سے لگاتا ہوں، اور اسی پرکار اپنا سب کچھ اس مہاتما کو ادا کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر شری رام چندر جی کے نیتروں سے ہریش کے آنسو بھڑائے اور آنکھوں نے پون پتر کو گلے سے لگالیا۔ اس کے بعد دشر تھ سنت سگریو کے پرنتی بولے کہ ہے بانہ راج! ستیا کا تو پتہ لگ گیا اور اس کا دیا ہوا پرنتی چن (پریم کی نشانی) بھی ایسا لگتا ہے اس کا وہ ساگر کو دیکھ دیکھ کر میرا ہر دین ڈگمگاتا ہے۔ جو اپنی چھاتی پر پرنتیوں کے سالن اور پتی ترنگوں کو اٹھاتا ہوا ڈرا رہا ہے۔ ہے سگریو! اتنے بڑے سمندر کو کس پرکار بانہ سینا پار کرے گی۔ کس پرکار گھیر کر لنکا کو ہم راون کا ناش کریں گے جبکہ گرجتا ہوا سمندر راستہ میں حائل ہے۔ تب شوک سے پیرت شری رام چندر جی سے کپی راج بولا۔ ہے راگھو! جب ستیا جی پتہ مل گیا اور دشر تھ کے ٹھکانے کا پتہ مل گیا، تو شوک کرنا فغول ہے۔ ہے کوئل کشور! میری یہ بانہ سینا آگ میں کود پڑنے کو تیار ہے۔ ان کے بل، پردا کر م کے سامنے اس معمولی ساگر کی کیا گنتی ہے، یہ دیر اس پر پل بانہ میں گزے اور پاؤں سے اسے دبا کر لنکا کا ناش کریں گے۔ سو آپ شوک اور نرا اتساہ کو چھوڑ کر رو دھکا دامن پکڑیں۔

ہے راگھو! ہمت سے سب کام آسان ہو جاتے ہیں۔ جو کمشر یہ ہمت نہیں کرتے وہ کانروں کے سان کھڑے کھڑے دیکھتے ہیں، اور آخر میں گر جاتے ہیں۔ ہے رام! اپنے دے ہوئے کرو دھ کو جگائے۔ پرچند اگنی سے ہی سنار ڈرتا ہے۔ سگر یو کے ایسا کہنے پر شری رام چند رچی سنو شٹ ہو گئے۔ اور پھر ہنومان سے بولے کہ ہے یون پتر! پل باندھ کر اس اپار ساگر کو پار کیا جائے۔ سگر یو کی یہ رائے واقعی قابل داد ہے، پر تو تم لنکا کی سینا، قلعہ، رکششوں کی پکھ بدھی، ان سب باتوں کو تم میرے سامنے دہن کرو۔ ہے یون پتر! تم بڑے چتور ہو اور لنکا کو تم نے دیکھا ہے۔ سو تم شتروں کی پوری پوری شکست کا دہن کرو۔

شری رام چند رچی کی آگیا پاکر یون پتر لنکا سے فصل تذکرہ کرتا ہوا بولا۔ ہے جاگنی ناعہ!... لنکا بھوگ ولاس اور ایشوریہ سے بھری ہوئی ہے۔ اس رکشش پوری میں بے شمار متوالے ہاتھی جمعیتے ہیں، رتھوں اور گھوڑوں کا کوئی انتہا نہیں ہے۔ بڑے بڑے شور ویر پودھا، رکشش اس پوری کی رکشا میں سدا ودھان رہتے ہیں۔ پر بتوں کے سان لنکا کے چار اونچے اونچے دروازے ہیں۔ اور ہر ایک دروازے پر ایسا ایسا انتظام ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں حملہ کرنے پر بھی اندر نہیں جایا جاسکتا۔ ہر ایک دروازے پر بڑی بڑی توپیں جمی ہوئی ہیں۔ جو دکرال مکھوں سے آگ اٹھتی ہیں، اور جوالا گولوں سے چین ماتر میں شتروں کی ساگر کے سان بڑی سینہ کو جلا کر راکھ کر ڈالتی ہیں۔ ہے ناعہ! لنکا چاروں طرف سے سونے کی دیوار سے گھری ہوئی ہے۔ چاروں طرف اس کے کھائی ہے جس میں پانی بھرا ہوا ہے۔ ہے راگھو! کھائی کے اوپر حقوڑی حقوڑی دوری پر بڑج بنے ہیں اور ان پر ایسی کلاںیں رکھی ہیں کہ دشمن کے اوپر چڑھ گئے پر اس کو کھائی میں گر دیتی ہیں۔ اس پوری کے پوربی دروازے پر دس ہزار رکشش ہر وقتا موسل اور کھانڈے لئے اس کی رکشا کرتے ہیں۔ دگھشنی دروازے پر ایک لاکھ یودھا ہر وقتا کھڑے رہتے ہیں۔ اسی پر کار پچیم اور اتر کے دروازوں پر بے شمار فوجیں کھڑی رہتی ہیں۔ پر تو اتنا کچھ ہوتے ہوئے بھی میں آپ کے پر تاپ سے لنکا کے قلعہ کو بھیم کر دیا ہے۔ سور چوں کو توڑ ڈالا، اور بڑے بڑے رکشش پتیوں کو بھیم لوک پہنچا دیا ہے ہے پر بھو! اب تو کیوں سیتو بدھنے کی دیر ہے۔ پل کے بندھ جانے سے حقوڑے ہی کمال ہیں آپ رکششوں کو مرتے، میناروں کو ٹوٹتے اور ہاتھیوں کو بھاگتے ور رتھوں کو چور چور ہوتے دیکھیں گے۔

تیسوی ہنومان کے مکھ سے لنکا کا سب سا چار سن کر شری رام بولے۔ ہے یون پتر! جس لنکا کا تم نے ذکر کیا ہے، اس کا میں جلدی تاش کروں گا۔ یہ میں پر پکھ کر تا ہوں۔ ہے ہما دیرا

میری یہ پر تگیا اٹل ہے۔ اب تو مقوڑے ہی دنوں میں سینا سمیت راون کو مرے ہوئے دیکھے گا۔ اس کے بعد سیتا کے لئے ادمیر ہوئے ہوئے دشرٹھ نندن رام سگر یو کے پر تی ہوئے۔ یہ بانزراج! اسی سے بانزوں کو چلنے کی آگیا دو۔ اب وہ دشت بدھی راون پنج کر نہیں جاسکتا۔ میری یا تر اکا سما چار سن کر باشبہ جنک نندی دمیج پکڑے گی۔

شری رام چندر جی کی آگیا پاکر سگر یو نے مکھیہ مکھیہ بانزوں اور ریمچوں سے کہا کہ ہر یو دھاؤ! اب یا تر اکا مہورت آگیا ہے۔ سو راون کو مارنے کے لئے کو مہج کرو۔ تب سگر یو کی آگیا پاکر لاکھوں بانر پہ بتوں کی گھھاؤں سے باہر نکلنے لگے۔ چھن ماتریں وہ پر بت جو نرجن دکھائی دیتا تھا، ایک دشاں سینک چھاؤنی کے روپ میں بدل گیا۔ لاکھوں اور کروڑوں بانزوں کے دل شری رام کو گیر کر کوچ کرنے لگے۔ ان کے ساتھ ساتھ تھمشن سمیت سگر یو بے شمار بانزوں کی ساگر کے سامان در اٹ سینا کو لیکر چلا۔ اس سے وہ بانر اچھلتے کودتے، گھمیر کر جتا کرتے چلنے لگے۔ مارگ میں آئے ہوئے مدھو بنوں اور پھولوں پھلوں کو کھاتے ہوئے یہ بانر فوج پر تقویٰ کو ہلاتی ہوئی ساگر کی جانب بڑھ چلی۔ "شری راجندر جی کی جے اور دشت راون کی مرتیو" کی گھوٹاؤں سے دشتوں و شاؤں کو گھوشت کرتے یہ کروڑ با بانر ایک دوسرے کو گراتے اور آکاش کو دہلاتے چلے جا رہے تھے۔ اُس بانزوں کی سینا میں دو بانزوں کی پیٹھ پر چڑھے ہوئے دونوں بھائی ایسے معلوم ہوتے تھے، جیسے راہو اور کیتو دو گریہوں سے سپریش کئے گئے چندر ما اور سور یہ شو بھا پاتے ہیں۔ اُس سے اُن بانزوں کے چلنے سے ایسی دھول اڑی کہ اُس سے چاروں طرف اندھکار چھا گیا۔ پر بتوں، بنوں اور میدانوں کو پار کرتی، جے گھوٹاؤں نے آکاش کو شدا ئے مان کرتی وہ بھی نگر بانر سینا ایسی شو بھا دیتی تھی جیسے سادون ماس میں گلن منڈل میں اڑتی ہوئی بادلوں کی گھٹائیں شو بھا دیتی ہیں۔ جب یہ بڑی سینا میں ملیں اور نالوں کو پار کرتی تھیں تو اُن کے پرواہ اُسے پہننے لگتے تھے۔ نرل نیں والی جعبائیں، ہرے ہرے برکتوں والے سہاؤنے پر بتوں، پیٹے میدانوں اور پھولوں و پھلوں سے لدے ہوئے جنگلوں میں جدھر آگئیں اُٹھاؤ بانر ہی بانر دیکھے جاسکتے تھے۔ اُمتگوں سے پھرے ہوئے پھلوں کو کھاتے، برکتوں کو توڑتے، مدھوکے چھتوں کو توڑ کر مدھو پان کرتے، دوڑتے، اُچھلتے، کودتے، پھاندتے یہ بانر اپنے جو بن اور پر اکرم کو دکھاتے چلے جاتے تھے۔ وہ نہ کہیں و شر ام کرتے، نہ پیٹتے، نہ سوتے تھے۔ کیول راون کو مارنے اور لٹکا کو اُجاڑنے کے خیال کو سن میں لئے ہوئے دن رات چلے جاتے تھے۔ اس پر کارانک پر بتا کو پار کر کے کل لوچن شری رام مہندر پر بتا پر پونچے۔ نرل جل والے چشموں اور رنگا برنگے پھولوں سے انکرتا اُس پر بت پر چڑھ کر دشرٹھ نندن راگھو نے کچھ، چٹھ، اکر، نروں سے بھرے ہوئے ساگر کے درشن کئے۔ تب وہ

اُس پر بت کو پار کر کے بھینک کر جیوا لے سمندر کے نزدیک پہنچے۔ سمندر سے اٹھی ہوئی جل ترنگوں سے ڈھلی ہوئی شلاؤں والے وصال سمندر کے تٹ پر پیونج کر شری رام چندر جی سے بولے۔ بے سگر یو راج! بڑے پر بتوں اور گھنے جنگلوں کو پار کر کے ہم سمندر کے کنارے آ پہنچے ہیں۔ یہاں میں پھر اسی زو کا کو دیکھتا ہوں کہ کس اُپائے سے یہ اونچی ترنگوں والا، ندیوں کا پتی سمندر پار کیا جائے گا۔ سو یہاں چھاؤنی ڈالنے اور بانروں کو آرام دے کر پار اترنے کی ترکیب سوچئے۔ بے کپش! اپنے کھمبہ کھمبہ بانروں کو آگیا دے دیں کہ کوئی بھی بانرا اپنی سینا کو چھوڑ کر نہ جائے اور جاسوسوں کو خاص ہتھانوں پر لگا دیں اور انہیں آگیا دے کہ شتر کے ڈر کا پتہ دیتے رہیں۔ بے ویر! اب ہم لٹکا پتی راؤن سے چھپے نہیں رہ سکتے۔ ان کے گپت چر ضرور لینے راجہ کو یہاں کا سب حال کہیں گے۔ سو ہم سب کو ہوشیار رہنا چاہئے۔

شری رام چندر جی کی آگیا سے سگر یو اور لکشمی نے سمندر کے تٹ پر چھاؤنی ڈال دی اور بانروں کو آرام کرنے کی اجازت دی۔ ساگر کے کنارے پڑی ہوئی بانروں کی سینا ایسے شو بھا دینے لگی، مانو مہو کے رنگ والا دوسرا ساگر ہو۔ بڑا وصال، اکادہ اور ناقابل عبور رکششوں سے میوت وہمند اپنے پھین سموہ سے ہنس رہا تھا۔ اونچی ترنگوں سے آکاش کو چھوتا ہوا بار بار گر جا کر رہا تھا۔ اس کی ہزاروں ترنگوں میں ہزاروں ہی چندر ماکھیلے دکھائی دیتے تھے۔ اُس سے سمندر آکاش کے سان اور آکاش سمندر کے سان دکھائی پڑتا تھا۔ ساگر کا جل آکاش کی چھایا سے کاسی رنگ والا اور آکاش سمندر کی اٹھی ہوئی ترنگوں سے زیر آب معلوم ہوتا تھا۔ بے شمار چٹکے ہوئے تاروں سے آکاش تو رتنوں سے بھرا ہوا سمندر سا، اور بے شمار چٹکتے تاروں کے عکس سے سمندر تارک منڈل سے چمکتا ہوا آکاش سا دکھائی پڑتا تھا۔ اس پر کار سمندر اور آکاش دونوں تاروں سے بھرے ہوئے سان روپ دکھائی پڑتے تھے۔ جہاں آکاش میں میگہ لالائیں چلتی تھیں، وہاں سمندر میں ترنگا لالائیں اچھلتی تھیں۔ ایسے وصال سمندر کو دیکھ کر بانروں نے شری رام کی جے کا نعرہ لگایا، اور اُسے پار کر کے لئے تیار ہو گئے۔

راؤن کا منتریوں کے ساتھ وچار کرنا

ادھر جانکی کول کر اور لوکا کو جلا کر حسب عنوان صاف بیچ کر نکل گیا تو راؤن من ہی من میں بے حد شرمندہ ہوا۔ اُس نے اپنے خاص خاص منتریوں کو بلا کر کہا کہ ہے بل بدھی میں شری شہ منتریو! سگر یو کے دوستانے بیبا بھیا! کرم کیا ہے وہ تم سب سے دیکھ لیا۔ اُس نے جانکی کو دیکھ لیا اور ساری لوکا کو جلا ڈالا، بڑے بڑے یو دھاؤں کا مان چوڑ کر کے چلا گیا۔ اب رام سگر یو کے ساتھ کروڑا ہزار

کے ساتھ سمندر کے پار کھڑا ہے۔ جس کو میں نے معمولی سمجھا تھا، وہ بڑی چترائی کے ساتھ بانر سیتا کو لے کر چڑھ آیا ہے۔ ہے راکھششو! دیوتاؤں، دانوں اور گندھروں کو میں نے اپنے بیج بل سے جیتا ہے۔ پرنتو بانروں کے ساتھ یزدہ کرنا آسان نہیں۔ جس رام نے ایک چھوٹا سا بانر بیج کر میری ساری نگری کو بر باد کر ڈالا ہے، وہ اور نہ جانے کیا کر ڈالے گا۔ سو تم سب دھار کر کے بتاؤ کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ دیکھو! وہ اب سمندر کو پار کر کے ملدی ہی یہاں آنا چاہتا ہے۔ سوا اب کوئی ایسی ترکیب کرو کہ رام اور لکھشن کو مار کر میں سیتا کو اپنی رانی بنا سکوں۔

راون کے ایسا کہنے پر نتے میں چور متوالے راکھشش بولے ہے راجن! آپ بے ارادتہ میں ہی ڈرتے ہیں۔ ذرا اپنے بل پر غور کیجئے۔ آپ نے ناگوں کو جیتا ہے، کبیر کو جیت کر اس کا پیشپ ویاں چھینا ہے۔ سیم نام کے دانوں نے ڈر سے اپنی کنیا کی شادی تم سے کر دی ہے۔ جمبئی نٹی کے سنی مدھوناک دیتہ کو آپ نے پاندھا ہے۔ آپ کے پترنے اندر کو جیت کر اندر جیت کی اپادھی پر اپت گئی۔ وہ اکیلا ہی سب بانروں کا ناش کر ڈالے گا۔ جب دیوتا لوگ بھی آپ کی طاقت کے آگے نہیں ٹھہر سکے تو ان بچا رہے بانروں کی کیا ہتی ہے۔ مہومان نے تو ہمارے عاقل رہنے پر اتنی تباہی مچائی ہے، ورنہ اُس کی کیا طاقت ہے۔ اب آپ کی آگیا کی دیر ہے ہم اس پر بھقوی کو بانروں سے خالی کر دیں گے۔ ہم میں سے ایک اکیلا ہی بانروں کا بیج تاش کر سکتا ہے، اور کرے گا۔ پھر آپ کو کیا ڈر ہے؟ پر بھو! جس سے لکھا کی توپوں کے منہ کھلیں گے اُس سے یہ فکوں، لالوں اور ناخنوں سے لڑنے والے بانر ایسے جل جائیں گے، جیسے جنگل کی آگ میں بانس۔ ہے راجن! آپ شراب پییں، اور اس معمولی سی بات کو بھول جائیں۔ آپاٹور ہیں، سنار کے تمام عیش آپ کے لئے ہیں۔ آپ اپنی دیا سے بھکاری کو راجہ بنا سکتے ہیں اور کروہ کی ایک نظر سے راجہ کو کنگال کر سکتے ہیں۔ آپ سے بڑا اس پر بھقوی پر کوئی نہیں، آپ شترؤں کا سر توڑ کر جانگی کے ساتھ عیش کریں۔ اگر وہ نہ ملنے تو زبردستی اُس کو اپنی بیج پر لاؤ۔ آپ کو کون روک سکتا ہے، رام اور سگر لو کو ہم سمجھ لیں گے۔

راکھششوں کی زبان سے یہ وجہ سن کر راون بولا۔ ہے دیر! کس کارن میں جانگی سے زبردستی نہیں کر سکتا، سوننو، چرکال کی بات ہے کہ بچک تھلی ناکا ایک اسپر ابر ہم لوک کو جا رہی تھی۔ آگ کے سان چپکتی ہوئی اُس اسپر کو دیکھ کر میں اُس پر فدا ہو گیا، اور اُس کے نہ چاہتے ہوئے بھی میں نے اُس کے ساتھ بل سے بھوگ کیا۔ وہ کئی ہوئی تھلی کے سان برہما کے پاس گئی اور پھر برہمانے مجھے شاپ دیا کہ ہے راون! آج سے تو اگر پرانی استری کے ساتھ بل سے بھوگ کرے گا، تو تیرے سر کے سونکارے ہو جائیں گے۔ ہے راکھششو! اسی کارن میں سیتا کے ساتھ زبردستی نہیں

کر سکتا۔ پرنٹو اس بن باسی رام کو میرے بل کا پتہ نہیں ہے۔ میں یدھ بھومی میں اس کا ودھ کروں گا اور پھر سیتا کو اپنی رانی بنا کر اس سے عیش کروں گا۔

وبھیشن کا راون کو نیک صلاح دینا

جب سب رکشش اپنی اپنی رائے دے چکے تو وبھیشن ہاتھ جوڑ کر راون کے پرقتی بولا۔ ہے راجن! ایسام، وام، ڈنڈ، بھید، نئی کے یہ چار انگ ہیں۔ پرنٹو سام یعنی سیل ملاپ سے وام یعنی دھن وغیرہ چیزوں کا دنیا اور بھید یعنی شتر و بھیش میں پھوٹا ڈال دینا۔ ان تینوں کاریوں سے اگر سام نہ نکلے تو پھر ڈنڈ کا اصول وضع کیا گیا ہے۔ تات! اجن کے من ڈول رہے ہیں، جو دوسرے کاموں میں لگے ہوئے ہیں، اور جو روگوں کا شکار ہیں، ان پر بل پر اگر م سے کاریہ سدھ ہوتا ہے اور وہ بھی اگر اچھی بدھی سے کیا جائے، پرنٹو جس رام کو آپ پرا کر م سے جیتنا چاہتے ہیں، وہ نہ روٹی ہے اور نہ چنچل من والا ہے۔ وہ تورن میں فح حاصل کرنے پھیلے سمندر کنارے آگیا ہے۔ اگر اس میں کرودھ کی ماترا نہیں تو بھی اس کو جیتنا ممکن ہے۔ ہے تات! کون جانتا تھا کہ اتنے بڑے سمندر کو پار کر کے ہنومان یہاں آئے گا، پرنٹو وہ آیا اور لنگا کا غور توڑ کر کے چلا گیا۔ اس ایک مثال سے آپ کو رام کے بل کا اندازہ لگالینا چاہیے۔ ہنومان کے سامن لاکھوں بانز اس کی سینا میں موجود ہیں، اور وہ سب اس کے لئے پران دینے کو تیار ہیں۔ سو میری تو یہ رائے ہے کہ سیتا کو واپس دے دو، اور یہ درجو تمام لنگا کے سامنے آکھڑا ہوا ہے، اس کو دور کرو۔ ہے تات! جب تک بانزوں کی کروڑہا کی سینا لنگا کی اینٹ سے اینٹ نہیں بجاتی، سیتا کو واپس رام کے پاس بھیج دو۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو تمام لنگا کا ناش ہو جائے گا، اس میں مجھے شک نہیں ہے۔ ہے بھائی! سور یہ کی کرہوں کے سامن سورن پنکھ والے رام کے تیز بانوں کے سامنے لنگا کا ایک رکشش بھی نہ ٹھہر سکے گا، اگر تم نے سیتا کو نہ لوٹایا۔

وبھیشن کی ان باتوں کا راون نے کچھ جواب نہ دیا اور سب رکششوں کو وداع کر کے اپنے محل میں چلا گیا، اور بہت سی شراب پی کر عشرت میں ڈوب گیا۔

راون کا دربار لگانا اور دیدہ پر و چار کرنا

دوسرے دن کام سے موہتا ہوا راون سورن کی جالیوں سے سجے ہوئے، مینوں سے انکسرت، چار گھوڑوں والے رتھ پر چڑھ کر دربار کی جانب چلا۔ سیکڑوں ویر رکشش ناتا پر کار کے ہتھیاروں سے سج کر اس کے رتھ سے آگے آگے چلے۔ ان کے ساتھ بہارعتی رکشش گھوڑوں کو سچاتے، کو داتے اور جے گھوٹنا کرتے چلے۔ اس سے ہزاروں سنگھوں اور نقاروں کی آواز سہ آسمان گونج اٹھا۔ اس پر کار راج پتھ پر استنی پاتھ کے شلوک سستا ہوا راون دربار میں پہونچا اور ہیرے و مینوں سے سجے ہوئے سنگھاسن پر بیٹھ کر تمام شور و یروں سے بولا۔ ہے دھیر دیر، وکری اور جیمان رکششو! اس سے میں آخری فیصلہ کرنے کے لئے تم سے رائے لیتا ہوں، کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ تم لوگ راج نیتی میں ماہر ہو، سو سو ج و چار کر رائے دو۔ تب سب رکشش باحقوں میں ہتھیار اٹھا اٹھا کر اپنی رائے دینے لگے۔ جب سب اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے تو دُور اندیش و بھیشن کھڑا ہو کر غمنا سے بولا، کہ ہے تاتا! یہ ستیا روپی بھیکیر سا نپا جس نے آپ کے محلے میں لپیٹ دیا ہے۔ جس کی انت جھانی ہی چھن ہے، جس کا چنتن ہی دس ہے، جس کا مشکرا نا ہی تیز ڈاڑھیں ہیں۔ پانچوں انگلیاں ہی جس کے پانچ سر ہیں۔ ہے راجن! میں پھر کہتا ہوں کہ وجر کے موافق رام کے ان رکششوں کے سروں کو کاٹ دیں گے، اگر تو ستیا کو نہ لوٹائے گا۔

و بھیشن کے ایسا کہنے پر منتری پر ہست بولا۔ ہے و بھیشن! ہم نے یدھوں میں دیوتاؤں، دانوں اور انسانوں کو ہرایا ہے۔ سو کیے اس معمولی رام سے لنگا کو خطرہ ہو سکتا ہے، ہر ہست کا ایسا پوچھنے پر متی وان و بھیشن بولا۔ ہے منتری! رام اپنا کام کرنے میں بڑا چتور ہے، اس کو مارنا ایسے ہی ناممکن ہے جیسے بنا کشتی کے سمندر کو پار کرنا۔ ہے راجن! میں اس کی شکلی کو جانتا ہوں۔ ہم سارے رکشش بھی اس کا مل کر ودھ نہیں کر سکتے۔ رام دھرماتا ہے، ویر ہے، کھش واکوئل میں پیدا ہوا ہے۔ اس کے سامنے دیوتا بھی پاگل ہو جاتے ہیں۔ ہے راجن! کام کے بس میں ہوا ہوا تو سب کچھ بنا سوچے سمجھے کر رہا ہے۔ یہ تیرے منتری مہر روپ میں تیرے دشمن ہیں۔ جو تمہارے فائدے کی بات نہیں کرتے۔ ہے راجن! میں تیری اور تیرے راجیہ کی بھلائی چاہتا ہوں۔ اس کارن تجھے بار بار کہتا ہوں کہ تو ستیا کو واپس کر دے۔ اسی میں سب کا کلیان ہے۔

فاضل و بھیشن کے ان وچنوں کو سن کر میگھ ناتھ بولا۔ ہے چاچا! آپ کاٹروں کے سان ایسے وچن کہہ رہے ہیں جن کا کوئی بھی ارتھ نہیں ہے۔ دیکھو، تم نے پلستہ کے وٹس کو کلنگ لگا دیا ہے

میں سچ کہتا ہوں کہ اس مہمان گل میں ایک ہی پرش نر بل ہے، سکاڑ اور ڈر لوک ہر اور وہ ہے تو! سیکھنا تھکے کے صف سے ایسے قابل اعتراض و چین من کرو بھینش بولا۔ ہے سیکھنا تھک! تو ابھی بالک ہے۔ تیری بڑھی کچی ہے، تیرے اندر دفر اندیشی نہیں ہے۔ اسی کارن تم نے اپنے اور اپنے گل کا ناس کر ڈالنے والی بات کہہ دی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو رن، دھن مینوں کو بھینٹ کی شکل میں ساتھ لے کر لام کے پاس جاؤ، سینا کو واپس کرو اور معافی مانگو۔

بھینش کے ان ہتھ سے بھرے وچنوں کو سن کر راون جلال میں آکر بولا کہ ہند رگ لوگوں نے ٹھیک کہا ہے کہ دشمن کے ساتھ رہے، سانپ کے ساتھ لو اس کرے، مگر اس دوست کے ساتھ کبھی بات تک نہ کرے جو دشمن کا حمایتی ہو۔ بلاشبہ گیلی (دوسرے کی راز کی بات جاننے والا) لوگ بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔ ڈھکے ہوئے کنوئیں کے سان یہ سدا اپنے ہر دیوں کو ڈھانپ رکھتے ہیں۔ مگر یا ہر سے خلوص کا اظہار کرتے ہوئے وقت پر جان لے لیتے ہیں۔ یہ گیلی کے لوگ مصیبت پرٹنے پر صف سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور آنکھوں سے آنسو گراتے ہیں، مگر ہر دیہ میں خوش ہوتے ہیں۔ پہلے زمانے میں پدم بن کے ہاتھیوں نے ہاتھوں میں پھانسی لئے ہوئے انسانوں کو دیکھ کر یہ کہا تھا کہ ہم نہ آگ سے ڈرتے ہیں، نہ شتروں سے ڈرتے ہیں، نہ ہتھیاروں سے نہ پھانسی سے ظالم انسانوں سے گھبراتے ہیں، کنتو یہ گیلی لوگ ہمارے لئے بڑے بھیانک ہیں، کیونکہ یہ ہمیں پھانسنے کا اپائے بتائیں گے۔ ہے و بھینش! گیلیوں کا دسب سے بڑا ہے۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں۔ گڈوں میں دودھ کی، استریوں میں چنچل برقی کی، اور براہمنوں میں جس پر کار تپ کی سمجھا دنا ہے، اسی پر کار گیلیوں میں ڈر کی سمجھا دنا ہے۔ ہے بھائی! مکہ سے تو تو میرے ہتھ کی رٹ لگا رہا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ تو لوک میں مجھے اتنا بلوان، دھوان اور پوجیت دیکھ کر ہر دیہ میں جلتا ہے، اور من میں بغض رکھتا ہے۔ ہے بھائی و بھینش! تو سجن کے روپ میں دُر جن ہے۔ سو جس پر کار نکل تیر پر مل کی بوتلیں نہیں ٹھہرتی، اسی پر کار دُر جنوں (بڑے لوگوں کی) کی دوستی کبھی پا ہوا نہیں ہوتی۔ جیسے شرت کال میں سیکھوں کی گر جتا کرنے اور ہڈے سے کیچر نہیں ہوتی، اسی پر کار دُر جنوں کی مترتا ہو کر رہتی ہے۔ جس پر کار بھونرا پھولوں پر رس کی خواہش سے بیٹھا ہے، مگر وہاں سے رس نہیں پاتا، اسی پر کار دُر جنوں کی مترتا نیرس ہوتی ہے۔ ہے بھائی! اگر تو بھائی نہ ہوتا تو آج تجھے پران ڈنڈ دیا جاتا، تیری زبان نکال لی جاتی۔ دھکا رہے تھے پر، دھکا رہے تیرے دیش درود پر۔ ہے شٹھ! تو اسی سے یہاں سے چلا جا اور پھر کبھی منہ نہ دکھانا۔

بڑے بھائی کے اس پر کار دھکا رہے جانے پر و بھینش کے غصے کی انتہا نہ رہی، وہ گدہا تھیں

لے کر اپنے چار منتریوں سمیت اٹھا اور راون کے پرقتی بولا ہے بھائی تم میرے بڑے بھائی ہو۔ جو مر گئی ہو کہو، اس کو بہداشت کرنا میرا فرض ہے۔ میں جاتا ہوں اور تمہاری آگیا کے انوسار پھر کبھی صف نہ دکھاؤں گا۔ مگر اتنا کہے جاتا ہوں کہ میری نیک صلاح کو تم نے نہیں مانا، اس میں تیرا کوئی دوش نہیں، کیونکہ سال سے مجبور ہوا تو نیکی اور بدی میں تیز نہیں کر سکتا۔ ہے راجن ! میٹھا بولنے والے بہت ہیں، مگر سچا کہنے والے بہت کم ملتے ہیں۔ موت کے صف میں جلتے ہوئے بچانے کے لئے ہی میں نے تجھے یہ وحین کہے ہیں۔ سو تم معاف کرنا۔ پر ماما تمہارا بھلا کرے۔ اور تمہیں فہم و فراست عطا کرے ۶

دبیشن کا شری رام کے ساتھ ملنا۔

راون سے دھکا را ہوا دبیشن اپنے چاروں منتریوں سمیت راج دربار سے باہر نکلا اور دیوان پر بیٹھ کر بڑے سمندر کو پار کر کے شری رام کی چھاؤنی میں آیا۔ سمندر کے سامنے پہلی اس بے شمار سینا کو دیکھ کر، چاروں دشاؤں کو روشن کرتا ہوا وہ راکشش سگر پو سے بولا۔ ہے راجن ! لٹکا کرش کا میں چھوٹا بھائی ہوں۔ میرا نام دبیشن ہے۔ جنگ نڈنی راکششیوں کے دوش میں پڑی ہوئی بڑے بڑے دن بسر کر رہی ہے۔ میں نے اپنے بھائی کو بہت سمجھایا مگر ہم کے دانتوں تلے آیا ہوا وہ میرا کہنا نہیں مانتا۔ ہے راجن ! میری نیک صلاح کو ٹھکرا کر اس نے مجھے لٹکا سے نکال دیا ہے۔ سو اب میں اپنی استری پتر وغیرہ پر پوار کو چھوڑ کر شری رام کی شرن میں آیا ہوں۔ آپ ان کو میرے آنے کی اطلاع دیجئے۔ دبیشن کے ایسا کہنے پر سگر پو دوڑ کر راگھو کے پاس آیا اور بولا۔ ہے دشر تھ نندن ! راون کا چھوٹا بھائی دبیشن اپنے چاروں منتریوں سمیت آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ سو جیسی آپ کی آگیا ہو، ویسی بات کریں۔ یہ سن کر راگھو بولے۔ ہے دید ! تم سب کے بھروسے پر ہی میں اتنے بڑے فائدہ کے لئے تیار ہوا ہوں، سو تم اس بارے میں اپنی رائے دو کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ اس پر سگر پو مانتہ جوڑ کر بولا۔ ہے مہا باہو ! آپ خود سب کچھ جانتے ہیں، بیجا چاہیں کریں۔ مگر میں تو دشمن پر دشاؤں کرنا مناسب نہیں سمجھتا، ایسا نہ ہو کہ پہلے تو یہ راکشش دشاؤں جالے اور بعد میں نقصان پہنچائے۔ ہے نا کہ ! یہ راکشش لوگ شور ویر، مایاوی، کپٹی اور مکار ہوتے ہیں اور یہ تو راون کا سگا بھائی ہے اور میرے نزدیک کسی پرکار بھی قابل یقین نہیں ہے۔ سگر پو کے ایسا کہنے پر خاص خاص بانروں نے اپنی رائے دی۔ جب سب اپنے اپنے خیال کا اظہار کر چکے تو پون پتر بولے۔ ہے راگھو ! دوسرے کے من کی بات جاننا مشکل ہے۔ مگر عقل مند انسان چہرے سے ہر

اور گفتگو سے دوسرے کے سن کی بات کو جان لیتا ہے۔ ہے نا تھا! اگر یہ خاص خاص بازوؤں نے اس کھمش پر شک کا اظہار کیا ہے، مگر اس کے بولنے سے کوئی بھی شک کا عنصر پر گٹ نہیں ہوتا۔ اس کے منہ پر بھی غشی کو دیکھا جاسکتا ہے جو کچی اور دھوکے باز کے منہ پر نہیں ہوتی۔ اس کا رن مجھے تو پورا دشواں ہے کہ وہ بعض من کا بُرا نہیں۔ وہ بعض آپ کو دھرم سچہ پر اور راون کو پاپا سچہ پر دیکھ کر آپ کے پاس آئی ہے اور آپ نے بالی جیسے پر اگر نی کا ودھ کیا ہے، اسی کارن اس نے آپ کی شرن لی ہے۔

شری رام چندر جی کا دبھشن کو سویکار کرنا!

سب بازوؤں کے دھارن کر سچ کے سموہ رام چندر جی بولے۔ ہے شور و پرو! جو کچھ ہنومان نے کہا ہے، وہ بکٹی سنگت ہے۔ شاستروں کے پڑھے بنا، بورھموں کی سیوا کئے بنا، ایسے بگیم اور ارتھ سے بھرے وچن نہیں کہے جاسکتے۔ دیکھو! راجاؤں کے دودھن ہو کرتے ہیں۔ ایک تو ان کے گپاتی ولے یعنی کل کے آدمی اور دوسرے ان کی راجیہ سیواؤں پر راجیہ کرنے ولے یعنی ان کے پڑوسی راجے۔ یہ دونوں اس پر اس وقت حملہ کیا کرتے ہیں، جب راجہ کسی عیب میں پھنسا ہوا ہو یا کسی شکل میں گرفتار ہو۔ سو دبھشن اپنے بھائی کو مصیبت میں دیکھ کر ہاری شرن میں آیا ہے۔ سو اسے سویکار کرنا چاہیے۔ دیکھو کنورشی کے تیریم رشی کنڈو نے کہا ہے کہ اگر دشمن بھی آوے تو نرمی سے دونوں ہاتھ جوڑ کر اس کا سواگت کرے۔ شرناگت دشمن کو بھی شرن دیوے چاہے اس معاملے میں اپنی جان کا خوف بھی کیوں نہ ہو۔ شرناگت کو شرن نہ دینا اور اس کی رکشانہ کرنا ہمارا پاپ ہے۔ ہے ویر! "میں تیرا ہوں" ایسا کہہ کر جو تیری شرن آتا ہے، میں اسے جان کی امان دیتا ہوں۔ پران دے کر بھی اسے قبول کرتا ہوں، یہ میرا اصول ہے، درست ہے۔ سو بے سگریو! دبھشن میری شرن آیا ہے، میں اسے شرن دیتا ہوں۔ تو شگر اسے لے آ۔ اب شری رام سے جان کی امان پایا ہوا دبھشن سگریو کے ساتھ آکر رام کے چروں میں گر پڑا۔ اور پھر ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے ایو دھیانا تھ! میں راون کا چھوٹا بھائی ہوں۔ آپ سننا رکو شرن دینے ولے ہیں، یہی جان کر آپ کے چروں میں آیا ہوں۔ آپ کے بھروسے پہ میں نے لٹکا کو، مینروں اور اپنی استری پتروں کو چھوڑ دیا ہے۔ ہے سبکتوں کے رکھولے! میرا جیون، سکھ اور راجیہ آپ کے آدھین ہے۔ اس دکھی حالت سے مجھے لکا لو۔ ہے راکھو! میرا یہ جیون آپ کے سپرد ہے۔

دنیتا سے کہے ہوئے ان وچنوں کو سن کر شری رام نے اسے جان کی امان دی اور پھر پریم سے گلے لگا کر بولے، ہے راکھش! میں نے نہیں سویکار کیا۔ اب تم لٹکا کا سب سا چار مجھے سناؤ۔

شری رام چندر کی آگیا پاکر وہ رکشش بولا۔ ہے نہ ناتھ! پر ہلکے ور سے راون کا بل ناقابل بیان ہو گیا ہے۔ اُسے دیوتا، دائو، گندرو، ناگ، کوئی بھی نہیں مار سکتا۔ راون کا چھوٹا بھائی کینہہ کرن سور یہ کے سان تجبوی، بڑے بل ولے اور پر اگرتی ہیں۔ وہ یدھ میں اندر کو بھی جیتنے کی طاقت رکھتا ہے، ہے راگھو! سینا پتی پر بہت بلوان اور عظیم قوت کا مالک ہے۔ کیلاش پر بہت پر گھو ریدھ سے اُس نے سنی بھدر کو ہرایا تھا، اور راون کے بڑے پتر میگھ ناتھ کے بل کو تلنے کی طاقت گھس میں ہے۔ وہ اندر جیت گھور سنگرام میں غائب ہو کر رکششی مایا سے دشمنوں کو برباد کرتا ہے میگھ ناتھ کے ساتھی جویدھ میں ماہر ہیں اُس کے سینا پتی ہیں۔ رکششوں کا نام اکپن اور مہاپار شو ہے۔

دھیشن کے مکھ سے راون کے بل کو سن کر شری رام چندر جی بولے۔ ہے دھیشن! راون کی جو طاقت تم نے بیان کی ہے میں اُسے خوب اچھی طرح جانتا ہوں۔ اب میں پرنگیا کرتا ہوں کہ پتروں سمیت راون کا وہہ کر کے تجھے لنگا کا راجہ بناؤں گا۔ یہ میری اہل پرنگیا ہے۔ وہ دُشٹ جس نے میری پر یہ کاہن کیا ہر بیشک پاتال میں چلا جائے، زمین کی تہوں میں چھپ جائے مگر بچ نہیں سکتا، چاہے اندر اور برہما کے پاس ہی کیوں نہ چلا جائے۔ وہ میرے دکرال بانوں سے مرا ہوا ہی اب سمجھنا چاہیئے۔

شری رام کے اس پرکار پرنگیا کرنے پر دھیشن اُن کے چہن چھو کر بولے۔ ہے ناتھ! راون کو مارنے رکششی سینا کو برباد کرنے اور لنگا کو تباہ کرنے میں آپ کی پوری پوری سہا ئا کریں گا، یہ آپ کے سامنے پرنگیا کرتا ہوں۔ چاہے سر چلا جائے مگر میں اپنی پرنگیا پوری کر کے رہوں گا۔ دھیشن کے ایسا کہنے پر شری رام چندر جی بولے دھیشن سے۔ ہے دیر! سمندر سے بل لاؤ، اور راون کے چھوٹے بھائی کو ابھی راج ناگ کر دو، اور ساری سبنا میں اعلان کر دو کہ لنگا کا راجہ آج سے دھیشن ہوا۔

تب ستر اندن لکشمین نے سب بانروں کے درمیان دھیشن کا راج تلک کیا، جس سے دھیشن بے حد خوش ہو کر پوان پن سے شری رام کی امداد میں لگ گیا ۛ

سمندر پر بل باندھنا

اب لنگادھ سمندر کو پار کرنے کے لئے سگریو نے تل اور نیل کو آگیا دی کہ ہے چتور بانرو! عمارت سادی میں تمہارے مقابلے میں آج سنہار بھر میں کوئی نہیں ہے۔ تم دشتو کر یا کی طرح بل اور بدی میں بے مثال ہو۔ اس سمندر پر بل باندھ کر بانر سینا کو پار کرو۔ تب سگریو کی آگیا پاکر کروڑوں بانر گھنے جنگلوں میں شری رام کی جے جے کار کرتے ہوئے چلے گئے، اور پر بتوں سے برکھشوں کو اکھاڑ اکھاڑ کر سمندر کے

کنارے لانے لگے۔ پر بہت قدان بانروں نے دھوا، بانس، ارجن، کرنی سار، آم، جامن اور اشوک وغیرہ برکھٹوں سے سمندر تک کو بھر دیا۔ جڑوں سمیت اور بنا جڑوں کے برکھٹوں کو اندر دھومہ کی طرح اٹھا اٹھا کر لاتے ہوئے وہ بانر گھور گرجا کرنے لگے۔ ہاتھیوں کے سان بڑی بڑی چٹانوں کو اکھاڑ کر ان بانروں نے سمندر کے کنارے ایک نیا بہت کھڑا کر دیا۔ تب بڑے بڑے پتھروں کو گرلانے سے سمندر اچھلنے اور شور کرنے لگا۔ چاروں طرف سے برکھٹوں اور پتھروں کو گرلانے سے وہ ساگر بے حد بھرا اٹھا۔ لاکھوں بانر برکھٹوں اور پتھروں کو اٹھا کر ساگر کے کنارے لاتے تھے۔ لاکھوں ہی برکھٹوں کو اکھاڑتے تھے۔ لاکھوں ہی برکھٹوں کو گراتے تھے اور لاکھوں ہی پتھروں کو کھودنے میں لگے ہوئے تھے۔ دشتو کرایا کے سان بل والے تل اور نیل بل کو باندھتے جاتے تھے۔

وہ ایک بڑا سمندر منظر تھا، جسے دیکھنے کے لئے آکاش چاری گندھروا اور بیدہ لوگ بڑی حیرانی سے دیانوں پر بیٹھے دیکھ رہے تھے۔ ان آتما ہی اور نہ ٹھکنے والے بانروں نے پہلے دن چودہ یوجن لمبا پل بنایا۔ اور دوسرے دن اکیس یوجن، تیسرے دن تیس یوجن اور اسی پر کام کرتے ہوئے چوتھے دن ہی دنوں میں سمندر پر سو یوجن مضبوط پل بنا دیا۔ اس پر کار پل اور نیل کے ذریعہ بنایا سو یوجن لمبا اور دس یوجن چوڑا پل ایسے شو بھا دینے لگا جیسے نیلے آکاش میں دیوتہ شو بھا دیتا ہے۔ اس قابل القوت حیرت انگیز اور رنگے کھڑے کر دینے والے پل کو دیکھ کر آکاش سے گندھروا اور دیوتاؤں نے ٹھٹھکیں بھرا دیں۔ وہ وشنو، سہا دنا اور صاف پل ایسے شو بھا دیتا تھا، جیسے دو شیرہ کے بالوں میں چلی انگ کی خالی جگہ میں سمندر کی لال رکھا۔

پل کے بندھ جانے پر رام مہنومان کی پیٹھ پر اور لکشمین انگد کی پیٹھ پر سوار ہو کر سینا کے آگے آگے چلے۔ ان کے پیچھے وہ کروڑوں بانروں کی سینا تھتی، کھوئی، پھاندتی اور اچھلتی ہوئی چلی۔ اس پر کار وہ بانر سینا تل نیل کے ذریعہ بنائی گئی پل یوجن سے چوتھے دنوں میں سمندر کے اس پار دشمن دشمن پہنچ گئی۔ وہاں بے حد بھی ندیوں والے پانی اور پھلوں والے مقام پر شری رام نے اپنا خیمہ نصب کیا۔

شری رام چندر جی کے اس حیرت انگیز کام کو دیکھ دیوتا لوگ بیدھوں اور چاروں سمیت ان کی اپنی کرتے لگے کہ ہے پر ہتھی پتی اس روئے زمین پر تیرا پر چم لہرائے ہے تاکہ اچھال تک اس بھومندل کی پالت کر، اور رادن کاودھ کر کے پاتاں میں جاتی ہوئی پر ہتھی کو از سیر نو تجھ دیکر

شک اور سارن کا رام کی سینا میں آنا۔

اگادھ سمندر پر دس یوجن چوڑا اور سو یوجن لمبا پل باندھ کر جب شری رام پار ہوئے تو راون کے من میں بڑی جنتا ہوئی۔ تب اُس نے اپنے شک اور سارن نام کے دو منتر یوں سے کہا۔ ہے چوڑا آتاؤ! رام نے اگادھ سمندر پر حیرت انگیز پل باندھ لیا ہے اور وہ خوف جو لنکا سے دور تھا اب اُس کے نزدیک آگیا ہے۔ سو تم دونوں بانروں کی شکل میں رام کی سینا میں جاؤ اور سینکوں کی تعداد اُن میں خاص خاص بانروں کے نام، اور اُن کی سنگ شکنی کا پتہ لگاؤ۔

تب راون سے آگیا پاکر وہ دونوں منتری جو بڑے ہی متکار اور مایاوی تھے، بانروں کے ہمیش میں رام کی سینا میں داخل ہوئے۔ سینا میں گھومتے ہوئے اُن دونوں کو دھیش نے پہچان لیا، اور پکڑ کر شری رام کے سامنے پیش کیا، اور کہا کہ ہے راجن! یہ دونوں راون کے منتری شک اور سارن ہیں۔ یہ لنکا سے یہاں آئے ہیں اور ہمارے غمے میں پکڑے گئے ہیں۔

دھیش کے اس پرکار کہنے پر وہ دونوں گپت چر (جاسوس) مقرر تھے کانپتے ہوئے جیون و نراش ہو کر بولے۔ ہے راجن! لنکا پتی راون سے بھیجے ہوئے ہم آپ کی شکنی دیکھنے آئے ہیں۔ اُن کے اس چل رہت جواب کو سن کر تینوں لوگوں کے سوانی شری رام ہنس کر بولے۔ ہے منتر پو! اگر تم نے ہماری شکنی دیکھ لی ہے تو جاؤ اور اگر کچھ اور دیکھنی ہے تو بلا خوف ہو کر دیکھو۔ تم ڈرو مت۔ شتر ہین دوت پر آریوں کا ہاتھ نہیں اٹھے گا۔ ہے شک! دھیش کے منہ سے سنا ہے کہ تم بڑی عقل کے مالک ہو۔ سو لنکا جا کر اپنے راجہ سے کہنا کہ جس بل کے پھر دس پر تم نے میری سینا کو ہرا ہے وہ بل اب اپنے بھائی بندھوں کے ساتھ رن میں دکھا۔ رے بیچ! کل سور یہ آئے ہوئے ہی تو میرے بانوں سے راکششوں کو مڑتا، لنکا کے کوٹ کنگوروں کو گرتا، ڈیوڈیوں، اور ساری لنکا کو دھول میں ملتا دیکھ گیا۔ دیا کے سمندر شری رام چندر جی سے یہ سندیش لیکر وہ راکشش ”جے ہو“ ایسا کہہ کر دہاں سے چلے گئے۔ وہ لنکا میں پہنچ کر راکشش اندر راون سے بولے۔ ہے اتھ! بانر سینا میں داخل ہوتے ہی دھیش نے ہمیں ہاندہ لیا۔ اور پران لینے کے لئے رام کے سامنے پیش کر دیا۔ پر تو اُس بڑے بیچ والے راکھو نے ہمیں شتر ہین دوت جان کر چھوڑ دیا۔ ہے راجن! بانروں اور ریکھوں کے وزن کرنے کی ہمارے میں طاقت نہیں ہے۔ وہ تو کروڑھ سے جل رہے ہیں، نہ کسی کی سنتے ہیں اور نہ ہی اُن سے کچھ پوچھا جاسکتا ہے۔ اُن کے سجاؤ بڑے گرم ہیں ورا دھ، کیندھ اور کھر دوشن و مار تیج کا مارنے والا وہ آریہ سمندر پر پل باندھ کر آچکا ہے اور کل

سور یہ اُدے ہوئے پر تری لٹکا کو بر باد کرنے کا سندش بھیجتا ہے، اس جی تیری اچھا ہو سو کر۔
 ٹٹک اور سارن کے ان وچوں کو سن کر راون کے نیر لال ہو گئے۔ اور وہ پر تھوڑی کو پاؤں
 سے ٹٹکرا کر بولا۔ ہے چتور منتر یو! میں سیتا کو کبھی نہ لوٹاؤں گا۔ چاہے سارے دیوتا، گند مرو،
 بکیش اور نیشیہ بھی مل کر حملہ کریں۔ میرے سانپ کے سان ڈسے والے تیر رام کی سینا کا خون پین
 گے پیچھے جانو۔ اس کے بعد کردھ سے ہوئے راکشش راج نے اپنے چتور، ولیہ اور بلند ہمت
 گیت چروں کو بلا کر آگیا دی کہ اپنے بل پر اگر م سے رام کی سینا ٹٹکی کا پتہ لگاؤ۔ تب وہ معنوی
 بکیش میں رام کی سینا میں گئے۔ وہاں جا کر انھوں نے رام، لکشمین، سگر یو اور بکیش کو دیکھا نہیں
 دیکھ کر پھر وہ گیت روپ سے ادھر ادھر گھومنے لگے۔ سب بعید جان کر وہ واپسی لٹکا پہنچ کر لٹکاتی
 راون سے بولے۔ ہے راکشش راج! رام نے شوہل نامک پر بت پرانی چھاؤنی ڈالی ہے۔ ان
 میں جامہ بان ریچھ راج بڑا ہی طاقت والا ہے۔ اور ہنومان کے بل کو تو آپ جانتے ہی ہیں۔ انہوں
 میں وہ بڑا تجبوی لٹکا کو بر باد کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ ان کے علاوہ سونکھ، ڈرکھ، ویک
 دوش یہ تین بانروں میں خاص ہیں، اور ساکھشات اسم کے اوتار ہیں۔ بل اور نیل اس بڑی سینا کے
 سوانی ہیں۔ جنہوں نے سمندر پر پل باندھا ہے۔ بالی کا پتر انگد اپنے تپا کے سان بلوان، تجبوی، اور
 سمرکت ہے۔ ان کے علاوہ ہزاروں بانرہ ہیں جو اپنی قوت بنا بازو سے پہاڑوں کو اٹھا لینے کی طاقت
 رکھتے ہیں۔ ان کے ساتھ کردڑوں بانرہ سینا ہے جو چاروں طرف سے لٹکا کو گھیرے بیٹھی ہے۔ اسی
 قیامت خیز فوج میں دشرکت کے پتر رام اور لکشمین سور یہ اور چند رام کے سان روٹنی کا مینار بنے
 ہوئے ہیں۔ پر اگر م میں ان کے سان دوسر کوئی انسان نہیں ہے۔ انہوں نے جن استمان کو
 بر باد کر کے اپنے بل کو دکھایا ہے :

۔۔۔۔۔

راون کا سیتا کے پاس رام و لکشمین کا نقلی لٹکا ہوا سر لے کر جانا۔

گیت چروں سے بانرہ سینا کا تمام حال سن کر راون نے ان کو دواغ کیا، اور پھر محل میں جا کر
 مایادی "وہیو جو ہیا نامک راکشش سے بولا کہ ہے کار یہ کشل اجلدی جا کر رام اور لکشمین کے ایائے
 سر بنانا۔ آج ہم ان سروں سے سیتا کو پھلیں گے۔ تب راون کی آگیا سے اس چتور کار گیر نے خون سے
 لٹکا پتہ لیے سر بنائے جو ٹٹک رام اور لکشمین کی شکل سے ملتے جلتے تھے۔ ان ایائے سروں کو لے کر
 سورکھ راون من میں بے حد خوش ہوا اور سیتا کو موہنے کے لئے اشوک بائیکا کی جانب چلا۔ بان کی نوک

پورے کئے بناوٹی سرور سمیت وہ ظالم راون سیتل کے پاس جا کر بولا ہے کلیانی! تجھے میں نے بہت سمجایا مگر تو رام کے بیرو سے میرا پان کرتی رہی۔ سو آج تیرا وہ آسرا نشٹ ہو گیا اور رام اپنے چھوٹے سمیت بڑھ بھونی میں مارا گیا۔ ہے مگر کئے! اپنے پتی کے مرنے کا سا چارسن، میرے مارنے کے لئے وہ ابھیسانی راگھو سگر کو ساتھ لے کر لڑکا پر چڑھ آیا تھا۔ اس کی سینا سندر تھ پر ٹنگی ہوئی تھی۔ اُس سے میرا سینا پتی پر بہت بھینکر کھشش سینا کو لے کر رام پر حملہ آور ہوا۔ وکراں نشا چروں نے لوسہ کے ڈنڈوں، شولوں اور برچھوں سے ساری بانر سینا کو مار ڈالا۔ جو رات ہونے سے کچھ نہ دیکھ سکتی تھی۔ تب دوڑتے ہوئے، روتے اور کرپتے ہوئے بانروں کے سروں کو روندتے ہوئے، رام کھشش کے وہ نزدیک گیا اور روتے ہوئے تیرے پتی اور دیور، دونوں کے سر کاٹ لایا۔ اُن کے ساتھ وکھشش بھی مارا گیا ہے سونتی! تیری پراپتی کے لئے بانر سینا کا اتنا رکت پات (خون خرابہ) ہوا، سو تو اب اسی لکھ کو چھوڑ اور میری مہارانی بننا منظور کر۔ اتنا کہہ کر اُس جھوٹے، مایاوی، بڑے ظالم راگھو نے اُن مایا سے سروں کو سینا کے سامنے رکھ دیا۔

مایا سے سروں کو دیکھ کر سیتا کا دلاپ کرنا۔

سیتا نے اُن سروں کو دیکھا جو لکھ، نیر، رنگ، بال اور چوڑا مہنی سمیت پتی اور دیور کے نشانوں سے ملتے تھے۔ اُن کو پہچان کر اُس کے ڈکھ کی کوئی تھانہ نہ رہی۔ وہ گنج کے سان کڑا لاتی ہوئی بولی۔ ہا! آج کلکئی کی ماتا پوری ہوئی۔ ہے راگھو گل کو مارنے والی سانہن! ہے گل نندن مارا گیا۔ ہا! تو نے گل کو نشٹ کر دیا۔ اس پر کارولاپ کرتی ہوئی وہ شوکشیٹی کا پتی ہوئی کٹے ہوئے کیلے کے سان پر تھوی پر گر پڑی۔ جب کچھ دیر بعد اُسے ہوش آیا تو وہ سروں کے پاس بیٹھ کر پھر رونے لگی۔ ہا! آج میں کہیں کی نہ رہی۔ ہے میرے ہر دیر کے سوانی! آج میں دھوا ہوئی ہوئی تیری ایسی بُری حالت کو دیکھتی ہوں۔ پر تو آج نہ جانے مجھ سے کیوں روکھ گئے ہو۔ ہے ناگھ! میں آپ کے سامنے بیٹھی ہوں، ذرا میری جانب دیکھو۔ ہے میرے پران پیارے! آج نہ تم میری جانب دیکھتے ہو، اور نہ ہی بولتے ہو، کہو تو سہی، اس داسی سے کیا اپرا دھ ہو گیا ہے؟ ہے راگھو! لکھ کو چھوڑتے سے تم نے پر تگیا کی تھی کہ میں تیرے ساتھ گھوموں گا۔ آج اُس پر تگیا کو سمرن کرو۔ ہے پتی پر تگیا والے! ہے درڑورتی! مجھے جھوڑ کر تو کس طرح اکیلا سو رگ کو گیا ہے؟ ہائے پتروں اور مہو کی راہ دیکھنے والی کو شلیائے گی تو کیا ہے گی۔ اُسے کون دھیرج دے گا۔ کون اُس کے آنسو پونچھے گا؟ ہائے مجھ انداز یہ کے لئے وہ پتی پر تگیا

سمندر پار کر کے گوش پد میں مار گیا۔ ہے ہر دیہ کے سوامی آج میں ہی اس آریہ شریٹھ کی موت کا کارن بن گئی۔ ہے ودھاتا اِس کارن مجھ بد نصیب کو تم نے جنم دیا تھا؟ ہے ادھم دُشٹ راون اپنی تلوار سے میرا بھی سر کاٹا اور مجھے بھی وہاں پہونچا، جہاں میرا جیون آدھا رہ گیا ہے۔ ہے رکشش اندر میں پتی کے پیچھے چلوں گی، تو اپنی تلوار سے جلدی میرے ٹکڑے ٹکڑے کر۔ اب میں ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہنا چاہتی اس پر کار جب دکھ کی ماری جنگ نندنی ولاپ کر رہی تھی اُسی سے ایک رکشش نے ذکر کہا کہ ہر پریقوی ناعہ! سینا پتی پر ہست ایک ضروری سلسلے میں آپ کے درشن کرنا چاہتا ہے۔ تب اُس رکشش کے ایسا کہنے پر مایاوی راون وہاں سے چلا گیا اور اُس کے جلتے ہی وہ دونوں سر بھی اپنے آپ وہاں سے غائب ہو گئے۔

سُر مارا رشتی کا سیتا کو دھیرج دینا۔

راون کے چلے جلتے پر سینا پتی کے شوک میں ایسے بے ہوش ہو کر گر پڑی جیسے بجلی گرنے سے برکش کر جاتا ہے۔ تب رکشش کی استری جو بڑی رحم دل اور سیتا کو ہر دیہ سے پریم کرتی تھی، وہاں آئی اور اُس سے بولی۔ ہے پیاری! راون نے جو کچھ تم سے کہا ہے سر سے پاؤں تک جھوٹا ہے۔ بہتا رہے پتی اور دیور نہ تو مارے گئے ہیں اور نہ مارے جاسکتے ہیں۔ ہے جا بھئی! ہمیں چلنے کے لئے راون نے یہ دو بناوٹی سر بنائے تھے۔ جو اُس کے جاتے ہی اپنے آپ غائب ہو گئے۔ ہے سیتے! یہ کیوں رکشش یا مایا سوتو شوک کو چھوڑ کر دھیرج دھر۔ ہے مقلی! سدا ہو شیار رہنے والے راگھو نند میں مارے نہیں جاسکتے۔ راون جس سے یہاں سے گھبرا کر نکلا تھا میں اُسی سے سمجھ گئی تھی کہ لٹکا پر بازوؤں کا خوف آن پہونچا ہے۔ اب تیرے بُرے دن دور ہوئے کیونکہ سمندر کو پار کر کے تیرا پتی قیامت کے بادلوں کی طرح لٹکا کر گرج رہا ہے، اور تھوڑے ہی دنوں میں رکششوں سمیت راون کا مرنا سننے کی۔ جلدی ہی شری رام تیرے بالوں کو، جو دھول سے بھرے پڑے ہیں اُکڑ اپنے ہتھوں سے سنواریں گے۔ ہے جنگ نندنی! کان ٹھاکرُن، اُن رکششوں کے گر جتنے کی آواز یہاں تک سنائی دے رہی ہے جو ہتھوں، گھوڑوں اور ہتھوں پر سوار ہو کر یہ کہنے کو جا رہے ہیں۔ اُسی سے تو سمجھ لے کہ اگر راگھو مارا گیا ہوتا، انر سینا نشٹ ہو گئی ہوتی تو یہ رکشش سینا پد کے لئے کیوں تیار ہوتی؟ ہے سیتے! یہ تمام رکشش راگھو کے سامنے جلتے ہی لیے مارے جائیں گے، جیسے پتنگے دیپ پر گر کر مر جاتے ہیں، اور تو تھوڑے ہی دنوں میں پور ناشی کے چند رما کے سماں اپنے پتی کے درشن کرے گی۔

بانر سینا کا لٹکا کو گھیر لیا، اور انگد کا دُوت بن کر راؤن کے دربار میں جانا!
 جب سمندر کے کنارے بانروں کی بھاری فوج پہنچ گئی تو لٹکا کے حالات جاننے کے لئے سگریو
 ویشن اور کھٹن سمیت شری رام چندر جی سوبیل پر بت پر چڑھ گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے لٹکا کے
 بازاروں، کوچوں، اونچے اونچے بھونوں، قلعوں، ندی نالوں، بنوں اور بانگوں کو دیکھا۔ رات بھر
 اس بریت پر فہم کر صبح سویرے وہ میدان میں اترے، اور بے شمار بانر سینا کو لے کر لٹکا کے کوشکے
 نزدیکی پہنچ گئے۔ وہاں پر پہنچ کر انہوں نے ناقابل شکست مورچے بنائے۔ سب سے پہلے لٹکا
 کے اتری دروازے پر جو پریت کے سامان اونچا تھا، کھٹن سمیت شری رام چندر جی وشن ہاتھ میں
 لے کر کھڑے ہوئے۔ کیونکہ وہ دروازہ راؤن نے گھیرا تھا اور ادھر ہی سب سے زیادہ خطرہ تھا، پوربی
 دروازے پر بڑے بڑے سینا پتی پر کرنی تل نیل میند اور دویدی کھڑے ہوئے جو طاقت میں اتقاہ،
 اور ایک عظیم قوت کے مالک تھے۔ دھٹنی دروازے پر بالی کا بلوان پتر انگد بمیم آکا رشتہ اور سورہ
 کے سامان تجبوی گج اور گواکش دو گے نام کے بانر سینا پتی کھڑے ہوئے اور کھمبی دروازے کو ہوان
 پر جگہ، ترس وغیرہ بانر راج روک کر کھڑے ہو گئے اور ان سب کے درمیان ایک مضبوط مورچہ
 بنا کر بانروں کا راجہ سگریو کھڑا ہو گیا، علاوہ اس کے چامہوان اور سوشین یہ دونوں بڑی سینا کے
 ساتھ سگریو اور راگھو کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

اس پر تیار شری رام چندر جی نے چاروں طرف سے لٹکا کو گھیر لیا اور پھر اپنے منتر یوں اور وشن
 کے ساتھ دھار کر کے انگد کو گھیرا دی کہ ہے ہانی ستا! تو ج اور بل میں پتا کے سامان ہے، بڑا دُور اندیش
 اور بولنے میں ہوشیار ہے۔ سو میری طرف سے راؤن کو جا کر کہہ دے کہ ہے انسانوں میں پنج! جس بل
 کے بھروسے پر تو مجھ کو دھوکہ دے کر ایکانت میں سینا کو ہر لایا ہے وہ بل اب دکھلا۔ ہے دشت!
 جانکی کو لے کر اگر تو سمجھ میں تنکا اور گیلے میں آسچل ڈال کر میرے پاؤں نہیں پڑتا تو کل میرے تیز بانوں
 سے سارا سنسار رگخششوں سے خالی ہو جائے گا۔ ہے ادھم! دھرم تیک سے گر کر تو ایک چمن بھی
 راجہ نہیں کر سکتا۔ یہ میں تیرے کلیان کے لئے کہتا ہوں۔ اپنا لوک اور پر لوک سدھار لے۔

پنج جج شری رام چندر جی کی آگیا پا کر جلدی ہی ہائی پتر انگد وہاں پہنچا، جہاں شراب کے
 فتنے میں چور راؤن بیٹھا تھا۔ تب راؤن کو دیکھ کر چلتے ہوئے پنج والا انگد بولا۔ میں بالی کا پتر ہوں انگد
 میرا نام ہے۔ ہے راؤن! اہلیا کو تارنے ولے، اور کھر وہن کو مارنے والے راگھو نے مجھے تیرے
 پاس دُوت بنا کر بھیجا ہے۔ سو تو ان کے سندیش کو من! راگھو نے کہا ہے کہ ہے انسانوں میں پنج! اتر پو

کی طرح گھر میں کیوں بیٹھا ہے؟ اب پردہ میں اترے اور پریشوں کی طرح اپنا وہ بل دکھا جس کے بھروسے پر تم نے سیتا کا ہرن کیا ہے۔ ہے دشمن! اگر آج ہی جاگتی کوئے کر ٹو میرے پاؤں نہ پڑا، تو کل صبح منتر لوں اور پتروں سمیت کہیں ہم لوگ پہونچا دوں گا، تو دیوتاؤں اور رشیوں، مینوں کا بیانیہ دشمن ہے۔ سو تجھ کو مارنے اور ان کا اُدھار کرنے کے لئے میں آ پہونچا ہوں، اس راجیہ لٹکا کے ایشوریہ کو ٹوٹھوڑی دیر اور بھوگ لے۔ کیونکہ تیرے اتھان پر میں نے وہ بھین گوتخت پر بٹھا دیا ہے۔

انگد کے کچھ سے ان کڑے وچنوں کو سن کر رودھ ہوا راون اپنے منتر لوں سے بولا کہ ہے ویر راکششو! اس ڈیسٹھ ہانڈ کو پکڑ کر مار ڈالو۔ اس نے میرے سامنے جو بکواس کیا ہے، اس کا جلدی اسے ڈنڈ دو۔ تب راون کی آگیا پاکر چار طاقتور منتر لوں نے اُسے پکڑ لیا۔ اور لوہے کے ڈنڈوں سے اُس پر حملہ آور ہوئے۔ اس پر رودھ ہوئے ہوئے شیر کے سان انگد ان چاروں کو پکڑ کر اچھلا اور برہت کے سان ایک ادبھی اٹاری پر چڑھ گیا۔ انگد کے اچھلنے سے وہ نیچے گر کر گماں ہو گئے۔ اس پر کاران رکششوں نے اپنا ہل لے کر انگد میگھ کے سان گر جتا ہوا آکاش بارگ سے شری رام چندر جی کے پاس آ پہونچا۔

یڈھ کی ابتدا۔

انگد کے چلے جانے پر گیتا چروں نے راون کو کہا کہ ہے راجن! لٹکا کو چاروں طرف سے بازروں نے گھیر لیا ہے۔ سو شیکری جیا اُپائے ہو کرو۔

تب غصے اور خوف کے بلے جھنے تاثرات کے تحت راون اپنے پہاڑ کی طرح کے اونچے محل پر چڑھ کر بازروں کی فوج کو دیکھنے لگا۔ اُس نے چاروں طرف سے لٹکا کو گھیرے دیکھا۔ کروڑوں کی تعداد میں بازر سینا کو اُس نے سمندر کی شکل میں اپنی لٹکا کے چاروں طرف دیکھا۔

ادھر شری رام چندر جی بھی دھو جاؤں، پتا کاؤں اور سورن مکشوں سے سچی لٹکا کو دیکھ کر سن ہی من سبتا کو یاد کرنے لگے۔ کہ اسی رکششی پوری میں میری پیاری دینوں کی طرح دلاپ کر رہی ہے۔ اس پر کارن میں اپنی پر یہ کاسن کر کے وہ بولے۔ ہے ویر! اپنی راون کے مارنے کا ہے انگد! اب تم اپنے بل سے لٹکا کو برباد کرو۔ ان ادبھی ادبھی پتا کاؤں کو زمین میں گرادو۔ اور رکششی سینا کو دھ کر اُسے راون کو لٹک کر دو۔

شری رام چندر جی کے اس پر کار آگیا دینے پر ان بازروں نے قیامت کے بادلوں کی طرح

شور کیا، وہ فوراً بیڑے بیڑوں اور پتھروں کو اٹھا کر پیدھ کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اونچی اٹاری پر کھڑے ہوئے راون کے دیکھتے دیکھتے وہ سمندر سان بڑی سینا لہراتی ہوئی، مگر جتی ہوئی، دشوں دشوں کو کپائے مان کرتی ہوئی لٹکا پر چڑھ گئی۔ بھیا نکا بھونچال کے سان وہ بانر برکشتوں... پتھروں اور لاتوں لگوں سے اٹاریوں کو توڑنے لگے۔ برکشتوں اور مٹی سے اس بڑی کھائی کو بھرنے لگے، جو لٹکا کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئی تھی چھن ماتریں انہوں نے پرتوں کے سان لٹکا کے اونچے پھاٹک تباہ کر دیئے۔ بیسوں جگہ پر سے دیواروں کو چھید ڈالا۔ مست ہاتھیوں کے سان متوالے ہوتے ہوئے ان بانروں نے اُچھلتے کودتے اور گر جتے ہوئے لٹکا کا سر و پاش کرنے لگے۔

اس پر کار لٹکا پاش ہوتے دیکھ کر راون بھی رکشتوں کو پیدھ کے لئے نگر سے باہر بھیجنے لگا، تب رکشت پیدھ کی آگیا پاکر سانوں کو بھاڑنے والا سنگہ ناد (آواز) کرتے ہوئے بانر سینا کی جانب بڑھے۔ وہ ہزاروں سنگوں، نرنگے اور بھروں کے شبد سے شتر کو ڈرتے ہوئے، رکتوں، گھوڑوں پاؤں پیادے چلتے ہوئے گر جانا کرنے لگے۔ اس سے سورن کے سان جکتی ہوئی وہ پر بل سینا ایسی شو بھا دینے لگی، جیسے کالی گٹھاؤں میں بجلی شو بھا دیتی ہے۔ وہ دوسرے سمندر کے سان آبل والی رکشت سینا لٹکا سے باہر بھکتے ہی بڑے دیگ سے بانروں پر ٹوٹا پڑی۔ دوسا گروں کے سان دونوں سیناؤں کے ٹکرائے سے بڑا بھیا نکا شبد اٹھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے پر پرائوں کا موہ چھوڑ کر حملہ کرنے لگے۔ رکتوں کی گر گھڑا ہٹ، گھوڑوں کی ہنہٹا ہٹ، ہاتھیوں کی چنگھاڑیں، بانروں کے سنگہ ناد اور رکشتوں کے جے کاروں سے دشوں دشائیں کانپ اٹھیں۔ تو منر، مو دگر، ٹول، ہٹس اور تلواروں کی چوٹوں سے ہزاروں بانر برکشتوں پر گرنے لگے۔ اُدھر برکشتوں، لاتوں، ٹکوں اور دانتوں اور ناخوں سے رکشت مرنے لگے، گر گرنے لگے، اور کٹنے لگے۔ اس پر کار گھوڑے ہی سے میں سمندر تٹا سے لیکر لٹکا کی زمین لہو سے بھر گئی ۛ

میگھ ناتھ کا ناگ پاش سے رام لکشمین کو باندھنا۔

دونوں سیناؤں کو لڑتے سورتے یہ است ہو گیا۔ اور رات چھا گئی۔ تب گھپ اندھیرے میں رکشت ڈونے بل سے لڑنے لگے۔ اُدھر بانروں نے بھی ڈونے بل سے حملہ کیا۔ اس اندھیرے میں یہ رکشت ہے یہ بانر ہے، اسی پر کار پکار پکار کر دار کرنے لگے۔ چاروں طرف سے "بار ڈالو" "چیر ڈالو" بھاڑ ڈالو، کا شور مچنے لگا۔ اس بھیا نکا راتری میں سورن کے کوچوں والے رکشت کروڑوں

سے پاگل ہوئے ہوئے بانو بانروں کو کھارہے تھے، اور جلتی ہوئی آگ کے موافق تیج ولے لال منہ بانر پتروں، برکھوں اور دانوں و ناخنوں سے اُس بے شمار رکھش سنیا کو تباہ کر رہے تھے۔ رگھوڑوں کے گھروں، اور رگھوڑوں کے پیٹیوں سے اڑی ہوئی دھول سینکوں کے منہ، ناک، اور آنکھوں کو بند کر رہی تھی۔ تب شری رام چند رجبی نے من میں سیتا کا سرن کر کے رکھش تو بگی بربادی کے لئے رکھش کو ہاتھ میں اٹھالیا، اور رکھشوں پر بانوں سے بارش کرنے لگے۔ اُن بانوں سے ہزاروں رکھش کٹ کٹ کر گرنے لگے۔ گہرے اندھیرے میں رگھوڑوں کے چلتے ہوئے بان ایسے معلوم ہوتے تھے، انو قیامت کے روز تارے ٹوٹ رہے ہیں۔ اُن بانوں سے تڑپ تڑپ کر مرنے لگے اور پران بچا کر بھاگنے لگے۔ اپنی سنیا کی بڑی حالت دیکھ کر راون کے پتر اندر جیتا... کی آنکھیں کروڑوں سے جلنے لگیں۔ اُس بھینکر رکھش نے ناگ بانوں کی پھانسی سے دونوں دشر تھ کماروں کو پھانس لیا۔ اور وہ بے ہوش ہو کر برہم پوری پر گر گئے۔

شری رام کے گھرتے ہی میگھ ناتھ نے اپنی جے ناد کی آوازوں سے دشنوں دشاؤں کو ہلا دیا، اور تھپہ لگاتے ہوئے بولا کہ کھر دوشن کے مارنے ولے، کبندہ اور مار تیج کے مارنے ولے، شورپ نکھا کو بد صورت کرنے ولے دشر تھ کمار ناگ پھانس میں ہاندہ لئے گئے جن کے کارن آج ہزاروں بانروں اور رکھشوں کا خون بہہ رہا ہے، وہ آج ناگ پھانس میں پھنسے ہوئے برہم پوری پر گرے پڑے ہیں۔ اب دیوتا، دانو، دتیہ کسی کی طاقت نہیں کہ اس ناگ پھانس کو کھول سکے یہ وہ کی سچے رگھوڑوں میں سا پتی ہو گئی اور سارا نر تھ شانت ہو گیا۔ اس پر کار کہتا ہوا میگھ ناتھ بڑے ہر ش کے ساتھ لکھا پوری میں واپس چلا گیا۔

ادھر رام اور لکشمن کے بے ہوش ہو جانے پر بانروں کے ہر دیہ مڑ جھانگے، انگد۔ مہومان، سنگریو اور خامس خامس بانر دشر تھ کماروں کو گھیر کر بے بسی کی حالت میں دیکھنے لگے۔ تب سب کو خوف زدہ دیکھ کر ویشن بولے۔ ہے شور ویر وامت ڈرو، یہ ناگ پھانس رگھوڑوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ رگھوڑوں کے لئے نہیں ہیں۔ دیکھو، ان کے چہروں کی کانتی انہیں چھوڑ نہیں رہی ہے۔ سو تم شیکر اپنے اپنے مورحوں پر ڈٹ جاؤ، اور سینا کو دیدھ کے لئے تیار کرو۔

ادھر جے ناد کرتا ہوا میگھ ناتھ راون کے پاس یہ شکہ سماچار لیکر پہنچا کہ ہے مہاراج! رام لکشمن ناگ پھانس سے پھانس کر گرادیئے گئے ہیں۔ اب اُن کی موت میں کوئی شک نہیں ہے۔ پتر کے کھمبے یہ ہر ش سماچار سن کر راون کا مڑ جھایا ہوا ہر دیہ کھل گیا اور وہ پریم سو پتر کو گلے لگا کر ش سے آسن دیتا ہوا اس کی پر شنا کرنے لگا۔

سیتا کو پشک ویمان پر چڑھا کر پر تھوی پر گرے ہوئے

رام لکشمین، دونوں بھائیوں کو دکھانا۔

رام اور لکشمین کامرتیو ساچار سن کر راون نے سیتا کی حفاظت کرنے والی رکششیوں کو آگیا دی ہے رکششیو! سیتا کو پشک ویمان پر چڑھا کر لے باؤ میدان جنگ میں اور دکھاؤ دونوں بھائیوں کو جو پر تھوی پر گرے ہوئے پڑے ہیں۔

راون سے آگیا دی ہوئی رکششیاں فوراً اشوک باٹیکا میں گئیں، اور سیتا کو ویمان پر بٹھا کر مدھ بھوی میں لے گئیں۔ وہاں جا کر مالکی نے دیکھا کہ رکششوں کی سینا بڑے ہرش سے نعرے لگا رہی ہے اور بانر سینا بھاگ رہی ہے۔ اُس سے وہ دکھ سے دور ہے تھے اور رام لکشمین کو گھیر کر رو رہے تھے۔ دھول سے بھرے ہوئے، ٹوٹے ہوئے کوجوں والے، بانوں کی سیج پر سوئے دونوں بھائیوں کو دیکھ کر سبتکے آنسو نکل آئے اور وہ پھوٹا پھوٹا کر رونے لگی کہ ہائے آج میں انا ماتہ ہو گئی۔ آج... ان جیوتشیوں کے کفن جھوٹے ثابت ہو گئے جو کہا کرتے تھے کہ میں ہمیشہ سدھوار ہوں گی، وہ کہا کرتے تھے کہ میرا ستی اشو میگھ لگیہ کرے گا اور میں تمام راج پتنیوں سے نوجی جاؤں گی۔ آج ان کا یہ کفن جھوٹا ثابت ہو گیا کہ ستی کے ساتھ میرا راجیہ تلک ہو گا۔ بادیاؤ آج میں کہیں کی نہ رہی، جن ویروں نے جن ہتان کا ناش کر کے کھوج لکالی، جو اکادھ سمندر کو پار کر کے یہاں پہنچے، آج وہ ہمیشہ کے لئے یہاں سوئے پڑے ہیں۔ بے بیلگو ان! وارن، آگنیہ، اندر، دایویہ ہتھاروں کو جاننے والے بس پر کارا سے گئے۔ ضرور ہی ایسا دی راون نے چھپ کر پایا سے نہیں ارڈالا ہے۔ کیونکہ تینوں لوگوں میں کوئی بلی ایسا دیر نہیں جو سامنے ہو کر ان سے یدہ کر سکے۔ ہے تر جٹے! اب میں بھی ان کے پیچھے چلوں گی۔ کیونکہ سستی استریوں کا یہی دھرم ہے۔ ہے سکھنی! مجھے اپنے پتی اور دیور کے مرنے کا شوک نہیں اور نہ ہی اپنی چننا ہے مجھے اُس پتی کو شکلا کا غم ہے جو برسوں سے دیوگ کے دکھ کو اس آشاریہ سن کر رہی ہے کہ تھوڑے دنوں تک بن باس کا مال ختم کر کے بہو سیتا رام اور لکشمین آئیں گے۔ باکل کلنکی لیکٹی! تم نے سورہ وئش کا ہنس کر ڈالا۔

جانکی کو اس پر کارو لاپ کرتے دیکھ کر تر جٹا رکششینی اُس کو دھیرج دیتی ہوئی بولی۔ ہو جنک ڈلاری! مت رو۔ یہ تمہارا پتی اور دیور دونوں جیتے ہیں۔ ہے کلن نینی! اگر یہ مر چکے ہوتے تو بانر سینا بھی کی بھاگ گئی ہوتی۔ پرنتو میں پھر ان کو مورچے کی جانب جاتے دیکھتی ہوں۔ ہے متیلی! یہ دیکھ، بانروں سیتا

سگر لو دونوں بھائیوں کی رکشا کر رہے ہیں۔ سو ضرور ہی یہ بے ہوشی سے جاگیں اور رکشوں کا ہاش کر کے تھیں یہاں سے لے جائیں گے۔ میرا اندازہ کبھی غلط نہیں ہوتا۔ ہے سندی! میں نہیں ہر دیر کی چاہتی ہوں، اسی کارن کبھی جھوٹے وچن نہیں کہتی۔ سو ٹوشوک اور موہ کا تیاگ کر کے دھیرج دھارن کر کے اس پر کار پتی کے غم میں تنگین سیتا کو دھیرج دے کر تری جتا ویمان کو پھر اشوک باٹیکامیں لے آئی۔

گر ڈر کا آنا اور ناگ پھانس کا کاٹنا۔

اب ناگوں کے بندھن میں پھنسنے ہوئے وہ دونوں دیر لہو سے پھرے ہوئے سانپوں کی طرح سانس لے رہے تھے، اور بھیش، سگر لو، ہنومان، انگد اور دیگر بانر ان کی رکشا کر رہے تھے کہ اتنے میں بڑے وگن سے واپس چلنے لگی اور سمندر میں بھاری طوفان اٹھنے لگا۔ ایسا ایک گر جاکر تار ہوا کمالا بادل چھا گیا۔ اچانک اس بھینکر اُت پاتا کو دیکھ کر تمام بانر ہسم گئے اور سفا اٹھائے اسکاں کی جانب دیکھنے لگے۔ اتنے میں ہی دیتا کا پتر گر ڈر آسکاں ارگ سے اڑتا ہوا آیا۔ اس کا جسم آگ کی طرح روشن تھا۔ اس نے آتے ہی شری رام اور لکشمین کے شریہ کو سپرٹ کیا۔ اس کے سپرٹ کرتے ہی وہ تمام ناگ لمحہ بھر میں بھاگ کر پتھوی میں جمع پ گئے۔ اب ناگوں کے بھاگ جانے سے دونوں بھائیوں نے آنکھیں کھول دیں۔ ان کے پہلے ہوئے شریہ پہلے کی طرح پھر چکے تھے۔ اور ان کا بل پر اکرم اور تچ پہلے سے زیادہ دوگنا ہو گیا۔ تب اندر کے سان چ داے رام گر ڈر کو گھسے لگا کر پوئے، ہے بن تے! ہتھاری کر پاسے ہم دونوں میگہ ناتھ کی ناگ پھانس سے نکلت ہوئے۔ ہے پھشی راج! آپا کے درشنوں سو ہم ایسے خوش ہوئے جیسے اپنے پتا کو دیکھ کر کوئی بالک خوش ہوتا ہے۔ شری رام چند رجبی کے ان پریتی بھر سے وچنوں کو سن کر گر ڈر بولا۔ ہے راگھو! میں آپ کا پیا را مہتر ہوں اور سدا بنوں اور پریتوں میں گھومتا ہوں۔ ہے راگھو! مایا دی میگہ ناتھ کی اس ناگ پھانسی کو دیوتا، منشیہ اور راکشش کھولنے میں سمرقہ نہیں ہیں۔ میں نے آپ کے ناگ پھانس کے بندھ جانے کا ساچار سنا تھا۔ اسی کارن میں یہاں پہونچا ہوں۔ ہے راگھو! اسے پر مہتر کی مدد کرنا، مہتر کا دھرم ہے۔ اب میں نے اس گھور پھانس سے تھیں نکلت کر دیا ہے۔ آگے سے ہوشیار ہو کر نہ کرو۔ یہ ظالم رکشش بڑے کپٹی اور کوٹ پدھ کرنے ولے ہوتے ہیں، اور آپا بڑے سیدھے سمجھاؤ کے ہیں، سو سدا سا ودھان ہو کر رہو۔ یہ کہہ کر گر ڈر ودل ہوا۔

اب شری رام چند راو لکشمین کو محنت یا ب ہوا دیکھ کر بانروں کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا، وہ بار بار سنگھناہ کرتے، مردنگا بھیری اور نفاکے بجاتے دھو جاؤں کو ہاش میں لہراتے ہوئے رکششوں کو ڈرانے لگے۔

دھوم رکشش کا یدھ!

خوشی سے پھولے ہوئے بانروں کے سنگھ ناد کو سن کر راون نے اپنے منتر یوں سے کہا۔ ہے منتر یوں! میگھ ناکھ نے رام لکشمشن کو مار ڈالا ہے۔ یہ سن کر میں خوش ہو گیا تھا۔ مگر اب دوبارہ بانروں کے نعرے سن کر میرے من میں شک پیدا ہوا ہے۔ تم جا کر دیکھو کہ کوئی ایسی بات ہوئی ہے جس سے بانر اتنے خوش نظر آتے ہیں۔ تب وہ رکشش اٹھ اڑی پر چڑھ کر دیکھنے لگے اور پھر کہنے لگے کہ ہے راجن! جن دونوں بھائیوں کو اندر جیت نے باندھا تھا وہ ناگ بھاش سے نکلتا ہو گئے ہیں، اور یدھ بھومی میں مست ہاتھیوں کی طرح گرج رہے ہیں۔ یہ ایسے بات سن کر اس رکشش راج کا پتا ہوا کچھ منڈل پھینکا پڑ گیا، مگر شوک کو دبا کر دھوم رکشش کو آگیا دی کہ ہے ویر یو دھا! تم کیلے ہی ہزاروں سالانوں کو مارنے میں سمرقہ ہو، سو بڑی سینا کے یدھ بھومی میں جاؤ، اور بانروں سمیت رام لکشمشن کا ویدھ کرو۔ تب وہ ہمالی راون کے ارد گرد چکر لگا کر سینا سمیت لنکا سے باہر نکلا۔ میدان جنگ میں پہنچتے ہی وہ خوفناک فوج خوفناک گرجنا کرنے لگی۔ اس سے شول، گدا، توڑ، بھالے، پٹیس وغیرہ ہتھیاروں سے سج رکششوں سے گھیرا ہوا دھوم رکشش قیامتی بادل کے سمان گرجتا ہوا بانروں کے لئے بڑے بھگے کا کارن ہوا۔

دھوم رکشش کا مارا جانا۔

بڑے پر اکرم والے، کالی گھا کے سمان رکشش سینا سے گھرے ہوئے دھوم رکشش کو یدھ کے میدان میں اترتے ہوئے دیکھ کر بانر سینا میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ وہ اپنے سچے دشمنوں کو جلاتے ہوئے سنگھ ناد کرنے لگے۔ تب کرودھ ہوئے ہوئے رکشش کنکر پاتروں والے بانوں کا بانروں کو گھاکی کرنے لگے۔ ادھر بانر بھی شری رام کی جے بولتے ہوئے آندھی کے سمان دشن کی سینا پر ٹوٹ پڑے، اور پتھروں سے رکششوں کو چور چور کرنے لگے۔ پتھروں، کایں دوار مالے گئے وہ نتا چر جو دوسروں کا خون پیتے تھے۔ سوئم ہو کی اٹلیاں کرنے لگے۔ اُدھر رکششوں کے بانوں، ترشوں اور گدروں کی چوٹوں سے گرے ہزاروں بانر خون میں لہتہ پتہ ہو گئے۔ انیکا توڑ گئے، بہتوں کے سر پٹ گئے، بہتوں کے ہاتھ پاؤں اور کمر کی ہڈیاں پٹ گئیں۔ بانروں اور رکششوں کے اس گھور سنگرام میں اس وقت ہتھیاروں کی جھکار، ہاتھیوں کی چھکار، اور

لگا لگوں کی باہار کے علاوہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ خون کی بہتی ہوئی ندی میں جدھر نظر جاتی، اُدھر ہی ہتھیار دکھائی دیتے تھے۔ تب جنونی دھومر کھش اپنے چلتے ہوئے بانوں سے بانر سینا کو بھونکنے لگا اس کے بانوں سے گھبراتے ہوئے بانر دشوں دشاؤں کو بھاگنے لگے۔ جو بھی اُس کے سامنے آیا موت کا شکار بن گیا، اور پھر نہ اُٹھا۔ بانر سینا کی یہ حالت دیکھ کر ہنومان کے نیت کرودھ سے جل اُٹھے اور بھاری چٹان لے کر دھومر کھش پر ٹوٹ پڑا۔ اُس نا قابل بیان قوت کے مالک نے چٹان کو دھومر کھش پر پھینکا، اُس چٹان کو اپنی جانب آتے دیکھ دھومر کھش رکتھ سے اتر کر گد اہاتھ میں لے کر بھونی پر آگیا، اور شیر کی طرح دھاڑنے لگا۔ چٹان کے گرنے سے رکتھ چور چور ہو گیا۔ گھوڑے مر گئے اور ہاتھی پس گیا۔ یہ دیکھ کر یون پتر ہنومان دانٹوں کو کھٹکتا ہوا راکھش سینا کو مارنے لگا۔ اتر۔ دھش، پورب وچیم، وہ چاروں طرف راکھشوں کو مارتا ہوا ایسی شو بھا دینے لگا جیسے جنگل کی آگ من کو جلاتی ہے۔ اُس سے اُس کو سب راکھش سیم کا اوتار مان کر ایسے بھاگنے لگے، جیسے دایو سے کالے بادل پھٹ کر بھاگ جاتے ہیں۔ ترا ہی ترا ہی کرتے، گرتے ہوئے، بھاگتے ہوئے اور مرتے ہوئے راکھشوں کو چھوڑ کر وہ پھر دھومر کھش کی جانب دوڑا۔ اندر کھش کے سامن ہنومان کو اپنے اوپر حملہ آور دیکھ کر دھومر کھش نے سمانتوں والی گدا کو اُس پر مارا۔ اُس گدا کے وار سے ہمالیہ کے سامن مل والا ہنومان بالکل بے ہوش گھبرا یا، اور ایک باری پتر اٹھا کر اس زور سے اُس پر پھینکا کہ دھومر کھش کی ہڈیاں پس گئیں، اور وہ تہینہ کے لئے مٹی میں مل گیا۔ دھومر کھش کے مارے جانے پر باقی سب راکھش دشوں دشاؤں کو بھاگنے لگے۔

وجہ دشر کھش کا مارا جانا۔

دھومر کھش کے مارے جانے پر بانر خوشی سے نعرے لگا کر تمام لٹکا کو ہلانے لگے۔ راون نے جب دھومر کھش کے مارے جانے کی خبر سنی تو وہ کرودھ سے پاگل ہو گیا، وہ نیتروں سے آگ ہرے، بڑے بل والے وجہ دشر کھش کو آگیا دینے لگا کہ ہے ویر! خوفناک فوج لے کر تو بڑھ میں جا اور ہنومان سمیت تمام بانروں کو ہلاک کر۔

لٹکا پتی راون کی آگیا سمایا لٹکا کرنے کے لئے وہ بلوان راکھش ایکس بہت بڑی فوج لے کر دھش دروازے سے باہر نکلا۔ اُس دروازے پر بالی سا تجوی پتر اگد خوفناک بانر سینا کے ساتھ کھڑا تھا۔ وجہ دشر کے باہر نکلتے دانٹوں کو سماتے ہوئے وہ تمام بانر جو باہر کھڑے تھے، اُس پر

ٹوٹا پڑے۔ دونوں طرف سے گھور سنگرام ہونے لگا۔ حقوڑے ہی کال میں وہ زمین مرنے والوں سے بھر گئی کٹے ہوئے سروالوں کے سامان پر بھوئی پر گر نہ گئے۔ اود کبندھ ہاتھوں میں ہتھیار کپڑے وار کر رہے گئے۔ انگد کی بار بار کی گر خبا نے رکھشش گن کو بہت سے خالی کر دیا۔ اپنی سینا کو کٹے مرنے والے بھاگتے دیکھ کر سور یہ سامان بچ والا دجر نشتر اپنے رتھ کو دوڑاتے ہوئے ہانر سینا کے درمیان آیا، اود اپنے بانوں سے بانروں کو دکھی کرنے لگا، سانپ کے سامان ڈننے والے اُس کے بانوں کو نہ بہہ کر ہانر سینا اپنے پران بجا کر بھاگنے لگی۔ اس پر سا بانر سینا کو موت کا شکار بنتے اور بھاگتے دیکھ انگد کرودھ سے دجر نشتر کو لٹکائے لٹکا کہ ہے رکھشش! کھڑا رہ، اب تیری موت نزدیک آگئی ہے۔ دھو رکھشش کو جہاں بھیجا ہے وہاں تو بھی جا۔ یہ کہہ کر وہ بانر بندر دجر نشتر پر ٹوٹا پڑا۔ تب وہ دونوں ہسالی مست ہاتھوں کی طرح ایک دوسرے سے جٹا گئے۔ ایک دوسرے پر وار کرتے ہوئے خون سے لقمہ چھ وہ یدھ بھونی میں پھولے ہوئے کیشیوں کی طرح شو بھا دینے لگے۔ تب بالی پتر انگد نے شرت کال کے آکاش کی طرح چمکتی تلوار سے دجر نشتر کا سر کاٹ ڈالا۔ رکھشش سردار کے مرنے ہی بانر سینا رکھشش سینا کو کاٹنے لگی۔ تب وہ رکھشش سینا اپنے سینا پتی کے مارے جلنے پر گھاسی اور مرنے والے رکھششوں کو یدھ بھونی میں پھوڑ کر بھاگ نکلی پ

سینا پتی اکین کا ودھ

جب راون نے سنا کہ انگد کے ہاتھوں دجر نشتر مارا گیا تو اس نے اکین کو کہا کہ ہے دیوتاؤں اور نشیوں کو جیتنے والے! مبیا تیرا نام ہے، ویسا تیرا بل ہے۔ تو رکھشش سینا کے ساتھ جا کر رام لکھشش کا ودھ کر۔ مجھے دشو اس ہے کہ ٹورن میں بانروں سینا سگر یو کو جیت لے گا۔ سو ہے نرشار دؤل! جلدی جا کر اپنے نام کی کرامات دکھاؤ۔

تب راون کی آگیا سے نکالے رنگ سا اکین رتھ پر سوار ہو کر اپنی سینا کے ساتھ ساگر کی طرح گر جتا ہوا یدھ بھونی میں پہونچا۔ اُس کے پر اکرم کے سامنے منشیہ تو کیا دیوتا بھی ٹھہر نہیں سکتے تھے۔ اپنی سینا کے بچ وہ سور یہ کی طرح جگمگا رہا تھا۔ لٹکا سے باہر نکلتے ہی بانروں کو دیکھ کر رکھششوں نے ایسا سنگھنا دیا کہ بانر سینا خوف زدہ ہو ہو گئی۔ دوسرے ہی چین دونوں سینا میں ایک دے سرے پر ٹوٹ پڑیں۔ رام کے لئے اپنے پرانوں کی آہوتی دینے والے گھوڑیدھ میں لگ گئے۔ بادلوں کے سامان گھوڑ گر خبا کرتے ہوئے بڑے بڑے حبوں والے رکھشش اور بانر ایک دوسرے پر چلے

کرنے لگے۔ سب کے لڑنے مرنے اور لشکار نے سے ایسا معلوم ہوا تو سمندر میں طوفان اٹھ رہا ہے۔
 اس سے ایسی دھول اٹھی کہ سب دشائیں تاریک ہو گئیں۔ نہ تو وہاں جھڈے نظر آتے تھے نہ پہاڑی،
 نہ گھوڑے اور نہ رتھ اور نہ کوئی بانر یا انسان ہی نظر آتا تھا۔ کیوں سینکڑوں کے گر جتے اور دوڑنے کے
 شہد کاؤں میں پڑ رہے تھے۔ اُس گھور اندھکار میں ہزاروں ہی بانروں کے ہاتھوں بالے گئے،
 اور ہزاروں رکشش رکششوں کے ذریعہ اڑیے گئے۔ اُس اندھکار میں بانرا اور رکشش کی
 کوئی پہچان نہ تھی۔ جو جس کے سامنے آیا وہ مارا گیا۔ گھوڑے ہی سے میں ویروں کے خون کو بھونچ
 لال ہو گئی۔ میدان جنگ لاشوں سے پٹ گیا۔ تھجوی بانر گدا، توڑ، شول اور پردھوں کے
 مارے ہزاروں کی تعداد میں زمین پر گر رہے تھے۔ اُس سے بانر بھی اپنے بیچ ڈنڈوں سے رکششوں
 اور لاقوں سے ہزاروں رکششوں کو زمین میں سلا رہے تھے۔ اسی پر کار لڑتے لڑتے بانروں
 نے رکششوں کے منہ پھیر دیے۔ جب اکھین نے اپنی سینا کے پاؤں اکھڑتے دیکھے تو اُس نے
 اپنے سارے تھی کو آگیا دی کہ ہے ویر! شکر مجھے وہاں لے چل جہاں یہ بانر سینا رکششوں کو برباد
 کر رہی ہے۔ دیکھو، یہ بانر میرے دیکھتے دیکھتے میری سینا کو تباہ کر رہے ہیں۔ اب میں اپنے تیز
 بانوں سے ان بانروں کو یکم لوک میں بھیجوں گا، تب اکھین سے آگیا دیا ہوا سارے رتھ کو بانروں
 کے بیچ میں لے گیا۔ بانر سینا کو وہاں پہنچ کر اکھین اپنے بانوں سے جلائے گا۔ ان بانوں سے
 پڑتا ہوئے ہوئے بانر چاروں طرف بھاگنے لگے۔ بانروں کو پتنگوں کی طرح بھٹتے دیکھ کر
 بلوان ہنومان آگے بڑھے۔ بانوں کی ورشا میں چھاتی کو اُبھارے، ہاتھ میں پر بت کے بڑے
 ٹیلے کو تھامے ہنومان کو آگے بڑھتے دیکھ کر ہزاروں بانر اُس کے پیچھے پیچھے چلے۔ پر بت کے
 سامان جسم والے وجر جسم والے ہنومان کو آتے دیکھ کر اکھین بڑے دیا سے بانوں کی ورشا
 کرتے لگا۔ مگر ہنومان اس کی جانب ایسا دوڑا جیسے پور وکال میں نموجی پر دیو راج اندر دوڑا تھا۔
 رکشش سینا کو کپاتے ہنومان کو دیکھ کر آدھے چاند کی شکل والا ایک بان اکھین نے چھوڑا اور دُور سے
 ہی ٹیلے کو تباہ کر دیا۔ تب کروہ میں بھر کر ہنومان نے ایک کرنی کار کے بڑے رکشش کو اکھاڑا اور بڑے بل
 سے اُسے گھماتا ہوا اکھین کی جانب دوڑا۔ اُس مہابی کے دوڑنے سے سینکڑوں ہی پرکشش ٹوٹ ٹوٹ کر
 زمین پر گر پڑے۔ تب جلتی ہوئی آگ کے سان اُس اکھین نے پون پتر پر مہا بان چھوڑے جن سے
 گھال ہو کر وہ تران میں رنگ گیا۔ اُس سے وہ بڑے پر اکرم والا، انجنا کا پتر گری کے لال پر بت کے
 سامان شو جاتے بان ہونے لگا۔ ان بانوں سے ذرا بھی نہ گھبرا کر جلتی ہوئی آگ کے سان پھر آگے بڑھا
 اور بل سے اُس پرکشش کر اکھین کے سر پر دے مارا۔ پرکشش کے گتے ہی اکھین پران ہین ہو کر پتھوی پر

گر گیا۔ تب سب راکشش تھر تھر کاہنے لگے، اور ہتھیار چھوڑ چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ اُن بھاگتے ہوئے راکششوں کو بانر سینا نے برکششوں اور ہتھروں سے چل دیا۔ اُس سے راکششوں کی گھور دُر گتی ہوئی۔ وہ گرتے پڑتے، رہتا پیچھے دیکھے بھاگتے گئے اور اپنے ہتھیاروں اور گھاتلوں و سرنگوں کو چھوڑ کر پوری کے اندر گھس گئے۔

پرہست کا مارا جانا۔

شور ویر اکپن کے مرنے کا شوک سا چارسن کر راون غم میں ڈوب گیا، اور رات بھر اپنی حالت پر غور کرتا رہا۔ پراۓ کال وہ منتریوں سمیت لٹکا سے اہر نکلا، وہاں اُس نے بانروں کے گھر وودھ کو اُن کے مورچوں کو اور سمندر سان اپار سینا کو دیکھا۔ سب پرکار سے دشمن کا جائزہ لے کر اُس نے اپنے سینا پتی پرہست سے کہا ہے ہما با ہو! یہ دیکھو۔ بانر سینا نے نگر کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ چاروں کے سنگرام میں میری بہت سی سینا ماری گئی۔ اس سے سب سینکوں کے دل شوک سے ڈوبے پرہست ہوتے ہیں۔ نگر تو اسی گھلنے پینے کی ساگری نہ ملنے کے کارن بہت دکھی ہیں۔ ہے شتروں کے مارنے والے! اس بانر سینا کو دیکھ کر مجھے احساس ہو گیا ہے کہ یہ کام معمولی راکششوں سے نہیں ہو سکا۔ اس بانر روپی ساگر کو بھٹنے کے لئے مجھے، میگھ ناتھ، کنبھ کرن یا آپ کو ہی آگے آنا ہوگا۔ سو تم راکششوں کی فوج کا سینک لے کر یدھ میں جاؤ۔ تم یدھ کلا میں بڑے ماہر ہو۔ یہ بانر چیل، دیو، پرانوں پر کھیل جانیوالے ہیں۔ پرہتو خواذہ نہیں ہیں۔ نیم سے لڑنا نہیں جانتے، یدھ نیتی سے قطعی ناواقف ہیں۔ اس کارن نیم بدھ اور اہر سینکوں کے سامنے نہیں ٹکھ سکیں گے۔ ہے سینا پتی! جلدی جا کر رام لکشمین سمیت اس بانر سینا کو تباہ کرو۔ جاؤ، تمہارا اکلیان ہو، راون کے ایسا کہنے پر سینا پتی پرہست نے میان سے تلوار نکال کر جواب دیا۔ آج میں آپ کے اُن کو سارے ٹک کر دوں گا، ہے راجن! آج میری تلوار سے رن چنڈی خوش ہوگی۔ آج بانروں کے خون اور گوشت کو چیل کوٹے کھا کر خوش ہوں گے۔ یہ کہہ کر پرہست نے راون کے چروں کو چھوڑا اور بھیا نک راکشش سینا کے ساتھ میگھ کے سان گر جاکر تار ہوا لٹکا سے اہر نکلا۔

پرہست قد والے پرہست کو لٹکا سے اہر نکلتے دیکھ کر شرعی رام چندر جی نے وبھیشن سے ہنس کر کہا کہ بے نکش! یہ بیوٹے جسم والا کون ہے؟ اور کیا اس کا بل ہے؟ تب وبھیشن نے جواب دیا۔ ہے راکھو! پرہست ناکہ یہ راکشش راون کا سینا پتی ہے۔ لٹکا کی تیسری فوج کا حصہ اس کے تحت ہے۔ اپنی سینا کو لے کر یہ یدھ کے لئے آ رہا ہے۔ یہ بڑا لمبا و استر شستر کے جلنے والا شور ویر اور یدھ کلا میں ماہر ہے۔ وبھیشن کے کہہ سے پرہست کا بل اور پراکر م سن کر شرعی رام نے نگر یو سے کہا کہ ہے دیو! اس

رکھش کو مار کر راون کا بل چور کرو۔ اس کے مرنے سے راون کا بل ٹوٹ جائے گا۔ تب سنگریو کی آگیا پا کر بانر سنا رکھش گن پر ٹوٹ پڑی۔ اُدھر رکھش بھی تو سر، گدہ، شکتی، پر اس، شول اور بانوں سو بانروں کی ہڈیاں توڑنے لگے۔ دیکھتے دیکھتے سنگرام لاشوں کا مینار نظر آنے لگا۔ کرودھ ہوئے ہوئے رکھشوں نے ہزاروں بانروں کو موت کی نیند سلا دیا۔ اُدھر لال سندھولے بانروں نے بھی ہزاروں رکھشوں کو پتھر اور برکھش مار مار کر زمین پر سلا دیا۔ رکھشوں کی تلواروں سے چھن چھن میں ہزاروں بانر کٹ کٹ کر زمین پر گر گئے، اور بانروں کے وجہ کے سان پتھروں، ٹکوں اور دھولوں سے گرے ہوئے رکھش خون کی آگیاں کرنے لگے۔ اُس سے کبھی تو سنگہ ناد سے پر بقوی کانپ اُٹھتی اور کبھی بھینگرہ جیوں کا آسان بیٹھنے لگتا۔ رکھش اور بانر ایک دوسرے کو لٹکانے اور خون کی ہڈیاں بہانے لگے۔ ایسا گھسان گھارن ٹھن رہا تھا کہ دودھی نام کے بانر پر بہت کے منتری نرائنک کو جو چاروں طرف دوڑ دوڑ کر بانروں کے پرانے رہا تھا، بھاری پتھر سے مار ڈالا۔ دُرکھ نام کے بانر نے شکت نام کے پر بہت کے دوسرے منتری کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اُدھر بچہ راج مہا بلی جامیوان نے ایک بھاری پتھر سے مہانا کو مار ڈالا، اور تارا نامک بانروں کے سردار نے کبھہ ہنو کو مار ڈالا۔ اپنے چاروں منتریوں کے مالے جانے پر پر بہت کرودھ سے جل اُٹھا۔ اور اپنے رتھ کو بانروں کے بیچ میں کھرا کر کے چاروں دشاؤں کو اپنے بانوں سے پیرت کرنے لگا، اُس کے دھنش سے چھوٹے چھوٹے بانوں سے بانر ڈل ایسا پریشان ہوا جیسے آندھی آنے پر سمندر پریشان ہوتا ہے۔ پتھوڑے ہی سے میں اُس نے بانروں کے خون کی ندی بہادی۔ بانر بھی پر بانوں کا موہ چھوڑ کر اُس پر ٹوٹ پڑے، اور رکھش فوج میں مار کاٹ مچانے لگے۔ اُس سے ایسا معلوم ہوتا تھا مانوساون کے ہینے میں ندی میں باڑھ آئی ہو۔ بانروں اور رکھشوں کا خون ہی اس کا بل ہو۔ ہزاروں ٹوٹے پھوٹے ہتھیار ہی اُس ندی میں برکھش ہوں۔ سینکڑوں، ہزاروں سینکوں کی انتریاں ہی اُس کا پتھر ہوں اور گھائی انسانوں کا شور ہی مانو بل کی گر جتا ہو، اور اُس مہا بھینگرہ ندی کو مار کرنے کے لئے پر بہت اپنے رتھ روپی جہاز پر سوار ہے۔ سینا پتی پر بہت کو اس پر کار پیرت کرتے دیکھ کر بانر بل ایک ٹیلے کر اس کی طرف دوڑا۔ یہ راج کے سان اُس بانر نید کو اپنی طرف آتے دیکھ کر پر بہت سب طرف سے ہٹ کر اس کی طرف ہی بانوں کی بارش کرنے لگا۔ مگر ہالیہ کے سان اچل نیل اپنے پتھر کے سان کٹھو شر پر پر بانوں کو بہن کرتا ہوا اس پر ٹوٹ پڑا اور اُس ٹیلے کو پر بہت پر بھینک کر اُس کے رتھ اور گھوڑوں کو چور چور کر دیا۔ تب میگھ کے سان گر جتا ہوا پر بہت موسل اچھ میں لے کر رتھ سے نیچے کوڈ پڑا۔ تب وہ دونوں سینا پتی مست باغیوں کے سان ایک دوسرے پر وار کرنے لگے، امار اور برتر کی طرح لڑتے ہوئے وہ شوجا دینے لگے۔ دیر تک یہ کرتے کرتے جب کسی نے بھی ہار نہ مانی، تو پر بہت نے ہڑے کرودھ سے

نیل کے سر پر پٹھن سے وار کیا۔ موسل کے گنے سے اس کا سر پھٹ گیا، اور خون کی دھار اسیہ نکلی اس پر نیل کے کروڑھ کی آگ بھڑک اٹھی۔ تب اس نے پاس پڑی شاما کو اٹھایا اور پوری طاقت سے پرہیت پر دے مارا۔ اس وار سے پرہیت کا سر چکنا چور ہو گیا، اور وہ آنکھوں کی تپلیاں کھاتا ہوا پران ہین ہو کر زمین پر گر پڑا۔ پرہیت کے گرتے ہی بانروں نے جے ناد سے آکاش کو گونجا دیا، اور بھاگتے ہوئے رکششوں کو پتھروں سے پس ڈالا۔

راؤن کا کنبہ کرن کو جگانا۔

پرہیت کے مرنے کا سا چارسن کر راؤن کا ہر دیہ ڈول گیا، اور وہ بڑے یو دھاؤں کے ہوتے ہوئے بھی اپنے کو اکیلا اور کمزور خیال کرنے لگا۔ آخر کار بہت دیر و چار کرنے کے بعد اس نے منتر یوں سے کہا، دیکھو! جس پرہیت کو میں اپنی بھئی سمجھتا تھا، آج وہ ٹوٹ گئی۔ اب میں اپنے کو اس دیر سے خالی پاتا ہوں، جس کے بھروسے پر میں تینوں لوگوں کو جیتنے کا مان کرتا تھا۔ سو تم اب لنکا کے دروازوں پر رکششوں کو باہر تیار کھڑا رہنے کی آگیا دو۔ اور میرے بھائی کنبہ کرن کو جگاؤ جو دیوتاؤں کو بھی جیتنے کی سمجھ رکھتا ہے وہ ضرور باہر سینا کا ناش کرے گا اور یہ ساگر میں ڈوبتی لنکا کی کشتی کو پار لگائے گا۔

تب راؤن کی آگیا پا کر بڑے بڑے رکشش تپا انس، شراب اور پھول مالائیں لے کر وہاں پہنچے۔ جہاں کنبہ کرن برہما کے شراب سے سو رہا تھا۔ وہاں انہوں نے راؤن کے بھائی کو پھیلے ہوئے پرہیت کے سامان دیکھا۔ اس رکشش کے رو نگٹے کھڑے ہوئے تھے، اور وہ اجگر کی طرح سانپیں لے رہا تھا۔ کنبہ کرن کو اس گہری نیند میں سوتا دیکھ وہ رکشش اسے جگانے کی کوششیں کرنے لگے۔ انہوں نے اسے زور زور سے ہلایا، مگر جب وہ اس پر کار نہ ہلا تو اسے لاکھوں اور موسلوں کے وار سے جگانے لگے۔

اس طرح بھی جب اس کی نیند نہ ٹوٹی تو وہ ڈھول تقارے اور بھیریاں بجانے لگے۔ پرنتو شاید سوا ہوا وہ اس پر کار بھی نہ جاگا۔ آخر میں توپوں کے داغے اور سینکڑوں ڈھولوں کے پیٹنے سے اس کی نیند را بھنگ ہوئی۔ نیند اچٹ جانے پر کنبہ کرن نے پرہیت شکھر کے سامان لمبی بھجاؤں کو پھیلا کر جمائی لی اور پھر انیک بھینے اور بہت سو جانوروں کھا کر شراب کے کئی گھڑے پی کر بولا۔ ہے رکششوں! کہو کس لئے تم نے مجھے جگایا ہے۔ کیا راجہ کھل سنگل سے تو ہے؟

تب راج منتری یو پاکش ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے رکششی اندر! پرہیت قد والے بانروں نے لنکا کو گھیر لیا ہے۔ بڑے بڑے رکششوں اور یو دھاؤں سمیت بھاری سیناکٹ چکی ہے۔ سنیا تپ پرہیت

بھی اب اس لوگ میں نہیں ہے۔ لٹکا جلا دی گئی ہے۔ ہے راجن! سیتا پتی رام کروڑوں بانروں کے لئے کر
چڑھ آیا ہے۔ سو اب لٹکا کا سور یہ استا ہونے والا ہے۔ اس بڑے خطرے کو دیکھ کر راجہ نے ہتھیں
جکایا ہے۔ ہے شستروں کے دمن کرنے والے! شستروں سے ڈکھی راون کو چل کر آپ دھیرج دیویں
کھٹشوں کے ٹکھ سے تمام حال سن کر وہ اٹھا، اٹھا، وغیرہ کر کے بھنیٹا کرنے کے لئے راجہ کے
پاس چلا۔ سورن بھوشنوں سے بھوشٹ، پریت کے سامان اُونچا، نیند سے متوالا ہوا کنبھہ کرن ہزاروں
راکھشوں کو ساتھ لے کر راج دربار میں پہنچا۔ وہاں راون کو نگھاسن پر بیٹھا دیکھ کر اُس نے اُسکے
چہروں کو سپریش کیا، اور پوچھا! ہے راجن! کس لئے مجھے یاد کیا ہے؟ بھائی کو دیکھ راون خوش ہوا
اور اُسے کنبھ سے لٹکا کر بولا۔ ہے ہما بل! بہت دنوں سے تم سو رہے ہو۔ اس لئے تم نہیں جانتے کہ
آج لٹکا کی کیا دشا ہے۔ دیکھو دشر کہ نندن رام بانروں کی بے شمار سینا لے کر لٹکا کو براہِ باد کر رہا ہے۔
ہے بھائی! اپا رسا گر پر پل باندھ کر بانروں نے دیوتاؤں کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ اس وقت لٹکا
کے چاروں طرف، بن، آب، ان، جھل سب بانروں سے بھرے پڑے ہیں۔ نہ جانے اتنے بانر کہاں
سے آگئے ہیں کہ سمندر سے لٹکا تک ایک انچ جگہ بھی خالی نظر نہیں آتی۔ خاص خاص پودھاؤں سے لے
کر سینا پتی پر بہت تکسیدہ میں مارے گئے ہیں۔ میرے تو دھن، جن اور کھانے کی تمام ساگر میں بھی
سامپت ہو گئی ہے۔ مگر بانروں کو میں گھٹتے نہیں دیکھتا۔ ہے بھائی اس بڑے خطرے کو میں نے دیکھ
کر نہیں یاد کیا ہے۔ دیکھو! لٹکا کے تمام جوان آدمی مارے گئے ہیں۔ اب میں بالگوں کے رونے
اور پوڑھوں و بدھواؤں کے ماتم کو سن کر شوک ساگر میں ڈوب رہا ہوں، سو اس ڈوبتی ہوئی کشتی
کو تم پار لٹکاؤ۔ آج تک میں کسی کے آگے اتنا دین نہیں ہوا جتنا تیرے آگے ہو رہا ہوں۔ تم پر مجھے
بھروسہ ہے، کیونکہ دیوتا سرنگرام میں دیوتاؤں کو بھگاتے ہیں نے نہیں دیکھا ہے۔ تم یہ میں جا کر
بانروں کا ناش کرو اور لٹکا کو بچاؤ۔

راون کے گھر سے ایسے چوچن سن کر کنبھہ کرنیتی کی بات کہتا ہوا بولا۔ بے بھائی! جو راجہ کہنے
یوگیہ بات کو ایمانوں کو پہلے نہیں سوچتا وہ بعد میں پکھتا تا ہے۔ دیکھو! بنا سننا رکے آگ میں آگ
ہوئی آہوتی چبے کوئی پھل نہیں دیتی ویسے ہی دیش نکال کے غلاف کئے ہوئے کرم بھی پھل نہیں
دیتے۔ جو راجہ نیتی شاستر کے مطابق منتریوں کے ساتھ ٹھیک ٹھیک کا دھار کرتا ہے، اور سام، دام،
ڈنڈ، بھید وغیرہ کا سے پرہیز کر تا ہے۔ وہی راجہ عقلمند ہے۔ ورنہ لاکھ شاستر اور وید پڑھ جانے پر
بھی وہ مورکھ ہے، اور جو منتری دیش نکال کا دھار کئے بنا منتر تا دیتا ہے، اُسے تو خوراً بھاسے یا ہر نکال
دینا ہی مناسب ہے۔ ہے راجن! سندو درہی اور دھیشین نے جو رائے تھیں پہلے دی تھی تم اُس کا

انادر نہ کرتے اور ان مورکھ منتریوں کے بھروسے پر ڈینگ نہ ہانکتے تو آج لنگا کو اس بُری حالت میں نہ دیکھتے۔ پر تو تم نے اُن کی بات کو نہ مان کر اپنے ہاتھوں سے لنگا کو آگ لگائی ہے اور اب اُسے جلتے دیکھ کر شوگ ساگر میں ڈوب رہا ہے۔ مگر اب جو کچھ ہو گیا اُس پر پشیمانیات کرنا بے ارتقا ہے۔ اب میں تیرے انوچیت کرموں کے کارن آئے ہوئے دُر کو اپنے بل سے دُور کروں گا۔ ہے کُشتش پتی! میرے ہوتے ہوئے تجھے رام سے کاہے کا دُر ہے؟ آج میں رام لکشمین کا ودھ کروں گا۔ آج تم دیکھو گے کہ کس پر کار بانروں کا ناش کر کے میں اپنی بھوک کو دُور کرتا ہوں۔ ہے بھائی! جو کُشتش اپنے پر یہ جنوں کے مارے جانے سے رو رہے ہیں، آج میں اُن کے آنورا لکشمین کو مار کر پونچھوں گا۔ ہے بھائی! شوگ کو دُور کر، آج میں رام کا سر لا کر تیرے چرنوں میں رکھوں گا۔

کُنہہ کرن کا مارا جانا۔

بڑے بھائی کو دھیرج دے کر کُنہہ کرن نے پر دکھنا (ارد گرد چکر لگانے کا ایک خاص عمل) جو عزت کرنے کے لئے کیا جاتا ہے، کی اور پھر سیم ڈنڈے کے سان لوہے کا بھینکر ترشول اٹھا کر بُدھ کے لئے راج سمہا سے باہر نکلا۔ اُس کا وہ ترشول بھلی کی طرح چکدار اور اندر وجر کے سان بھاری اور دیو دانیوں کو بھی مارنے والا تھا۔ اُس سے سورن کے بازو بند اور دوسرے بھوشنوں سے وہ بڑے بڑے سانوں والا رکشش سورن کی آگ کے سان چلنے لگا۔ اُس کی کمر پر چاندی کا کوتج بھلی کی طرح چمک رہا تھا۔ اُس کوتج کے دھارن کرنے سے کُنہہ کرن کی ایسی شو بھا ہوئی جیسے سندھیا سے کے لال بادلوں کی آجھاسے ہمالیہ پر بہت شو بھائے مان ہوتا ہے۔ پھولوں کی ورشا اور رنگینا کرتے ہوئے لاکھوں رکششوں کی سینا کے ساتھ وہ تیر و پر بت کے سان ادنی رکشش لنگا کے دروازے کو بھانڈ کر باہر نکلا۔ بُدھ کے میدان میں پاؤں رکھتے ہی اُس نے ایسی گر جفا کی مانو پر بت پر بھلی گری ہو۔ اُس گھور گر جفا کو سن کر ہزاروں بانربے ہوش ہو گئے۔ انیکوں کے کانوں سے پے دے پھٹ گئے اور انیکوں لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑے۔ لمبے لمبے دُگ مارتے ہوئے اُس کرال روپ، اُس پر بت قدرکشش کو بُدھ چھتیر میں کھڑے دیکھ کر بل بل، کو آتش اور کرڈ وغیرہ سینا ناگ بھاگ نکلے۔ اب اپنی سینا کو سائروں کی طرح بھاگتے دیکھ کر اُنکے کہا کہ ہے بازو! دشمن کو پیٹھ دکھاؤ دیروں کا کام نہیں ہے، سو سائروں کو چھوڑ کر دیروں کی طرح پران دو۔ دیکھو! کُنہہ کرن کوئی بڑا یو دھانہ نہیں ہے۔ اس کا پر بت کے سان قدر شربانی پی کر پھولا ہوا ہے۔ سو سہج ہی میں مارے جانے پو گیا ہے۔ ہے ویر پتر و اشری راجندر جی

کے بیچ کے سامنے یہ جہنماتر بھی نہ ٹھہر سکے گا۔ وہ اٹل پر اکرم والے راگھوا نے تیروں سے اُسکے ٹکڑے اڑا دیں گے۔ اس لئے لوٹا آؤ، اور بھاگ کر سنہار میں زندا کے پاتر نہ بنو۔

اب انگد کے بار بار ایسا کہنے پر بانروں کی کائرتا دُور ہوئی اور وہ پرانوں کا موہ چھوڑ کر کنبہ کرن پر اُس کو مارنے کے لئے ٹوٹ پڑے۔ کنبہ کرن بھی طوفانی ساگر کی طرح بانروں کو اپنی جانب بڑھتے دیکھ کر گدا اٹھا کر اُن پر وار کرنے لگا۔ اُس کی گد کے ایک ایک وار سے سینکڑوں بانر زمین پر گرنے لگے۔ پرنیتو بانر بھی پرانوں کا موہ چھوڑ کر پتھروں اور برکھشوں سے وار کرنے لگے۔ اِس پر کار پھوٹے ہی سے میں اُس رکشش راج نے یہ بھبھوئی سے بانروں کی لاشوں سے بھر دیا۔ اِس بانروں کے سردار دودھی تاک بانر نے ایک ٹیلہ اٹھا کر آکاش میں تلکتے ہوئے کنبہ کرن پر گر دیا۔ مگر وہ بھاری ٹیلہ کنبہ کرن کے سر تک نہ پہنچا، اور آدھے بھاگ سے ہی لوٹا ہوا رکشش سینا میں جا گرا۔ اُس کو سینکڑوں رکشش پس گئے، رکتہ چور چور ہو گئے، اور گھوڑے مر گئے۔ رکششوں کی اتنی بڑی ہانی کو دیکھ کر بانروں نے گھور سنگھ ناد کیا اور پھر کردھ سے دانتوں کو کٹھکتے ہوئے رکشش سینا پر برس پڑے۔ اُس بھاگموریدھ سے اتنے رکشش مارے گئے کہ رکششوں کے خون کو پرتھوی کیچڑ سے بھر گئی۔ اِس کے بدلے پون پتر ہنومان آکاش میں کھڑے ہو کر کنبہ کرن پر پتھروں سے مارش کرنے لگے۔ مگر وہ رکشش اپنے آسمان سے ذرا بھی نہ گھبرا کر ٹپا، اور پتھروں کے ٹکڑے اپنے ترشول سے بناتا رہا۔ پھر وہ اُسی ترشول سے بانروں کا دودھ کرنے لگا۔ اب سے پاکر ہنومان بھومی پر آیا۔ اور ایک رکشش اٹھا کر مارا کہ کنبہ کرن کا جسم خون سے لال ہو گیا۔ اُس چوٹ سے کردھ ہو کر اُس نے اپنا ترشول ہنومان کے مارا۔ ترشول اُس کی چھاتی کو پھاڑتا ہوا اندریوں میں گھس گیا جیسے سوامی کا رنگانے کروخ گری کو شکتی سے پھاڑ ڈالا تھا۔ اُس چوٹ سے ہنومان ترپا اُٹھا اور اُسکے منہ سے خون نکلنے لگا۔ ہنومان کی یہ دشا دیکھ کر رکششوں نے جے ناد کیا، اور بانر سینا بھاگنے لگی۔ اُس سے کردھ سے تپے ہوئے گندھ ماون، نیل، رشبھ، شربھ اور گوکش، یہ پانچوں ایک ساتھ مل کر کنبہ کرن پر ٹوٹ پڑے جہنماتر میں انہوں نے پتھروں اور برکھشوں سے اُس کی دیہہ کو ڈھانپ دیا۔ مگر وہ اس سنگساری سے ذرا بھی نہ گھبرا یا اور باہیں پھلایا کر انکو ایسے میں ڈالا کہ وہ اچیتا ہو کر زمین پر گر پڑے۔ اپنی سینا نالکوں کو گرتے دیکھ کر سینکڑوں بانر کنبہ کرن پر دانت کٹھکتے ہوئے ٹوٹ پڑے اور پتھروں اور برکھشوں سے اُسے پھاڑنے لگے۔ پرنیتو آکاش کو چھونے والے، اُس پڑے ڈیل ڈول والے رکشش نے کسی کو پاؤں سے کسی کو لاتا یاٹے سے چور چور کر دیا۔ بانروں کو پکڑ پکڑ کر مارا تو کھانے لگا۔ اُس سے اُس پر ہزاروں بانر وار

کرتے اور گرتے ہوئے ایسے معلوم ہونے لگے، مانوس پر تنگے گرتے ہوں اور مل جاتے ہوں تب قیامت کی آگ کے سامان یہ رگش چاروں طرف گھوم گھوم کر بانڑوں کو مارنے لگا۔ ہم کے سامان اس رگش نے ہزاروں بانڑوں کو پاؤں سے پھل دیا، ہزاروں کو پونجھ سے پکڑ پکڑ کر ایسے ٹپک دیا، جیسے دھو بی کپڑے کو پیڑے پر ٹپک دیتا ہے۔ اس سے اس وکراں مورتی کو دیکھتی ہوئی بانڑیں سنا جھانسنے لگی۔ ہنومان، انگد، تل، نیل، دودھی اور خود سگر، کوئی بھی اس کے سامنے نہ ٹھہر سکا۔ چاروں طرف بانڑوں کی جھلجھل گئی خون کی ندی بہ گئی۔ گرنی میں جھل کی آگ جیسے جلتی ہے، اسی پر کار کھنہ کرن بانڑیں سنا جھانسنے لگا۔ تب بڑے بڑے بانڑے سردار تیرا ہی مان تیرا ہی مان کرتے ہوئے شری رام کی شران میں آئے اور ہاتھ جوڑ کر بولے کہ ہے اچھا دھیانا تھہ! کھنہ کرن نے ہماری سینا کو پس ڈالا ہے۔ پرانوں کی بازی لگا کر انہوں نے کھنہ کرن سے یہ کیا کر اس نے ہار نہیں مانی۔ ہولہان ہونے، سامان کٹ جانے پر بھی وہ ہامیل کی طرح اٹل کھڑا ہے، ہزاروں بانڑوں کو اپنے تیز بانوں سے ہم لوک کو پہونچا رہا ہے۔ سو ہے پر بھو! اب ہم نراٹھ ہو کر آپ کے پاس آتے ہیں۔ بانڑوں کی بری حالت کا ذکر سن کر کھنہ کرن کا منہ لال ہو گیا اور وہ گوہ کے دستانے پہن کر کھنہ کرن کے دودھ کے لئے چلا۔ اس پر چنڈھ مورتی کے پیچھے انگد، سگر، پونجھ، بانڑے چلے۔ تب یہ بھونی میں اپنے سامنے کھنہ کرن کو دیکھ کر کھنہ کرن نے ہرٹھ نا دیکھا اور پھر لنگا کر بولا۔ ہے رگھو! تمہارے بل اور پر اکرم کو میں جانتا ہوں، تم یہ دھ کے لئے ہی میرے سامنے آئے ہو، اس سے ہی میں خوش ہوں۔ مگر تم بھی بالک ہو۔ اس لئے ہمیں نہ مار کر ہم رام کو ہی ماروں گا۔ اس پر کار یہ دھ کے میدان میں کھنہ کرن اور کر کے وہ کھنہ کرن اپنے پاتال سامان مکھ کو پھیل کر شری رام کی جانب دوڑا۔ اپنی طرف آتے دیکھ کر کھنہ کرن کو شری رام اس پر رو دراستر چھوڑ گئے۔ مگر وہ اس استر سے ذرا بھی نہ گھبرا یا۔ اور اسی طرح سنہ سے آگ اٹھتا ہوا رام پر ٹپٹ پڑا۔ اسی سے شری رام نے میور کھنوں والے تیز بانوں سے اس کی چھاتی کو پھاڑ ڈالا۔ ان بانوں کی دھ سے وہ ایسا پٹرتا ہوا کہ اس کے ہاتھ سے گدا وغیرہ گر کر دور پر پھوٹی پر جا پڑے۔ اب تو رگش کا دودھ جاگ اٹھا اور وہ مکوں و تھپڑوں سے بانڑوں کا ناش کرنے لگا۔ اس سے شری رام کے تیز بانوں سے اس کا شریر پھر گیا اور اس کے اعضا سے خون کی انیک دھارا نیں بہنے لگیں۔ میوں اٹھانوں سے ان کو بہاتا ہوا وہ رگش ایسا شو بھا دینے لگا، بیسے در شاہال میں ہزاروں نالوں کے بہنے سے پریت بھا دیتا ہے۔ تب کھنہ کرن کرودھ سے ایک بھاری ٹیلہ اٹھا کر شری رام کی جانب پھینکتا ہے۔ اس سے لے کر اپنی طرف آتے دیکھ کر شری رام نے ساتوں بانوں سے اسے چور چور کر دیا، اور ٹیلے کوک والے بانوں سے اس کا سورن کو ح کاٹ ڈالا۔ سریر پر بت کے سامان جب وہ چک دار کو ح کٹ کر نیچے پڑا تو اس کے تلے بہت سے بانڑے دب کر مر گئے۔ اس کو ح کے گرتے ہی سینکڑوں بانڑے کھنہ کرن پر ٹوٹا

پڑے، مگر خون اور چربی سے لہترے ہوئے اس رکشش نے ایک ہی جھٹکے سے اُن سب کو پر حقوی پر گرا دیا۔ جیسے متوالا باغی سوئڈ سے پکڑ کر اپنے مہاوت کو زمین پر گرا دیتا ہے۔ یہ وہ میں متوالے ہوئے کنبہ کرن کو بانز اور رکشش کی کوئی پہچان نہ رہی، اور وہ دونوں کو مار مار کر ہم لوک پہونچانے لگا۔ جب شری رام نے دیکھا کہ کنبہ کرن کرودھ سے پاگل ہوا تھا ہے تو وہ دوری کو کہنچ کر اُس کی جانب دوڑے کنبہ کرن کے نزدیک جا کر انہوں نے دیکھا کہ بادل کے سان کالا، اور مندر امل پرست کے اونچا وہ رکشش تلاش کر کے بانزوں کو کھا رہا ہے تو انہوں نے اپنے دھرم کے سان کٹھور دھنش کی ٹنکار سے اُسے لٹکارا۔ ٹنکار کو سن کر کنبہ کرن اندھیری سے اُڑائے ہوئے بادل کے سان کرودھ سے شری رام چندر جی کی طرف دوڑا، اور گر جتا ہوا ہوا۔ ہے راگھو! چہ کال سے میں تیرے ودھ کی اچھا رکھتا تھا۔ آج تو بھاگیہ سے میرے سامنے آیا ہے۔ ہے دشمنہ ندن! میں ورادہ نہیں، نہ کنبہ ہوں، مجھے کھر اور دوشن بھی نہ سمجھنا، میں کنبہ کرن ہوں۔ یوحس بل کے بھروسے پر تم نے میری بہن کے ناک، سان سلٹے ہیں، اُس کو آج دکھا کرودھ سے مل کر شری رام نے اُس پر بان چھوڑے۔ مگر وہ اس کے جسم کو چھو کر کے نیچے گر پڑے اور وہ اپنی جگہ اٹل کھڑا رہا۔ اُن بانوں کو کھا کر کنبہ کرن نے ایسے زور سے گر جتا کی کہ بانز لوگ ڈر سے سانپ اُٹھے، پور اُس نے ہم گدہ کو اٹھایا، اور چاروں طرف گھاگھا کر بانزوں کو مارنے لگا۔ یہ دیکھ کر شری رام نے دلے بیان نام کا ہتھیار چھوڑا۔ اُس ہتھیار کے لگتے ہی اُس کی بھیا کٹ کر مگر سمیت زمین پر گر پڑی۔ پرست سان اُس بھیا کے گرنے سے سینکڑوں بانز گر کر مر گئے۔ اب کئی ہوئی بھیا والا کنبہ کرن کرودھ اور پیرا سے ہمیں ہاتھ کر ہی بانزوں کو مارنے لگا۔ اُس سے سارے بانز مارے ڈر کے بھاگ گئے اور ترہی مان ترہی مان کرتے بھگت پیارے شری رام چندر جی کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ تب شری رام نے ایندرک نام کے ہتھیار سے اُس کی دوسری بھیا کو بھی کاٹ ڈالا۔ اُس بھیا کے گرنے سے بانزوں اور رکششوں کی بہت سی سینا پس گئی۔ اُس کے چلاتے ہوئے کنبہ کرن کے دونوں پاؤں رام نے دو چندر کے نشان دلے بانوں سے کاٹ ڈالے۔ پاؤں کے کٹنے پر ایک زور دار دھماکے سے وہ رکشش زمین پر گر پڑا۔ اب میں پھر کنبہ کرن اپنی گر جتا سے ساری لٹکیا پوری کو کپائے مان کرنے لگا۔ اُس سے شری رام چندر جی نے بڑے غصے سے اندر کا دیا ہوا سور یہ کی کرن کے سان جلتا ہوا برہم ڈنڈا نکال بان اُس پر چھوڑا۔ وہ بان چاروں دشاؤں کو روشن کرتا، دھوئیں سے خالی، آگ کی لپٹ کے سان چمکا پڑے دیک سے کنبہ کرن کے کندلوں والے سر کو کاٹ کر اُڑ گیا۔ اب وہ کندلوں سمیت کٹا سر اس پر سار گرانا ہوا رکشش سے ٹوٹا ہوا کوئی بڑا تار پر حقوی پر گرا ہو۔

دیوتاؤں کے دشمن کے گرتے ہی بانزوں نے سنگھ ناد سے لٹکا کو کپائے مان کر دیا۔ آکاش سے

دیوتاؤں، کمیشیوں اور گندھروں نے جے جے کا کر کے پشپوں کی ورشا کی۔ اس سے رکششوں کی گھوڑا درو شا ہوئی، بانروں نے بھاگتے ہوئے رکششوں کو دانتوں اور ناخنوں سے پھاڑ ڈالا۔ پتھروں سے چورن کر دیا اور فتح کے نعرے بے ساری لٹکا کو کپا دیا ۛ

راون کا کنبہ کرن کے لئے ولاپ کرنا۔

کنبہ کرن کی موت کا سماچار جب راون نے سنا، تو وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ نرانتک، دیوتا تک اور تیری شر اور غیرہ رکشش بھی اپنے چاچا کا ودھ سُن کر رونے لگے۔ کچھ سال بعد جب راون کو ہوش آیا تو وہ آنسو بہاتا ہوا بولا۔ ہاشوک! آج میں بھائی سے خالی ہو گیا، آج میری دائیں بھجلاوٹ گئی۔ وہ حیرت اجس کنبہ کرن کا نام سن کر دیوتاؤں خوف سے مقرر کا پتے تھے، وہ آج منشیوں اور بانروں کے ہاتھوں کیسے مارا گیا۔ آہ آج مجھے وبعش کا کہنا یاد آتا ہے۔ واقعی میں نے بھاری بھول کی جو اسکی رائے کو نہیں مانا۔ آج یہ راجیہ میرے کس کام کا؟ جن دیوتاؤں کو میرے بھائی نے انیک بار ہرایا تھا، آج وہ اس کی مرتیو دیکھ کر آندھنا رہے ہیں۔ اب اس سنسار میں مجھے کوئی کام نہیں، بنا بھائی کے جی کر میں کیا سکھ اٹھاؤں گا؟ اب مجھے بھی اس کے پیچھے پیچھے چلنا چاہیے۔ اے کنبہ کرن! تو مجھے چھوڑ کر اکیلا کیسے چلا گیا۔

اس پر ہار کنبہ کرن کے ویوگ میں ولاپ کرتا ہوا وہ پھر بے ہوش ہو گیا۔ تب روتے ہوئے دیوتا تک وغیرہ نے بڑے کشٹ سے اس کو ہوشیار کیا۔ جب ڈکھ سے پیرت راون کو ہوش آیا تو تیری شر نے راون کو دھرج دیتے ہوئے کہا کہ ہے راجن! بلاشبہ ہمارے چاچا یدھ میں مارے گئے، پر نتوان کے لئے شوک کرنا بے ارتقہ ہے۔ دیکھو! ویر لوگ یدھ میں ہی مرنا پسند کرتے ہیں۔ سو انہوں نے ویر تاکے ساتھ لڑتے ہوئے ہی پران دیئے ہیں۔ اب آپ کو شوک کا خیال تیاگ کر آگے جو کرنا ہے، وہ سوچنا چاہیے۔ بے تیا آپ کے پاس برہما کی دی ہوئی شکتی ہے، آپ رن میں جا کر بانروں سمیت آرام کا ودھ کیجئے۔ ہم سب بھی ابھی چلنے کو تیار ہیں۔

تیری شر کے ان وچنوں سے راون کو کچھ سنتوش ہوا، اور اُس نے خوش ہو کر اپنے پتروں کو یدھ میں جانے کی آگیا دی ۛ

ترے شرابی کائے وغیرہ کا یدھ میں مارا جانا۔

لٹکا پتی راون کی آگیا پاکر ترے شراب، اتنی کائے، دیوانگ، نرانتک، یہ راج کمار اور موہو در و پار شو راون کے دونوں بھائی بڑی سچ دھج کے ساتھ بھینکر رکشش سینا ہاسپالین کرتے ہوئے لٹکا سے باہر نکلے۔ یہ چھ رکشش بڑے ہی دیر اور پراگرنی ویدھ وڈیا میں ماہر تھے۔ ان کے پیچھے ہاتھیوں کی، گھوڑوں کی، رتھوں اور پیدلوں کی سینائیں آکاش میں پرچم لہراتی ہوئی چلیں۔ ان سیناؤں میں راون کے پترتن جبتا زہہ بکتر پہن کر ایسے چمک رہے تھے جیسے آکاش میں تارے چمکتے ہیں۔ یہ سب مارنے کا فیصلہ کر کے سنگھ ناد کرتے ہوئے میدان جنگ میں اترے۔ رن بھونی جا کر انہوں نے بازوؤں کی بے شمار سینا دیکھی، جو پتھروں اور برکشوں سے سج کر کھڑا تھا۔ ادھر بازو بھی رکششوں کی سینا کو سامنے دیکھ کر گھوڑگر جتا کرنے لگے۔ اب دونوں سینائیں سنگھ ناد کرتی ہوئی ایک دوسرے پر ٹوٹا پڑیں۔ بازو پتھروں اور ٹیلوں سے رکششوں کو مارنے لگے اور رکشش مگدروں، موسلوں اور لوہے کے ڈنڈوں سے بازوؤں کا نشان کرنے لگے۔ اس سے ایسا خوفناک یدھ ہوا کہ یدھ بھونی خون سے بھیگا گئی، اور بے شمار مارے ہوئے بازوؤں سے راستے پٹا گئے۔ جب مارے جاتے بازوؤں کے پتھر و رکشش اور رکششوں کے ہتھیار ختم ہو گئے تو وہ ہاتھوں ہاتھ لڑنے لگے۔ رکشش پونچھوں سے بازوؤں کو بکڑ کر بازوؤں سے بازو کو مارنے لگے اور بازو لوگ رکششوں کو ٹانگوں سے پکڑ کر رکششوں کو رکششوں سے مارنے لگے۔ بے شمار رکشش پران ہیں ہو کر بھونی پر گر پڑے اور لاکھوں گھائی ہو کر خون میں نہانے لگے۔ اس سے بڑے بڑے شور وید بازو بے خوف ہو کر رن بھونی میں رکششوں کا نشان کر رہے تھے۔ تب بازوؤں کے ہاتھوں رکشش سینا کا نشان دیکھ کر راون کا پتر رانتک بھیا نکا شکتی لے کر بازوؤں کے دل میں ایسے گھس گیا جیسے سمندریں مگر مجھ گھس جاتا ہے، اور تھوڑے ہی سے میں ہزاروں بازوؤں کو ہم لوگ بھیج دیا۔ اس کی پھرتی اور ہاتھ چلانے کی تیزی کو دیکھ کر سب بازو خوفزدہ ہو رہے تھے۔ جھگ کی آگ کی طرح وہ چاروں طرف تباہی مچا رہا تھا۔ جلدھر دیکھو، جہاں دیکھو نرانتک بازو سینا میں ایسے چمک رہا تھا جیسے سیگموں میں بجلی چاروں طرف چمکتی ہے۔ در شمار تو کے پون کی طرح وہ گھوڑے پر سوار ہو کر بازوؤں کے سموہ کا دمن کر رہا تھا۔ اس کے ہاتھ سے نہ کھڑے نہ بھاگتے اور نہ ہی یدھ کرتے تھے۔ اس اکیلے نے ہی اپنے چمکتے ہوئے پراس سے ہزاروں بازوؤں کو مارا کر آیا۔ اس کی مار سے بازو سینا میں آگ لگتی گئی۔ تب اپنی سینا کے بھینکر نشان کو دیکھ کر کچھ کچھ کر وہ سے جل اٹھا اور وہ دیکھ کے سان نرانتک کو لٹکا رہے ہوئے بولا۔ ہے دشت اکیا فائدہ ان چھوٹے چھوٹے بازوؤں کو

ماننے سے؟ اسے شٹھ! میرے ساتھ لڑ۔ آج میں ناخونوں سے تیرے پیٹ کو بھاڑ ڈالوں گا، انگلی لکھار سے جلا ہوا وہ رکشش راج بڑے ویگ سے اس پر ٹوٹ پڑا۔ مگر جس پر کارگر در سانپ کے دو ٹکڑے کر دیتا ہے، اسی پر کار پر اس کو توڑ کر انگلے نے نہ انتک کے رتھ پر ایسی لات جمانی کہ وہ رتھ آدھا زمین میں دھنس گیا۔ اور اس کے چاروں گھوڑے مرکز گر پڑے۔ یہ دیکھ کر نہ انتک رتھ سے کود گیا اور وجہ کے سمان مٹے سے انگلے کے سر کو کچلنے لگا۔ تب انگلے نے بھی بڑے بل سے نہ انتک کے سینے میں مٹکا مارا۔ اس کے گتے ہی اس کی تیلیاں پھریں، اور وہ خون کی قے کرتا ہوا زمین پر گر پڑا اور بھرنہ اٹھا۔

نہ انتک کے مرتے ہی بانزوں نے سنگھ ناد کیا، اور خوشی سے وایو منڈل میں جھنڈے لہرائے۔ یہ دیکھ کر راون کا بھائی مہودر ہاتھی پر چڑھ کر انگلے کی جانب دوڑا۔ بھائی کا بدلہ لینے کے لئے دیوانتک بھی انگلے پر ٹوٹ پڑا۔ اور کرودھ سے جلتا ہوا تری بشر ابھی رتھ لے کر انگلے پر جھپٹا۔ اب یہ تینوں مہار تھی بانوں سے انگلے کو پھرتا کرنے لگے۔ پرنو بالی پتر تینوں کے ساتھ گر جتا ہوا یہ کرنے لگا۔ تینوں سینا پتیوں کے واروں کو سہن کرتے ہوئے انگلے نے مہودر کے ہاتھی کو اچھل کر ایسی لات لگائی کہ وہ چٹکھٹاتا ہوا بھاگنے لگا۔ تب انگلے نے اسی ہاتھی کے دانتوں کو اٹکھا لیا اور ایم راج کے سمان رکششوں کا ودھ کرنے لگا۔ وایو پتر ہنومان نے جب انگلے کو تین مہار تھیوں سے گرا دیکھا تو وہ گبھیر گر جتا کرتا ہوا دیوانتک پر ٹوٹ پڑا۔ اس کی چھاتی پر وجہ کے سمان مٹکا مار کر اُسے مار ڈالا۔ دیوانتک کے مرتے پر تری بشر اور مہودر تیز بانوں سے انگلے، ہنومان اور نیل کو پھرتا کرنے لگے۔ ان کے جلتے ہوئے بانوں سے نیل کا پر بت قد خون سے بھر گیا۔ تب اس کے کرودھ کا ٹھکانہ نہ رہا۔ اس نے دانت کٹکٹا کر پکشن سمیت ایک پر بت اٹکھاڑا اور مہودر کے سر پر پھینک دیا۔ اس شکھ کے وار سے وہ پس گیا اور ہاتھی سمیت مرکز میں گر پڑا۔ چاچلے مرتے پر ہنومان نے تری بشر پر حملہ کیا۔ پرنو اس سے بانزوں کے ساہس بڑھ چکے تھے۔ اور رکششوں کی سینا کے پاؤں اٹکھ چکے تھے۔ تری بشر کے سامنے آتے ہی ہنومان نے ہتھار سے پردہ بھومی کو کپا دیا اور بجلی کی تیزی سے اچھل کر تری بشر کا کندلوں والا سر کاٹ لیا۔ اپنی سینا کے چار بڑے بڑے سینا پتیوں کے مارے جانے پر متوالا مہار پارشلو ہے کی گدا اٹھا کر بانزوں پر ٹوٹ پڑا۔ تب خون سے بھگی ہوئی اس کی گدا گھوم گھوم کر بانزوں کا ناش کرنے لگی۔ گدا باجھ میں لئے ہوئے مہار پارشلو اس سے ایسے دکھائی دینے لگا مانتو قیامت کی آگ سارے سنار کو جلانے پر تلی ہوئی ہو۔ اس کے ہاتھوں سے سینکڑوں اور ہزاروں بانزوں کے مارے

جانے پر دشو نامک تیحوی باتر کو بڑا کرودھ آیا وہ گھوگر جاکر تا ہوا اس کی طرف دوڑا اور نزدیک جا کر اس زور سے لات ماری کہ بہا پار شو لڑکھڑا کر پھوٹی پر گر پڑا۔ اور پھر بازوؤں کے ناخنوں کو پھاڑ دیا گیا۔ تری شرادو انتک اور مہودر و نرائنک اور بہا پار شو کے مر جانے پر سینا پتی اتی کائے کرودھ سے جل اٹھا۔ اُس کا کچنہ کرن کے سمان لمبا چوڑا جسم مارے کرودھ سے کانپنے لگا۔ وہ رن میں دیوتاؤں، اور دانوؤں کے گھنڈ کو ناش کرنے والا تھا۔ اب بازوؤں کو ناش کرنے کے لئے اپنے ہزار گھوڑوں والے رتھ پر سوار ہو کر بازو فوج پر لوٹ پڑا۔ بازو سینا کے بیچ میں آکر اُس نے میگہ گر جتا سے بازوؤں کو ڈرا دیا اور بازو "ترہای مان ترہای مان" کہتے تری رام چندر جی کی شرن میں آئے۔ تب پر بت قد اُس ککشش راج کو دیکھ کر رام چندر جی نے وبعیشن سے پوچھا کہ ہے نکیش ابادل کے سمان شبد کرنے والا یہ ککشش کون ہے؟ اسے میں ساکشش تائیم کے سمان آئے دیکھتا ہوں۔ راگمو کے ایسا پوچھنے پر وبعیشن بولا اسے اودھیانا تھا کبیر کے چھوٹے بھائی راون کا یہ پتر ہے۔ مندووری اس کی اما ہے۔ اور بل میں یہ دوسرا راون ہے۔ اپنے بھج بل سے اس نے تینوں لوگوں میں نام پایا ہے۔ اسی کے بھروسے پر لٹکا بے خوف رہتی ہے۔ اس نے اپنے تھو بل سے دویہ کوچ اور سوریہ کے سمان چکنا رتھ پر اپت کیا ہے۔ دھنش وڈیا میں اندر سے بھی بڑھ کر ہے اور ہزاروں بار اس نے دیوتاؤں و ککششوں کو ہرایا ہے۔ ہے دشرتھ نندن اس کے مارنے کا حکم اُپائے کریں نہیں تو یہ تمام بازو سینا کو بہا د کر دے گا۔

اب بازوؤں کے پار سموہ میں کھڑا ہو کر اتی کائے دھنش کی نیکار اور لٹکار سے گھوگر جاکر نے لگا۔ اودھر دویڈی، منہد، رشمہ وغیرہ ہمشو بازو بھی برکشوں کو ہلا ہلا کر سنگھ ناد کرنے لگے، بازوؤں کے شور کو سن کر اتی کائے بھانک بان درشا کرنے لگا۔ اُن بازوؤں کے گلنے سے بازو اس پر سار بھاگنے لگے جیسے ندھی کے چلنے سے مچھ بھاگتے ہیں۔ اب بھاگتے ہوئے بازوؤں کو چھوڑ کر اتی کائے رتھ کو دوڑا کر راگمو کے پاس آیا اور کرودھ وغرور سے بولا۔ ہے پنج انسانوں! کیوں ان بچارے بازوؤں کا ناش کر دلتے ہو؟ ان کو مارنے میں نہ تو میری کیرتی ہے اور نہ ویرتا۔ سو اگر تم میں بل ہے تو آؤ میرے ساتھ یدھ کر دو۔ نہیں تو یدھ بھونی چھوڑ کر لوٹ جاؤ۔

اتی کائے کا یہ غرور سے بھرا بیان سن کر لکشمن کے نیت کرودھ سے لال ہو گئے اور وہ دھنش اٹھا کر بولا۔ ہے ککشش! آج میں اپنے بازوؤں سے تیرا سرا اس پر سار کاٹ ڈالوں گا جیسے آندھی پکے ہوئے تار کے پیر کو گرادیتی ہے۔ رے ادھم! آج میرے بان تیری چھاتی کا خون پیں گے۔ لکشمن کے اس جواب کو سن کر اتی کائے کو مانو آگ لگ گئی، اور اُس نے ایک جلتا ہوا بان لکشمن کی جانب چھوڑا۔ مگر لکشمن نے اُس سانپ کی شکل والے بان کو اپنے آدھے چاند والی شکل کے بان سے راستے میں ہی کاٹ ڈالا۔

اور ایک جلتا ہوا بان اُس کے ماتھے میں مارا۔ وہ بان اُس رکشش کے ماتھے میں ایسا گھس گیا۔ جیسے سانپ بل میں گھس جاتا ہے۔ اُس سے اتنی کھائے کے ماتھے میں سے خون کا فوارہ چھوٹا پڑا۔ اور اُس کا سارا خیمہ رک گیا۔ اُس بان سے وہ رکشش بھر اٹھا۔ پر تو تھوڑی دیر میں سنبھل گیا۔ اب دونوں طرف سے گھوری دھ ہونے لگا، اتنی کھائے اور لکھشن کے بانوں میں قیامت برپا کر دی۔ لاکھوں بانز اور رکشش ایک دوسرے سے بھڑک کر گھائل ہو گئے اور مارے گئے۔ لکھشن کا مکھ منڈل تیز گرمی کے سور یہ کی طرح تپ رہا تھا۔ اور اتنی کھائے بھی سال میگھ کے سان گرج کر لکھشن کو دانا چاہتا تھا۔ جب کافی دیر تک یہ کرنے پر بھی کوئی نہ ہارا تو لکھشن نے آگ کے سان جلتی ہوئی برہم شکتی کو دھش پر رکھا۔ اُس کے رکھتے ہی سور یہ سا رکشش اندر پڑ گیا اور برہم شکتی ڈولنے لگی۔ وجہ سان اُس برہم شکتی کو لکھشن نے اتنی کھائے پر چھوڑ دیا اپنے اُوپر اتنی اُس برہم شکتی کو اتنی کھائے نے انیک پر بار سے روکنے کی کوششیں کی مگر موت کے سان نہ رکنے والی شکتی اُس سا سر اڑا کر رکشش میں لے گئی اور وہ کٹے ہوئے سر والا پر بتا قدر رکشش زمین پر گر پڑا۔ اتنی کھائے کے گرتے ہی رکشش ہائے کرتے ہوئے لشکا کی جانب بھاگ گئے۔ بانروں کی فوج میں جے کے نعرے لگنے لگے۔ اور وہ شور راون کے کانوں تک جا پہنچا۔

میگھ ناتھ کا میدان جنگ میں مایا کی سینا کو مارنا

نرانیک اور اتنی کھائے وغیرہ پانچوں راج پتروں کے مرنے کی خبر سن کر راون کے شوک اور کرمودھ کی تنہا نہ رہی۔ بار بار ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے وہ سوچنے لگا کہ اب کیا اُپائے کرنا چاہیے۔ پر تو جب چاروں طرف اُسے نرا شاہی ملی تو وہ میگھ ناتھ سے بولا۔ ہے پیر! رام نے ایک ایک کمر کے میرے تمام بودھاؤں کو مار ڈالا، اب میں کوئی بھی ایسا بودھا نہیں دیکھتا جو ان کو مار سکے، سو اب تو ہی رن میں جا اور ان تپویوں کو مار کر لشکا کی رکشا کر۔ ہے ویر! تو کھل کر اور چھپ کر دونوں پر بار سے لڑ سکتا ہے۔ یہ میں تم نے اندر کو بھی پرایا ہے۔ سو تو ہی ایک منشیوں اور بانروں کو مارنے میں سرفہر۔ تب تپا کی آگیا پاکر میگھ ناتھ فوراً یہ کھائے کے لئے تیار ہوا۔ اور دویہ رتھ پر سوار ہو کر لشکا سے باہر نکلا۔ چار گھوڑوں والا، بانوں اور انیک شتر استروں سے بھرا ہوا اُس کا رتھ چلتے سے آسمان کے گرجن کو ظاہر کرنے لگا۔ اُس رتھ پر چڑھا میگھ ناتھ دو پہر کے سورج کے سان پر کاش کو بکھیرنے لگا۔ لشکا سے باہر نکلتے ہی اُس نے سوچا کہ یہ رام اور لکھشن بڑے ہی بل شالی ہیں۔ جنہوں نے کبھ کرن اور اتنی کھائے ایسے بلوان رکششوں کو بھی مار ڈالا ہے۔ اس لئے کوئی ایسا اُپائے کرنا چاہیے جس سے ان کا ساہس ٹوٹ

جائے اور بل نشٹ ہو جائے۔

اس پر کاراُس نے وچار کر کے ایک ترکیب سوچی اور پھر فوراً ہی مایا کو ستیا بنا کر اُسے رکھ میں رکھ لیا۔ پھر بھیا نک شور کرتا ہوا بانر سینا کا ناش کرنے کے لئے چلا۔ اُس کے پیچھے پیچھے نشانچروں کی بھاری سینا شور کرتی پرقتوی کو دہلائی چلنے لگی۔ سمندر کے سان گرجتی رکشش سینا کو دیکھ کر لاکھوں بانر دانتوں کو کلنگاتے ہوئے پتھر لے کر ان پر ٹوٹ پڑے۔ اُن سب کے آگے پون پتر ہنومان ایک بھاری ٹیلہ اٹھا کر میگھ ناتھ کی جانب دوڑا۔ پرتو رتھ کے نزدیک پہنچ کر اُس نے اُسی رام کی پر یہ جانچی کو دیکھا جس کی چوٹی چھوٹ کر ران سے چھوڑی تھی۔ اور جس کا مکھ دین، گمزور اور کلایا ہوا تھا۔ اسکو دیکھ کر ہنومان روتا ہوا بڑے کرودھ سے اس پر ٹوٹ پڑا۔ اندر جت ہنومان کو بانر سینا سمیت اپنے اوپر حملہ آور دیکھ کر ستیا کو کیشوں سے پکڑ کر جھنجھوڑنے لگا، میگھ ناتھ کے ہاتھوں رام کی پر یہ کی یہ دُر دشا دیکھ کر پون پتر کرودھ سے تپ کر بولا۔ اے سچ! براہن کا دھرم ہو کر کس پر کار تو استری پر ہاتھ اٹھاتا ہے۔ ہے رکشش ادمم! دھکار ہے تیری بھٹی پر! دھکار ہے تیرے بل پر جو تو اس چانڈال کرم کرنے کو تیار ہوا ہے۔ رے چانڈال! کیوں ابلا کو مار کر دیروں کے نام کو کلنگ لگاتا ہے اس تپوئی نے تیرا کیا لگاڑا ہے۔ رے پت! یاد رکھ، ستیا کے مار دینے سے تو بھی نہ بچ سکے گا۔ اس پر کار بانر سینا اُس پر پتھروں کی بارش کرتی ہوئی آگے بڑھی۔ پرتو بھینکر رکششوں نے تیزالوں، سوہ نگروں اور انیک پر کار کے شستروں سے بانر ہنومان کو رتھ تک نہ پہنچنے دیا۔ تب گھور گرجا کرتا ہوا اندر جت ہنومان سے بولا۔ ہے کپش! اگر یہ استری پر ہاتھ اٹھا ادمم کے خلاف ہے، مگر جس آپائے سے دشمنوں کو زیادہ دکھ پہنچے وہ آپائے کرنا تپتی کے خلاف نہیں ہے۔ اس لئے تیرے سامنے ہی میں اس کا ودھ کرتا ہوں۔ ہے پون ست! اس کے مرنے سے ہی لوکا کے سب دکھ دور ہوں گے۔ کیونکہ اس بدھ کی بنیا دیہی جانکی ہے۔ یہ کہہ کر اُس رکشش نے مایا کی ستیا کا سر تلوار سے کاٹ دیا اور بدھ کرتا ہوا مکھ بندہ میں چلا گیا، مایا کی ستیا کے سر کاٹے جانے پر بانروں کا اتھاہ ٹوٹ گیا اور وہ میگھ ناتھ کے بانوں سے ڈکھی ہو کر چاروں طرف دوڑنے لگے۔ تب دکھ سے گھرا ہوا بانروں سمیت ہنومان شری رام کی شرن میں آکر بولا۔ ہے ناتھ! راوون کے پتر اندر جیت نے ہمارے سامنے ستیا کا سر کاٹ لیا ہے، اور وہ "ارام ہارام" کہتی ہوئی سورگ لوک کو چلی گئی ہے۔ اس دکھ بھرے سماچار کو نویدن کرنے میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ ہنومان کے مکھ سے یہ وچار نکر شری رام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اُس سے شوک سے تپے ہوئے تمام بانروں نے انہیں گھیر لیا اور انیک پر کار کے سونڈھت جلوں سے اُن کو سچیت کرنے لگے۔ بھائی کی یہ دشا دیکھ کر لکھشش بے مد فکر مند ہوا اور بھائی کو بچھا کا سہارا دے کر روتا ہوا اُس کو دھیرج دینے لگا۔ جب وجیشش نے یہ سنا تو وہ اپنے

چاروں منتریوں سمیت وہاں آیا، جہاں شری رام بے ہوش پڑے تھے۔ اُس نے سب کو دلاپ کرتے دیکھا۔ تب اُس نے شری رام کو ہوش میں لا کر کہا کہ ہے رام! جو کچھ ہنومان نے آپ سے کہا ہے وہ ناممکن ہے۔ جیسے سمندر سوکھ نہیں سکتا، ویسے ہی جانکی کو مارا جانا بھی ناممکن ہے۔ راوَن کبھی بھی اُس کو نہیں مارے گا اور نہ ہی کسی دوسرے شخص کو اُسے سپرٹ کرنے دے گا۔ چاہے اس کا پتر بھی کیوں نہ ہو۔ بلاشبہ میگھ ناتھ نے آپ کو دھوکہ دیا ہے۔ ہے رائے! اُس بیچ آتا راوَن کے اس منورتحہ کو پورا نہ ہونے دو۔ میگھ ناتھ آپ لکشمی دیوی کے مندر میں حوم کرنے گیا ہے۔ جلدی لکشمی کو وہاں بھیج کر اُس کو ودھ کر واؤ۔ کیونکہ اگر اس کا حوم ہو گیا تو وہ کبھی نہ مارا جائے گا۔ اب جلدی ہی لکشمی کو آگیا دو۔ میں بھی اُس کے ساتھ جاؤں گا، اور جس پر کار بھی ہو سکے گا اس سب سے بڑے رکشش کا ودھ کر ڈالوں گا۔

لکشمی کا لکشمی میں جا کر میگھ ناتھ سے یَدھ کرنا۔

تب شری رام چندر جی کی آگیا پاک لکشمی نے اپنا کوچ پینا، اور اُن کے چرنوں کو چھو کر بولا۔ ہے مہا بابو! آج میرے رکشش سے چھوٹے ہوئے میگھ ناتھ کے شریر کو چھید کر اس پر کار لکھا میں جا کر رہے جیسے ہنس سرودوں میں جاتے ہیں۔ ہے ناتھ! میں آج ہی راوَن کے پتر کو کم لوک میں بھیجوں گا۔ آج راوَن کے آنسوؤں سے اپنے تپ کو شانت کروں گا۔ اس پر کار کہہ کر اور بڑے بھائی کی پری کرنا کر کے وہ شترؤں کا ناش کرنے والا لکشمی میگھ ناتھ کے ودھ گئے چل پڑا۔ ہنومان اور جام بنیت بھی ہزاروں ہزاروں اور بھالوؤں کی سینا لے کر ساتھ چلے۔ کئی کوس چلنے کے بعد انہوں نے دیکھا کہ میگھ ناتھ کی سینا کوچ باندھ کر کھڑی ہے، وہ سینا رکھوں، گھوڑوں اور پیادوں والی ہزاروں جھنڈوں کو آکاش میں لہراتی ہوئی سنگھ ناد کر رہی ہے۔

اُس بھینکر سینا میں آنگ لکشمی اس پر کار گئے جیسے کوئی اندھکار سے بھری گٹھیا میں گھس جاتا ہے تب ادھر ہزاروں نے پتروں اور برکھشوں سے رکششوں کو ہلاک کرنا شروع کر دیا۔ ادھر رکشش بھی سنگھ ناد کرتے ہوئے تیز بانوں اور مدگروں، پراسوں، تلواروں اور پہچھوں سے ہزاروں کو نشانہ کرنے لگے۔ اُس سے اُس یَدھ کے شور سے ساری لٹکا پوری بھر گئی۔ پتروں، برکھشوں اور انیک پر کار کے ہتھیاروں سے آکاش ڈھل گیا۔ ادھر رکشش لوگ ہزاروں کے اس پر کار دندھے اڑا رہے تھے کہ جیسے دھونیا کپاس کو دھندا ہے۔ ادھر ہزار بھی چاروں طرف گھوم گھوم کر رکششوں کو ہلاک کر رہے

تھے، اُس یدھ میں بانروں نے بڑا بھیک کر م کیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اتنے رکشش مارے گئے کہ خون سے پر تھوی لال ہو گئی اور لاشوں سے زمین بھر گئی۔ تب رکششوں کا بھاری نقصان سن کر راون کا پتر میگھ ناتھ صوم کو پورا کئے بنا ہی کرودھ سے اُٹھ کھڑا ہوا، اور گھنے برکتوں کے اندھکار میں سواڑنے کے لئے باہر نکلا۔

میگھ ناتھ کے باہر نکلتے ہی وھیش لکھشن کو لے کر وہاں پہنچا جہاں وہ رکشش کا ریدھ کیلئے تیار ہو کر رکتہ پر سوار ہو رہا تھا۔ تب تجبوی لکھشن کے ساتھ وھیش کو دیکھ کر میگھ ناتھ تیوری چڑھا کر کرودھ سے بولا۔ ہے رکشش اوصم! تیرا جہم رکششوں کے گل میں ہوا ہے اور تو میرے پتا کا چھوٹا بھائی ہے۔ پر تو تم نے اپنے گل کو چھوڑ کر رکشش گل کو کاٹنا لگنا ہے۔ ہے مورکھ! بھلا یہ تو کہہ کہ رام نہ تو ہمارا مہتر ہے اور نہ ہی ہمارے گل کا ہے۔ نہ ہی سنسا راس کو مستند مانتا ہے اور نہ ہی وہ دھرماتا ہے۔ پھر کس لئے تو اس کے پاس ٹکڑا مانگنے گیا ہے۔ دیکھ پر ایسا آدمی چاہے کتنا بھی اچھا کیوں نہ ہو پھر بھی وہ پیدا ہی ہے۔ اور اپنا چاہے کتنا بھی بُرا کیوں نہ ہو، اپنا ہی ہوتا ہے۔ دھکار ہے تیری بدھی پر جو تو دوسروں سے مل کر اپنے دیش کو دوسروں کی غلامی میں حکرنا چاہتا ہے۔ ہے ڈھیشہ! راجیہ پرانی سے ہی اگر تو ہمارا سب کا ودھ کر دانا چاہتا ہے تو تیری یہ کامنا کھچی پوری نہ ہوگی، کیونکہ رام ہمیں مار کر تجھے بھی اس وچار سے مار ڈالے گا کہ یہ اپنے بھائی کا نہیں بنا تو ہمارا کیسے بن سکتا ہے۔ میگھ ناتھ کے ان وجنوں کو سن کر وھیش بولا۔ ہے دُر بدھی میں تیرے پتا کا بھائی ہوں، یہ جان کر تجھے میرا پان کرنا مناسب نہیں تھا۔ پر تو میں تجھے کہے دیتا ہوں کہ اگرچہ میرا جہم رکشش گل میں ہوا ہے تو بھی تجھے تہاری سنگتی اچھی نہیں لگتی۔ دیکھ! میں نے تیرے پتا کو رائے دی تھی، مگر اُس نے تجھے پان سے گھر سے باہر نکال دیا۔ کیا بھائی کو مناسب تھا کہ وہ مجھ سے ایسا نازیبا سلوک کرتا؟ پر تو پرانی استری کا ہرنا پرانے دھن کا چھیننا، اور اپنے متروں پر وشواش نہ کرنا، یہ تینوں باتیں انسان کا ناش کرنے والی ہیں۔ ہے اندرجیتا! رشیوں، بنیوں، دیوتاؤں اور یجنوں سے پیر رکھنا، پرانے دھن اور پرانی استری کو ہرنا وغیرہ دُر گن میرے بھائی میں ہیں، اور انہیں دُر گنوں سے اس کا اور تیرا انتا ہونے والا ہے۔ وھیش کے ایسا کہنے پر میگھ ناتھ کو دکر رکتہ پر چڑھ گیا، اور پھر میگھ کے سامن گر جاکر کے وھیش کو ٹھکانے لگا۔ اُس کی ٹھکانے سے دشو دشائیں بھر گئیں، اور پھر وہ بانروں کے اوپر بانوں کی بارش کے کے اُن میں اتار کی بھیلانے لگا۔ اب تو لکھشن کے کرودھ کا ٹھکانا نہ رہا اور اُس نے میگھ ناتھ کو لٹکا کر اتنے بان چھوڑے کہ اُس کے گھوڑے اور رکتہ اُس کے بانوں سے ڈھاک گئے۔ اُس وقت دونوں تپسوی گرج گرج کر ایسے لڑنے لگے جیسے آکاش میں دو گرہ یا بن میں دو شیر لڑ رہے ہوں لکھشن کے

تیز بانوں نے میگھ ناتھ کے ساہس کو توڑ دیا، اور وہ حیرت سے اُس پر اکرمی کی جانب دیکھنے لگا۔ اندر جیتا نے مسرت ہو جانے پر بانروں نے سنگھ نادکيا، اور دایو منڈل میں جھنڈوں کو لہرانے لگے۔ یہ دیکھ کر اندر جیتا گرجا اور اپنے بانوں سے تمام بانر سینا کو بھرنے لگا۔ تب لکشمین نے تیز لوک والے سات بانوں سے اُس راکشش کے کوچ کو توڑ ڈالا۔ وہ کوچ ٹوٹ کر زمین پر یوں گر پڑا، مانو تاروں کا سموہ گرا ہو۔ کوچ کے ٹوٹے ہی سینکڑوں بان اُس کے جسم میں گھس گئے اور وہ لبوہسان ہو گیا۔ اُس سے وہ تجبوی است کال کے سور یہ کے سان شو بجائے ان ہونے لگے۔ کوچ کے کٹ جانے پر اندر جیتا نے بھی ایک ہزار بانوں سے لکشمین کا کوچ بھی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ اس سے ایک دوسرے کو مار ڈالنے کی اچھاولے خون سے رنگے ہوئے وہ دونوں ویریدھ میں متوالے ہوئے ہوئے جو بادلوں کے سان آپس میں ٹکرا رہے تھے۔ اُن کے بان آپس میں ٹکراتے ہوئے آگ کے چٹکارے چھوڑ کر پر حقوی پر گرنے لگے۔ وہ دونوں گرج گرج کر ایک دوسرے پر وار کر رہے تھے۔ سورن پنگھوں والے بان دونوں کے جسم سے خون بہا رہے تھے اُس سکو ان کے شریر ایسی شو بھا دے رہے تھے مانو بن میں ٹیسو اور سیر پھول رہے ہوں۔ وہ دونوں گھو ریدھ میں لگے ہوئے نہ جھٹتے تھے اور نہ جھکتے تھے۔

ان دونوں کو ویریدھ میں دیکھ کر ویشن کو پر خند کرودھ اُتین ہوا اور وہ گنی کے سان بانوں سے بانروں کے روئیں اُڑانے لگا۔ ادھر بنوان وغیرہ بانر بھی پتھروں سے راکششوں کو سیم لوک بھینچنے لگے۔ اسبا دونوں سیناؤں میں گھو ریدھ ہونے لگا۔ اُسی سے لکشمین اور میگھ ناد کا ایسا بھینکریدھ ہوا کہ دیو دانو سب کا نیپا اُٹھے۔ چاروں دشائیں بانوں سے ڈھکا گئیں۔ سور یہ چھپ گیا، اندھکار ہو گیا، خون کی ہزاروں ندیاں بہہ نکلیں اور دایو کا بہاؤ تیز ہو گیا۔ اُس گھو ریدھ میں متوالے ہوئے ستر اندن نے مانو کرودھ سے آگ ہر ساتے ہوئے میگھ ناتھ کے چاروں گھوڑوں کو مار ڈالا۔ اور سار تھی کا سر کاٹ لیا۔ یہ دیکھ کر راکششوں کے چہرے پلے پڑ گئے اور بانروں نے ہر ش ناد سے ساری لٹکا کو بھر دیا۔ تب میگھ ناتھ فوراً دوسرے رتھ پر سوار ہو کر گرجا اور تیز بانوں سے بانروں کو مارنے لگا۔ تب راون کے چھوٹے بھائی ویشن نے سیم راج کے سان اپنی گدا کو اٹھایا اور ایک ہی وار سے میگھ ناتھ کے سار تھی اور گھوڑوں کو پس ڈالا۔ اس پر میگھ ناتھ کے تیز کرودھ سے جل اُٹھے، اور وہ گود کر پر حقوی پر آ گیا۔ اور دس بان اپنے چاچا کی جانب چھوڑے۔ لکشمین نے پھرتی سے انہیں راستے میں ہی کاٹ دیا۔ اسبا تو میگھ ناتھ غصے سے پاگل ہو گیا اور اس نے ویشن کو مارنے کے لئے وہ بان ویشن پر سے چھوڑا جو اُس نے سیم راج سے پراپت کیا تھا۔ یہ بان دیوتاؤں سے

یہی نہ روکا جاسکتا تھا، اور مینوں کوکوں میں کوئی بھی اُسے سہن نہ کر سکتا تھا۔ اس بان کو دیکھ کر مکھن نے بھی کبیر کا دیا ہوا بان نکالا۔ دونوں دیروں نے ہاتھیوں کی سونڈوں کے سان اپنی بھجائوں سے ان بانوں کو جوڑ کر دھنشوں کو کانٹوں تک جھینچا تو اُس سے وہ کروٹ پھٹیدوں کے سان بولنے لگے جب وہ بان چھٹے تو سارا آکاش پر کاش سے جگمگا اٹھا اور اُس میں ٹمکڑے زمین پر گر پڑے۔ ان کے ٹمکڑے سے آکاش انگاروں اور دھوئیں سے بھر گیا، اور وہ دونوں بان ٹمکڑے ٹمکڑے ہو گئے۔ تب شیش ناگ کے سان کرو دھ سے پھٹکارتے ہوئے مکھن نے ورن استر چھوڑا۔ اُس قیامت برپا کر دینے والے استر کو آتے دیکھ کر اندر جتنے آگئے استر سے اس کو نشٹ کر ڈالا۔ اور پھر اُس نے پران لینے والا اور نہ لگنے والا استر چھوڑا۔ اس استر کے چھوٹے ہی زمین و آسمان تاریکی سے بھر گئے۔ اُس سے ایک دوسرے کو دیکھنے میں سب اسمرقہ ہو گئے۔ چاروں طرف اندھیرا کر کے میگھ راج گر جنے لگا۔ تب ستر اندکن سور یہ استر چھوڑ کر دوبارہ پر کاش کر دیا۔ اب دونوں سیناؤں میں پھر یہ ہوئے لگا۔ کاش اور بار سنگھ ناد کر کے پھر لڑنے لگے۔ تب مکھن نے ایک ایسا بان دھنش میں جوڑا جو آگ کے سان چکنے والا۔ دشمن کی چھائی کو بھاڑنے والا اور دیوتا واسروں سے بھی ناقابل شکست تھا۔ اس بان کو ڈوری میں چڑھا کر مکھن نے کہا کہ اگر رام ستیہ وادی، درڑ ورتی اور پریم پر اکرنی ہیں تو بے بان! تو ٹیگہر جا کر شترؤں کو یم لوک میں پہنچا۔ یہ کہہ کر اور وید منترؤں سے اُس کی پوجا کر کے اُسے چھوڑ دیا۔ دور سے چھوٹا ہوا وہ بان آکاش کو پر کاشت کرتا ہوا، زہریلے سانپ کے سان وایو منڈل میں پھٹکارتا ہوا میگھ ناتھ کی جانب اڑا اور اُس کا کندلوں والا سر اڑا کر آکاش میں لے گیا۔ سر کے کٹ جانے پر میگھ ناتھ ہاربت قد دھڑ دھاک سے زمین پر گر پڑا۔ میگھ ناتھ کے مرنے سے بندروں کے ہرش کی (خوشی کی)، کوئی تھانہ نہ رہی۔ وہ سنگھ ناد کرتے ہوئے راکھششوں کے سموہ پر ٹوٹا پڑے اور جہنم اتر میں قیامت کا سہا بارہ دیا۔ ہزاروں راکھشش پھروں سے سجے گئے۔ دانتوں و ناخنوں سے بھاڑے گئے، اور پیو یوں کے اس بڑے ویری کے مرنے پر کھبر کر بھاگ گئے۔ دیوتاؤں، سداھوں، اور گندھروں نے دیانوں سے پھولوں کی ایسی درشاکی کہ یدھ بھونی پھولوں سے بھر گئی۔

راؤن کا دلاپ کرنا اور یدھ کے لئے چلنا

اندر جیت کے ارے جلنے پر لٹکا پوری میں شوک کی گھٹائیں چھا گئیں۔ ہزاروں راکھشیاں جن کے پتی، پتر اور بھائی یدھ میں ارے ٹمکڑے تھے، مکیشوں کو نوچتی اور چھاتیوں کو پیٹتی اور بالوں کو نوچتی لٹکاتی

راون کے محل میں جا کر بولیں۔ ہے راجن! آج ہمارا سب کچھ نشت ہو گیا ہے۔ پتیوں اور پتروں سے جدا ہوئیں ہم شوک کے سمندر میں ڈوب گئیں ہیں۔ ہائے! نہ جانے وہ کون سی اشیہ کھڑی تھی، جب بڑی شوریہ لکھا نے کال کے سامان رام کو چھڑا تھا۔ بلاشبہ یہ کبھی ساری لکھا کو کھلانے کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ ہے نا تھا! یدھ سے پہلے ویشن نے ہمیں اچھی رائے دی تھی۔ مگر کال کے بس میں ہوئے ہوئے تم نے اُسے دُشکار دیا۔ اشوک بائیکا میں سینا کے روپ میں تم نے موت کو لا رکھا ہے۔ ہائے آج ہم انا تھ ہو گئیں۔ لکھا میں کوئی بھی رام روپی کال کے گراس سے بچ نہیں سکے گا۔ اس پر کار روٹی پڑتی ہوئی وہ سب لکھا کو شوک سے بھرنے لگیں۔ رکششیوں کے لئے کون کر راون نے ٹھنڈی سانس بھری اور پھر تروک سے بھر بھر اپنے منتریوں سے بولا کہ سینا کو تیار کرو، آج میں اپنے آگ کے سامان پر چنڈ بالوں سے رام اور کیشن کے پران لوں گا۔ آج میرے ہاں کھر دوشن، پرست، ہما کائے، کچھ کرن اور میگھ ناو کا بدلہ لینگے۔ آج میرے بالوں سے تمام بانر سینا ایسے جلے گی جیسے جھل کی آگ میں بانس جلتے ہیں۔ آج میں اپنے بالوں سے آکاش پاتال، سمندر اور کائنات اور تینوں لوک اور چودہ بھونوں کو بھر دوں گا۔ ہے منتر لولا کسل و کیسر کے سامان جن کے رنگ ہیں اور لال لال لکھ روپی بانر کتلوں سے بھرے ہوئے یدھ روپی سرور کو، آج میں ایرا بت باہتی کے سامان متھ ڈالوں گا، آج ہنومان، انگد، تل، نیل اور سگر یو وغیرہ بانروں کے سینا پتی میرے بالوں سے بندھے ہوئے اپنے مکھوں سے یدھ بھونی کو ایسے شو بھت کر دیں گے جیسے نال سمیت کسل تڑاگوں (کنوؤں) کو ٹو شو بھت کرتے ہیں۔ جن رکششیوں کے پتی، پتر اور بھائی مارے گئے ہیں، آج میں رام لکھشن ساودھ کر کے اُن کا بدلہ لوں گا۔ جو بانر پرکشنوں اور پتھروں سے لڑنے میں بڑے تیز ہیں آج وہ یدھ بھونی میں سدا کے لئے سو جائیں گے۔ اتنا کہہ کر ہم کے سامان کرودھ سے جلتا ہوا اپنے سور یہ کے سامان رتھ پر سوار ہوا، اور لاکھوں رکششیوں کو سٹا لے کر اُس دروازے سے باہر آیا جدھر رام لکھشن ویشن کے ساتھ کھڑے تھے۔

لکھا کے باہر آ کر راون نے اپنے سارے پتیوں سے کہا کہ ہے وہیر! میرے رتھ کو وہاں لے چل، جہاں دشرتھ کے دونوں پتر موت کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ آج میں اُس رام روپی پتر کو جڑ سے کاٹ ڈالوں گا جو سینا روپی بھول سے پھل پر است کرنا چاہتا ہے۔ اور ہنومان، تل، نیل، سگر یو وغیرہ جس پتر کی شکلا ہیں۔ یہ کہہ کر رکششی اندر گھر گھر لڑتے رتھ پر سوار ہو کر بھیا تک گر جبا کرنے لگا۔ اس کی گر جبا سے لکھا سمیت پر حقوی کانپ اٹھی۔ سنگھ، شیر، باہتی وغیرہ بن کے جنتو خوف زدہ ہو کر بھاگنے لگے۔ بانر سینا کے درمیان کھڑے ہو کر اُس رکششی راج نے کرودھ سے تانس استر کو چھوڑا۔ اُس ایک استر سے ہزاروں بانر بھی میں دانوں کے سامان بھن گئے۔ اب تو مارے ڈر کے سارے بانر بھاگ اٹھے۔

ساری بانر سینا میں ایک ویر بھی برہا کے دیئے ہوئے استر کو بہن کرنے والا نہ نکلا۔ سب سینا کے بھاگ جانے پر راون نے سوریہ کے سامان تجبوی رام لکشمین کو دیکھا۔ ان کو دیکھ کر راون اندھیری سے اڑائے میگھ کے سامان ان کی جانب بڑھا۔ تب اپنے اہم دشمن کو اپنی طرف آتے دیکھ کر شری رام چندر جی نے کرودھ سے دھنش کو ہاتھ میں لیا اور اس کی ٹکڑ سے دشوں دشاول کو بھر دیا۔ اُدھر لکشمین نے بھی دھنش کی کھوڑ دھونی سے لکشمین سینا کو ڈرا دیا۔

اب دونوں سیناؤں میں گھوڑیدہ شروع ہوا اُدھر بھائیوں، پترول اور بندھوؤں کے مارے جانے سے راون دانت پی رہا تھا، اور اُدھر شری رام اپنی پر یہ کو سامنے دیکھ کر مار دینے پر تے ہوئے تھے۔ دونوں طرف سے بانوں کو کاٹ کر پھیل کر رہے تھے۔ رام اور لکشمین کے بیچ میں کھڑا راون اُس سے ایسا شو بھائے ان ہوا مانو سوریہ اور چندرما کے بیچ راہو کھڑا ہوا ہو۔ دونوں راہکاروں کے ساتھ یدھ کرتے ہوئے اُس نے بانر سینا کو بھی بہت تنگ کیا۔ اُس سے اُس کے یدھ کو دیکھ کر دیوتا بھی حیرت میں آگئے۔ اور اس کے مارنے کی بھگوان سے پرارتنا کرنے لگے۔ اُدھر راون لکشمین کو چھوڑ کر رام پر واد کر کے گھوڑ گر جہا کرنے لگا۔ اُس نے اپنے تیز بانوں سے راگو کو ایسا ڈھک دیا جیسے بادل سوریہ کو ڈھک دیتے ہیں۔ تب جھلا کر رام نے راون کے وہ تمام بان کاٹ دیئے جو آگ کے سامان دشمن کو جلا دینے والے تھے۔ ان دونوں کے خوفناک یدھ کو دیکھ کر تمام جیو جنتو ڈر گئے۔ بھوٹے ہی سے میں اتنے بان چھوڑے گئے کہ آکاش بھر گیا اور اندھکار چھا گیا۔ آکاش میں بانوں کی ایسی چھت سی بن گئی جس میں ہزاروں جھرو کے دکھائی دیتے تھے۔ اُس یدھ کو دیکھ کر دیوتاؤں کو اندر اور برت کا یدھ یاد آگیا۔ دائیں بائیں، آگے پیچھے جدھر جدھر وہ دونوں پتیرے بدل بدل کر بان چھوڑتے تھے اُدھر ہی بانوں کی ترنگیں ایسی دکھائی پڑتی مانو سمندر میں ترنگیں اٹھ رہی ہوں۔

تب راگھو کے بانوں سے اپنے بانوں کو کٹتے دیکھ کر راون کو بڑا کرودھ آیا۔ وہ حیران ہو کر سوچنے لگا کہ جن بانوں کو یدھ میں دیوتا بھی بہن نہ کر سکے آج وہ ایک معمولی انسان کے ہاتھوں سے کائے جا رہے ہیں۔ یہ بڑا آسچر یہ ہے۔ اس پر کمار و پار کر کے اُس نے رام کے مارنے کے لئے رودر ہتر اٹھایا اور اُس سے بھینکر گر جہا کر کے چھوڑ دیا۔ اُس کے چھوٹے ہی اس میں سے ہزاروں شول، گدا، موصل وغیرہ نکل کر تیزی سے ایسے پھیل گئے انو قیامت کا دیو سنسار کو نشا کرنے کے لئے چلا ہو۔ گمر شری رام چندر جی نے گندھرو استر سے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ رودر استر کے نشا ہونے سے راون نے بھینکر سورا استر چھوڑا۔ اُس استر کے چھوٹے ہی ہزاروں ٹکڑے ہو گئے، اودھ ٹکڑے جاتے ہوئے آگ کے چکر بن کر آکاش میں ہاتھیوں کے سامان چنگھاڑنے لگے اور گھوٹنے لگے۔

اُس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا انو ہزاروں سورج آسمان میں دوڑ رہے ہیں۔ اور یہ بھوی کو جلا کر رکھ کر دنیا جالتے ہیں۔ یہ نہ تو ان سب چکروں کو رام نے ایک منٹ میں کاٹ ڈالا، اور وہ سب ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین پر گر پڑے۔ اُس سے ہزاروں نے سنگھ ناد کیا اور شری رام چندر جی کی جے کے نعروں سے آکاش گونجا دیا۔

لکشمین کا برہمی لگنے سے بے ہوش ہونا

سوراستر کے نشٹ ہونے پر راون غصے سے کانپنے لگا، اور آنکھوں سے آگ برساتے ہوئے اُس نے راگھو پر دس بان چھوڑے جو نازک اعصار کو توڑنے والے تھے۔ یہ دیکھ کر لکشمین نے کُرو دھ سے انیک بان چھوڑے، جن سے راون دھو جھک کر گر پڑی، دھنٹ ٹوٹ گیا سارقی مارا گیا، اور رتھ کے آٹھوں ٹھوڑے مر کر بھونی پر گر گئے۔ گھوڑوں اور سارقی کے مرنے پر راون کو ذکر نیچے آ گیا، اور لکشمین کو مارنے کے لئے برہمی اٹھائی۔ کبھی ٹھیل نہ جانے والی وہ برہمی کال کے سماں پر ان لینے والی تھی۔ بجلی کی طرح چمکتی ہوئی اُس برہمی کو لے کر راون کڑک کر یو لہا۔ لکشمین! اب تو اُس سنار کو اچھی طرح دیکھ لے۔ یہ برہمی تیرے سینے کا خون پے گی اور تجھے یم لوک میں لے جائے گی۔ اس برہمی کو یم نامک دتیر نے بنایا تھا۔ اس کو دیوتا، اسٹر اور انسان برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ کہہ کر اُس نے لکشمین کا نشانہ باندھا اور گھور گرجا کر کے اُس پر چھوڑ دیا۔ راون کے ہاتھ سے چھوٹی ہوئی وہ برہمی کال ڈنڈ کے سماں تیزی سے چلی اور بلا خوف ہو کر ٹکڑے ہوئے ستر اندن کے سینے میں اے دھنٹ گئی جیسے زہر بلا سانپ بل میں گھس جاتا ہے۔ برہمی کے گھٹتے ہی لکشمین ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اُس سے راکششوں نے خوشی سے سنگھ ناد کیا اور وایو منڈل میں دھو جاؤں کو لہرایا۔ ان کی ساری سینا میں سنگھ، نقارے اور مردنگ بجنے لگے۔ بھائی کے گرنے پر شری رام نے بھاگ کر اُسے بہارا دیا، اور اُس برہمی کے نکالنے کا جتن کرنے لگے۔ مگر پتھر کے سماں کھٹن برہمی باہر نہ نکلی، اور کھینچے ہی کھینچتے ٹوٹ گئی۔ اُس سے راگھو کے نیر کُرو دھ سے لال ہو گئے اور وہ سنگھ یو سے بولے۔ ہے کئی اندر! آج راون نے میرے سوئے کُرو دھ کو جگا دیا ہے۔ اب غھوڑے ہی دنوں میں تم اس سنار سے مجھے یا راون کو خالی دیکھو گے۔ اس پانی راون کے سر پر کال گرج رہا ہے۔ جیسے چانگ میگھ کے درشن کا پیا سا ہوتا ہے۔ اسی پر کار میں راون کو دیکھنے کے لئے تڑپ رہا تھا۔ آج یہ میرے ہاتھ سے جتنا نہ بچے گا۔ ہے سنگھ یو! جس راون کو مارنے کے لئے میں نے

بالی کا ودھ کیا، سمندر میں پل بانڈھا، آج وہ پاپا آتا میری آنکھوں کے سامنے آیا ہے، جیسے گروڑ کے نزدیک آکر سانپ زندہ نہیں رہ سکتا، اسی پرکار راون آج زندہ نہ رہے گا۔ ہے بازو باقم بڑے بودھا، دیر اور پر اگر فی ہو، پرنتو اس سے تم سب پرست پر جا کر بیٹھ جاؤ اور ہم دونوں کا دیدہ دیکھو۔ آج میں وہ کام کرنے والا ہوں جس سے جب سور یہ اور چند راہیں، دنیا یاد کرتی رہے گی۔

اتنا کہہ کر شری رام چندر جی لکھن کا سر گود میں لے کر بیٹھ گئے اور روتے ہوئے سوشین کے پرنتی بولے۔ ہے ودھ یہ راج! میرا پرانتوں سے بھی بڑا پیارا بھائی راون کی شکتی سے بیہوش ہو کر گر پڑا ہے۔ اب اگر وہ سچیت نہ ہوا تو میری بھی یہاں موت ہوگی۔ کیونکہ بھائی کے بنا میں اودھیا تو کیا تینوں لوگوں کا راجہ بھی نہیں چاہتا۔ دیکھ! میرے سب انگ ڈھیلے ہو رہے ہیں۔ دھنش ہاتھ سے چھوٹا جا رہا ہے۔ اب مجھ میں دیدہ کرنے کی طاقت نہیں رہی۔ ہے سوشین! اگر ستر کا جیون آدھا لکھن سچیت نہ ہوا تو میں بھی یہاں پریران دے دوں گا۔ لکھن! بن میں آتے وقت جس پرکار تم میرے ساتھ آئے تھے، اسی پرکار مجھے بھی اپنے ساتھ یم لوک میں لے چلو۔ ہے سوشین! سب لوگ اس سنار میں مل سکتے ہیں، پرنتو بھائی سنار میں نہیں مل سکتا۔ ا! اودھیا جانے پر جب بھرتا، شتر گمن پوچھیں گے کہ لکھن کہاں ہیں؟ تو اس سے میں کیا جواب دوں گا۔ بلاشبہ بندھوؤں کی نذاست سے یہاں پریرما نا نہیں بہتر ہے۔ ہے بھگون! میں نے پور و جنم میں کونسا ایسا پاپ کیا تھا کہ میرا چھوٹا بھائی مجھ سے روٹھ گیا، اور میرے پہلے ہی چل گیا۔ ہے لکھن! تم پہلے کی طرح مجھ سے کیوں نہیں بولتے؟ ہے بھائی! میں دکھ کے سمندر میں ڈوب رہا ہوں۔ کیوں نہیں اٹھ کر مجھے دھیرج دیتے۔ اس پرکار ولاپ کرتے ہوئے راگھو کے نیروں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی، اور وہ شوک کے اکادھ سمندر میں ڈوب گیا۔

شری رام چندر جی کے ان بے مین کر دینے والے وچنوں کو سن کر سوشین بولا ہے راگھو! کال کاٹھ کے سان راون کی شکتی اسودھ ہے۔ اس کے گلنے پر دیوتا، اسر، منشیہ وغیرہ کوئی بھی نہیں بچ سکتا، پرنتو لکھن کے بل اور پر اکرم کو دیکھ کر مجھے بڑا آسچر یہ ہوا ہے، اور ابھی تاک زندہ ہے اور موت کے نشانوں سے اس کا چہرہ خالی ہے۔ ہے پر بھو! اگر سنجیونی بوٹی سورج ٹکٹنے سے پہلے یہاں آجائے تو لکھن کے پران بچ سکتے ہیں۔ پرنتو دھنش دشامیں کوئی یہاں سے ہزار یو جن دور ہونے والی اس بوٹی کو ہالتیہ سے اتنی جلدی لانے والا میں کسی کو نہیں دیکھتا۔ سوشین کے کھ سے یہ وچن سن کر لوں پتر کا چہرہ کھل گیا، اور وہ کھبھہ ٹھونکا کر بولا۔

ہے موشین! اس بخونی کو میں لاؤں گا اور شری رام کی سوگند کھا کر کہتا ہوں کہ اگر میں سو رہا دے سے پہلے نہ لاسکا تو اپنے پران دے دوں گا۔

اس پر کار پر گیا کہ موشان نے راگھو کے چرنوں کو یہ نام کیا، اور سیکھ کی گرجا کرتے ہوئے آکاش میں اڑ گیا۔ بجلی کی طرح آکاش کو چیرتا مانو آگ کو کھاتا ہوا وہ شیکھ اس پر بیت پر پہنچ گیا جس کا پتہ موشین نے دیا تھا۔ اب وہاں پہنچ کر ایک بوٹیوں کو اس نے آگ کے سان چکے دیکھا تب اس نے سوچا کہ کس بوٹی کو لے جاؤں اور کس بوٹی کو نہ لے جاؤں۔ اگر یہاں سے لی ہوئی بوٹی بخونی نہ ہوئی تو لکشمین کا بچنا ناممکن ہوگا۔ اس پر کار اس نے من میں دلیل سے اچھ کر اس پر بیت کو بھجھوڑا۔ اور ہزاروں جلتی ہوئی بوٹیوں سمیت اس پر بیت کو اکھاڑ لیا، اور شیکھ سمیت رام دل میں پہنچ گیا۔ شری رام نے دیوتاؤں سے بھی نہ ہونے والے اس کاریہ کو دیکھ کر اسے گلے سے لگایا، اور روتے ہوئے بولے بے یون پتر اتم بھرت کے سان میرے پیارے بھائی ہو تم نے ڈوبتے ہوئے کی رکشا کی۔ اسکے بعد موشین نے بخونی بوٹی کو لکشمین کی ناک سے لگایا اس کے گتے ہی لکشمین نے نیر کھول دیئے، اور پہلے کی طرح اٹھ کر کھڑا ہو گیا، لکشمین کے سچیت ہونے پر راگھو کے آئند کی سیانہ رہی۔ مری ہوئی سی بانر سینا میں پھر یہاں آگئے۔ بانروں نے سنگھ ناد سے آکاش کو گونجا دیا۔ دیوتاؤں نے آکاش سے پھولوں کی ورشا کی اور راگھو کے مکھ سفید پڑ گئے۔

رام راون دیدہ!

لکشمین کو پھر دھنش ہاتھ میں کپڑے دیکھ راون نے بانوں کی بارش شروع کر دی۔ ادھر رام نے بھی دھنش ہاتھ میں لے کر رکشش سینا کو نشٹ کرنا شروع کر دیا۔ ان دونوں کا گھور دیدہ دیکھ کر فوراً دیو راج اندر اپنے سونے کے رتھ کو لے کر وہاں حاضر ہوا اور اسے راگھو کے چرنوں میں بھینٹ کرنے لگا۔ اس دویہ رتھ پر چڑھ کر شری رام اس پر کار بانوں کی ورشا کرنے لگے، جیسے قیامت کے بدل پانی برساتے ہیں۔ ان دونوں کا دیدہ دیکھ کر رکشش اور بانر سینا ایک جانب کھڑی ہو گئی۔ رکشش و بانر اپنے اپنے استروں کو چھوڑ کر اپنے اپنے سوامیوں کا دیدہ دیکھنے لگے۔ دونوں دیر متوالے ہو کر ایک دوسرے کا ودھ کرنے پہنچے ہوئے تھے۔ چرکال تک بانوں کی بارش کر کے راگھو نے ایک آدمے چاندولے تیر کو چھوڑا۔ اس بان سے راگھو نے راون کے رتھ کی دھوجہ کاٹ دی۔ تب کہ وہ دھ سے راون نے راگھو کے رتھ کو بانوں سے بھر دیا۔ پر نتو اندر کے گھوڑے ان بانوں کو پھولوں کے سان

سہن کرنے لگے۔ اپنے بانوں کے پھیل جانے پر کروڑھ سے گرجا کر کے بڑے بھینکر بان وہ چھوڑنے لگا۔ ان بانوں سے ایک بھی بان نہ بنا گھاؤ کے نہیں رہا۔ کیوں راگھو کے انگلوں کو وہ بان سپریش نہ کر سکے اس پر شری رام نے بھی بانوں کی چھڑی باندھ دی۔ اُس سے آکاش اور زمین بانوں سے بھر گئی۔ دونوں کے رتھ بان دشا کرتے ہوئے ایسے معلوم ہونے لگے مانوسیکہ برس رہے ہوں دونوں ہی یدھ کلا میں ماہر، ویر، بلوان اور پراکرمی تھے۔ دونوں ہی ایک دوسرے کو بانوں سے پیرت کر رہے تھے اب سنگرام کے میدان میں دونوں کے رتھ اتنے نزدیک آ گئے کہ گھوڑوں کے منہ آپس میں ملنے لگے۔ جھنڈے آپس میں لڑنے لگے اور رتھوں نے دھول اڑائی۔ تب راگھو نے چلتے ہوئے چار بانوں سے راون کو پیچھے دھکیل دیا، اور بان برسائے لگے۔ تب راون نے جل کر رتھ چھوڑ دیا اور گداو موسلوں سے اُس پر حملہ آور ہوا۔ یہ دیکھ کر دشر تھ ندن راگھو بھی اُس پر گدا سے حملہ آور ہوئے۔ اُس سے اُن کی بھینکر چوٹوں کے شد سے آکاش پاتال کو نیچے لگے۔ تب دانیو رکشش اور بانر ڈر گئے۔ پرنتو وہ دونوں ویر نہ ٹھکتے تھے اور نہ یدھ سے باز آتے تھے۔ تب راون نے راگھو کے ودھ کیلے پر خنڈ شد کیا، اور سنہار کو ہلا دینے والا وسندر کو پھرا دینے والا آگئے استر چھوڑا۔ اُس استر کے چھوڑے ہی آکاش لال ہو گیا، پر بیت جلنے لگا اور ساری سینا کے روئیں دھواں چھوڑنے لگے۔ یہ دیکھ کر رام نے دری استر چھوڑا جس سے تمام آگ شانت ہو گئی۔ اور ساری بھومی جل مکن ہو گئی۔ آگئے استر کے ناکام ہونے پر راون نے سنہار کو ہلا دینے والا رودر استر چھوڑا جو مہا بھینکر تھا۔ پرنتو شری رام نے اُس کے ایندرگ استر سے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے اور پھر دانیو استر چھوڑا۔ اُس سے آکاش پاتال اور وسندر میں خوفناک دھماکے ہوئے۔ تیز ہوا سے تمام والو منڈل کانپ اٹھا۔ ہزاروں اونچے اونچے محل ٹوٹ کر نیچے گر پڑے۔ اس پر راون بڑے غور سے گرجنے لگا اور دو یہ استروں سے دانیو کو دور کرنے لگا۔

اُس سے اپنے اپنے سوامیوں کو وار کرتے دیکھ کر دونوں جانب کے سینک سنگھ ناد کرتے اور آکاش میں جھنڈے لہراتے تھے۔ تب راون نے اپنی رکشش سینا کو لڑنے کی آگیا دی۔ آگیا پانے ہی لاکھوں رکشش مارو مارو کرتے موسل، گدا اور شتوں سے بانروں پر ٹوٹ پڑے۔ ادھر بانر بھی پھروں اور برکھشوں سے رکششوں کا چورن کرنے لگے۔ جمین باتر میں قیامت کا منظر ہوا ہو گیا بانوں سے آکاش بھر گیا اور پھروں سے زمین پٹ گئی۔ متوالے ہوئے بانر گرج گرج کر ایک دوسرے پر جلے کرنے لگے۔ اُس سے ایسا گھور بندھ ہوا کہ خون کی ندیاں بہنے لگیں، اور اس میں ہزاروں لاشیں کھو پڑیاں، سر دھڑ اور بھجائیں تیری نظر آئیں۔ گدھ، کوسے اور چلیں لاشوں پر چھپنے لگے۔ ایسا بھاناک

یدھ اس پر بھڑکی پر پہلے کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ اُس جگہ مانو موت ناپاچ رہی تھی۔ لحظہ بہ لحظہ ہزاروں سرکٹ کر زمین پر گر گرتے تھے۔ مارو پکڑو اور ہائے ہائے سے کانوں کے پردے پھٹے جلتے تھے۔ کسی گولے نے جیون کی آستانہ رہی تھی۔ وہ بھیا نکا یدھ استھان ہون کنڈ کے سامان تھا جس میں بازو لیا اور رکششوں کی بے شمار آہوتیاں مل رہی تھیں، اور یدھ اگنی چھن چھن میں بھڑکتی جاتی تھی، توپوں کی گرج، بانوں کی سائیں سائیں، دھنش کی ٹنکار اور گداؤں کی چوٹوں سے یدھ کی سفاکی بڑھتی جاتی تھی۔ کسی کے لئے کہیں بھاگنے کا موقعہ بھی نہ تھا۔ رستہ چڑھے ہوئے شری رام سے اُن کا سار تھی ماتلی بولا۔ ہے راگھو! دیکھئے، یہ رکشش کس بیرحمی سے بانڑوں کو نشٹ کر رہے ہیں۔ ہے ایو دھیا ناکہ! برہم ہستر چھوڑ کر جلدی اس کا ودھ کیجئے ورنہ یہ ایک بھی بانڑ مذہ نہ چھوڑے گا۔

لنکاتی راون کا ودھ!

ماتلی کے کھسے سے برہم ہستر کا نام سن کر رام چندر جی نے کہا، ہے سار تھی! تم نے سے سے پر ہی مجھے یاد دلایا ہے۔ دیکھو، سور یہ اب ڈوبنے والا ہے اور یہ سے اس رکشش راج کے مرنے کا ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے وہ بان دھنش پر جوڑا جو انہوں نے رشی اگست سے لیا تھا، اور اگست نے برہما سے پراپت کیا تھا، اور برہما نے جلکتا کو فتح کرنے کے لئے دیواندر کے لئے بنایا تھا۔ اُس بان کو، جو سدا نہ ہر لیے سانپ کی طرح پھنکارتا چلتا تھا، پنکھوں میں دیاو بھری ہوئی تھی، اور اُس کے پھلوں میں سور یہ اور آگ کا نو اس تھا۔ سمیر و پرست کے سامان بھاری بان رام نے دھنش پر رکھا۔ وہ اپنے ایک ہی وار سے دروازوں، دیواروں اور پرتوں کو توڑ پھوڑ کر ڈرہ بنا دینے والا تھا۔ آگ اور سور یہ کے سامان اُس بان کی جانب کوئی آنکھ اٹھا کر بھی دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ دیوتا، دانو، بکیش، کتر اور گندھر دانسان کوئی بھی اُس بان کو سہن کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ اُس بان کو دھنش میں جوڑ کر شری رام نے وید منتروں سے اُسے بلایا اور ڈوری کو بھیج کر کانوں تک لپکے اُس سے پر بھڑکی کا پنے لگی، سمندر میں طوفان آگیا، اور سنسار کے پرانی ڈر گئے۔ دیوتاؤں وائسوں نے اپنے ہر دیوں کو تھام لیا، اور دونوں دلوں کے بانڑ و رکشش کانوں میں اٹھکیاں دے کر زمین پر لوٹ گئے۔ اُس سے شری رام چندر جی نے من میں جا بھی کویا دکیا اور پھر اُسکے ہرنے والے پانی، نیچ آتا، دشت راون کو دیکھ کر بان چھوڑ دیا۔ وہ بان سور یہ سامان اپنے نیچ سے دشتوں و دشاؤں کو پرکشت کرتا ہوا، اندر و جر سے بھی زیادہ کھور شبہ کرتا ہوا، دایو منڈل میں بھاری

طوفان پیدا کرتا ہوا راون کے ہر دیہ کو بھاڑ کر پھنسی میں گھس گیا۔ بان کے گتے ہی راون کے پران پھیر و اڑ گئے، اور وہ بڑے دھڑکے کے ساتھ پھنسی پر گر پڑا۔ اس کے گرتے ہی بازوؤں نے راکششوں کو برباد کرنا شروع کیا، لمحہ بھر میں بازوؤں کے پتھروں، برکھشوں اور ناخنوں سے بھاڑے ہوئے راکششوں سے یہ دھبھونی پٹ گئی۔ اس پر کار اس گھوریدہ کانت ہوا۔ اس سے آکاش میں دیوتاؤں نے جے کارے لگائے اور بھول درشا کری۔ بازوؤں کے ہر شا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ وہ متوالے ہو کر جے ناد سے آکاش کو گونجانے لگے، اور آکاش میں فتح کے پرچم لہرانے اور راکششوں کی کھوپڑیاں آسمان میں اچھالنے لگے۔ علاوہ ازیں گلے مل کر گھلنے لگے پچ

راکششیوں کا دلاپ اور راون کا دہ سنکار

راون کے مرجانے پر لٹکا پر دکھ کا پہاڑ ٹوٹ پڑا، اور مہارانی مندو دی ہزاروں راکششیوں کو ساتھ لے کر اتری، دواڑے سے دلاپ کرتی ہوئی باہر نکلی۔ وہ سب کیشوں کو نوحتی، چھاتیاں بیٹی، اور پتھروں کو بھی پگھلا دینے والے شہدوں میں آنکھوں سے آنسو بہاتی ہوئی وہاں آئیں جہاں ان گنت راکششوں سمیت راون گرا پڑا تھا۔ مندو دی اپنے پی کو دیکھ کر، دوڑ کر اس سے لپٹ گئی، اور پھر بڑی بیگمنا سے دلاپ کرنے لگی۔ ہے نا کہ اندر سمیت تمام دیوتاؤں کو جیتنے والے، کس پر کار آج تو ان دو انسانوں سے مارا گیا، وہ حیرت آج میں ناممکن بات کو ممکن ہوا دیکھ رہی ہوں۔ بلاشبہ ہم راج خود رام کے روپ میں آئے ہیں۔ ہے نا کہ تم نے اپنی بھانڈوں میں لوگوں کو مبتلا ہے، پر تو آج مجھے یقین ہو گیا ہے کہ پتی درتا استری کا بیج تین لوگوں سے بھی بڑھ کر ہے جس نے ہمیں بھی جلا ڈالا۔ ہے نا کہ اب تم نے میرے ساتھ اکادھ پریم کیا ہے، تم نے اپنے ساتھ شیک ویمان پر بٹھا کر میری کیلاش مندر اہل اور دیوتاؤں کے باغچے دکھائے ہیں۔ پر تو وہی آج میں تمہیں دینوں کے سان بھار ہی ہوں، اور تم نہیں بولتے۔ وہ حیرت ایک منٹ پہلے میں تینوں لوگوں کی سوانی تھی، پر تو اب وصول سے بھی لگی ہوئی ہوں۔ ہائے میں ودھوا ہو گئی۔ میرا تادانوں کا راجہ ہی پتی برہمچود پتی راکشش راجہ ہے، پتر اندر جیتا ہے، ان باتوں کو سن میں لا کر میں پھولی نہ سہائی تھی، اور سنسار کو چھوڑتی تھی۔ پر تو آج میرا غرور ٹوٹ گیا، آج میں تنکوں سے بھی لگی ہو گئی۔ اس پر کار دلاپ کرتی ہوئی مندو دی بے ہوش ہو کر راون کی لاش پر گر پڑی۔ تب راکششیاں رونی پیتی اپنے بھائیوں، پتیوں کی لاشوں کو میدان جنگ میں تلاش

کرنے لگیں، رکششیوں کی یہ دش اور بھائی کی موت کو دیکھ کر ویشن کا بھارتی پریم جاگ اٹھا، اور وہ ڈھاریں ارماد کر رونے لگا۔ پرتو شری رام نے اس کو انیک پرکار سے دھیرج دیتے ہوئے کہا کہ ہے ویشن! ان استریوں کو سمجھاؤ اور اپنے بھائی کو جلاؤ۔
 رام کے ایسا کہنے پر ویشن لنکا میں گیا اور وہاں سے اُس نے بھائی کا اگنی ہوتر باہر نکلوایا، پھر راون کو ریشی کپڑوں میں لپیٹ کر سورن کی پاکی میں اُس کے شریہ کو رکھا۔ پاکی کو خاص خاص رکششوں نے آنکھوں سے آنسو گراتے ہوئے اٹھایا، اور سمندر تپا پر جا کر چندن وغیرہ لکڑیوں میں اُس کا داہ سنسکار کیا۔

ویشن کو راجیہ دینا اور ستیا کو لنکا سے باہر منگوانا۔

راون کا داہ سنسکار کر کے شری رام چندر جی لکشمن کے پرتی بولے، کہ ہے بہا باہو! ویشن کی بہا بتا سے ہی میں نے لنکا کو جیتا ہے۔ سو تم شیکھر اسے راجیہ تلک دے دو۔ تب شری رام کی ایسی آگیا پا کر لکشمن نے سونے کے گھڑوں میں سمندر کا جل منگوا یا، اور پھر بانروں و رکششوں کو اکٹھا کر کے ویشن کا راجیہ تلک کیا، اور ساری پر جا میں "لنکا کا سوانی آج سے ویشن ہوگا" ایسی گھوٹنا کر دی۔ اس گھوٹنا (اعلان) کو سن کر تمام نگر نواسی بڑے خوش ہوئے اور رتن وغیرہ کے تحفہ لیکر آئے۔
 ویشن کے راجیہ تلک کے بعد شری رام نے ہنومان سے کہا، ہے پون پتر! ہمارا راجہ ویشن سے آگیا ہے کر تم شیکھر لنکا پوری کے اندر جاؤ اور چالکی کو میری وجہ سے ہمارا چار سناؤ اور سگر پود لکشمن کی کٹل کہو۔ تب ہمارا راج ویشن سے آگیا ہے کر ہنومان لنکا میں گیا اور اشوک باٹیکا میں پہنچ کر ستیا کو جھاک کر پر نام کیا، اور پھر دونوں ہاتھ جوڑ کر بولا، ہے اتا! راون نے اپنی کرسیوں کا پھل پایا۔ وہ اپنی سینا سمیت مارا گیا، شری رام چندر جی، لکشمن جی اور سگر پود سب کٹل پوروک ہیں اور انہوں نے مجھے تمہارے پاس کٹل سا چار کہنے کے لئے بھیجا ہے۔ ہنومان کے منکھ سے یہ سا چار سن کر ستیا کے ہرٹس کا ٹھکانا نہ رہا۔ سونھی ہوئی کھیتی پر جیسے پادس رو کی درشاہر س چلے اسی پرکار اُس کا مڑ جھایا ہوا ہر دیہ کسل کھل اٹھا۔ آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔ گلا خوشی سے روندھ گیا، وہ بولی۔ ہے کی راج! جو سا چار تم نے مجھے سنایا ہے، اُس کے بدلے میں نہیں کیا انعام دوں، سارے سنہار میں ایک بھی ایسی چیز مجھے نظر نہیں آتی جو تمہارے لائق سمجھی جائے۔ ہے ہنومان! سورن تو کیا، تینوں لوگوں کا راجیہ بھی اُس کے سامنے درجہ

سندیش کے سامنے، سچہ ہے۔ ہے ہنومان! تم یہاں ہو۔ تب ہنومان ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے تی کی پیاری! تمہارے یہ پریم بھرے پیارے وچن تین لوگوں سے بڑھ کر ہیں۔ آج میں اپنے کو تین لوگ چودہ بھونوں کا راجہ سمجھتا ہوں۔ تب جانتی پریم سے آنسو بہاتی ہوئی بولی۔ ہے دشمنوں کو ختم کرنے والے جس کے دیوگ میں میں اتنے دنوں سے مر رہی ہوں، اُس کمل نین راگھو کے میں کب درشن کروں گی؟ یہ سن کر ہنومان نے کہا، ہے تی پر لینے! بادلوں سے نکلے چند را کے سمان تو راگھو کے جلدی ہی درشن کرے گی۔ یہ کہہ کر ہنومان نے وہاں سے روانگی اختیار کی اور راگھو کے پاس آیا، اور ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے ناکہ! دیوگ سے پیرتا ہوئی سینا آپ کے درشنوں کو لیے ترس رہی ہے، جیسے جانتا بادلوں کو ترستا ہے۔ یہ سن کر رام نے وبعین سے کہا۔ ہے نکلیش! جلدی ہی اُس دیوگنی کو اشتنان کروا کر اور کپڑوں و بھوشنوں سے سجا کر یہاں لے آؤ۔ رام کی آگیا پاکر وبعین لبکا میں گیا، اور سینا کو رکھشٹیوں کے ذریعہ ہٹلا کر اور کپڑے و بھوشن پہنا کر وہاں لے آیا۔ جہاں سینا پتی سمیت رام اُس کی باٹ دیکھ رہے تھے۔ دور سے ہی پاگنی کو آتے دیکھ کر شری رام وبعین سے بولے۔ استریوں کا پتی ورتا دھرم ہی ان کا ایک اتر پردہ ہے۔ پر نہ تو وہاں، گیارہ اور سبوں میں تو کوئی پردہ نہیں ہوتا، سو تم سینا کو اتار کر بیدل لے چلو سب بانر اور کھشش اُسے دیکھیں۔ اس میں کچھ بھی نقصان نہیں ہے۔ تب وبعین نے رام کی آگیا سے سینا کو پاگنی سے اتارا، اور بڑی سادو دھانی سے اُس کے پیچھے پیچھے چلا۔ اُس سے بانروں کے ہرش کی تھانہ رہی۔ وہ شری رام چندر جی کی جے کا نعرہ لگا کر آکاش میں پرچم لہرائے گئے۔ بھیرویاں بجنے لگیں، اور لنگ کے باجوں کی آواز سے آکاش گونجنے لگے۔ ساری سینا کو پارکر کے جانتی وہاں پہونچی جہاں اُس کے پیارے ہر دیہ کے سوانی، پرانی شری رام چندر جی اُس کی راہ دیکھ رہے تھے سوانی کے نزدیک جا کر اُس کا گلا پریم سے بھر گیا، اور اُس کے کھ سے کیوں آریہ پتر یہ ایک لفظ نکلا۔ اُس کی آنکھیں تھیں تھیں اور وہ بے ہوش کر زمین پر پتی کے چرنوں میں گر پڑی۔

پشیک و مان میں چڑھ کر سب کا الودھیا کو جانا۔

سینا کے بلاپ سے شری رام کا شوک، دکھ اور دیوگ کی پیرا دور ہوئی۔ اور وہ راتری انہوں نے وہاں پر شکھ سے بسر کی، دوسرے دن بہت سویرے وبعین بہت ہی خوبصورت استریاں لے کر رام کے پاس آیا، اور ہاتھ جوڑ کر بولا کہ ہے راگھو! آپ اشتنان کریں، یہ عورتیں آپ کا سنگمار کریں گی تب شری رام نے مسکرا کر جواب دیا، ہے لنگا پتی! مجھے تو کیسی کے دھرتا پتر بھرت کے علاوہ کوئی ننگا

نہیں کر سکتا، سو اس کے درشنوں کے لئے میں جلدی ہی ایو دھیا جاؤں لگا۔ جو چودہ برس سے میرے دیوگ میں تڑپ رہا ہے۔ ہاں، تم میری یا تر کے لئے تیاری کرواؤ کیونکہ راستہ بڑا لمبا اور ٹھن ہے۔ شری رام کی یہ آگیا پاتے ہی اس نے کبیر سے چھینا ہوا پیشک ومان منگوایا، جس کی دیدی پنے کی، اور باقی تمام سوئے کا بنا ہوا تھا جس کی چاندی اور سونے کی بہت سی اٹاریاں تھیں اور سینکڑوں جھروکوں سے شو بھائے مان تھا۔ ومان کو دیکھ کر اگے بے حد خوش ہو کر بولے۔ ہے وبعیش! اور ہے بانر لوگو! اتھاری بھجاول کے بل سے ہی میں نے فتح حاصل کی ہے۔ تم نے دوستی کو سچے معنوں میں نبھایا ہے۔ اب مجھے وداع کرو۔ میں اپنی راجدھانی میں جا کر جلدی ہی اس تپسوی کے درشن کروں گا، جس کو میرے بنا ایک ایک تھیں ایک ایک ایک کے برابرہ معلوم ہوا ہے۔

یہ سن کر وبعیش کو آگے کر کے سب بانر بولے۔ ہے سوانی! آپ کے بنا ہم کیسے جیتیں گے؟۔ مقوڑے ہی وقت میں ہم آپ کے خلوص کے ایسے قائل ہو گئے ہیں کہ آپ کے جانے کا نام سن کر ہی ہمارے پران ٹھکنے چاہتے ہیں۔ سو ہم کو بھی ایو دھیا میں لے چلو۔ وہاں ہم آپ کے چرنوں کی سیوا کریں گے۔ اور آپ کا راج ملک دیکھ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ آئیں گے۔ یہ سن کر شری رام بہت خوش ہوئے اور بانر لوگو وبعیش سمیت پیشک ومان پر سوار ہو کر ایو دھیا کی جانب اڑنے لگے پ:

بھرت ملاپ!

اب وہ ومان گروڑ کے سان تیزی سے اڑتا ہوا ایو دھیا کی جانب چلا۔ شری رام راستے میں ستیا کو دیکھ کا استھان، راون اور دوسرے رکشش لوگوں کی لاشیں، لنگا کے پریت، سمندر پر بندھاپن، بخشی کندھا پوری، پیماسر، ڈنڈک اور پنچ وئی آشرم دکھاتے ہوئے رشی بھار دواج کے آشرم میں پہنچے۔ وہاں پہنچ کر وہ سب اڑے اور رشی کا درشن کیا۔ اس دن وہاں چودہ برس سا پتا ہو گئے تھے، اور پنچمی کا دن تھا۔ منی کے درشن کر کے شری رام بڑے پریم سے ہنواں سے بولے۔ تم ایو دھیا نہیں جاؤ اور بھرت کو میرا لکشمین اور جانی کا کٹل سا چار سناؤ اور اس کو بانر لوں کی سہائتا سے راون کے مارے جانے کا حال کہو۔ تم بولنے میں اور حرکات کو دوسرے کے جذبات جان سکتے ہو۔ سو بھرت کے جذبات کا بھی اچھی طرح جائزہ لو۔ کیونکہ راجیہ اور سمیتی کو پا کر بڑے بڑے سہا تامل کے ہر دیہ گندے ہو جایا کرتے ہیں۔ ہے ویر! میرا سندیں کہہ کر اور اس کی بھادنا کو دیکھ کر جلدی لو لو، ہم تمہیں مارگ میں ملیں گے۔

راگھو کی آگیا پاکر ہنومان ہوا کی مانند اودھیا کے نزدیک نندی گاؤں میں پہونچا۔ وہاں پر چیر اور مرگ چالہ دھارن کئے اس نے تپسوی بھرت کو دیکھا۔ بھائی کے دیوگ میں اس کا چہرہ کھلا رہا تھا۔ بھائی کی کھڑاؤں کو آگے رکھ کر جبا دھاری بھرت کے پاس جا کر ہنومان نے اس کے چروں کو سپر کیا، اور پھر ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے اودھیا نریش! جن چیر دھاری تپسوی رام کے دیوگ میں آپ دن رات ڈھکی رہتے ہیں انہوں نے آپ کے پاس اپنا کشل سماچار بھیجا ہے۔ آپ شوک کو چھوڑیں، تھوڑی دیر میں آپ کو شلیا نندن رام کے ساتھ نکشمین وجانکی کے درشن کریں گے، ہے ناٹھ! را دن کو مار کر آپ کے دونوں بھائی ستیا سمیت اودھیا آ رہے ہیں۔

ہنومان کے کچھ سے اس سماچار کے سنتے ہی بھرت کو اتنی خوشی ہوئی کہ وہ اس کو ہن نہ کر سکے اور بے ہوش ہو کر پر تھوڑی پر گر پڑے۔ جب ان کو ہوش آیا تو انہوں نے ہنومان کو گلے سے لگالیا، اور اتنے روئے کہ دونوں جسم تہ تہ ہو گئے۔ جب رو کر من کچھ ہلکا ہوا تو بولے۔ اوہ! جو وہ برس کے بعد میں آج اپنے ناٹھ کا آنا سنتا ہوں۔ چ ہے جتے ہوئے انسان کو سو برس کے بعد بھی شکھ کی پراپتی ہوتی ہے۔ اس کے بعد بھرت نے بن باس کا تمام حال پوچھا اور ہنومان نے ستیا ہرن سے لے کر را دن و دھ تاک کی ایک گھنٹا انہیں کہہ سنائی۔

ہنومان کے کچھ سے تفصیلاً ذکر سن کر بھرت نے منتریوں کو آگیا دی کہ وہ اودھیا کو سجاویں۔ آگیا پاتے ہی شیکھر شتر دگھن منتریوں سمیت نگر میں گیا، اور دشر تھ نندن رام کے آگے اس کا سماچار آگ کی طرح تمام نگر میں پھیل گیا، لوگ اپنے گھروں، مکانوں اور شہروں کو سجانے لگے۔ دیکھتے دیکھتے ہی اودھیا نگر میں ڈہن کے سان سچ گئی۔ لاکھوں آدمی نے کپڑے پہن کر راگھو کے درشنوں کو نگر کے باہر چلے گئے۔ نندی گرام سے لے کر اودھیا تک تمام بھوتی کیوڑ اور گلاب سے سنجی گئی۔ اتنے پھول راستہ میں سجائے گئے کہ نگر میں پھولوں سے بھری گئی۔ گلیاں اور بازار جھنڈیوں سے بھر گئے۔ سونے چاندی اور نیوں سے نگر کے خاص خاص حصے سجائے گئے۔ اس کے بعد خاص خاص نگر تو اسی، منتری وغیرہ ہتھیاروں سے لین ہو کر نگر سے باہر نکلے۔ ان کے پیچھے ہودوں سے سجے ہوئے ہزاروں ہاتھی چلے۔ ان کے پیچھے ہزاروں گھوڑ سوار جے ناد کرتے ہوئے چلے پھر بے شمار پیدل سینا ملی۔ ان کے پیچھے کو شلیا، ستر اور کیکئی داسیوں سمیت پالکیوں میں بیٹھ کر چلیں۔ ان سب کے پیچھے پیچھے تپسوی بھرت ہاتھ میں مالے ہوئے پیدل چلے۔ اتنے میں ہنومان بھی رام کے پاس بھرت کا سندیش پہونچا لوٹ آیا۔ اتنے میں نرمل آکاش میں نشیب ومان دکھائی دیا۔ اس کو دیکھتے ہی سب لوگ سوار یوں سے اتر پڑے اور جے ناد سے آکاش کو گونجتے ہوئے دمان کو

یوں دیکھنے لگے جیسے چکو چندر را کو دیکھتا ہے، مقوڑی دیر میں وہ دمان واپس آیا اور اپنے چہرہ بوگی بھائی کو نیچے اتر کر کنبھ سے لٹکانے لگے۔ اس سے اُن دونوں کے منتر یوں سے آتھوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ بھائیوں سے مل کر رام لکھن کیکئی سمیت اپنی مائاؤں کو پاؤں سپر ش کرنے لگے۔ مگر نو اسیوں سمیت جب سب لوگ رام کے درشن کر چکے تو بھرت نے کھڑاؤں کو رام کے پیروں میں پھنسا دیا، اور ہاتھ جوڑ کر یولا، ہے ناٹھ! یہ راجیہ جو چودہ برس تک آپ نے میرے پاس امانت رکھے طور پر رکھا تھا، اسے اب سنبھالئے۔ آج میں پرہاتما کی دیات سے کرتا رہتا ہوا:

رام چندر جی کا سنگھاسن پر ٹھہرنا

نندی گرام سے چل کر شری رام چندر جی ابو دھیا آئے اور سب لوگوں کو درشن دیتے ہوئے محل میں پہنچ گئے۔ چند دن گزر جانے پر بھرت منتریوں کو لے کر رام کے پاس آیا، اور ہاتھ جوڑ کر یولا، ہے ابو دھیا ناٹھ! بیل کے یوگیہ بھار کو بچھڑا نہیں اٹھا سکتا۔ اس بڑے راجیہ کو سنبھالتے ہیں میں قاصر ہوں چودہ برس پورے ہو گئے۔ آپ اپنے پتا کے وچن کو پورا کیا۔ اب آپ راجیہ تاکالے کر مجھے کرتا رہتا کریں۔ بھرت کی اس پرارٹھنا کو شری رام نے قبول کیا، اور اُسے گودی میں بٹھا کر پیار کیا، اُسی سے سب دیشوں میں دُوت بھیجے گئے جو سماچار پاتے ہی ابو دھیا میں پہنچ گئے۔ راج ملک کی تیاری بڑے اہتمام سے ہوئی۔ اس کے بعد چاروں بھائیوں نے جباؤں کا تیاگ کر کے اشان کیا اور خوبصورت کپڑے پہن کر میتی الائیں دھارن کیں۔ سیتا کے انگوں کو کوشلیہ نے سوگند دھت پداستھوں اور انیک دویہ رتنوں سے سجایا۔ سب کام سہا پت ہو جانے پر بہامنی وسیٹھ نے براہمنوں کو ساتھ لے کر شری رام چندر کو جالکی سمیت رتن جٹ آسن پر بٹھایا، اور پھر آٹھوں منتریوں نے شری رام چندر جی کا راج ملک کیا، اُس سے روایات کو برقرار رکھنے والا کٹاپن کر سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے شری رام چندر جی، اندر کے سان شو بھا کو پرہاتما ہوئے۔ اُن کے سر پر سفید چھتر لگائے شتر دگن اور بھرت چنور جمولاتا ہوا بھی بید شو بھان ہوا۔ تب آکاش کو دیوتاؤں نے پھولوں کی ورشا کی اور براہمنوں نے دید منتریوں سے تمام دربار کو بھر دیا۔ اس موقع پر ہمارا رام چندر جی نے اتنا دان دیا کہ براہمن اور دوسرے بھکاری کیر کے سان دمن دان ہو گئے۔ پھر اپنے پاس بیٹھے مگر یو، ویشن وغیرہ کو ہاتھی، گھوڑے، سورن، رتن وغیرہ انیک ستھتے دے کر بڑے پریم سے وداع کیا:

کوئی راج جے گوپال کرت بالیکی رامائن کالیکا کاند سماپت۔

اُتر کمانڈ

راون کی جنم کہتا!

وشال متاک ولے اور سورپہ کے سان تجوی شری رام چندر جی راجیہ پراپتا کر کے ٹکھ پوک جیون بسر کرنے لگے۔ اُن کی کیرتی دشوں دشواؤں میں پھیل گئی اور دیش مال و زر سے بھر پور ہو گیا۔ اکھشٹوں کے مارے جانے پر رشی مہی بے فکر ہو کر ایشور بھگتی میں لین ہوئے۔ اس بے مثال ٹکھ کو پراپتا کر کے رشی جن بے حد خوش ہوئے اور ایک دن تمام مل کر ودھائی دینے کی غرض سے شری رام کے پاس پہنچے، اور اُن کی آشتی کرتے ہوئے بولے۔ ہے راجن! کنبہ کرن، اندرجیتا، اور راون ایسے اکھشٹوں کو مار کر آپا نے پر ہتھی کا بھار ہلکا کر دیا ہے۔ سو ہم سب آپ کو ودھائی دیتے ہیں۔ تب سب مینوں کو پرنام کہے شری رام چندر جی رشی شریٹھ منی اگست کے پرتی بولے۔ ہے مہامنی! یہ راون چاروں ویدوں کو جاذ والا، پنڈت، اور فلاسفر ہو کر اندریوں کے بس میں ہو کر مار گیا۔ یہ بڑی حیرت کی بات ہے۔ اس راز کو میں ابھی تک نہ سمجھا، سو آپ کر پا کر کے بتلائیے۔ چاروں ویدوں کو جانتے ہوئے بھی اُن کی بُرہی کو بھر شٹ ہونے کا کیا کارن ہے؟

یہ سن کر مہامنی اگست بولے، ہے راکھو! ستاگ میں برہما کے گھر پوسہ ناک رشی کا جنم ہوا۔ وہ برہما کے سان بلوان کن دان اور نفس پر قابو رکھنے والا تھا۔ پوسہ کے گھر دشراو ناکا پتر نے جنم لیا چلنے گنوں سے تینوں لوگوں میں مشہور ہوا۔ دشراو ناکا پتر دیشٹون ہوا، جو اپنے تپ اور بدھی کے لئے مشہور تھا۔ اس نے گھور تپا کر کے برہما سے کبیر کی پدوی حاصل کی، اور اپنے لئے دکشن دشامیں چتر کو شاپریتا پر لٹکانا نام کی نگری پراپتا کی۔ وہ نگری سورن کی بنی ہوئی تھی۔ اس کے بعد سومالی ناکا رکشٹش کی کنیا کے ساتھ دشراو کا دواہ ہوا۔ اُس کے گھر یہ دش گریو راون اور کنبہ کا جنم ہوا جو دیوتاؤں اور رشیوں کے دشمن تھے۔ انہوں نے اپنے بڑے بھائی کبیر کو نکال کر لٹکا پر قبضہ کر لیا، اور اپنی طاقت سے اندر وغیرہ دیوتاؤں کو بھی جیت لیا۔ ایک بار وہ کل عالم فتح کرنا ہوا متوالا ہوا ہوا ہمالیہ پر بیتا پر پہنچا، وہاں اُس نے ایک سُندر کنیا دیکھی، جو سرگ چالا اوڑھے، جہاں اندھے تپونیوں کے بغیش میں تھی۔ اُس کی سُندرتا کو دیکھ راون موہت ہو گیا، اور کام سے پیرٹ ہو کر مہنتا ہوا بولا۔ ہے کلیا! تمہاری سُندرتا دیکھ کر

میں قذا ہو گیا ہوں۔ دیکھو! تمہارا جو بن بیٹا جا رہا ہے اور تورا ج محل کے قابل ہو کر بھی اس تپیا میں لگی ہے۔ اس بھیش کو چھوڑ تو مجھے در اور ستار کی رانی بن۔ یہ تپ تو بوڑھوں کے لئے ہوتے ہیں، تیرے تو روپا میں ہی تپیا کا سارا پھل بھرا ہوا ہے۔ تو کس کی لڑکی ہے؟ اور کیوں اس غیر مناسب کام میں لگی ہے۔ راون کے اس سوال پر وہ بولی۔ ہے رشی گر یو! میرے پتا کا نام بہار شتی کش دھوج تھا۔ اور میرا نام ویدوتی ہے۔ میرے پر اپت کرنے کی اچھا سے بہت سے دیوتا، ناگ اور کیش میرے پتا کے پاس آئے، پر نہ تو اس نے کسی کی بات کو نہ مانا، کیونکہ وہ میرا دواہ و شنو کے ساتھ کرنا چاہتا تھا۔ ایک شہ نام کا کیش میرے پتا کے پاس آیا اور میری پر اپتی کی پرار مٹنا کرنے لگا۔ اُسے بھی میرے پتا نے قبول نہ کیا۔ تب اُس کو وہ میں میرے پتا کا سر کاٹ لیا اور چلا گیا۔ اُسی کے دیوگ میں میری ماں بھی مری۔ تب سے میں نے یہ پرین کیا ہے کہ میں شنو کو ہی درونگی، اور اس پر کار اپنے مرے ہوئے پتا کی خواہش کو پورا کروں گی۔ ہے دش گر یو! شنو کو خوش کرنے کے لئے میں تپ کر رہی ہوں، اس لئے کسی اور کا خیال بھی نہیں کر سکتی۔ سو تو میری کامنا چھوڑ کر چلا جا۔ ہے رام! ہم سے اندھا ہوئے ہوئے اس راون نے اُس کو بل سے پکڑ کر لے جانے کی کوشش کی، اور اُس کو جڑوں سے پکڑ کر گھیسٹے لگا۔ تب اُس تیجونی نے در اتوار سے اپنے بالوں کو کاٹ ڈالا، اور آگ جلا کر بولی۔ ہے راون! تم نے سستی کنیا کا ایمان کیا ہے اور اپنے اپو تر ہاتھوں سے اُن کو سپریش کیا ہے۔ سو اب میں جینا نہیں چاہتی اور آگ میں کود کر اپنے کو بھسم کرتی ہوں۔ پر نہ تو اس اپان کا بدلہ لینے کے لئے اب میں کسی مہاتما کے گھر جنم لوگی اور تیرا ناش کروں گی۔ اس پر کار شاپا دیکر کنیا آگ میں کود پڑی۔ اُسی ویدوتی نے سیتا کے روپا میں جنگ کے گھر جنم لیا ہے، اور اس پر کار بہار اُسرا لے کر اُس پاپی سے بدلہ لیا ہے۔ مہاسنی کے مکھ سو شاپا کی یہ بات مر رام بے حد خوش ہوئے اور اُن کی انک پر کار سے پوچھا کہ انہیں وداع کیا۔ اس کے بعد رام نے سب راجا مہاراجاؤں کو باقتی، گھوڑے، رتھ، منی لکنا وغیرہ تحفے دے کر وداع کیا، جب سب راکشش وداع ہو گئے تو پر بھونے سب راکششوں اور بانزدوں کو سورن، اور رتنوں کے بھوشن دیئے۔ اُن بھوشنوں کو دھارن کر کے وہ بے حد خوش ہوئے۔ اس کے بعد انھوں نے بالی کے پتر انگد کو اور ہنوان کو اپنی گود میں بٹھایا، اور اپنے ہاتھوں سے انہیں رتن جٹ بھوشن پہنائے۔ جب تمام بانزدوں کا یہی سواگت سنگار ہو چکا تو انہوں نے تمام سینا پتیوں جیسے تل نیل وغیرہ کو اکٹھا کر کے اس پر کار پریم سے کہا، ہے ویر! آپ نے مجھ پر بھاری اچکا رکھا ہے۔ آپ میرے بھائی اور برتر ہیں۔ تم نے ہی مجھے شکل کے پہاڑ کے نیچے سے نکالا ہے۔ جس راون اور اندر جیت کو دیوتا بھی نہ جھکا سکے اُن کو تم نے اپنی بھجاؤں سے مارا ہے۔ دھنیہ ہے سگر یو! جس کے پاس کی طرح کے بت اور بندھن ہیں

سب بانروں کو ان پیار بھرے وجوں سے خوش کر کے بولے ہے راجن! اب تو کبھی کنہا
 میں جا کر کچھ پورو کر۔ دیکھو، بالی کے پتر کو اپنا ہی سمجھ کر اس پر کرپا درشتی رکھنا، اور سب مترپوں
 کی رائے کا خیال کرتے ہوئے پر جاسا پالن کرنا۔ ہے متر! انہوں نے اپنے پرائوں کی بازی لگا کر کیدہ میں
 مجھے فتح دلانی ہے۔ سو یہ دیر تمہارے راجیہ کو بڑھانے میں اہم پارٹ ادا کریں گے۔ یہ کہہ کر سرگر پو کو
 انہوں نے گلے سے لگایا، اور پھر بھین کے پرانی پیاری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولے۔ ہے دوست!
 تمہاری سہائتا سے ہی میں ستیا کو حاصل کر سکا۔ تم دھرتا اور مہیتی کے جاننے والے ہو۔ اب انکا میں جا کر
 راجیہ پر بندہ کرو۔ دیکھو کبیر تمہارا بڑا بھائی ہے۔ اس میں سدا پر پی رکھنا اور اس کو یہ پشپا جان لوٹا دینا۔
 تم مجھے بھول نہ جانا۔ جب اس پر سار سب کو شری رام کہہ چکے تو پون پتر بولا۔ ہے ناکھ! میں ان بھوشلو
 اور رتنوں کو نہیں چاہتا۔ یہ تو سب معمولی پارکھ ہیں۔ میں تو آپ سے ورنا لگتا ہوں کہ آپ مجھے اپنی اٹل
 بھگتی دیجئے، اور جب تک اسرار میں آپ کی کھٹا ہوتی رہے میں دندہ رہ کر آپ کے پنیہ چتر کو سنا
 رہوں۔ یہ سن کر شری رام چند رچی نے کہا۔ ہے دیر! تمہا استوا میں تجھے بھگتی دیتا ہوں اور تو امر پو کا
 یہ کہہ کر پر بھونے اپنے کتھ کا بار اس کے گلے میں ڈال دیا۔ چندرما کے سمان اس شفاف بار کو پہن کر
 ہنومان ایسا شو بھائے مان ہوتا، جیسے سمیرد پر بیتا چندرما کے ساقہ ہوتا ہے۔ تب سب بانروں کا شش
 شری رام کو پر نام کر کے دہاں سے وداع ہوئے وداع ہوتے سے سب کے نیر پریم کے آنسوؤں
 سے بھر گئے۔ اور وہ بیا کل ہر دیہ سے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

سیتا بن باس!

پر جا پر راجیہ کرتے ہوئے شری رام کو دس ہزار برس گذر گئے۔ ان کے راجیہ میں ساری پڑھا
 شکھی تھی۔ سنے پر بارش ہوتی تھی۔ دیش مال دزر سے پھر پور تھا۔ گئوئیں آند سے بنوں میں گھومتی تھیں۔
 اور بھارت ورتش میں دودھ کی ندیاں بہتی تھیں۔ گھر گھر انجی ہو ترہ ہوتے تھے۔ چور، جوار، مٹی، وادی
 دوسری استریوں کے پاس جانوالے پاکندی اس راجیہ میں تلاش کرنے پر بھی نہ ملتے تھے۔ پڑھا
 اپنے دھرم کرم میں مجھتی۔ اور سارا دیش ایک کھی پر یوار کے سمان بیتا تھا۔ اس وقفہ میں شری رام
 نے جا لگی کو سار سے برہمانڈ کے درشن کروائے اور سورگ سے بھی بڑھ کر اس کو کھکھ دیا۔ ایک دن
 شری رام نے سیتا کے بدن پر گرہ کے نشان دیکھے۔ تب انہوں نے بڑے پیار سے سیتا کو کہا۔
 ہے پیاری! تمہاری کیا کامنا ہے؟ بتاؤ۔ تم جو کچھ کہو گی میں پورا کر دوں گا۔ راتھو کے کہنے پر جا لگی

ہولی۔ بے ناخہ! تمہاری چھایا میں کوٹا ایا سکھ ہے جو میں نے نہیں کیا۔ تینوں لوگوں کا سکھ آپکے چہروں میں ہے۔ دنیا کے تمام آرام بھوگ بھوگ کر اب میرا سن بھر گیا ہے۔ سو ہے ناخہ! اب تو دل چاہتا ہے کہ کچھ دن ان جھیلوں سے دور رہ کر تپت پادنی گنگا کے کنارے لو اس کروں۔ اور ریشیوں و مینوں کے چہروں کی سیوا کروں، یہ سن کر مشری رام نے کہا ہے چند رکھی! میں تیری اس اچھا کو پورا کروں گا، اور تو جلدی ہی ریشیوں کے درشن کرے گی۔ دوسرے دن بہاراجہ راج سجھا میں بیٹھے ہوئے منتریوں سے مذاق کی باتیں کر رہے تھے کہ بہاراج نے اُن سے پوچھا۔ ہے منتر پو! بھلا یہ تو بتاؤ کہ پر جگہ کے لوگ میرے جالگی کے، بھرت، شتر و گھن اور مانا کیلگی کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ ان کا تم مجھے اُن کے شبدوں میں خلاصہ بیان کرو۔ کیونکہ میں پر جا کو اپنی اولاد سمجھتا ہوں۔ تب اُن میں سے ایک نے ناخہ جوڑ کر کہا کہ ہے رجن! پر جا صبح اٹھ کر آپ کو آشیر واد دیتی ہے۔ پر متو ایک بات میں ضرور لوگوں کے سکھ سے سنتا ہوں کہ جس ستیا کو راؤن اپنی گود میں اٹھا کر لے گیا اور جو اتنے دنوں تک اُس ظالم رکشش کے بس میں رہی اُس ستیا کو رام چند نے اپنے محل میں رکھتے ہیں، اور اُس سے تنک بھی نفرت نہیں کرتے۔ اب تو پر جا کی جو بھی استری غیر کے گھر میں رہ کر آئے گی اُسے پھر اپنے گھر سوانی کو رکھنا ہی پڑے گا۔

سجھا سدوں کے سکھ سے یہ وچن سن کر مشری رام کا ہر دیہ بڑا دکھی ہوا، اور وہ ان کو ودل کر کے دربان سے بولے کہ جلدی جا کر لکھشن، بھرت اور شتر و گھن کھلا لاؤ۔

تب پر بھو کی آگیا پا کر دربان تینوں بھائیوں کو رکتہ پر بٹھا کر لے آیا۔ انہوں نے اندر آ کر دیکھا کہ رام کا مکہ اُداس ہو رہا ہے، اور نیتروں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ اُن کے چہروں میں سپر ش کر کے بیٹھ گئے۔ تب بڑے بھائی نے ان کو کٹھن سے لگا کر کہا کہ ہے بھائیو! تمہارا اکلپان ہو۔ جس کام کے لئے میں نے تم کو بلوایا ہے، وہ بہت ضروری ہے، سو تم وہاں دے کر سنو۔ دیکھو نگہ نو! اسی لوگ میری اس بات پر گھورندہ اکھ رہے ہیں، کہ میں نے راؤن کی بایسا میں رہی ستیا کو قبول کر لیا ہے۔ ہے بھائیو! جب سے میں نے نگہ... نو! اسیوں کے منہ سے یہ بات سنی ہے، میرا ہر دیہ جل رہا ہے۔ ماور میں شوک سا کر میں دوہا رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ ستیا نر دوش، پاک و صاف، با اخلاق اور پاربتی کے سان پوتر ہے۔ مگر پھر بھی میں لوگ اتنا کو سہن نہیں کر سکتا۔ کیونکہ سنار میں جس کی نذا ہوتی ہے وہ ادھر م لوگ میں گرتا ہے۔ اس دشنے پر میں نے بہت وچار کیا ہے، اور آخر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ستیا کو تیاگ دوں۔ اس بارے میں تم اپنی کوئی بھی رائے نہ دینا۔ میں نہیں اپنے چہروں اور سیرانوں کی سو گندہ دے کر کہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کہا ہے، ویسا ہی کرو۔ اس پر کار سب بھائیوں کو اپنی بات کہہ کر وہ لکھشن سے بولے۔ ہے ویدہ اکل صبح ستیا کو رکتہ پر چڑھا کر اُسے لنگا پار رشی! لیکلی کے آشرم میں چھوڑ آؤ۔ اس دشنے میں تم مجھ سے کچھ نہ کہنا کیونکہ

میرا چار اٹل ہے۔ کل سیتانے مجھ سے رشتیوں کے درشتوں کی بات کہی بھی تھی، سو اس کی سماسا بھی پوری ہو جائے گی۔

یہ کہہ کر شری رام چندر جی آنکھوں سے جل کی دھارا بہاتے ہوئے اپنے محل میں چلے گئے۔ دوسرے دن سور یہ نکلنے ہی لکھن میں سو منتر سے رختہ جتوا کر سیتا کے پاس گیا، اور ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے جنگ مندی! تم نے مہاراج کو رشیوں کے درشن کرنے کو کہا تھا، سو ان کی آگیا سے رختہ لے آیا ہوں۔ چلے لکھن میں کے منہ سے یہ بات سن کر جانکی بہت خوش ہوئی اور بڑے جاؤ سے انیکا پر سار کے سند رند رکپڑنے لیکر رشیوں کی کنیاؤں میں پائنے کو رختہ پر سوار ہوئی۔ رختہ کے پیچھے لکھن میں بھی کھڑا ہو گیا اور سو منتر نے اسے چلا دیا۔۔۔۔۔

ایو دھیا سے نکل کر وہ گو متی ندی کے کنارے پہ پہونچا۔ وہ رات ہی انہوں نے وہاں پر بسر کی۔ پر بھاتا ہونے پر وہ وہاں سے آگے بڑھے۔ جب گنگا کے تپ پہ پہونچا تو اس کا ہر دیہ بیا نکل ہو گیا اور وہ اپڑ کو سنبھال نہ سکا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور وہ پھوٹ پھوٹا کر رونے لگا۔ لکھن میں کی یہ دشا دیکھ کر سیتا بولی ہے ویر! تم کیوں روتے ہو؟ دیکھو میری بہت پرانی خواہش تھی کہ گنگا کے درشن کروں۔ وہ آج پوری ہوئی۔ اب گنگا کے پار چل کر مجھے مینوں کے درشن کرواؤ۔ میں انہیں سند رند رکپڑنے اور کپڑے دوں گی اور اپنے ہر دیہ کو شانت کروں گی۔ گھبراؤ نہیں۔ ہے ویر! ایک رات ہم وہاں ٹھہر کر واپس ایو دھیا لوٹ جائینگے۔ شاید تم بھائی کے دیوگ میں رو رہے، دیکھو وہ مجھے بھی بے حد پیارے ہیں۔ ہم زیادہ دیر تک یہاں پر نہ ٹھہریں گے۔

جانتی تھی کہ یہ وچن سن کر اس نے بڑی شکل سے اپنے پر قابو پایا، اور کشتی میں بیٹھ کر گنگا کے پار ہوئے۔ اس کشتی پر سے اتر کر دونوں باقہ جوڑ کر کھینچن بولا۔ بے جنگ نڈنی! ہمارا ج نے مجھے اس کام پر مامور کر کے میری سخت ننداسنا میں کرائی۔ اور مجھے شوک کے اتھاہ سمندریں ڈبو دیا ہے۔ ہے سیتا! اگر اس کام پر مقرر کرنے کی بجائے ہمارا ج مجھے مار ڈالتے تو کہیں اچھا تھا۔ مگر کیا کروں بھائی کی آگیا کو مال نہیں سکتا۔ ہے نا! انشور تم کو خوش رکھے، میرا اس میں کوئی دوست نہیں ہے۔ یہ کہہ کر کھینچن بے ہوش ہو کر پرتوی پر گر پڑا۔ دیور کی یہ دشا دیکھ کر سیتا کو بڑا دکھ ہوا اور وہ اس کو پھینستا کر کے بولی۔ ہے دیر! تمہیں کیا ہو گیا جو؟ یہ تم کیا کہہ رہے ہو، جس کی مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں ہے۔ صاف صاف کہو، تمہیں کیا ہو رہا ہے؟ کیا ہمارا چہ شکل تو ہے، تمہیں میری قسم ہے، کس لئے روتے ہو۔

سیتا کے اس پر کار قسم دینے پر لکھن میں آئو پونچھ کر لولا۔ ہے مٹھی! رام تجھے پوتر، با اخلاق اور زور و
سمجھتے ہیں۔ مگر نگریں یہ خیال بکلیں رہا ہے کہ راون کے گھر رہی ہوئی جائی کو شری رام نے قبول کر لیا
یہ بڑا اندھیر ہے۔ ہے سیتا! اگرچہ وہ بہتیں با اخلاق سمجھتے ہیں، مگر لوک لٹج کے ڈر سے انہوں نے بہت تنگ

دیا ہے۔ میں آپ کو نش کلنک دیکھتا ہوں، پر اس کی آگیا ہے کہ آپ کو آشرم کے نزدیک چھوڑ آؤں۔
ہے نا! یہاں سے نزدیکی ہی رسی بالی کی کا آشرم ہے، وہ میرے پتے کے پریم بستر ہیں۔ اُن ہی کے
چہرہ میں رہ کر جیون کے باقی دن بسر کرو۔ اب میں جاتا ہوں اور راکھ کو جا کر دھیرج دیتا ہوں، اور جو
تہلکے دیوگ میں ایک ایک چھن ایک ایک ایک کے سان بسر کر رہے ہیں۔

لکشمین کے نگہ سے تھکے ہوئے یہ الفاظ سینا کے دل پر انو بجلی کے سان گرے۔ وہ بیہوش ہو کر وہاں
پر گر پڑی۔ ہوش میں آئی تو روتے ہوئے بولی۔ ہے ویر! ادھاتا نے مجھے دکھ دینے کے لئے ہی رچا ہے
ہائے! نہ جانے پور و جنم میں نے ایسا کون سا گھور پاپ کیا تھا، اور یا کسی استری کو اس کے سنی سے
جدا کیا تھا، جو اس پر کار مجھے سنی کا چھوڑا ما ہے۔ اب میں اپنے پیارے سنی کے منہ کو کیسے دیکھوں گی، اپنے
دکھ کے سناؤں گی، اور مینوں کے سامنے کیسے جاؤں گی، اور کونسا ابراہم تیگ کا بتاؤں گی۔! ادھاتا
تہ نے میرے سکھ کو سہن نہ کیا اور ہے لکشمین! اگر میں گریہ کرتی نہ ہوتی تو لنگا میں ڈوب کر مر جاتی۔ مگر اب
ایسا کرنے سے یہ راج و نش نشٹ ہو جائے گا۔ اچھا ویر! تم اپنا کام کر چکے۔ اب تم جاؤ اور میری جانب
سے سنی و ساسوں کو پر نام کہو، اور ہے ستر اندن! میرے سنی سے کہنا کہ تم میرے گھٹ گھٹ کی بات
جانتے ہو۔ میری پوتر تا کو سمجھتے ہو۔ پر لو کہ نندا کے دُور سے تیلگتے ہو، بھگوان تمہارا کلیان کریں۔ اگر میرے
تیلگنے سے تمہاری لو کہ نندا دُور ہو جائے تو میرے لئے یہ بن اس تو کیا مجھے مرتیو بھی قبول ہے۔ میں پران
دے کر بھی سنی کو کلنک سے چھڑاؤں گی، یہی سکشا شادی کے وقت میری ماں نے مجھے دی تھی۔
..... اور یہی سکشا میری ساس کو شلیا مجھے اب تک دیتی رہی
ہیں۔ ہے ستر اندن! تو اب جا، اور اچھی طرح دیکھ لے کہ میں اس سے گریہ کرتی ہوں۔

سینا کے اس پر کار کہنے پر وہ پر نام کر کے روتا ہوا واپس لوٹا، اور لنگا پار کر کے بڑے شوک میں
ڈوبا ہوا مدھ میں سوار ہو گیا۔

جانکی کا مہا منی بالی کی کے آشرم میں جانا۔

جب لکشمین کا رتھ دُور نکل گیا، تو جانکی کے آگے دنیا تار یک ہو گئی۔ اس گھور بن میں اپنے کو کلی دیکھ
کر وہ ہر سنی کی طرح سہم گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اس امتحان سے حقوڑی ہی دوری پر ریشیوں
کے بالک کھیل رہے تھے۔ جانکی کے رونے کی آواز سن کر بالک وہاں آئے اور پھر بالی کی رشی کے پاس
جا کر بولے۔ ہے سنی راج! لنگا کنارے ایک استری رو رہی ہے۔ آپ اس کو چل کر دیکھیں۔ بالکوں کی یہ

بات سن کر رشتی نے اپنے یوگ بل سے سب کچھ سمجھ لیا۔ اور فوراً سیتا کے نزدیک جا کر بولے۔ ہے مٹھلی !
 ہے بیٹی ! تیرا کلیان ہو، میں نے اپنی یوگ درشتی سے دیکھ لیا ہے کہ تو زردوش ہے۔ اب تو اس شوک
 اور دکھ کو تیاگ اس آشرم میں تو اس کرہاں رشتیوں کی استریاں اور کنیاہیں تیری سیوا کریں گی۔ تو
 وہاں رہ کر اپنی پتیا سے اس برہم کا سا لکھنات کر جس کے سامنے دنیا کے تمام سکھ کچھ ہیں۔ ہما منی کے
 ان شبدوں نے سیتا کو بہت کچھ دھیرج دیا اور وہ پرنام کر کے ان کے پیچھے چل پڑی۔ آشرم میں پہنچ
 کر رشتی نے تمام تپونیوں کو بلا کر کہا، ہے رشتی پتر یو! ایلو دھیا پتی رام کی پتی، دشرتہ کی بہو، اور مہاراجہ
 جنک کی پتری، یہ سیتا شچہ چرتروالی اور پتی ورتاؤں میں شریٹھ ہے۔ اب اس کا پالن میں کروں گا۔
 تم سب آدر اور ستکار سے اسے تپسوی دھرم کی سکھادو۔ اس پرکار ان سب تپونیوں کو حکم دے کر
 اور ان کو سیتا کو سونپا کر بالیکی آشرم کو چلے گئے۔

لکھنمن کا ایلو دھیا میں جانا اور مہاراج کو سیتا کے بن میں چھوٹنے کی اطلاع دینا۔

گنگا پار، بڑے شوک میں ڈوبا ہوا اور بار بار ٹھنڈی سائیں بھرتا ہوا ایلو دھیا میں پہونچا۔ راج محل
 کے نزدیک پہونچ کر وہ رختہ سے اتر، اور سیدھا مہاراج کے پاس گیا۔ وہاں جا کر اس نے دیکھا کہ
 رام کا منہ اُداس ہے، اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ رہی ہے۔ لکھنمن نے ان کے
 چہروں کو چھوا اور بڑی اداسی سے بولا۔ ہے ناٹھ! آپ کی آگیا انوسار میں اس زردوش سیتا کو گنگا
 گئے اس پار چھوڑ آیا ہوں۔ ہے نرسنگھ! آپ شوک کو تیا گئے۔ جو کچھ بھاگیہ میں لکھا ہوتا ہے، وہ ضرور
 ہی ہوتا ہے۔ سنار میں سدا سکھ نہیں ہے اور سدا دکھ بھی نہیں ہے۔ جو ہنتے ہیں، وہ بگڑتے بھی ہیں۔
 سنیوگ کے ساتھ دیوگ کا میل ہے۔ ہے ناٹھ! سیتا نے کہا ہے کہ میں زردوش ہوں یہ آپ جانتے ہیں
 پر نتو آپ کو کلنک نہ لگے اس دپار سے بن اس تو کیا میں مرتیو کو بھی قبول سکتی ہوں، اور یہی سستی
 استریوں کا دھرم ہے۔ ہے پر بھو! اب آپ زیادہ شوک نہ کریں، کیونکہ ایسا کرنے سے پر جا کے
 لوگ ہنتے ہوئے کہیں گے کہ دیکھو، راجہ نے جس کا پہلے اپنے آپ تیاگ کیا، اس کے لئے اب
 شوک کرتا ہے۔

راجہ نرگ کی کتھا!

لکھن کے ان اعلیٰ وچنوں کو سن کر مہاراج کو دھیرج ہوا، اور وہ خوش ہو کر بولے، بے بجائی! تیرے جیادھرماتما، سیدھا وی اور دیر بجائی سنار میں ملنا کھٹن ہے۔ اب میں سیتا کے دُکھ کو بھول جانا ہوں اور اس بات کو بھانگیہ یہ چھوڑتا ہوں۔ بے لکھن! تم بھی اب شوک سے رہت ہو اور جیاد میں کہتا ہوں دیا کرو۔ دیکھو، کئی دن سے میں نے دربار نہیں کیا ہے، نہ جانے پڑا سیول کی اتنے دنوں میں کیا دشا ہوگی۔ سو جلدی جا کر منتریوں و پیر و ہتوں کو بلاؤ، کیونکہ جو راجہ پرہ جاتوں کے کام کرنے میں دیر کرتا ہے یا پرہ جاکے لوگ راج دربار پر پرہ کتھا کے لئے کھڑے رہتے ہیں، اور راجہ ان کو درشن نہیں دیتا، وہ ایسے خوفناک نرگ میں گرے جہاں بھنیکر اندھیرا ہوتا ہے اور جہاں والوں کی بھی گتی نہیں ہوتی۔ ستر اندن! سنو میں تمہیں راجہ نرگ کی کتھا سنا تا ہوں، جو بڑا دھرماتما ہونے پر بھی آج تک گرگٹ کی یونی میں نرگ کا دُکھ بھوگ رہا ہے۔ ہے بہا با ہو! راجہ نرگ بڑا دھرماتما، دانی اور ستیہ وادی تھا۔ ایک دن پشکر نام کے تیرھہ استھان پھڑوں سمیت ایک کروڑ گویں اُس نے براہمنوں کو دان دیں۔ ان گائیوں میں بھول سے اُس نے ایک ایسی گائے دے دی جو اس کی نہیں تھی اور سوہ میں بھول کر اہل گئی تھی۔ وہ گائے ایک نزدمن براہمن کی تھی۔ وہ براہمن اُس گائے کے دودھ سے اپنا اور اپنے پرچار کا پالن پون کرنا تھا۔ اب وہ براہمن اپنی گائے کو تلاش کرنے لگا۔ مگر نہ پاسکا۔ اتفاق سے وہ براہمن ہری دوار کے نزدیک راجہ کھش کی راجدھانی کنگل میں پہونچا۔ وہاں اُس نے اپنی گائے کو بھڑے سمیت ایک براہمن کے دروازے پر کھڑے دیکھا۔ اُسے دیکھتے ہی اُس نے شبلیہ کہہ کر لپکارا اپنے پہلے سواری کے سر کو پہناتے ہی وہ اُس کے پاس آگئی، اور بھڑے سمیت اُس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی جس براہمن نے اُسے دان میں حاصل کیا تھا، وہ بھی دوڑ کر اُس کے پیچھے پہونچا۔ اب دونوں براہمن آپس میں جھگڑنے لگے۔ ایک کہتا تھا کہ یہ گائے میری ہے اور دوسرا کہتا تھا یہ میری ہے۔ اس جھگڑے کو تپانے کے لئے وہ دونوں راجہ نرگ کی نگری میں پہونچے۔ مگر کئی دن تک کوشش کرنے پر بھی دربان نے ان کو اندر نہ جانے دیا، کیونکہ راجہ نرگ بھوگ ولاس میں پھنسا دربار میں کئی دن سے نہیں آ رہا تھا۔ جب کافی دن بسر ہونے پر بھی راجہ نہ آیا، تو اُن دونوں نے شاپ دیا کہ ہے نریش! تو کام والوں کو درشن نہیں دیتا، اور اندر ہی بیٹھا رہتا ہے۔ جانو گرگٹ ہو جا اور ایسے استھان پر تیرا واس ہووے جہاں تجھے کوئی نہ دیکھ سکے اور دوا پر کے آخر میں جب کرشن اوتار ہوگا، تو تو انسان کی یونی میں آئے گا۔ ہے لکھن! کئی ہزار برسوں سے وہ راجہ ایک اندھیرے کوپا میں گرگٹ کے روپ میں نواس کر رہا ہے۔

یہ کتنا کمیشن کو سنا کر مہاراج نے سب منتریوں کو بلایا، اور پھر ہر روز پرچا کی جلائی کے لئے دربار کرنے لگے۔

اشومیدھ گیہ کے لئے وچارہ!

دشنو کے سامان پر جا کا پالن کرتے ہوئے مہاراج شری رام چندر کو انیک برس گذر گئے، ایک دن انہوں نے بھرت اور کمیشن کو بلایا کر کہا کہ ہے ویر! بہت دیر سنسارک ٹکھوں کا بھوگ کرتے ہوئے اب میں بھوساگر کو ترنے کے لئے کوئی دھرم کا پل بنانا چاہتا ہوں، اور کوئی ایسا گیہ کرنا چاہتا ہوں جس سے دنیا میں بے مثالیش کو پراپت کروں۔ تب کمیشن راجہ جوڑ کر بولا ہے لوک ناتھ! اشومیدھ ہی سب پاؤں کا آتش کرنے والا ہے۔ جب اند کو برہم ہتیا لگی تو اس نے گیہ سے ٹھکرا پایا تھا۔ سو آپ بھی دیا ہی گیہ کریں۔ کمیشن کی رائے سن کر مہاراج بہت خوش ہوئے اور اسے گلے سے لگا کر بولے کہ ہے مہایا ہو! دیشیہ، دام دیو، جابالی وغیرہ منتریوں کو اور اشومیدھ کرنے میں ماہر براہمنوں اور پنڈتوں کو بلاؤ۔ ان کے ساتھ وچارہ کر کے میں شہہ کمیشنوں والا شام کرن کھوڑا چھوڑوں گا۔ تب مہاراج کی آگیا سے کمیشن شہر کے پرسدہ پنڈتوں اور براہمنوں کو بلوالایا۔ ان کے آنے پر مہاراج شری رام جل ار دھیہ سے ان کی پوجا کرنے لگے پھر راجہ جوڑ کر بولے۔ ہے ویر گن! لوک اور پر لوک میں ترنے کے لئے میں اشومیدھ گیہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے آپ کو بلوالی ہے۔ سو آپ جلی پر کار سوچ کر جو جو گونے یو گیہ سام ہیں وہ کیجئے۔ مہاراج کے اس خیال کو قبول کر کے براہمنوں نے جواب دیا ہے راجن! آپ کا کلیان ہو۔ ہم آپ کی خواہش پوری کریں گے آپ جلدی ہی دو توں کو دیش دیش انتروں کے راجاؤں کے پاس روانہ کیجئے اور گیہ کی تیاری شروع کیجئے۔ براہمنوں کے سوچا کر کے پر مہاراج نے کمیشن کو آگیا دی کہ ہے ویر! دیش دیش انتروں کے راجاؤں کے پاس دو توں کو بھیج دو۔ جابامونت، سنگربو اور دھیشن کو بھی خبر بھیجو کہ وہ سب بھالوؤں، ہانروں اور کمیشنوں کو ساتھ لیکر گیہ میں شامل ہو دیں۔ دیش دیش انتروں کے نٹوں، نرنگوں اور کالے والوں کو بھی مدعو کرو۔ اور مہامنی بالیکی جی اور دیگر رشیوں کو بھی سندیش بھیج دو۔ ہے بھرت! یہ گیہ گو متی ندی کے پوتر کر کے پر ہوگا۔ تم وہاں سونے اور چاندی کا رتوں سے جڑا سنڈ پناؤ اور سوکروڑ سونے کی مندرائیں اور اتنی ہی چاندی کی لے کر سینا سمیت وہاں جاؤ۔ تمہارے ساتھ وشو کرما کے سامان پتور کار لیکر بھی جاؤں جو منڈپا کو بے مد مضبوط اور خوبصورت بنا دیں۔ دیکھو! اس کام میں دیر نہ ہونے پائے اور کھانے

پینے کی ساگرمی، گھی، چاول، نمک تیل، دال آٹا، پھل پھول وغیرہ میں کسی طرح کی خامی نہ رہنے پائے۔
 مہاراج کی آگیا پاتے ہی سب کام بھرت اور لکشمین نے ایسی مندر بنی سے پورا کیا کہ درشل لگ
 دیکھ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے۔ گیہ منڈ پان گیا اور مختلف دیشوں کے راجہ مندر بنیوں میں
 تو اس کرنے لگے۔ مہارشیوں کے لئے الگ الگ مندر آشرم بنائے گئے۔ سب راجاؤں نے
 مہاراج کو بے حد مہتی تحفے نذر کئے۔ اس کے بعد ہون کر کے شہ لکشمین والا لکھوڑا چھوڑا گیا، اور لکشمین کو سینا
 سمیت اس کی رکھوالی کے لئے مقرر کر دیا گیا۔ اس کے بعد اشو میدہ گیہ ہونے لگا۔ رشی، مہنی، شپوی، اور
 براہمن لوگ دیوتیوں کی دھونی سے آسٹھ کو گونجانے لگے۔ اس سے مہاراج نے بھکاریوں کو منہ اٹھا
 انعام دیا۔ سونے چاندی اور کھان پان کے پدارتھ اس مقدار سے دان دیئے گئے کہ پورے پورے تپوی
 یہی کہتے تھے کہ آج تک ہم نے انیک اشو میدہ گیہ دیکھے مگر اتنا دان ہوتے ہم نے کہیں نہیں دیکھا۔ ہر
 دیکھو ہزاروں ہاتھ اور رکشش ہاتھوں میں سونے چاندی اور کپڑوں کو لئے بھکاریوں کو دے رہے تھے۔
 کوئی بھی بھکاری اپنی خواہش کو پورا کرنے نہ رہا۔

مہامتی بالیکی کا گیہ میں آنا۔

مہاراج کے دونوں سمنترن پاکر مہامتی بالیکی جی بھی گیہ میں پہنچا۔ ان کے ساتھ ستیا کے دونوں
 پتر لو اور کش بھی تھے۔ جس کا نام کرن اور جنم ان کے آشرم میں ہی ہوا تھا۔ مہامتی نے ان دونوں سے کہا
 کہ ہے پتر! جو راتوں میں نے تم کو منائی ہے، ان کو گیہ میں جا کر سناؤ۔ رشیوں کے آشرم میں، راجاؤں کے
 خیموں میں، کلیوں میں، بازاروں میں، جہاں کہیں بھی جاؤ اس کو سناؤ اور خاص کر گیہ منڈ پ کے دروازے پر
 مندر جا کر گھاؤ۔ اگر مہاراجہ رام چندر جی تہیں بلوادیں تو چلے جانا اور پورے میں سرگ بیٹے میں لگا کر نہیں
 خوش کرنا۔ اور جو رشی مہی وہاں بیٹھے ہوں ان کا آدر کرنا۔ اتنا کہہ کر مہامتی نے انہیں ایک بنستی دی اور کہا کہ
 اس کو کھاؤ۔ اس کے کھانے سے تمہارا کھانا سربلا ہو جائے گا، اور تمہی نہ ٹھکے گا۔ ہے بیٹا! اگر مہاراجہ خوش ہو کر
 کچھ دھن وغیرہ دیوں تو قبول نہ کرنا۔ کیونکہ آشرم واسیوں کو دھن کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم تو بن کے تندرست
 پھل کھا کر زندہ کر لیتے ہیں۔ اگر مہاراجہ تم سے پوچھیں کہ تم کس کے لڑکے ہو تو کہنا کہ ہم بالیکی کے شاگرد
 ہیں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتے۔ یہ لو دنیا اور کھڑتالیں، مناسب ڈھنگ سے سربلا کرنا ان کو شروع
 سے آخر تک کانا۔ اتنا کہہ کر رشی نے انہیں دینا اور کھڑتالیں دیں اور پھر پیٹھ پر تنکی دیکر وداع کیا۔

لو اور کش کا جانا اور رامائن گا کر سنانا۔

بہامنی کی آگیا پاکر لو اور کش گیہ منڈپ کی جانب چلے۔ وہاں پہنچ کر وہ رشیوں کے آشرم، گلیوں، بازاروں اور گیہ منڈپ کے پاس رامائن کا پانچ کر کے گئے۔ وہ دونوں بالک دینا کے ساتھ اپنے مدھر کھنڈ کو ملا کر جب گاتے تھے تو دیکھنے والے حیرت زدہ ہو جاتے تھے۔ دھیرے دھیرے ان کے گاتے کی دھوم یہاں تک پہنچی کہ یہ خبر شری رام چندر جی تک بھی پہنچ گئی۔ انہوں نے گیہ سے فرصت پاکر دونوں بالکوں کو اپنے پاس بلایا اور سنانے کی آگیا دی۔ اس کے گیہ منڈپ سب سنتری، پروہت، سواگت کرنے والے، مختلف دیوتوں کے سنگیت آچاریہ، نرتک وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں کو بے ہوش سوئے، چاندی کے اس بڑے منڈپ میں کھڑے ہو کر وہ رام چر تر گاتے گئے۔ اس گاتے کو سن کر سب موہتا ہو گئے۔ گانا کیا تھا: ایک بے مثال سنگیت ابھری تھی۔ ان کے گول اور سریلے شروں کو سن کر سب اپنے آپ کو بھول گئے۔ جہاں دنیا کی جھکار کے ساتھ ان کے سر ہلتے تھے، وہاں ہزاروں سر ہل جاتے تھے۔ ان کے کھنڈ کی تان اور لہنے نے لوگوں کو سنگیت سمندر میں ڈبو دیا۔ اور وہ بے ہوش ہوئے سے سنگیت ترنگوں میں جھگو لے کھانے لگے، اگر لو اور کش کی آنکھوں سے آنسو گرتے تو وہ کہا بھی رو نہ لگتے تھے۔ اگر وہ دیر نہ لگا بھاؤ پہنچا کر اپنے قوبے تھا شاہراہ رنگوں کے بیتر جل اٹکتے تھے، اور نیاموں سے تلواریں نکل آتی تھیں۔ اس سے وہ دونوں، جو روپ اور چہرہ سب بے مثال تھے، جن کے سامان سمندر منشیہ سناہر بھر میں نہیں تھا، گاتے ہوئے ایسے دکھائی پڑتے، انو جاؤ گریٹے اپنے سنتر کے ذریعہ تمام سبھا کو جس میں کریا ہو جب وہ گاتے تھے تو تمام سبھا حیرت سے ان کی جانب دیکھنے لگی۔ ایک نظر ان کی جانب دیکھ کر لوگ اس میں باتیں کرنے لگے کہ دیکھو ان بالکوں کا منڈپ رنگ، شکل و قد مہاراجہ رام سے کتنا ملتا ہے۔ سچ اگر ان کے سر پر جتا بھار نہ ہو تو ان میں اور مہاراجہ میں تیز کرنا مشکل ہو جائے۔ ان کا گانا سن کر شری رام بے حد خوش ہوئے اور بھرتا سے کہنے لگے، کہ بے بھائی ان بالکوں کو اٹھارہ ہزار سوئے کی ندرائیں دو انہوں نے بہت اچھا گایا ہے۔ اگر یہ کچھ اور بھی مانگیں تو دے دو۔ میں ان پر بہت خوش ہوں۔ یہ سن کر بھرت نے فوراً اٹھارہ ہزار ندرائیں ان کے آگے دھیر کر دیں۔ مگر اس دھن کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے وہ بولے کہ بے مہاراج! یہ دھن ہمارے کس کام کا، ہم تو بن باسی ہیں اور قدموں پھل کھا کر گزارہ کر لیتے ہیں بن باسی لوگ دھن کے لوبہ میں نہیں پہنسا کرتے۔ ان کے اس جواب کو سن کر شری رام چندر جی حیرت زدہ رہ گئے، اور چاروں طرف سے ”دھنیہ ہے دھنیہ ہے“ کی آوازیں آنے لگیں۔ تب مہاراج نے پوچھا ہے پیو یو! یہ کا دیہ (دشگری) تم کو جس نے ہکھا یا ہے؟ کون تھا راگورو ہے، کس کے تم پتر ہو؟ کہاں تھا را

تو اس ہے؟ تب بڑی نرمی سے وہ بولے ہے مہاراج! مہمانی بالیکی کے ہم شاگرد ہیں۔ انہوں نے یہ ہم کو سکھایا ہے۔ ان کے مشرم میں ہم رہتے ہیں، ہماری مائیں بھی وہیں رہتی ہیں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں چلتے۔ جو کاویہ ہم نے لکھا ہے، اس کے ... ۵۴ ہزار شلوک ہیں۔ آپ فرصت کے وقت میں اسے شروع سے آخر تک سن سکتے ہیں۔

ان کی باتوں سے شری رام نے جان لیا کہ بلاشبہ یہ میرے ہی پتر ہیں۔ اس سے ان کو ہانگی کی وہ حالت یاد آگئی جب وہ گرجہ سے تھی، اور رختہ میں بٹھا کر گنگا پر چھوڑ دی گئی تھی۔ اس سے ان کے سونے ہوئے پریم کے ساگر میں طوفان سا اٹھا اور آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

شری رام چندر جی کا بالیکی کے پاس دوت بھیجنا۔ اور

سیتا کا یگیہ منڈپ میں آنا، اور پرستوی میں سما جانا۔

مہاراجہ رام چندر جی نے اپنے پتروں کو پہچان کر بالیکی کے پاس اپنے دوتوں کے ذریعہ سندیش بھیجا کہ ہے مہاراج! اگر سیتا کا چرتر شدد ہے تو وہ یگیہ منڈپ میں آوے اور اپنی پوترتا کا سبب کے سامنے ثبوت دیوے۔ دوتوں کے نگہ سے یہ سندیش اگر مہاراج خوش ہو کر بولے، ہے دوتو! جیسا آپ چاہتے ہیں سیتا دیواری کرے گی۔ کل وہ آپ کے سامنے منڈپ میں آئے گی اور اپنی پوترتا کا ثبوت دے گی۔

کل سیتا یگیہ منڈپ میں آکر سیتا اپنی پوترتا کا ثبوت دے گی۔ یہ سچا سبب لوگوں نے سنا۔ دوسرے دن ہی سبب رشتی، سنی، تپوی، راجے مہاراجے اور نگہ کے ہزاروں لوگ اس منظر کو دیکھنے کے لئے یگیہ منڈپ میں آ گئے۔ اس سے ہزاروں آدمیوں سے یگیہ منڈپ بھر گیا، تل و ہرنے کو جگہ نہ رہی سبب کی نظریں دروازے پر لگی ہوئی تھیں، اور لوگ بڑی آستاد سے پل پل گن رہے تھے کہ مہمانی بالیکی کے ساتھ سیتا نے یگیہ منڈپ میں پردیش کیا۔ اس کے آتے ہی یگیہ منڈپ میں بھاری شور ہوا، الو سندریں طوفان اٹھا ہو سیتا کا شریہ اگر چہ گھور تپیا اور دروں سے کمزور اور شوک گیا تھا۔ مگر اس کے منہ پر جی ورت دھرم کی جیوتی چمک رہی تھی۔ وہ اس سے ایسے معلوم ہوتی تھی، مانو برہما کے پیچھے شروٹی چل رہی ہو، اس کے نیتروں میں آنسو بھرے ہوئے تھے اور وہ سن میں رام کا چنن کرتی، نیچے کھکے سجائے پنج میں آکر بکھڑی ہو گئی۔

سیتا کے کھڑے ہونے پر بالیکی سے مہاراج بولے۔ ہے مہمانی! سیتا! اخلاق اور دلش کلنک ہے۔

یہ میرا بچہ ہے، مگر سنار کی نندا کے ڈر سے میں نے اسے تیاگ دیا تھا۔ اب میں چاہتا ہوں کہ سب کے سامنے یہ اپنی پوتر تاسا ثبوت دیوے۔

یہ سن کر مہاسنی نے اُتر دیا، ہے راجن! میں نے اپنی یوگ دوشی سے دیکھ لیا ہے کہ سیتا پتی ورنہ اور پوتر ہے۔ پر تو اب یہ سب کے سامنے آپ کو یقین دلانے کی، اور اس پر کار آپ کو لوگ نندا سے بچائے گی۔ تب گروے کپڑے پہنے سیتا بھری سجا میں بولی۔ ہے پریتوی! اتنا! ہے تمام دشو کو دھارن کرنے والی! اس سے میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اگر میں نے اپنے پتی کے علاوہ کسی دوسرے پریش کو نہ دھارن کیا ہو، اور میں پوتر ہوں تو تو مجھے اپنی گود میں جگہ دے۔ میں نے سارے جیون میں اگر رام کے علاوہ کسی اور کا دھیان نہیں کیا تو تو پھٹ جا اور مجھے اپنی گود میں لے لے۔ جب سیتا یہ مشہد کہہ چکی تو بھاری دھاک ہو۔ پریتوی کا منہ لگی اور چین ماتر میں بھوئی پھٹ گئی، اور اس کے اندر سے ایک رتن جڑت سنگھاسن نکلا، جس کو ناگوں اور دانیوں نے اٹھایا ہوا تھا۔ اس سنگھاسن پر دراجان پریتوی نے سیتا کو اپنی گود میں بٹھالیا۔ اور وہ سنگھاسن سمیت دھیرے دھیرے پریتوی کے اندر دھنس گیا۔ یہ منظر دیکھ کر تمام لوگ حیرت زدہ رہ گئے۔ سب کے نیتروں میں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ رام اس سے بے ہوش ہو کر گر پڑے، لکشمین اور شتر گھن پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ لو اور کش ماتا کہتے ہوئے اس کو پکڑنے کے لئے دوڑے، پر تو اتنا کہاں تھی۔ پٹھا ہوا استھان پہلے کی طرح اوپر سے مالا ہوا پڑا تھا۔ جگت غنی، پتی ورتاؤں میں بہان، پتی کی پیاری، ست دنتی سیتا اپنی جہنم بھوئی پریتوی میں سما چکی تھی۔

بشری رام چندر جی کا بیاہل ہونا

ست دنتی سیتا کے پریتوی میں سما جانے پر بشری رام کے کردہ اور شوک کی انتہا نہ رہی۔ ان کے نیتر غصے سے قیامت کی آگ برسانے لگے۔ اس سے انہوں نے اپنے دھنش کو پکڑا اور سجلی کے سان گرجتے ہوئے بولے، ہے دیو! میری پرانوں سے پیاری سیتا کو بھی تم نے مجھ سے چھین لیا۔ جس کے لئے میں نے سمندر پر پل بنادھا، اور لاکھوں رگشٹروں کا خون بہا۔ آج اس ڈان پریتوی نے میرے دیکھتے ہی دیکھتے گل لیا۔ ادہ پریتوی! تو میرے بل کو نہیں جانتی۔ آج میں سمندروں، اور پریتوں سمیت تیرا وناش کر دوں گا۔ آج میرے بان قیامت برپا کریں گے اور پریتوی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آتش میں مل جائے گی۔ برہانڈ کی کوئی بھی طاقت مجھے میری پران پر یہ سے جدا نہیں کر سکتی۔

اس پر کار کہتے کہتے ان کی شکل رودر کے سان بیا نکا ہوا۔ اُن کے اس کردہ مے روپ کو دیکھ کر تمام راجے و مہاراجے اور رشی منی کا منہ لگے۔ پرتھوی دھونے لگی اور دیوتاؤں کو ساتھ لے کر یہاں ان کی استی کرنے لگے۔ ساکشات برہما ان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولے ہے دیو آدی دیو! آپ شوک اور مودہ کو خاک دیں، یہ کال اٹل ہے۔ سیتا تو فطرتاً شدہ ہے آپ اس کے سورگ میں درشن کریں گے۔ تب برہما کے کہنے پر راگھو کا کردہ شانت ہوا، اور وہ سیتا کے نام پر بے شمار سونے چاندی کی مورتیاں اور گنویں دان کرنے لگے۔ گیہ کی ساتی پر انہوں نے بھرت کے لکشمی اور شکل نام کے پتروں کو گنوار کی سہارا راجہ بنایا۔ اُن دونوں کا نام لکشمی اور شکل بکر سے مشہور ہوا۔ پھر انک اور چندر کیتو نام کے لکشمی پتروں کو کارونچہ اور چندر کیتو نام کے پردیش کا راجہ بنایا۔ اس کے بعد سوبا ہو اور شتر و گھاتی شتر و گھن کے دونوں پتروں کو مقرر اور ویدک نگری کا راجہ بنا دیا۔ اس پر سب سام پورن کر کے مہاراج نے یہاں کو وداع کیا، اور ایشو میدہ گیہ کو پورا کیا۔

یم راج کا آنا اور لکشمی کا تیاگ !

گیہ ساتپتا ہونے کے بعد مہاراج نے چر کال تک شکھ سے پر جا کا شاسن کیا۔ انہوں نے دوسرا وواہ نہیں کیا، اور سیتا کی سورن مورتی بنائی۔ سینکڑوں ہزاروں گیہ کئے اور ان میں سیتا کی سورن مورتی کو ہی پتی کے ہتھان پر بٹھایا۔ اس کال میں انہوں نے بیثار دولت دان میں دی۔ اس شکھ بھوک کو بھوکے ہوئے کو شلیا، ستر اور کیکی ہل دھرم کو پاپا پتا ہوئیں۔ اُن کے راجہ میں پدجا بے حد لکھی تھی۔

اس پر کار ساری پرتھوی پر شاسن کرتے کرتے جب بہت برس بیت گئے تو ایک دن منی کا روپ ادھارن کر کے ساکشات سیم راج اُن کے پاس آئے۔ وہاں انہوں نے لکشمی کو دروازے پر کھڑے دیکھ کر کہا ہے مہا بابو! مہاراج کو اندر جا کر کہو کہ مہاشنی اتی بل کا دوت آپ کے درشن چاہتا ہے۔ یہ سن کر لکشمی مہاراج کے پاس جا کر بولا۔ ہے تر لو کی ناتھ! ایک منی آپ کے درشن کے لئے باہر کھڑا ہے اگر آپ کی آگیا ہو تو اسے لاؤں ؟

شری رام نے کہا، ہے لکشمی! براہمنوں، پتھیوں اور مینوں کے لئے میرا دربار اٹھلا رہتا ہے۔ آدر سے انہیں آؤ۔ راگھو کی آگیا پا کر لکشمی نے منی سے کہا، جائے مہاراج نے آپ کے لئے سواگت کہا ہے۔ تب سور یہ کے سان تیج والا وہ دوت اندر گیا، اور یہ نام کر کے بولا۔ راجن !

تہا راجن ہو، مہاراج نے انہیں سونے کا آسن دیا اور پھر بڑی نرمی سے بولے۔ ہے ہانٹے! آپ کے درشنوں سے میں کرتا رہتا ہوں، کہے مہاشنی اتی بل نے میرے لئے کیا سندیش بھیجا ہے۔ تب دوتا مدھر مدھربانی سے بولا۔ ہے راجن! مہاشنی اتی بل کا سندیش میں آپ سے وہاں کہہ سکتا ہوں جہاں آپ کے اور میرے سوا کوئی نہ ہو۔ اگر کوئی ہمارا ہی بات سن لے تو مار ڈالا جائے۔ اگر آپ کو منظور ہو تو سناؤں۔ یہ سن کر راگھو نے اتر دیا کہ ہے دوتا! ایسا ہی ہوگا۔ اور پھر لکشمین سے بولے۔ ہے مہا بابو! اتم دربان کو ہٹا کر خود اس کی جگہ کھڑے ہو جاؤ۔ چاہے کتنا بھی ضروری کام کیوں نہ ہو، کسی کو اندر نہ آنے دو۔ اور نہ ہی خود آؤ۔ اگر کوئی اس آگیا تاکہ لکشمین کرے گا تو مارا جائے گا۔ مہاراج کی آگیا پا کر لکشمین درد اندازے پر کھڑا ہو گیا تب وہ دوتا اکیکانت دیکھ کر بولا۔ ہے تر لو کی ناتھ! اسکا جگت کا ناش کرنے والا میں یم راج ہوں۔ سب دیوتاؤں کے پر جاتی نے کہا ہے کہ یہ بقوی ہا بھار اتارنے کے لئے آپ نے جو مٹیہ روپ دھارن کیا تھا، وہ پورا ہو چکا ہے۔ اور آپ کی آؤ بھی پوری ہو چکی ہے، سو اب آپ اس مانو دیہہ کا تیاگ کیجئے بلکینچہ میں اگر سب دیوتاؤں اور سیتا کو درشن دیجئے۔ جو آپ کی جہاں سے راہ دیکھ رہے ہیں۔

یم راج کے لکھ سے برہما کا یہ سندیش سن کر شری رام چندر جی بولے، ہے یم راج! میرا بھی کام ہو چکا، میں بھی سال کے نیم کو توڑ نہیں سکتا۔ میں پہلے سے ہی تیری راہ دیکھ رہا تھا۔ اب تم جاؤ اور برہما سے کہہ دو کہ میں آ رہا ہوں۔

جس وقت شری رام اور یم راج اس پر کار گفتگو کر رہے تھے، اُسی سے اتفاق سے دُر واسا رشی دروازے پر آ گئے اور لکشمین سے بولے کہ ستر اندن! جلدی مجھے راگھو کے پاس لے چلو، مجھے ایک ضروری کام ہے۔ دیکھو دیر نہ کرو، نہیں تو میرا مقصد فوت ہو جائے گا۔ یہ سن کر لکشمین ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے مہاشنی! مہاراج اس سے بہت ضروری کام میں لگے ہوئے ہیں۔ تھوڑی دیر ٹھہریے میں آپ کو ان کے پاس لے چلوں گا، اگر نامناسب نہ ہو تو مجھے ہی بتائیے میں آپ کا کام کر دوں گا۔ لکشمین کا یہ جواب سن کر دُر واسا کے من میں مانو آگ لگ گئی۔ اور وہ تیوری چڑھا کر بولا۔ اہہ راجیہ! ابعیان! ہے لکشمین! اتم اسی سے رام کو میرے آنے کی اطلاع دو۔ نہیں تو میں شاپ دے دوں گا۔ اور پھر نہ یہ راجیہ رہے گا اور نہ رام رہے گا اور تمہارے پتر استری وغیرہ پر پوار ہی رہے گا۔ میرے کردہ کو شاید تم نہیں جانتے۔

دُر واسا کے اتنے پر بل سمجھ کر دیکھ کر اور من میں یہ سوچ کر کہ سب کے نشٹ ہو جانے سے میرا مر جانا اچھا ہے، لکشمین مرنے کے لئے تیار ہو گیا، اور وہاں چلا گیا جہاں رام اور یم راج

بات چیت کر رہے تھے۔ بہاراج کے پاس جا کر وہ پر نام کر کے بولا۔ ہے بہاراج ! دُر داسا رشی آپ کے درشن کے لئے آتے ہیں، اور اس وقت ہی آپ سے ملنے کو قاصر ہیں۔ دُر داسا کے آنے کی اطلاع پا کر راکھو نے یم راج کو عزت سے وداع کیا۔ اور پھر رشی کو اندر بلا کر بولے۔ ہے بہانے! کا رہیہ دشن آپ کو باہر کھڑا رہنا پڑا سو معاف کریں۔ کبے کیا کام ہے؟ تب بہانہ مٹی خوش ہو کر بولے۔ ہے رام! ایک ہزار برس سے میں تپا کر رہا ہوں۔ اس لیے عرصے میں میں نے کچھ نہیں کھایا۔ آج میرا درت پورا ہوتا ہے۔ سو مجھے کھانے کے لئے کچھ دیجئے۔ اگر میں نے آج کچھ نہ کھایا تو پھر ایک ہزار برس تک اور مجھے بھوکا رہنا پڑے گا۔
یہ سن کر راکھو نے فوراً لذیذ کھانے منگائے جنہیں کھا کر مٹی بہت خوش ہوا۔ اور آشیر واد دیکر چلا گیا۔

دُر داسا رشی کے جانے پر رام نے یم سے کی گئی پر تگیا کو یاد کیا، اور پھر اگادہ شوک میں ڈوبے ہوئے سوچنے لگے کہ اب انتہا سے آگیا ہے لکشمین کی موت اٹل ہے۔ سینا پہلے ہی چلی گئی ہے۔ اب میں بھی اس لوک سے پر لوک کی یا تر کروں گا، بھائی کے بنام میں اس سنسار میں رہنا نہیں چاہتا۔ اس پر کار بہا شوک میں مگن ہوئے ہوئے راکھو سوچ رہے تھے کہ لکشمین اندر آیا اور ان کو اس دشائیں دیکھ کر بولا۔ ہے ناٹھ! میرے لئے آپ شوک نہ کریں کال کا اصول اٹل ہو۔ سب پرانی سال کے گرا ہی ہیں۔ آپ اپنی پر تگیا کو پورا کریں، اور میرا ودہ کریں۔ لکشمین کے نکمہ سے یہ وچن سنسکر شری رام بیاٹل ہوا ہے، اور سب سنسکریوں کو بلوا کر وچار کرتے لگے۔ تب بہانہ مٹی کوشیٹھ بولے۔ ہے راکھو! جو ہونا ہوتا ہے، وہ ہو کر رہتا ہے۔ آپ کے بڑے بھاری ناش کا سے آپ بونچا ہو آپ پر تگیا کو نہ توڑیں۔ کیونکہ اس سے دھرم کا ناش ہو جاتا ہے۔ سو لکشمین کو تیاگ دیجئے۔ ہے راکھو! اتم پر نشوں کا تیاگ مرن کے سان ہی سمجھا جاتا ہے۔

دھرم اور نیتی سے بھرے کوشیٹھ مٹی کے یہ وچن سن کر رام لکشمین سے بولے۔ ہے مہا اٹل! دھرم کی رکھٹا کے لئے میں تیرا تیاگ کرتا ہوں۔ اب تم چلے جاؤ اور باقی زندگی کیری قن میں بسر کرو۔ بہاراج کی یہ آگیا سن کر آنکھوں سے آنسو بہا تا ہوا لکشمین دربار سے باہر نکلا۔ اس کا ہر دیہ بھائی کے دیوگ سے تڑپ رہا تھا۔ اس سے اس کی حالت مٹی سے جدا ہوئے سانپ کی طرح ہو رہی تھی۔ وہ محل میں جا کر اپنی استری سے بھی نہ ملا اور سیدھا سر لوہی کی جانب چلا گیا۔

شری رام چندر جی کا مہاراجہ ستھان

کشمش کے چلے جانے پر راگھو شوک اور دکھ سے بائٹل ہو گئے اور تمام منتر یوں... سمیت بھرت سے بولے بھائی! اب دنیا سے میرا تعلق پھوٹ گیا ہے۔ کشمش کے بنایہ سنار مجھے ایسا دکھائی دیتا ہے جیسے پرانوں کے بنا شریر۔ سو میں اب بکینٹھ کی یا تر کروں گا، تم اس دیش اور راجیہ کو سنبھالو۔

شری رام کے مکھ سے یہ وجہ سنکر بھرت بے ہوش ہو کر گر پڑے، اور پھر مقوڑی دیر بعد مدہ آنے پر بولے۔ بھائی! میں سچائی کی سوگندہ کھا کر کہتا ہوں کہ تمہارے بنائیں ایک چھن بھی جیوت نہیں رہ سکتا۔ سو مجھے بھی آپ اپنے ساتھ لے چلیں اور لوکش کو راجیہ دے کر اس کو شکور فرما دیں۔ مہاراجہ رام کے پرستھان کا یہ سماچار چمن ماتر میں تمام ایو دھیا پوری میں پھیل گیا، اور سب پُر و اسی ننگے سر اور ننگے پاؤں، آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے مہاراجہ کے دربار میں حاضر ہوئے۔ ان سب کی یہ کیفیت دیکھ کر رحم دل رام بولے۔ ہے پُر و اسیو! میں تم سب کو اپنے پتر دلوں کے سامن سمجھتا ہوں۔ میں تمہارے لئے کیا کروں، میں تمہاری کامنا پوری کروں گا۔

مہاراجہ کے ان وجہوں نے امرت کا نام کیا، اور وہ آلو پونچھ کر بولے۔ ہے تاکہ! آپ نے ہماری کامنا پوری کرنے کی پرتگیا کی ہے۔ سو ہم یہ چاہتے ہیں کہ جہاں آپ جا رہے ہیں، وہاں ہمیں بھی لے چلئے۔ بس یہی اور ہم آپ سے مانگتے ہیں۔

پُر و اسیوں کی یہ سچی بھگتی دیکھ کر راگھو بولے۔ ہے پُر و اسیو! تم سب بکینٹھ کی تیاری کرو، میں تم سب کو بکینٹھ پوری میں لے چلوں گا۔

یہ وردان دے کر انہوں نے لو اور کش کو بلوایا، اور پھر سب کے سامنے ان کو راجیہ ملک دیکر کش کو کوشل دیش، اور لو کو اتر کوشل دیش کا راجہ بنایا اور بڑے پریم سے ان کو ہر دیہ سے لگا کر بولے۔ ہے سور یہ کل پر دیو! اب میں تم سے وداع ہوتا ہوں۔ دیکھو اس سنار کا یہی دھرم ہے کہ جو جنم لیتا ہے وہ مرتا ضرور ہے۔ یہاں سنیوگ کے ساتھ دیوگ کا میل ہے۔ دیکھو راگھو دلیپ اور آج تک میرے پتا دشر تھ بھی سورگ لوکا کو چلے گئے ہیں۔ ان کے مارگ پر میں بھی جا رہا ہوں۔ سو تم دھرم انوسار راجیہ کرنا۔

دوسرے دن صبح سب پُر و اسیوں سمیت مہاراجہ رام چندر جی بھرت اور شتر دگن کو ساتھ لے کر مہاراجہ پرستھان کیلئے نگر سے باہر نکلے۔ ساری ایو دھیا اس سے سونی ہو گئی۔ سب کے آگے آگے اگنی ہو تر لئے ہوئے براہمن وید منتر پڑھتے چلے، اور پیچھے پیچھے تمام استریاں دھرت گیت گان کرتی

اور بہیمانہ میں مگن ملیں۔ ان کے پیچھے بالکاسہ ہنسنے کھیلنے اور جے نا کرتے ہوئے چلے۔ اس بمثال
منظر کو دیکھنے کے لئے، شری رام کو پر جاسمیت بکینٹھ میں لانے کے لئے، ہزاروں دیوتا لوگ
ومانوں میں بیٹھ کر سر یونڈی کے ٹٹا پر آ گئے، اسی پر کار جب بڑے آند کے ساتھ شری رام
سر یو کے کنارے پہونچے تو لکشمین بھی ان کے ساتھ پر لوک یا ترا کے لئے تیار ہو گیا۔ اسی وقفہ
میں سگر یو بھی اپنے بندھوؤں، استریوں اور منتریوں سمیت وہاں آن پہونچا اور بکینٹھ یا ترا کے
لئے مہاراج سے آگیا پر اپنا کرنے لگا۔

اب معطر ہوائیں چلنے لگیں۔ آسمان جگمگانے لگا۔ اور پھولوں کی بارش ہونے لگی۔ تب مہاراج نے
مہنوان کو پیار سے گلے لگایا، اور اسے بھکتی دان دے کر سر یو کے پوتر جل میں تمام ٹر و اسیوں
سمیت اشران کیا۔ اس وقت ان کا چہرہ ویشنویج سے چمکنے لگا۔ جب سب اشران کر چکے تو وہ
گاکتری کا چپ کرتے ہوئے، دیوتاؤں کے لئے ہوئے ومانوں میں بیٹھ کر، جو سور یہ کے
سنان چمکدار تھے، دھیرے دھیرے میگھ منڈل کو پار کر کے سورگ لوک میں داخل ہو گئے۔

ختم شد

مہا بھارت

دنیا کی سب سے بڑی ٹینک ہے سنسکرت کے آٹھ لاکھ شلوکوں کا مجموعہ ہے۔ ہندی اور دھرم کا ادبیت گرنمہ ہے جس کو ہر شری دیو ویاس جی نے پانچ سال کی شب وروز محنت سے تیار کیا تھا اور جس کو دودھ دانوں نے پانچواں دیدہ ۱۲ ہے۔ آج اس کی آگاہی اوس عرب اور دیگر ملک کر رہے ہیں۔ شریدی بھگوت گیتا جو کہ ۴۴ سنسار میں پر سہ ہے وہ بھی اسی مہا بھارت کے معشیم پر سہ کا ایک حصہ ہے۔ یہ گرنمہ تمام دیدوں، شاستروں اور پورانوں کا سار ہے، نل، دینی، وشتیت، شکنتلا، ستیہ دان سادتری اور راجہ شوی وغیرہ بے شمار کتاؤں کے علاوہ کوروؤں پاڈوؤں کے مہا بھارتیہ مہا فصل حال اس میں پڑھے، اپنے دھرم کی واقفیت کے لئے ہر ہندو کو یہ گرنمہ ضرور پڑھنا چاہئے۔ ہم نے اس گرنمہ کو اردو میں چھپوایا ہے جس میں مکمل اٹھارہ ہر سہ درج ہیں، جگہ جگہ پر سہ رنگی اور یک رنگی نقادیر چپاں کی گئی ہیں۔ ٹائٹل سہ رنگا اور خوبصورت مضبوط جلد میں لمبوس، کاغذ اعلیٰ سفید، لکھائی چھپائی دیدہ زیب، سائز ۱۰-۱۲ صفحات تقریباً پونے تین سو۔ قیمت ۵۱/۱۰ محمولہ اک، ۵۱/۱۰، ۵۱/۱۰، ۵۱/۱۰۔

سکھ ساگر

اگر آپ شری اتھ کندر ڈامنوہر شری کرشن کے چرتروں کے احوالوں کو اچھی طرح جانتا چاہتے ہیں، اگر آپ بھگوان پارہرم پر مشور کے چوبیس اواروں کی امرت بھری سندر کتاؤں کو سننا چاہتے ہیں، اگر آپ چاروں دروں اور چاروں آشرموں کے فرائض کا دھرم پوروک اقبال کرتے ہوئے سننا رک سکھوں کے ساتھ سورگ سکھ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ چاروں ورن اور چکر میں ڈالنے والی دیوتشیوں کی شدہ کتاؤں کی دگیان سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ بھگتی، گیان اور ویراگ کی تربیتی میں غوطہ کھاتے ہوئے بھگتہ کے امٹ سکھ کو حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اگر آپ دیانت کے سکھ دینے والے چتروں کی نزل و دعاؤں میں بہتے ہوئے سنا کے سکھ کا گیان حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو آج ہی جن تروتا مکتی مکتی داتا سکھ ساگر، سنگو اگر سکھ روپی ساگر کی انکنت ہروں میں غوطے کھاتے ہوئے پریم آنند کو حاصل کیجئے کیونکہ وہ شریدی مہا گوت کا اپنے ڈھنگ سا نرالا ترجمہ پڑھنے والوں کو بھگتی، گیان، ویراگ اور شکشا کو حاصل کرنا ہو سنسار میں سکھ سے زندگی گزار کرین کو بھگتی کے پچھ رنگ میں رنگ دے گا۔ ایسے خیالات کو ظاہر کرتے ہوئے ہندوستان کے بڑے بڑے دھرم دھروہ دانوں نے نہ صرف اسے عزت بخشی ہے بلکہ اس کے معترف کو سندوں وغیرہ سے بھی عزت افزائی کی ہے۔ خوبصورت بڑیا کپڑے کی جلد اور سہ رنگی، نقادیر صفحات تقریباً ایک ہزار، لکھائی چھپائی نہایت عمدہ۔ کاغذ موٹا سفید۔ قیمت صرف چودہ روپے ڈاک خرچ دور روپے الگ۔

معترف: بھاک ل ساہنی

امرت سر دور

اگر آپ کو پریم بھگتی اور گیان کے دلکش نظارے اپنی برہمتہ آنکھوں سے دیکھنا ہیں، تو اس انمول کتاب کا مطالعہ کیجئے آٹھ سو صفحات کی مجلد کتاب پڑھ کر امرت دس پیس، اور امرن جائیں۔ قیمت صرف چھ روپے درماتے۔ محمولہ اک، ۵۱/۱۰، ۵۱/۱۰، ۵۱/۱۰، ۵۱/۱۰۔

لے کا پتہ: دیہاتی ٹینک بھندار چاڈری بازار۔ دلی ۱۔ فون نمبر ۲۰۰۳۰

